Scanned & PDF Copy By RFI

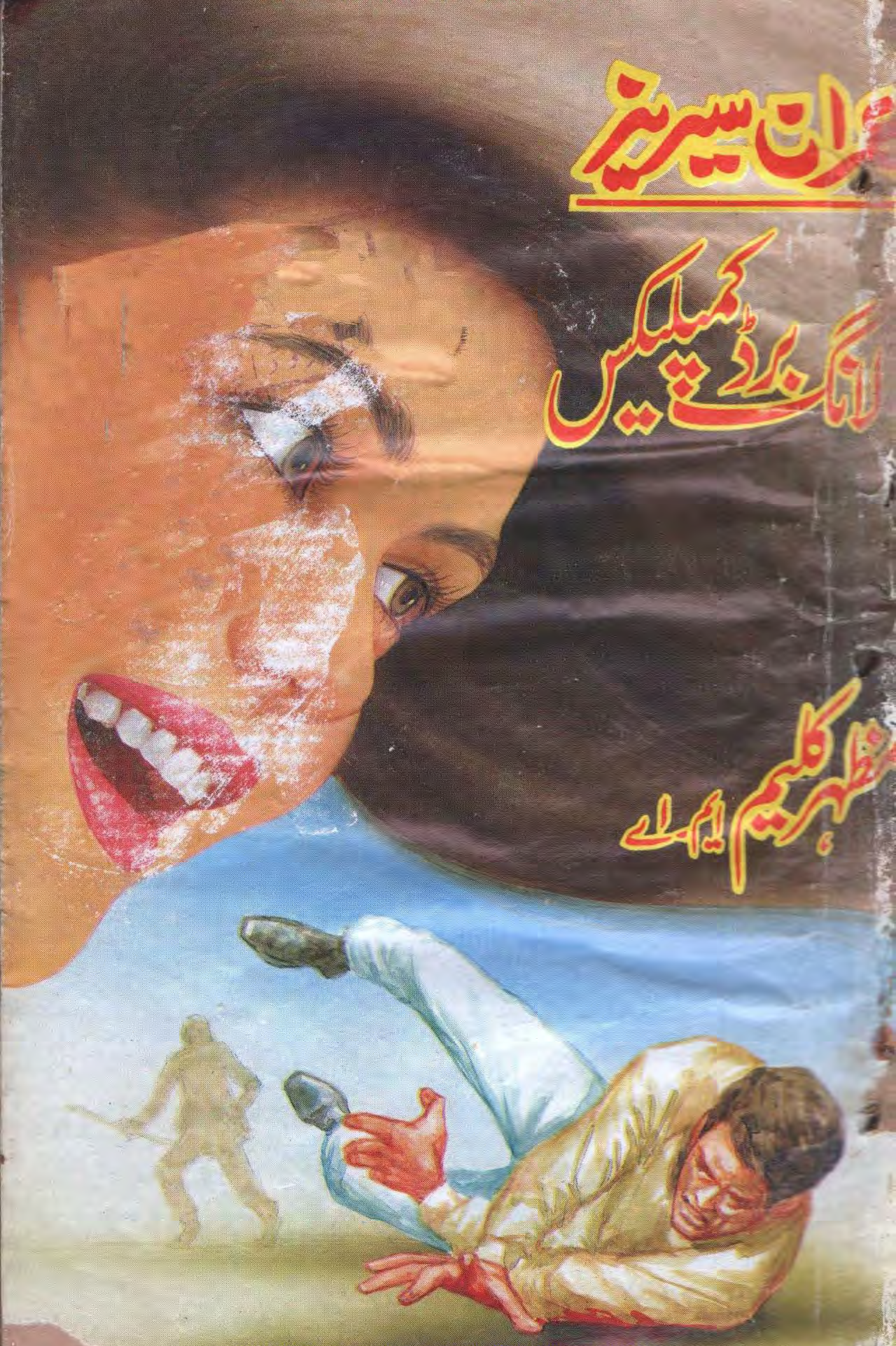

Scanned & PDF Copy By RFI

بات مجھے کھٹکتی ہے کہ عمران اور اس کے ساتھی جب کسی مصیبت میں پھنستے ہیں تو ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ انہیں کچھ نہیں ہو گا۔ اس طرح سسپنس ختم ہو جاتا ہے اس لئے میری تجویز ہے کہ ہر دو چار ناولوں کے بعد عمران کے کسی ساتھی کے ساتھ کچھ ایسا ہو جانا چاہئے جس سے آئندہ یہ تاثر پیدا نہ ہو سکے"۔

محترم ظفر اقبال صاحب۔ خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا بیحد شکریہ۔ سسپنس کا یہ مطلب نہیں ہوتا کہ لامحالہ اس کا انجام کسی نہ کسی انسان کے خاتمے پر ہی ہو۔ اس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ وہ جس انداز میں پھنس کر موت کے منہ تک پہنچ جاتے ہیں وہ اس سے نجات کس طرح حاصل کرتے ہیں' کیا طریقہ استعمال کرتے ہیں' کس طرح سچویشن کو ڈیل کرتے ہیں ورنہ اگر آپ کی تجویز پر عمل کیا جائے تو پھر چند ناولوں کے بعد سسپنس کے لئے سیکرٹ سروس کا کوئی ممبر ہی باقی نہ رہے گا۔ مجھے امید ہے آپ بات سمجھ گئے ہوں گے۔

اب اجازت دیجئے

والسلام

آپ کا مخلص

مظہر کلیم ایم۔ اے

رات کا وقت تھا۔ عمران کار ڈرائیو کرتا ہوا دارالحکومت سے تقریباً تین سو کلومیٹر دور واقع ایک چھوٹے سے شہر سے واپس دارالحکومت کی طرف آ رہا تھا۔ اس شہر میں عمران کی بہن ثریا کی ایک سہیلی رہتی تھی جس کے ہاں کوئی خصوصی فنکشن تھا۔ ثریا کا شوہر ان دنوں چونکہ ملک سے باہر گیا ہوا تھا اس لئے ثریا اپنے والدین کے ہاں ٹھہری ہوئی تھی۔ ثریا کے اصرار پر عمران کو مجبوراً ثریا اور اماں بی دونوں کو اس شہر میں ثریا کی سہیلی کے ہاں پہنچانا پڑا۔ لیکن چونکہ فنکشن کا تعلق صرف خواتین سے تھا اس لئے عمران رات کو وہاں ٹھہرنے کی بجائے رات کا کھانا کھا کر کار لے کر واپس دارالحکومت روانہ ہو گیا۔ ثریا اور اماں بی نے ابھی دو روز تک وہیں رہنا تھا اور ان کی واپسی کی ذمہ داری بھی میزبانوں پر تھی۔ اس لئے عمران کے وہاں ٹھہرنے کا کوئی جواز باقی نہ رہا تھا۔ کار میں پاپ میوزک بڑے زور شور سے بج رہا تھا

9Scanned & PDF Copy By RFI8

اور عمران کار چلاتا اور میوزک پر جھومتا ہوا تیزی سے دارالحکومت کی طرف بڑھا چلا جا رہا تھا۔ یہ سڑک سائیڈ روڈ تھی اور اس نے کافی آگے جا کر مین روڈ سے ملنا تھا اسی لئے اس سائیڈ روڈ پر کسی قسم کی کوئی ٹریفک موجود نہ تھی۔ سڑک بھی سنگل تھی لیکن ٹریفک نہ ہونے کی وجہ سے اس کی تنگی خودبخود وسعت میں بدل گئی تھی۔ سڑک کے دونوں اطراف میں گھنے درخت تھے اور کار کی ہیڈ لائٹس کا رخ چونکہ سامنے کی طرف تھا اس لئے دونوں اطراف گھپ اندھیرا سا تھا۔ درخت اس طرح بھاگتے ہوئے نظر آ رہے تھے جیسے اندھیرے میں جنات بھاگ رہے ہوں۔ عمران میوزک کے ساتھ ساتھ ماحول کو بھی خوب انجوائے کر رہا تھا کہ اچانک اس کا پیر پوری قوت سے بریک پیڈل پر پڑا اور اس کے ساتھ ہی اس نے بجلی کی سی تیزی سے کار کا رخ موڑا اور کار کے ٹائروں کی چیخوں سے ماحول گونج اٹھا اور کار کو اگر عمران اپنی مہارت سے بروقت نہ سنبھال لیتا تو یقیناً کار ایک بڑے سے درخت کے تنے سے پوری قوت سے ٹکرا جاتی۔ لیکن اس کے باوجود وہ اچانک سامنے آ جانے والے ایک بوڑھے کو کار سے ٹکرانے سے نہ بچا سکا تھا۔ بوڑھا آدمی کار سے ٹکرا کر نیچے سڑک پر گرتا ہوا اسے دکھائی دیا تھا لیکن پھر کار کا رخ بدل جانے کی وجہ سے وہ نظر نہ آ رہا تھا۔ عمران نے کار رکتے ہی بجلی کی سی تیزی سے ہاتھ بڑھا کر میوزک آف کیا اور پھر دروازہ کھول کر نیچے اترا اور دوڑتا ہوا اس طرف گیا جہاں اس کے خیال کے مطابق بوڑھا آدمی کار سے ٹکرا کر نیچے گرا تھا لیکن اندھیرے میں وہاں نہ کوئی بوڑھا تھا نہ کوئی اور۔ عمران نے آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر ادھر ادھر دیکھا لیکن سڑک خالی تھی۔ عمران تیزی سے واپس مڑا اور اس نے کار کے ڈیش بورڈ سے ایک چھوٹی سی لیکن انتہائی طاقتور روشنی دینے والی ٹارچ نکالی اور پھر ٹارچ جلا کر اس نے ادھر ادھر کے ماحول کا جائزہ لینا شروع کر دیا لیکن وہ بوڑھا واقعی کہیں نظر نہ آ رہا تھا۔ حالانکہ عمران نے اسے اچھی طرح دیکھا تھا۔ اس کی لمبی سی سفید داڑھی تھی۔ اس نے سفید رنگ کا عام سا دیہاتی لباس پہنا ہوا تھا۔ ابھی تک اس کی آنکھوں کے سامنے اچانک کار کے سامنے آ جانے کی وجہ سے خوف سے بگڑی ہوئی شکل صاف دکھائی دی تھی۔ عمران سڑک کی اس سائیڈ کی طرف بڑھا جدھر سے اس نے بوڑھے کو اچانک سڑک پر نمودار ہوتے ہوئے دیکھا تھا لیکن دور دور تک پھیلے ہوئے کھیتوں میں ٹارچ کی تیز روشنی کے باوجود جب اسے کوئی نظر نہ آیا تو اس نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا اور واپس کار کی طرف بڑھنے لگا۔ لیکن جیسے ہی وہ کار کے قریب پہنچا وہ بے اختیار ٹھٹھک کر رک گیا کیونکہ وہی بوڑھا جسے وہ تلاش کر رہا تھا، کار کی سائیڈ سیٹ پر بیٹھا ہوا دانت نکالے اس طرح ہنس رہا تھا کہ عمران کو محسوس ہوا کہ اس بوڑھے کا ذہنی توازن درست نہیں ہے۔ نجانے وہ کس وقت کار میں آ کر بیٹھا تھا کیونکہ عمران نے نہ ہی کار کا دروازہ کھلنے کی آواز سنی تھی اور نہ ہی دروازہ بند ہونے کی۔

"السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاۃ نائٹ بابا جی"۔۔۔۔ آپ ہیں تو

Scanned & PDF Copy By RFI

انسان۔ کہیں قوم جنات میں سے تو نہیں ہیں"۔۔۔۔ عمران نے ڈرائیونگ سیٹ کا دروازہ کھول کر اندر بیٹھتے ہوئے مسکرا کر کہا۔ اس کے ساتھ ہی اس نے ٹارچ کو ہاتھ بڑھا کر ڈیش بورڈ میں رکھ دیا۔

"اگر میرا تعلق قوم جنات سے ہو تو پھر کیا تم ڈر جاؤ گے"۔ بوڑھے نے اسی طرح ہنستے ہوئے کہا تو عمران بے اختیار ٹھٹھک کر پیچھے کی طرف ہٹا۔

"اگر واقعی ایسا ہی ہے تو پھر یقیناً آپ مسلمان جن ہیں اور میں مسلمان جنوں سے قطعاً نہیں ڈرتا۔ کیونکہ مسلمان جن، جن ہونے کے باوجود بڑے مہربان قسم کے جن ہوتے ہیں"۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے کار سٹارٹ کر کے اسے بیک کر کے سیدھا کیا اور پھر آگے بڑھانے کی بجائے اسے وہیں روک دیا۔

"ارے۔ اب اس عمر میں تم مجھے کافر بنانے پر تلے ہوئے ہو۔ میں مسلمان ہوں"۔۔۔۔ بوڑھے نے جواب دیا۔

"تو پھر آپ نے میرے سلام کا جواب کیوں نہیں دیا"۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا تو بوڑھے کے چہرے پر یکلخت انتہائی خجالت کے تاثرات ابھر آئے۔ اس کے چہرے پر ایسے تاثرات ابھر آئے تھے جیسے آئینہ شکستہ ہو جاتا ہے۔ آنکھوں میں یکلخت آنسو بھر آئے اور اس نے ڈیش بورڈ پر سر رکھ کر بے اختیار رونا شروع کر دیا۔ وہ اس طرح ہچکیاں لے لے کر رو رہا تھا کہ جیسے اس پر غم کا پہاڑ ٹوٹ پڑا ہو۔

عمران نے بے اختیار سر کھجانا شروع کر دیا۔ اس وقت ماحول واقعی عجیب تھا۔ اکیلی سڑک۔ رات کا وقت اور کار سڑک کے درمیان رکی ہوئی تھی۔ کار کے اندر کی لائٹ ہی جل رہی تھی اور باہر ہیڈ لائٹس کی روشنی بھی سامنے دور تک جاتی ہوئی نظر آ رہی تھی اور کار کے اندر ایک بوڑھا ڈیش بورڈ پر سر رکھے ہچکیاں لے لے کر رو رہا تھا۔ عمران نے ہاتھ بڑھا کر ڈیک کا بٹن آن کر دیا۔ دوسرے لمحے ڈرم کی اور کان پھاڑتی ہوئی آواز سے کار گونج اٹھی اور اس کے ساتھ ہی ہچکیاں لے کر روتا ہوا بوڑھا ایک جھٹکے سے سیدھا ہوا اور دوسرے لمحے اس نے بے اختیار قہقہے مارنے شروع کر دیئے اور پھر اس نے تیز میوزک پر اس طرح جھومنا شروع کر دیا جیسے نوجوانوں کا یہ پاپ میوزک اسے بیحد پسند آ رہا ہو۔ عمران نے ایک بار پھر اپنا سر کھجانا شروع کر دیا۔

"بابا جی۔ اگر آپ نے کہیں جانا ہے تو مجھے بتا دیں میں پہنچا دیتا ہوں لیکن میں نے تو سنا ہوا ہے کہ جن جہاں چاہیں پلک جھپکنے میں پہنچ جاتے ہیں۔ یہ تو ہم انسان ہیں جنہیں کہیں جانے کے لئے کاروں کا سہارا لینا پڑتا ہے"۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"پہلے اسے بند کرو۔ میں نے تم سے بہت سی باتیں کرنی ہیں"۔۔۔۔ بوڑھے نے اچانک انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا تو عمران نے ہاتھ بڑھا کر میوزک آف کر دیا۔

"وعلیکم السلام ورحمتہ اللہ وبرکاۃ۔ کیا ایسا نہیں ہو سکتا کہ تم میرے

Scanned & PDF Copy By RFI

گھر چلو۔ وہاں بیٹھ کر باتیں کریں گے۔ ویسے میں تمہیں بتا دوں کہ میں جن نہیں ہوں۔ اشرف المخلوقات انسان ہی ہوں"۔ بوڑھے نے اسی طرح سنجیدہ لہجے میں کہا۔ اب اس کا چہرہ دیکھ کر یوں محسوس ہوتا تھا جیسے وہ زندگی میں کبھی مسکرایا ہی نہ ہو۔

"ویسے مجھے آپ میں اپنا مستقبل نظر آ رہا ہے۔ شاید آپ کی عمر میں پہنچ کر میری بھی یہی حالت ہو کہ روتے روتے ہنسنا شروع کر دوں اور ہنستے ہنستے رونا شروع کر دوں۔ لیکن بابا جی۔ میں نے بہت دور دارالحکومت پہنچنا ہے اس لئے میں معذرت خواہ ہوں کہ آپ کے گھر نہیں جا سکتا۔ ویسے اگر آپ چاہیں تو میں آپ کو دارالحکومت پہنچا سکتا ہوں۔ راستے میں باتیں ہوتی رہیں گے"۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ میں صبح ہی واپس آ جاؤں گا۔ چلو"۔۔۔۔ بوڑھے نے اسی طرح سنجیدہ لہجے میں کہا تو عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کار آگے بڑھا دی۔

"اب تم اپنا تعارف کراؤ"۔۔۔۔ بوڑھے نے کہا۔

"میرا نام علی عمران ہے۔ والد صاحب کا نام سر عبدالرحمن ہے۔ کنگ روڈ پر ایک مانگے تانگے کے فلیٹ میں رہتا ہوں۔ آغا سلیمان پاشا میرا باورچی ہے"۔۔۔۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔ اسے اب یقیناً بوڑھے کی وجہ سے بوریت سی محسوس ہونے لگ گئی تھی۔

"میرا نام اے اے یعنی احمد علی ہے۔ میری عمر ستر سال ہے اور میں نے اپنی زندگی کے چالیس سال اسرائیل میں گزارے ہیں"۔ بوڑھے نے کہا تو عمران بے اختیار اچھل پڑا۔

"اسرائیل میں۔ کیا مطلب۔ آپ وہاں کیسے پہنچ گئے"۔ عمران نے حیران ہو کر کہا تو بوڑھا بے اختیار ہنس پڑا۔

"اسی لئے تو رو رہا تھا کہ اتنا عرصہ یہودیوں میں گزارنے کی وجہ سے میں سلام کا جواب دینے کا عادی ہی نہیں رہا اور سلام کا جواب دینا بھول جاتا ہوں"۔۔۔۔ بوڑھے نے کہا۔

"اور آپ ہنس کیوں رہے تھے"۔۔۔۔ عمران نے کہا۔ وہ سمجھ گیا تھا کہ بوڑھا اسے بیوقوف بنانے پر تلا ہوا ہے۔

"ہنس اس لئے رہا تھا کہ جس سے پورا اسرائیل کانپتا ہے وہ شخص اس قدر احمق ہے کہ اچھے بھلے انسان کو جن سمجھ رہا ہے"۔ بوڑھے نے کہا تو عمران ایک بار پھر چونک پڑا۔

"کس سے اسرائیل کانپتا ہے"۔۔۔۔ عمران نے حیران ہو کر پوچھا۔ وہ اب بڑے غور سے بوڑھے کو دیکھ رہا تھا۔

"علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس ای (آکسن) سے"۔ بوڑھے نے مسکراتے ہوئے جواب دیا تو عمران کی حالت واقعی دیکھنے والی ہو گئی تھی۔ وہ اب تک دوسروں کو احمق بنا کر لطف لیتا تھا لیکن آج اسے محسوس ہو رہا تھا کہ اس بوڑھے کے مقابل وہ خود احمق بن گیا ہے۔

"آپ مجھے جانتے ہیں"۔۔۔۔ عمران نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا تو بوڑھا ایک بار پھر ہنس پڑا۔

Scanned & PDF Copy By RFI

"ابھی تم نے خود ہی تو اپنا تعارف کرایا ہے اور اب پوچھ بھی خود ہی رہے ہو"۔۔۔۔ بوڑھے نے کہا تو عمران نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

"لیکن میں نے اپنی ڈگریاں تو نہیں بتائی تھیں"۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"اس دنیا میں ایک ہی تو علی عمران ہے جو ولد سر عبدالرحمٰن ہے اور اس نے یہ ڈگریاں نہ صرف حاصل کی ہیں بلکہ باقاعدگی سے ان کا پروپیگنڈہ بھی کرتا رہتا ہے"۔۔۔۔ بوڑھے احمد علی نے مسکراتے ہوئے جواب دیا تو عمران نے ایک طویل سانس لیا۔

"اب مجھ میں مزید حیران ہونے کی سکت باقی نہیں رہی۔ اس لئے باقی حیرت دارالحکومت جا کر پوری کر لوں گا فی الحال میوزک سنتے ہیں"۔۔۔۔ عمران نے کہا اور ہاتھ بڑھا کر میوزک آن کر دیا۔

"جیسے تمہاری مرضی۔ جب دارالحکومت آ جائے تو مجھے جگا دینا"۔۔۔۔ بوڑھے نے کہا اور سیٹ سے سر ٹکا کر اس نے آنکھیں بند کر لیں اور چند لمحوں بعد پاپ میوزک کے شور میں اس کے خراٹے بھی شامل ہو گئے۔ عمران کا دماغ واقعی انتہائی تیزی سے گھوم رہا تھا۔ وہ بار بار بوڑھے کو دیکھتا اور پھر کار چلانا شروع کر دیتا۔ بوڑھے نے واقعی اپنی باتوں سے اسے الجھا دیا تھا۔ بوڑھے کے بقول اس کے چالیس سال اسرائیل میں گزرے تھے۔ وہ اسے جانتا بھی تھا لیکن وہ مقامی زبان بول رہا تھا۔ چہرہ بھی مقامی تھا اور میک اپ میں بھی نہ لگتا

تھا۔ لباس بھی مقامی اور خالصتاً دیہاتی تھا۔ پھر اس کی اس پر اسرار انداز میں آمد اور اب اس کے اس پرشور میوزک میں خراٹے۔ یہ سب کچھ واقعی عمران کے ذہن میں دھماکے پیدا کر رہا تھا۔ اسے واقعی یہی محسوس ہو رہا تھا کہ یہ بوڑھا اس کا مستقبل ہے۔ وہی عمران جیسا انداز اور عمران جیسی حرکتیں۔ وہی الجھی ہوئی باتیں جو دوسروں کو حیران کر دیتیں۔ وہی ایک لمحے سنجیدہ ہو جانا' دوسرے لمحے ہنسنا' رونا اور پھر اسی طرح خراٹے۔ لیکن اگر یہ بوڑھا اسرائیل کا نام نہ لیتا تو شاید عمران اس قدر نہ الجھتا لیکن اسرائیل کا نام سن کر اس کے ذہن میں مسلسل خطرے کی گھنٹیاں تو ایک طرف سائرن بجنے شروع ہو گئے تھے۔ اس نے فیصلہ کر لیا تھا کہ وہ بوڑھے کو رانا ہاؤس لے جائے گا اور پھر اس سے ساری تفصیلات معلوم کرے گا۔ اس لئے وہ خاصی تیز رفتاری سے کار ڈرائیو کر رہا تھا۔ سائیڈ روڈ سے مین روڈ پر پہنچ کر اس نے کار کی رفتار مزید بڑھا دی تھی۔ پھر تقریباً دو ڈھائی گھنٹے کی مسلسل ڈرائیونگ کے بعد آخر کار وہ رانا ہاؤس کے گیٹ پر پہنچ گیا۔ بوڑھا مسلسل سیٹ سے سر ٹکائے آنکھیں بند کئے خراٹے لے رہا تھا۔ عمران نے کار گیٹ کے سامنے روکی اور پھر وہ دروازہ کھول کر نیچے اترا اور پھاٹک کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے کال بیل کو مخصوص انداز میں پریس کر دیا۔

"کون ہے"۔۔۔۔ ڈور فون سے جوزف کی کرخت سی آواز سنائی دی۔

Scanned & PDF Copy By RFI

"پھاٹک کھولو جوزف۔ میں عمران ہوں"۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"اوہ اچھا باس"۔۔۔۔ ڈور فون سے جوزف کی آواز سنائی دی تو عمران واپس مڑا اور ایک بار پھر ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ گیا۔ بوڑھا پہلے جیسی حالت میں ہی تھا۔ چند لمحوں بعد بڑا پھاٹک کھل گیا تو عمران نے کار آگے بڑھائی اور پھر اس نے کار جیسے ہی پورچ میں روکی بوڑھے نے یکلخت سر اونچا کیا اور آنکھیں کھول دیں۔ اس کے چہرے پر اطمینان بھری مسکراہٹ رینگ رہی تھی۔

"خدایا تیرا لاکھ لاکھ شکر ہے"۔۔۔۔ بوڑھے نے ایسے لہجے میں کہا جیسے وہ کسی بہت بڑے خطرے سے بچ نکلا ہو۔ اس کے ساتھ ہی اس نے مسکراتے ہوئے عمران کی طرف دیکھا اور کار کا دروازہ کھول کر نیچے اتر گیا۔ عمران ہونٹ بھینچے کار سے نیچے اترا تو اسی لمحے ایک طرف سے جوانا آتا دکھائی دیا۔ پورچ میں جلنے والی تیز روشنی میں اس کی نظریں اس بوڑھے پر جمی ہوئی تھیں۔

"تم تو کہہ رہے تھے کہ تم کسی مانگے تانگے کے فلیٹ میں رہتے ہو"۔۔۔۔ بوڑھے نے حیرت سے ادھر ادھر دیکھتے ہوئے کہا۔ جوزف بھی اس دوران پھاٹک بند کر کے واپس پورچ کی طرف بڑھا آ رہا تھا۔

"میں نے سوچا کہ آپ جیسے بزرگ کو اب اس چھوٹے سے فلیٹ میں لے جانا زیادتی ہوگی۔ ویسے یہ عمارت بھی فلیٹ کی طرح مانگے تانگے کی ہے۔ رانا تہور علی صندوقی میرے مہربان ہیں اور یہ عمارت ان کی ہے"۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"ماسٹر رات گئے اس وقت آپ کی یہاں آمد۔ خیریت ہے"۔ جوانا نے قریب آ کر حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ خیریت میرے ساتھ ہے۔ اس لئے فکر کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ ان سے ملیں۔ یہ جوانا اور جوزف ہیں۔ یہ اس عمارت میں رہتے ہیں اور جوانا اور جوزف۔ یہ اے اے یعنی احمد علی صاحب ہیں۔ ان کی عمر ستر سال ہے اور ان کی زندگی کے چالیس سال اسرائیل میں گزرے ہیں"۔۔۔۔ عمران نے تعارف کراتے ہوئے کہا تو اسرائیل کا سن کر جوزف اور جوانا دونوں ہی عمران کی طرح چونک کر حیرت بھرے انداز میں بوڑھے کو دیکھنے لگے تو بوڑھا بے اختیار ہنس پڑا۔

"اسرائیل کا نام سن کر آپ سب اس طرح حیران ہو جاتے ہیں جیسے اسرائیل میں انسانوں کی بجائے جن بستے ہوں"۔۔۔۔ بوڑھے نے ہنستے ہوئے کہا۔

"جن نہیں جناب شیطان"۔۔۔۔ جوانا نے منہ بناتے ہوئے کہا تو بوڑھا ایک بار پھر کھل کھلا کر ہنس پڑا۔

"بہت خوب۔ شیطان بھی تو قوم جن سے ہی ہے۔ بہت خوب"۔۔۔۔ بوڑھے نے اس انداز میں جواب دیا جیسے جوانا کے خوبصورت جواب کا لطف لے رہا ہو اور عمران بھی بوڑھے کی حاضر جوابی کا قائل ہو گیا کیونکہ بوڑھے نے جوانا کی بات کا بڑا گہرا اور خوبصورت جواب دیا تھا۔

Scanned & PDF Copy By RFI

"آیئے اے اے صاحب۔ اندر چل کر بیٹھتے ہیں"۔ عمران نے بوڑھے سے کہا اور بوڑھے نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"جوزف۔ تم ہمارے لئے ہاٹ کافی لے آؤ۔ اے اے صاحب نے مجھ سے بہت سی باتیں کرنی ہیں اور سارے راستے یہ گہری نیند سوتے آئے ہیں ایسا نہ ہو کہ باتیں کرتے کرتے پھر سو جائیں"۔ عمران نے جوزف سے کہا اور پھر تیزی سے آگے بڑھ گیا۔

"تم نے میوزک ہی ایسا لگا دیا تھا کہ اس میں جب تک خراٹوں کی آوازیں شامل نہ کی جائیں وہ مکمل ہی نہیں ہوتا تھا اس لئے مجبوراً مجھے سونا پڑا"۔۔۔۔ بوڑھے نے آگے بڑھتے ہوئے مسکرا کر کہا اور عمران ایک بار پھر اس کے خوبصورت جواب پر بے اختیار ہنس پڑا۔

تھوڑی دیر بعد وہ دونوں سٹنگ روم میں موجود تھے۔ جوزف نے ہاٹ کافی کی دو پیالیاں ان کے سامنے رکھ دی تھیں۔

"ہاں تو جناب اے اے صاحب۔ اب فرمایئے کہ آپ مجھے کیسے جانتے ہیں اور آپ نے اپنی زندگی کے چالیس سال اسرائیل میں کس حیثیت سے گزارے ہیں اور اب آپ یہاں کیسے آئے"۔ عمران نے کافی کی پیالی اٹھاتے ہوئے کہا۔

"اگر اجازت دو تو پہلے یہ ہاٹ کافی پی لوں ورنہ باتیں شروع ہو گئیں تو یہ ہاٹ کافی کی بجائے کولڈ کافی ہو جائے گی اور کولڈ کافی مجھے پسند نہیں ہے"۔۔۔۔ بوڑھے نے مسکراتے ہوئے کہا تو عمران ایک بار پھر ہنس پڑا۔

"مجھے تو کوئی جلدی نہیں۔ میں تو آپ کی وجہ سے کہہ رہا تھا"۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو بوڑھا ایک بار پھر مسکرا دیا۔

"اب مجھے بھی کوئی جلدی نہیں ہے"۔۔۔۔ بوڑھے نے کافی کی چسکی لیتے ہوئے کہا اور پھر اس نے واقعی کافی کی پیالی ختم کی اور اس کے ساتھ ہی اس نے اپنے گریبان کے بٹن کھولنے شروع کر دیئے۔ عمران خاموش بیٹھا اسے یہ سب کچھ کرتے دیکھتا رہا۔ پھر بوڑھے نے کرتے کے اندرونی طرف بنی ہوئی جیب میں ہاتھ ڈالا اور ایک پتلا سا لفافہ نکال کر عمران کی طرف بڑھا دیا۔

"یہ پہلے پڑھ لو۔ اس کے بعد باتیں ہوں گی"۔۔۔۔ بوڑھے نے مسکراتے ہوئے کہا تو عمران نے لفافہ اس کے ہاتھ سے لے لیا۔ لفافے پر کسی قسم کی کوئی عبارت لکھی ہوئی نہ تھی۔ وہ بالکل ہی سادہ لفافہ تھا۔ عمران نے اسے سائیڈ سے پھاڑا۔ اندر ایک کاغذ تھا۔ عمران نے کاغذ نکال کر اسے کھولا تو وہ بے اختیار چونک پڑا۔ کاغذ پر صرف ایک فون نمبر درج تھا اور اس کے ساتھ ایک آدمی کے ٹیڑھے میڑھے سے دستخط تھے جن کے نیچے دو حرف اے ایچ لکھے ہوئے تھے اس کے علاوہ کاغذ پر اور کچھ بھی نہ لکھا ہوا تھا۔

"اس کا کیا مطلب ہے"۔۔۔۔ عمران نے بوڑھے کی طرف دیکھتے ہوئے کہا تو بوڑھا بے اختیار مسکرا دیا۔

"اے ایچ۔ مطلب ابوحماس ہے اور ابوحماس کے دستخط آپ

پہچانتے ہیں"۔۔۔۔ بوڑھے نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا تو عمران بے اختیار اچھل پڑا۔ اس نے ایک بار پھر کاغذ پر موجود دستخطوں کو غور سے دیکھنا شروع کر دیا۔ اسے یاد آگیا تھا کہ ابوحماس اسرائیل کی انتہائی طاقتور خفیہ تنظیم اے اے کا سربراہ تھا اور عمران نے اسرائیل میں اپنے ایک مشن کے دوران نہ صرف اے اے سے مدد حاصل کی تھی بلکہ اس کی دو بار ابوحماس سے ملاقات بھی ہوئی تھی اور ابوحماس نے اسے اپنے دستخطوں پر مبنی ایک خصوصی کارڈ جاری کیا تھا جس کی مدد سے عمران اے اے کے پورے اسرائیل میں پھیلے ہوئے آدمیوں سے رابطہ کرتا تھا۔ وہ کارڈ ابھی تک اس کے پاس موجود تھا۔

"ہاں۔ یہ واقعی ابوحماس صاحب کے دستخط ہیں"۔۔۔۔ عمران نے اثبات میں سرہلاتے ہوئے کہا۔

"دستخطوں کے ساتھ ان کا فون نمبر ہے۔ آپ اس نمبر پر ان سے رابطہ کر سکتے ہیں"۔۔۔۔ بوڑھے نے جواب دیا۔

"لیکن آپ اپنے متعلق تو بتائیں"۔۔۔۔ عمران نے کہا تو بوڑھا بے اختیار مسکرا دیا۔

"میرا نام واقعی احمد علی ہے لیکن میرے بچپن میں ہی میرے والدین پاکیشیا سے قبرص مستقل طور پر شفٹ ہو گئے تھے۔ میں نے وہاں سے سول انجینئرنگ کی ڈگری لی۔ میرے والدین ایک حادثے میں فوت ہو گئے تو میں اے اے گروپ سے مستقل طور پر منسلک ہو گیا۔ میرا کام ان کے خفیہ اڈے تعمیر کرنا تھا۔ میں نے وہاں واقعی چالیس سال گزارے ہیں لیکن وہاں رہتے ہوئے بھی مجھے اپنا آبائی وطن اور آبائی شہر اور زمینیں نہ بھولی تھیں۔ یہاں میرے والدین کے رشتہ دار رہتے ہیں۔ وہ سب زمیندارہ کرتے ہیں چنانچہ دو چار سال بعد میں یہاں آتا اور ایک دو ماہ یہاں گزار کر واپس چلا جاتا تھا۔ اس طرح مجھے یہاں کی مقامی زبان بھی یاد رہی اور میرا تعلق بھی اپنی سرزمین سے رہا۔ آج سے پندرہ روز پہلے مجھے ابوحماس صاحب نے طلب کیا۔ انہوں نے مجھے یہ خط دیا اور مجھے حکم دیا کہ میں یہ خط لے جا کر آپ کو دوں لیکن اس طرح کہ کسی کو اس کا علم ہی نہ ہو سکے۔ میں وہاں سے اپنے گاؤں پہنچا۔ میرا خیال تھا کہ میں یہاں دو چار روز رہنے کے بعد اطمینان سے دارالحکومت جاؤں گا اور آپ کو تلاش کر کے آپ کو یہ خط دے دوں گا کہ اچانک مجھے معلوم ہوا کہ دارالحکومت سے دو آدمی میرا نام پوچھتے ہوئے میرے گاؤں میں آئے ہیں۔ میں اس وقت اپنے ایک پرانے دوست کو ملنے کے لئے ساتھ والے گاؤں گیا ہوا تھا اور یہ اتفاق ہے کہ گھر میں کسی کو بھی علم نہ تھا کہ میں کہاں گیا ہوں۔ چنانچہ آنے والوں سے انہوں نے یہی کہہ دیا کہ میں دارالحکومت گیا ہوا ہوں۔ وہ دونوں چلے گئے۔ میں رات کو جیسے ہی واپس آیا تو مجھے ان کے متعلق بتایا گیا تو میرے ذہن میں خطرے کی گھنٹیاں بج اٹھیں کیونکہ ابوحماس نے مجھے خاص طور پر کہا تھا کہ ہو سکتا ہے کہ میرا تعاقب کیا جائے اس لئے میں نے ہر طرح سے ہوشیار رہنا ہے۔ چنانچہ میں نے رات کو ہی دارالحکومت پہنچنے کا فیصلہ کر لیا اور یہ لباس پہن کر میں

کھیتوں میں سے ہوتا ہوا سڑک کی طرف بڑھا کیونکہ مجھے خطرہ تھا کہ کہیں راستے میں وہ دونوں آدمی موجود نہ ہوں۔ جیسے ہی میں سڑک کے قریب پہنچا میں نے آپ کی کار کی ہیڈ لائٹس دیکھیں۔ میں سمجھا کہ وہی دونوں آدمی مجھے تلاش کر رہے ہیں۔ چنانچہ میں ایک درخت کی اوٹ میں کھڑا ہو گیا لیکن جب مجھے احساس ہوا کہ کار میں ایک آدمی ہے تو میرا شک دور ہو گیا اور میں کار کو روکنے کے لئے سڑک پر آیا لیکن مجھے اندازہ نہ تھا کہ کار اس قدر تیز رفتاری سے آ رہی ہے۔ ایک لمحے کے لئے تو مجھے یوں محسوس ہوا جیسے میں کار کے پہیوں کے نیچے آ کر کچلا گیا ہوں لیکن پھر مجھے احساس ہوا کہ مجھے صرف معمولی سا دھکا لگا ہے۔ میں اٹھ کر تیزی سے سڑک پار کر کے ایک درخت کی اوٹ میں ہو گیا۔ مجھے خوف تھا کہ کہیں آپ میرے اس طرح اچانک سامنے آ جانے پر مجھے ماریں گے لیکن آپ نے کار سے ٹارچ نکال کر مجھے تلاش کرنا شروع کر دیا اور میں نے کار کی ہیڈ لائٹس میں آپ کا چہرہ دیکھا تو میں قدرت کے حسن اتفاق پر بے اختیار خوشی سے اچھل پڑا۔ کیونکہ ابوحماس صاحب نے مجھے آپ کا حلیہ تفصیل سے بتا دیا تھا اور ساتھ ہی آپ کی تمام خصوصیات بھی بتا دی تھیں تاکہ میں کسی غلط آدمی تک یہ خط نہ پہنچا دوں۔ چنانچہ جب آپ کھیتوں میں ٹارچ کی مدد سے مجھے تلاش کر رہے تھے اس وقت میں کار کا دروازہ کھول کر اندر بیٹھ گیا۔ اس کے بعد تو آپ جانتے ہیں"۔۔۔۔۔ احمد علی نے پوری تفصیل سے بتاتے ہوئے کہا تو عمران نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

"آپ کو یہاں پہنچتے ہی سب سے پہلے مجھے یہ خط پہنچانا چاہئے تھا"۔ عمران نے کہا۔

"میرے ساتھ وہاں سے نکلتے ہوئے اور یہاں تک پہنچتے ہوئے جو واقعات گزرے ہیں ان سے مجھے احساس ہوا کہ میرا واقعی تعاقب ہو رہا تھا۔ اس لئے میں براہ راست پاکیشیا نہیں آیا بلکہ ایکریمیا سے پہلے کافرستان گیا اور پھر وہاں سے بذریعہ ٹرین ایک سرحدی شہر پہنچا اور وہاں سے بس کا سفر کر کے اپنے آبائی گاؤں پہنچا۔ مجھے یقین تھا کہ دارالحکومت میں میری تلاش ہو رہی ہو گی لیکن کسی کو میرے اس آبائی گاؤں کا علم نہ ہو گا۔ دو چار روز میں جب یہ لوگ تھک جائیں گے تو پھر میں خاموشی سے دارالحکومت جا کر آپ سے مل لوں گا۔ میرا خیال تھا کہ وہ لوگ یقیناً آپ کے فلیٹ کی بھی نگرانی کر رہے ہوں گے اور آپ کا فون بھی انہوں نے ٹیپ کیا ہوا ہو گا"۔۔۔۔ احمد علی نے جواب دیا۔

"یہ سب احساس آپ کو کیسے ہوا۔ آپ مجھے تفصیل بتائیں گے"۔ عمران نے سنجیدہ لہجے میں پوچھا۔

"ایکریمیا کے ہوائی اڈے پر پہلی بار میری انتہائی تفصیل سے تلاشی لی گئی حالانکہ میں نے کاغذات بھی کافرستان سے بنوائے تھے اور یہ کاغذات درست تھے اور میرے پاس ٹکٹ بھی کافرستان کا تھا۔ انہوں نے مجھ سے بڑی تفصیل سے بات کی لیکن میں نے انہیں بتایا

2Scanned & PDF Copy By RFI4

کہ میں بزنس مین ہوں اور بزنس کے سلسلے میں ایشیا کے کئی ملکوں میں آتا جاتا رہتا ہوں۔ پھر راستے میں بھی کئی افراد میرے ارد گرد منڈلاتے رہے۔ اس کے بعد جب کافرستان پہنچا تو وہاں بھی میری نگرانی ہوتی رہی لیکن میں انہیں ڈاج دینے میں کامیاب ہو گیا اور آج دو افراد میرے بارے میں پوچھتے ہوئے میرے گاؤں پہنچ گئے۔ اس کا مطلب ہے کہ ان لوگوں کو میری اصلیت کا بھی علم ہو چکا ہے اور انہیں یہ بھی معلوم ہو گیا ہے کہ میں یہاں پہنچ چکا ہوں"۔۔۔۔ احمد علی نے کہا۔

"اس کا مطلب ہے کہ ان لوگوں کو یہ معلوم ہو گیا ہے کہ ابو حماس نے آپ کو خط دے کر بھیجا ہے۔ ایسی صورت میں اب ابو حماس صاحب سے اس فون پر کیسے بات ہو سکتی ہے"۔۔۔۔ عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"آپ نے اس نمبر پر فون کر کے کوئی تفصیلی بات نہیں کرنی۔ ابو حماس صاحب کو بھی شاید معلوم تھا کہ ان کے گروپ میں اسرائیلی مخبر موجود ہیں۔ انہوں نے مجھے یہ خط دینے کے ساتھ ساتھ تفصیل بھی بتا دی تھی تاکہ میں آپ کو زبانی یہ تفصیل بتا دوں۔ جہاں تک اس فون نمبر کا تعلق ہے اس سے آپ صرف میرے بارے میں کنفرم کر سکتے ہیں کہ میں درست آدمی ہوں یا نہیں"۔۔۔۔ احمد علی نے کہا۔

"کیا تفصیل بتائی ہے"۔۔۔۔ عمران نے چونک کر پوچھا۔

"ابو حماس صاحب نے کہا ہے کہ اسرائیل انتہائی خفیہ طور پر ایک ا۔م۔سی طیارے پر کام کر رہا ہے۔ اس طیارے کا کوڈ نام لانگ برڈ ہے۔ یہ انتہائی تیز رفتار جنگی طیارہ ہونے کے ساتھ ساتھ انتہائی طویل فاصلہ درمیان میں کسی جگہ رکے بغیر طے کر سکتا ہے۔ یہ طیارہ میزائل پروف ہے۔ اس کے اندر کوئی ایسا سسٹم خصوصی طور پر رکھا گیا ہے کہ کوئی طیارہ شکن میزائل اسے ٹارگٹ نہیں بنا سکتا۔ یہ طیارہ تل ابیب سے پرواز کرنے کے بعد بغیر راستے میں رکے مسلسل اور انتہائی تیز رفتاری سے پرواز کرتا ہوا براہ راست پاکیشیا پہنچ سکتا ہے۔ ابو حماس صاحب کو معلوم ہوا ہے کہ یہ طیارہ اب تکمیل کے آخری مراحل میں ہے اور اس طیارے کی تیاری کا مقصد پاکیشیا کے ایٹمی مراکز کو مکمل طور پر تباہ کرنا ہے کیونکہ اسرائیل کے لئے پاکیشیا کے ایٹمی مراکز کی تباہی کے راستے میں سب سے بڑی رکاوٹ یہ تھی کہ اسے راستے میں کسی نہ کسی ملک کی مدد حاصل کرنا پڑتی تھی یا پھر کافرستان پہنچ کر وہاں سے پاکیشیا پر حملہ کر سکتا تھا لیکن ایسی صورت میں اسے کافرستان کو اعتماد میں لینا پڑتا اور اس طرح پاکیشیا کے ایجنٹوں کو علم ہو جاتا تھا اور ان کا پروگرام سبوتاژ کر دیا جاتا تھا۔ چنانچہ انہوں نے براہ راست اور اچانک حملے کی منصوبہ بندی کی اور اس منصوبہ بندی کا نتیجہ یہ لانگ برڈ ہے۔ یہ اس قدر بلندی پر پرواز کرے گا اور اس قدر تیز رفتاری سے فاصلہ طے کرے گا کہ جب تک پاکیشیا سنبھلے گا اس وقت تک اس کے ایٹمی مراکز تباہ ہو چکے ہوں گے۔ اس لئے ابو حماس صاحب نے فوراً مجھے یہاں آپ کے پاس بھجوایا کہ آپ اس

طیارے کو تکمیل سے پہلے کسی طرح تباہ کر دیں ورنہ پاکیشیا کے لئے یہ تباہ کن ثابت ہو گا"۔۔۔۔ احمد علی نے جواب دیا۔

"لیکن ایک طیارہ تباہ کرنے سے کیا ہو گا۔ وہ دوسرا بنا لیں گے"۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"بات تو آپ کی درست ہے۔ بہرحال میں نے تو آپ تک یہ ساری باتیں پہنچانی تھیں اور الحمدللہ پہنچا دیں۔ باقی آپ کا اپنا کام ہے کہ آپ کیا سوچتے ہیں اور کیا نہیں"۔۔۔۔ احمد علی نے کہا۔

"آپ کا اب کیا پروگرام ہے"۔۔۔۔ عمران نے پوچھا۔

"میں نے واپس جانا ہے اور کیا کرنا ہے"۔ احمد علی نے کہا۔

"لیکن جو لوگ آپ کے پیچھے لگے ہوئے ہیں ان کا کیا ہو گا"۔ عمران نے کہا۔

"میں نے اسی لئے داڑھی بڑھائی ہوئی ہے اور بالوں کو بھی رنگ کرنا چھوڑ دیا ہے تاکہ اگر انہیں وہاں سے میرا حلیہ بتایا گیا ہو تو وہ مجھے پہچان نہ سکیں۔ میں اب خاموشی سے واپس جاؤں گا۔ اپنے کاغذات دکھاؤں گا اور خاموشی سے ایکریمیا پہنچ جاؤں گا اور وہاں سے ابوحماس صاحب کے اڈے پر۔ اس کے علاوہ میں اور کر بھی کیا سکتا ہوں"۔ احمد علی نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"لیکن آپ کی جان کو بھی تو خطرہ ہو سکتا ہے"۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"عمران صاحب۔ جس تنظیم سے میرا تعلق ہے وہاں میری زندگی کا

Scanned & PDF Copy By RFI

ایک ایک لمحہ خطرات میں گزرتا رہا ہے اس لئے خطرے میرے نزدیک کوئی حیثیت نہیں رکھتے۔ آپ میری فکر نہ کریں۔ پاکیشیا کی فکر کریں"۔۔۔۔ احمد علی نے کہا۔

"آپ ابھی یہیں رہیں گے احمد علی صاحب۔ میں ان لوگوں کو ٹریس کراتا ہوں۔ اس کے بعد صحیح صورتحال سامنے آ جائے گی تو پھر میں آپ کو خود ایکریمیا پہنچوا دوں گا۔ آپ کی سلامتی بھی پاکیشیا کے لئے انتہائی ضروری ہے"۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"میری سلامتی اور پاکیشیا کے لئے ضروری۔ میں سمجھا نہیں"۔ احمد علی نے چونکتے ہوئے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"وہ لوگ ہر قیمت پر آپ کو مجھ تک پہنچنے سے روکنا چاہتے ہیں اور آپ نے شاید پچھلے دو تین روز سے اخبارات بھی نہیں پڑھے اور ریڈیو اور ٹیلی ویژن کی خبریں وغیرہ بھی نہیں سنیں ورنہ آپ کو معلوم ہو جاتا کہ ابوحماس صاحب پر دو روز پہلے قاتلانہ حملہ ہوا ہے اور وہ اس حملے میں شدید زخمی ہو کر شہید ہو چکے ہیں۔ اخبارات میں پوری تفصیل آ چکی ہے اور ریڈیو اور ٹیلی ویژن پر بھی۔ اور آپ سے ملنے کے بعد مجھے احساس ہو رہا ہے کہ ابوحماس صاحب بھی اسی سلسلے میں شہید ہو گئے ہیں۔ یہ آپ کی خوش قسمتی ہے کہ آپ ابھی تک زندہ ہیں ورنہ ان کی حتی الوسع یہی کوشش ہوتی کہ آپ کا خاتمہ کر دیا جائے تاکہ مجھ تک یہ راز نہ پہنچ سکے اور ہو سکتا ہے کہ میرے فلیٹ کی بھی انتہائی سخت نگرانی ہو رہی ہو۔ اگر ہم یہاں آنے کی بجائے

Scanned & PDF Copy By RFI

سیدھے فلیٹ پہنچتے تو شاید اب تک ہماری کار میزائل سے اڑائی جا چکی ہوتی"۔۔۔ عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا تو احمد علی کے چہرے پر گہرے رنج و غم کے تاثرات پھیل گئے۔

"مجھے ابو حماس کی موت پر شدید رنج ہے۔ فلسطینیوں کے لئے یہ بہت بڑا صدمہ ہے۔ ابو حماس جیسا نڈر، دلیر اور ذہین لیڈر اب شاید ہی فلسطینیوں کو ملے"۔۔۔ احمد علی نے انتہائی افسوس بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ ان کا خلا پُر نہیں ہو سکتا۔ لیکن انسان بہرحال فانی ہے"۔ عمران نے کہا تو احمد علی نے اثبات میں سرہلا دیا۔

"جوزف"۔۔۔ عمران نے اونچی آواز میں کہا تو دوسرے لمحے کسی جن کی طرح جوزف کمرے میں داخل ہو گیا۔

"کمال ہے۔ اتنی جلدی جوزف صاحب کیسے آ گئے"۔ احمد علی نے حیران ہو کر کہا۔

"مجھے معلوم ہے کہ جب تک میں یہاں رہوں گا جوزف دروازے کے باہر رہے گا تاکہ اسے بلانے کے لئے مجھے زحمت نہ اٹھانی پڑے"۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا۔

"یس باس"۔۔۔ جوزف نے کہا۔

"احمد علی صاحب ہمارے انتہائی معزز مہمان ہیں۔ انہیں سپیشل گیسٹ روم میں پہنچا دو تاکہ یہ وہاں آرام کریں اور ان کی حفاظت

بھی اب تمہاری ذمہ داری ہے۔ رانا ہاؤس کا سسٹم اب آن رکھنا۔ ہو سکتا ہے کہ ان کی وجہ سے رانا ہاؤس پر بھی حملہ کر دیا جائے"۔ عمران نے جوزف سے مخاطب ہو کر کہا۔

"آپ بے فکر رہیں باس"۔۔۔ جوزف نے انتہائی اعتماد بھرے لہجے میں کہا۔

"مجھے کب تک یہاں رہنا ہو گا"۔۔۔ احمد علی نے بھی اٹھتے ہوئے کہا۔

"زیادہ وقت نہیں لگے گا۔ میرے پاس کچھ لوگوں کے بارے میں اطلاعات موجود ہیں جو اسرائیل یا یہودیوں کی تنظیم کے لئے کام کرتے ہیں۔ میں انہیں ٹٹولوں گا۔ جلد ہی معاملات سامنے آ جائیں گے"۔ عمران نے کہا۔

"مجھ سے غلطی ہو گئی ہے۔ اگر میں ان دونوں آدمیوں کے بارے میں تفصیلات معلوم کر لیتا جو گاؤں آئے تھے تو آپ کو آسانی ہو جاتی"۔۔۔ احمد علی نے کہا۔

"وہ لامحالہ میک اپ میں ہوں گے۔ بہرحال آپ فکر نہ کریں۔ آپ کو زیادہ دیر یہاں ٹھہرنا نہیں پڑے گا۔ ہاں ایک بات بتا دیں کہ ابو حماس صاحب کی شہادت کے بعد اس فون نمبر پر کس سے ملاقات ہو سکتی ہے"۔۔۔ عمران نے کہا۔

"ابو حماس کی شہادت کے بعد ان کے نمبر ٹو ابو خالد صاحب ہیں۔ شاید اب وہی اے اے کے سربراہ بنیں گے۔ ہو سکتا ہے کہ وہ اس

Scanned & PDF Copy By RFI

فون نمبر پر آپ سے بات کرلیں یا یہ بھی ہو سکتا ہے کہ انہیں سرے سے ہی اس بارے میں کچھ معلوم نہ ہو"۔۔۔۔۔ احمد علی نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ میں چیک کرلوں گا۔ آپ آرام کریں۔ کل آپ سے پھر ملاقات ہو گی۔ خدا حافظ"۔۔۔۔۔ عمران نے کہا اور تیزی سے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ چند لمحوں بعد اس کی کار رانا ہاؤس سے نکل کر اپنے فلیٹ کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی۔

اسرائیل کے پریذیڈنٹ ہاؤس کے سپیشل میٹنگ روم میں اس وقت کرسیوں پر تین افراد بیٹھے ہوئے نظر آ رہے تھے۔ ان میں سے ایک جی پی فائیو کا انچارج کرنل ڈیوڈ تھا دوسرا اسرائیل کی انتہائی خفیہ تنظیم بلیک ماسک کا چیف کرنل رچرڈ تھا اور تیسرا اسرائیل کی ملٹری انٹیلی جنس کا نیا چیف کرنل شیفرڈ تھا۔ تینوں کرنل بڑے اطمینان سے لیکن خاموش بیٹھے ہوئے تھے۔

"آپ کو معلوم ہے کہ یہ میٹنگ کس سلسلے میں کال کی گئی ہے"۔۔۔۔۔ اچانک بلیک ماسک کے چیف کرنل رچرڈ نے کرنل ڈیوڈ سے مخاطب ہو کر کہا۔

"نہیں۔ اور نہ ہی میرے پاس اتنا فالتو وقت ہے کہ میں اس بارے میں سوچتا رہوں۔ جو کچھ ہو گا ابھی سامنے آ جائے گا"۔ کرنل ڈیوڈ نے جھلائے ہوئے لہجے میں جواب دیا۔ اس کا انداز ایسا تھا جیسے

Scanned & PDF Copy By RFI

کرنل رچرڈ نے بات کر کے اسے ڈسٹرب کیا ہو۔ کرنل رچرڈ نے برا سا منہ بنایا اور پھر خاموش ہو گیا لیکن اس کے چہرے پر کرنل ڈیوڈ کے لئے ہلکے سے غصے کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"آپ کرنل ڈیوڈ کے اس جواب کا برا نہ منائیں۔ ان کی عادت ہی ایسی ہے"۔۔۔ کرنل شیفرڈ نے کرنل رچرڈ سے مخاطب ہو کر مسکراتے ہوئے کہا۔

"میں نے کیا کہا ہے جو یہ برا منائیں گے اور ویسے بھی اگر منائیں گے تو مناتے رہیں میری صحت پر اس کا کیا اثر پڑے گا۔ ایسی تنظیمیں اسرائیل میں اب تک نجانے کتنی بنیں اور کتنی ختم ہو گئیں لیکن جی پی فائیو شروع سے لے کر آج تک قائم ہے اور قیامت تک قائم رہے گی"۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے اونچے لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"لیکن آپ قیامت تک جی پی فائیو کے سربراہ نہیں رہیں گے"۔۔۔ کرنل رچرڈ نے انتہائی طنزیہ لہجے میں کہا تو کرنل شیفرڈ بے اختیار ہنس پڑا اور پھر اس سے پہلے کہ ان کے درمیان مزید کوئی بات ہوتی' دروازہ کھلا اور صدر مملکت اندر داخل ہوئے تو وہ تینوں اٹھ کھڑے ہوئے اور ان تینوں نے فوجی سیلوٹ کئے۔

"تشریف رکھیں"۔۔۔ صدر مملکت نے انتہائی باوقار لہجے میں کہا اور خود بھی سامنے رکھی ہوئی میز کے پیچھے موجود کرسی پر بیٹھ گئے۔

"موجودہ میٹنگ ایک خاص مقصد کے تحت کال کی گئی ہے۔ اسرائیل کے ایک انتہائی اہم منصوبے کو ایک بار پھر خطرہ لاحق ہو گیا

ہے اور ہم نے ہر صورت میں اس منصوبے کو اس خطرے سے محفوظ رکھنا ہے"۔۔۔ صدر مملکت نے آگے کی طرف جھکتے ہوئے کہا۔ ان کی نظریں کرنل ڈیوڈ پر جمی ہوئی تھیں۔

"اور یہ خطرہ پاکیشیا سیکرٹ سروس اور اس کے لیڈر علی عمران کی طرف سے لاحق ہو رہا ہے"۔۔۔ صدر نے کچھ دیر خاموش رہنے کے بعد کہا تو کرنل ڈیوڈ بے اختیار اچھل پڑا۔

"عمران اور پاکیشیا سروس سے خطرہ۔ لیکن جناب۔ ان کا یہاں کیا ٹارگٹ ہو گا"۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یہی بتانے کے لئے تو موجودہ میٹنگ کال کی گئی ہے۔ کرنل رچرڈ اور کرنل شیفرڈ دونوں پوری طرح اس خطرے سے واقف نہیں ہیں جبکہ ہمارے وزیراعظم بھی گذشتہ سال نئے منتخب ہوئے ہیں اس لئے انہیں بھی اس بارے میں پوری تفصیل کا علم نہیں ہے لیکن مجھے معلوم ہے کہ یہ خطرہ کس قدر خوفناک ہے"۔۔۔ صدر نے کہا تو کرنل رچرڈ اور کرنل شیفرڈ دونوں کے چہروں پر حیرت اور تجسس کے تاثرات ابھر آئے تھے لیکن وہ خاموش رہے تھے۔ ظاہر ہے پروٹوکول کے مطابق وہ صدر سے سوال نہ کر سکتے تھے۔

"پاکیشیا سیکرٹ سروس اور اس کا لیڈر علی عمران طویل عرصے سے اسرائیل نہیں آئے کیونکہ ہم نے بھی اپنی پالیسی بدل دی تھی۔ ہم نے سرائیل میں ایسی منصوبہ بندی کرنا چھوڑ دی تھی جس سے پاکیشیا کو براہ راست خطرہ لاحق ہوتا۔ اس لئے ہم پاکیشیا سیکرٹ سروس سے

Scanned & PDF Copy By RFI

طویل عرصے سے محفوظ بھی رہے۔ لیکن ایک بار پھر اسرائیل نے پاکیشیا کے خلاف ایک ایسا منصوبہ بنایا ہے جس سے پاکیشیا براہ راست خطرے کی زد میں آتا ہے لیکن ہم نے کوشش کی کہ اس بارے میں کسی کو معمولی سا بھی علم نہ ہو سکے۔ حالانکہ اس بارے میں ہمارے ملک کے اعلیٰ ترین حکام کو بھی علم نہ تھا۔ اس کے باوجود ہم نے ہر ممکن کوشش کی کہ یہ راز کسی طرح بھی لیک آؤٹ نہ ہو سکے۔ حالات سے باخبر رہنے کے لئے ایک نئی مخبر تنظیم بھی بنائی گئی جو براہ راست میرے تحت کام کرتی ہے اور جو صرف مجھے ہی جواب دہ ہے۔ اس تنظیم کا کوڈ نام ڈارک آئی ہے۔ اس کا زیادہ تر جال فلسطینی خفیہ گروپوں میں بچھایا گیا اور ڈارک آئی کے کمانڈر میجر گیلارگر نے یہ کام انتہائی کامیابی سے کیا اور تقریباً تمام فلسطینی گروپوں میں ڈارک آئی کے آدمی پہنچ گئے اور مجھے ایسی اطلاعات ملنے لگ گئیں جو ہمارے لئے فائدہ مند ثابت ہوئیں۔ اس کے بعد اسرائیل اور فلسطینی لیڈر کے درمیان معاہدہ ہو گیا اس سے حالات یکلخت بدل گئے اور ہماری براہ راست جنگ ختم ہو گئی لیکن ڈارک آئی بہرحال کام کرتی رہی۔ پھر اچانک ابوحماس کے متعلق اطلاع ملی کہ اس نے ایک پاکیشیائی نژاد آدمی کو بلا کر ایک خط دیا ہے اور اسے کہا کہ وہ پاکیشیا میں جا کر علی عمران سے ملے اور اسے اسرائیل کے اس خفیہ منصوبے کے متعلق بتائے جو اسرائیل پاکیشیا کے خلاف بنا رہا ہے ڈارک آئی کی طرف سے یہ اطلاع جب مجھ تک پہنچی تو مجھے بیحد فکر لاحق ہو گئی۔ میں نے

فوری طور پر ڈارک آئی کے میجر گیلارگر کو حکم دیا کہ ہر صورت میں ابوحماس کو پکڑ کر اس سے تفصیلی پوچھ گچھ کی جائے کہ اسے اس منصوبے کے بارے میں کتنا علم ہے۔ چنانچہ ڈارک آئی نے دن رات کام کر کے آخر کار ابو حماس کو اغواء کر لیا۔ ابوحماس سے میرے سامنے پوچھ گچھ کی گئی اور اس نے بے پناہ تشدد کے بعد آخر کار زبان کھول دی۔ اس تشدد سے وہ بہرحال ہلاک ہو گیا تو ہم نے اس پر قاتلانہ حملے کا ڈرامہ رچایا اور اس کا الزام ایک اور فلسطینی گروپ پر ڈال دیا۔ بہرحال یہ علیحدہ قصہ ہے۔ اب میں آپ کو اصل منصوبے کے متعلق بتاتا ہوں۔ اسرائیل ہر قیمت پر پاکیشیا کے ایٹمی مراکز کو تباہ کرنا چاہتا ہے۔ اس کے لئے اسرائیل نے بے شمار کوششیں کیں لیکن اس کی کوئی کوشش بھی کامیاب نہ ہوئی۔ پاکیشیا کے ہمسایہ اور دشمن ملک کافرستان کی بھی امداد حاصل کی گئی لیکن کامیابی پھر بھی نہ مل سکی۔ چنانچہ اسرائیلی ماہرین نے ایک نئے منصوبے پر کام کرنا شروع کر دیا۔ یہ ایک انتہائی جدید ساخت کے جنگی طیارے کی تیاری تھی جس میں چند ایسی خاصیتیں ہیں جن کی وجہ سے یہ مشن بہرحال کامیابی سے ہمکنار ہو سکتا ہے۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ اس طیارے میں ایسا ایندھن استعمال کیا جا رہا ہے کہ یہ باوجود انتہائی طویل فاصلے کے اسرائیل سے براہ راست پاکیشیا تک بغیر کسی جگہ رکے پرواز کر سکتا ہے اور یہ بہت بڑی کامیابی ہے۔ اس سے ہم کسی بھی دوسرے ملک کی امداد حاصل کرنے اور اسے اس منصوبے میں شامل کرنے کی محتاجی

Scanned & PDF Copy By RFI

سے نکل گئے۔ دوسری خصوصیت اس طیارے کی سپیڈ ہے۔ یہ انتہائی برق رفتار طیارہ ہے اور یہ کم سے کم وقت میں اسرائیل سے پاکیشیا پہنچ سکتا ہے۔ اس کے علاوہ اس میں ایسا خصوصی سسٹم بھی رکھا جا رہا ہے کہ یہ اپنی بے پناہ سپیڈ اور سسٹم کی وجہ سے موجودہ دور کے ہر قسم کے طیارہ شکن میزائلوں کی زد سے باہر ہو جائے گا۔ اس لئے راستے میں بھی اور پاکیشیا میں بھی اس پر کسی قسم کا طیارہ شکن میزائل استعمال نہ کیا جا سکے گا اور اس میں یہ خصوصیت بھی ہے کہ یہ اس قدر بلندی پر پرواز کرے گا کہ سوائے سیٹلائٹس کے زمین پر موجود انتہائی جدید ترین راڈار بھی اسے چیک نہ کر سکیں گے اور اس کے اندر ایسا سسٹم موجود ہو گا کہ جس کی وجہ سے سیٹلائٹس بھی اس کے بارے میں فوری معلومات مہیا نہ کر سکیں گے اور سب سے اہم اور آخری صلاحیت یہ ہے کہ اپنے پاس موجود مخصوص بموں کو جنہیں میگا بم کہا جاتا ہے سو فیصد درست نشانے پر پھینک سکتا ہے۔ ان تمام صلاحیتوں پر مبنی اس خصوصی طیارے کا کوڈ نام لانگ برڈ رکھا گیا ہے۔ آپ ان مختصر سی باتوں سے خود اندازہ لگا سکتے ہیں کہ یہ طیارہ کس قدر قیمتی ہے اور اس پر کس قدر سرمایہ صرف ہو رہا ہے لیکن اس طیارے کی کامیابی اسرائیل کو پوری دنیا میں فتح دلا سکتی ہے اور نہ صرف پاکیشیا بلکہ دوسرے اسلامی ممالک بھی اس طیارے کی زد میں رہیں گے۔ حتیٰ کہ اگر ہم چاہیں تو ایکریمیا جیسی سپر پاور کو بھی اس طیارے کی مدد سے تباہ و برباد کر سکتے ہیں۔ بہرحال یہ سب بعد کی باتیں ہیں۔ اس کا پہلا

ٹارگٹ بہرحال پاکیشیا ہو گا اور پاکیشیا کے ایٹمی مراکز کی مکمل تباہی کا مطلب اسرائیل کے انتہائی دیرینہ خواب کی تعبیر ہو گا بلکہ یہ اس کی دیرینہ حسرت پوری کرے گا۔ اس طیارے پر ایک لیبارٹری میں کام ہو رہا ہے۔ اس کے ساتھ ہی اس کی فیکٹری بھی ہے اور ساتھ ہی اس کا خصوصی رن وے بھی۔ مطلب یہ کہ جہاں یہ طیارہ تیار ہو رہا ہے وہاں اس طیارے کا مکمل کمپلیکس تیار کیا جا رہا ہے اس طیارے کا کوڈ نام لانگ برڈ ہے اس لئے اس کمپلیکس کا کوڈ نام بھی لانگ برڈ کمپلیکس ہے۔ اس کی حفاظت ایک علیحدہ خفیہ فوجی تنظیم کے ذمہ ہے جس کا تعلق براہ راست مجھ سے ہے۔ بہرحال لانگ برڈ کے بارے میں ابوحماس کو نجانے کس طرح علم ہو گیا۔ یہ بات باوجود کوشش کے اس سے معلوم نہیں ہو سکی۔ البتہ اس سے یہ معلوم ہو گیا ہے کہ اسے منصوبے کی اہم باتوں کا علم ہو گیا تھا اور اس نے ایک پاکیشیائی نژاد احمد علی کے ذریعے پاکیشیا میں علی عمران کو اس خفیہ منصوبے کے بارے میں تفصیلات بھجوا دی ہیں۔ چنانچہ فوری طور پر ایک ایسی یہودی تنظیم سے رابطہ قائم کیا گیا جس کا ایک موثر گروپ پاکیشیا میں کام کرتا ہے۔ احمد علی کے بارے میں بھی مزید تفصیلات معلوم ہوئی ہیں کہ ایکریمیا ایئرپورٹ پر ایکریمن خفیہ تنظیموں نے اسے مشکوک سمجھ کر اس کی بڑی تفصیلی چیکنگ کی اور پھر اس کا پیچھا بھی کیا گیا لیکن وہ شخص پاکیشیا جانے کی بجائے ایکریمیا سے براہ راست کافرستان پہنچا۔ وہاں سے وہ اچانک غائب ہو گیا چونکہ اسے صرف مشکوک سمجھا گیا تھا اس کے

Scanned & PDF Copy By RFI

بارے میں کوئی واضح بات سامنے نہیں تھی اس لئے اسے گرفتار نہ کیا جا سکا تھا اور وہ کافرستان پہنچ کر غائب ہو گیا۔ اب اس کی تلاش پاکیشیا میں کی جا رہی ہے اور اس کے ساتھ ساتھ اس علی عمران کے فلیٹ کی بھی نگرانی کی جا رہی ہے تاکہ اگر احمد علی وہاں پہنچے تو اسے اندر داخل ہونے سے پہلے ہی گولی ماری جا سکے۔ لیکن بہرحال ابھی تک اس سلسلے میں کسی قسم کی کوئی رپورٹ نہیں ملی"۔۔۔۔ صدر نے کہا۔

"اگر وہ گروپ علی عمران کو جانتا ہے تو علی عمران کو وہیں پاکیشیا میں ہی گولی ماری جا سکتی ہے"۔۔۔۔ کرنل رچرڈ نے اٹھ کر خوشامدانہ لہجے میں کہا۔

"آپ تشریف رکھیں کرنل رچرڈ۔ آپ کو ابھی اس علی عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کے بارے میں تفصیلات کا علم نہیں ہے۔ آپ کو اور کرنل شیفرڈ دونوں کو ان کے سابقہ مشنز کی فائلیں بھجوا دی جائیں گی تاکہ آپ انہیں پڑھ کر ان کے بارے میں پوری تفصیلات سے باخبر ہو سکیں۔ اگر یہ شخص اتنی آسانی سے مارا جا سکتا تو اب تک ایک کروڑ بار مارا جا چکا ہوتا"۔۔۔۔ صدر نے غصیلے لہجے میں کہا تو کرنل رچرڈ کا چہرہ اتر سا گیا اور کرنل ڈیوڈ کے چہرے پر طنز کے تاثرات ابھر آئے۔

"سر۔ اس گروپ کی جو بھی کارکردگی ہو بہرحال ہمیں اپنے طور پر انتہائی چوکنا رہنا ہو گا"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے اٹھ کر کہا۔

"ہاں۔ اسی لئے میں نے یہ میٹنگ کال کی ہے۔ لانگ برڈ کے

[illegible]ے کو مکمل طور پر عمل میں لانے کے لئے بہت تھوڑا وقت رہتا ہے۔ لانگ برڈ لیبارٹری میں تکمیل کے آخری مراحل میں ہے۔ فیکٹری میں ساتھ ساتھ کام ہوتا رہا ہے اس لئے طیارہ بھی تیار ہے۔ اس میں ساتھ ساتھ مختلف سسٹم بھی نصب ہوتے رہے ہیں۔ صرف ایک ہفتے بعد اس میں آخری سسٹم بھی نصب ہو جائے گا۔ اس کے بعد اس کی مختلف مشقیں ہوں گی۔ اس میں بھی ایک ہفتہ لگ جائے گا اور پھر اس کی فائنل مشق ہو گی اور اس کے بعد لانگ برڈ اپنے ٹارگٹ کو ہٹ کرنے کے لئے تیار ہو گا۔ اس طرح زیادہ سے زیادہ ایک ماہ کی بات ہے۔ اگر ایک ماہ تک عمران اور اس کے ساتھیوں کو لانگ برڈ تک نہ پہنچنے دیا جائے تو پھر اسرائیل پاکیشیا کے ایٹمی مراکز کو مکمل طور پر تباہ کرنے میں کامیاب ہو جائے گا"۔۔۔۔ صدر نے کہا۔

"یس سر"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے جواب دیا۔

"اس میٹنگ کا مقصد بھی یہی ہے کہ آپ تینوں پوری طرح الرٹ رہیں۔ عمران اور اس کے ساتھیوں کو کسی صورت میں بھی اسرائیل میں داخل نہ ہونے دیں اور اگر وہ داخل ہو جائیں تو انہیں ہر صورت میں لانگ برڈ تک پہنچنے سے روکیں"۔۔۔۔ صدر نے کہا۔

"جناب صدر۔ میرا خیال ہے کہ کرنل ڈیوڈ صاحب کے علاوہ کرنل رچرڈ اور مجھے عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کے بارے میں تفصیلات کا علم نہیں ہے۔ میں نے بھی صرف عمران کا نام سنا ہوا ہے اور شاید کرنل رچرڈ صاحب کی معلومات تو اس بارے میں مجھ سے بھی محدود

Scanned & PDF Copy By RFI

ہیں۔ ایسی صورت میں ہم ان لوگوں کے خلاف کیا کام کر سکتے ہیں۔ اس لئے میرا خیال ہے کہ پہلے ہمیں اس بارے میں تفصیلی معلومات مہیا کی جائیں۔ اس کے بعد ہمیں مخصوص ٹارگٹ دیا جائے۔ میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ عمران اور اس کے ساتھی چاہے مافوق الفطرت ہی کیوں نہ ہوں بہرحال وہ زندہ اسرائیل میں داخل نہیں ہو سکیں گے"۔۔۔۔ کرنل شیفرڈ نے اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔

"فی الحال مخصوص ٹارگٹ یہی ہے کہ یہ لوگ کسی صورت بھی اسرائیل میں داخل نہ ہو سکیں۔ پہلے چار پانچ بار وہ مختلف حیثیتوں سے اسرائیل میں داخل ہو چکے ہیں اور جی پی فائیو، ریڈ آرمی، دیگر تنظیمیں اور اسرائیلی سیکرٹ سروس سب انہیں روکنے میں ناکام رہیں یہاں تک کہ انہیں ٹارگٹ تک پہنچنے سے روکنے میں بھی ناکام رہیں۔ آج سے پہلے، عمران اور اس کے ساتھی ہی اپنے مشن میں ہمیشہ کامیاب رہے لیکن اس بار میں چاہتا ہوں کہ کامیابی اسرائیل کے حصے میں آئے۔ آپ کیا کہتے ہیں کرنل ڈیوڈ۔ آپ تو شروع سے ہی اس عمران کے خلاف کام کرتے آئے ہیں"۔۔۔۔ صدر نے کرنل ڈیوڈ سے مخاطب ہو کر کہا۔

"جناب صدر۔ مجھے اعتراف ہے کہ اب تک کامیابی علی عمران کے حصے میں ہی آئی ہے لیکن اس کامیابی میں اصل کام یہاں کے فلسطینی گروپ کرتے رہے ہیں۔ عمران اور اس کے ساتھیوں کو ان گروپس کی ہی پناہ ملتی رہی ہیں۔ ان کے اڈے وہ استعمال کرتے رہے

ہیں۔ ان گروپس کے افراد بھی ان کی رہنمائی کرتے رہے ہیں لیکن اس بار حالات مختلف ہیں۔ فلسطین کے بڑے گروپس کا اب اسرائیل کے ساتھ معاہدہ ہو چکا ہے اس لئے یہ بڑے گروپس اب عمران کا ساتھ نہیں دیں گے۔ دوسری بات یہ کہ ڈارک آئی کی مخبری کا وسیع جال ان تمام گروپس میں پھیلا ہوا ہے اس لئے جیسے ہی عمران ان میں سے کسی گروپ کی امداد حاصل کرے گا ہمیں اس بارے میں حتمی معلومات مل جائیں گی اور پھر ہم بھوکے عقابوں کی طرح ان پر ٹوٹ پڑیں گے۔ اس لئے مجھے سو فیصد یقین ہے کہ اس بار عمران اور اس کے ساتھی اگر آئیں گے تو صرف مرنے کے لئے۔ کامیابی کے لئے نہیں"۔ کرنل ڈیوڈ نے کھڑے ہو کر اپنی عادت کے مطابق جذباتی انداز میں بات کرتے ہوئے کہا تو صدر کا ستا ہوا چہرہ بے اختیار کھل اٹھا۔

"گڈ کرنل ڈیوڈ۔ آپ نے واقعی بڑا عملی تجزیہ کیا ہے۔ میرے اپنے ذہن میں بھی یہی بات تھی لیکن اس کے باوجود آپ لوگوں کو مکمل طور پر ہوشیار رہنا چاہئے کیونکہ فلسطین اور اسرائیل کے موجودہ حالات کے بارے میں عمران کو بھی علم ہو گا اور مجھے اعتراف ہے کہ وہ انتہائی ذہین اور شاطر آدمی ہے اس لئے ہو سکتا ہے کہ اگر اس تک لانگ برڈ کی اطلاع پہنچ گئی تو وہ اس بار کوئی نئی منصوبہ بندی کرے گا"۔۔۔۔ صدر نے کہا۔

"لیکن جناب صدر۔ اس کا اصل ٹارگٹ تو بہرحال لانگ برڈ

Scanned & PDF Copy By RFI

[illegible] گا۔ اس لئے ہمیں اس لانگ برڈ کمپلیکس کے بارے میں تفصیلی معلومات ہونی چاہئیں"۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

"نہیں۔ اس بار میں نے تمام پالیسی تبدیل کر دی ہے۔ لانگ برڈ کمپلیکس کہاں ہے۔ اس بارے میں سوائے میری ذات کے اور کمپلیکس میں کام کرنے والے افراد اور اس کی حفاظت کرنے والی خفیہ تنظیم کے اور کسی کو علم نہیں ہے۔ حتیٰ کہ وزیراعظم صاحب کو بھی اس کے محل وقوع کا علم نہیں ہے۔ صرف اتنا بتایا جا سکتا ہے کہ یہ کمپلیکس بہرحال اسرائیل میں ہے اور کمپلیکس تک پہنچنے کے لئے تل ابیب سے گزرنا پڑتا ہے۔ آپ تینوں کا کام اس عمران کو اسرائیل میں داخل ہونے سے روکنا ہے اور اگر وہ کسی بھی طرح داخل ہو جائے تو اسے ٹریس کر کے اس کا خاتمہ کرنا ہے"۔۔۔ صدر نے کہا۔

"لیکن جناب صدر۔ آپ نے خود ہی فرمایا ہے کہ باوجود اسے انتہائی خفیہ رکھنے کے ابوحماس تک اس کے بارے میں اطلاع پہنچ گئی اور ابوحماس نے یہ اطلاع عمران تک پہنچا دی اور عمران کے بارے میں آپ مجھ سے زیادہ بہتر جانتے ہیں اس لئے ایسا نہ ہو کہ وہ ٹارگٹ پر پہنچ بھی جائے اور ہمیں علم ہی نہ ہو۔ آپ بیشک اس کمپلیکس کی تفصیلات ہمیں نہ بتائیں لیکن کم از کم اس کے محل وقوع کا ہمیں علم ہونا چاہئے"۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے کہا۔ کرنل رچرڈ اور کرنل شیفرڈ دونوں خاموش بیٹھے ہوئے تھے اور اب ساری بات چیت کرنل ڈیوڈ ہی کر رہا تھا۔

"سوری۔ فی الحال اس بارے میں کچھ نہیں بتایا جا سکتا"۔ صدر نے سرد لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے سر۔ جیسے آپ کا حکم"۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کرنل رچرڈ اور کرنل شیفرڈ دونوں کی صلاحیتوں سے میں اچھی طرح واقف ہوں۔ اس لئے اس بار میں ان دونوں پر زیادہ اعتماد کر رہا ہوں۔ آپ دونوں نے بھی عمران اور اس کے ساتھیوں کے خلاف اس طرح کام کرنا ہے کہ کامیابی آپ کے حصے میں آئے اور میں یہ بھی بتا دوں کہ اس بار آپ تینوں میں سے جو ایجنسی بھی ناکام رہی اسے ختم کر دیا جائے گا۔ صرف وہی ایجنسی باقی رہے گی جو کامیاب ہو گی۔ اس سے پہلے ناکامیوں کی وجہ سے ریڈ آرمی، سیکرٹ سروس اور ایسی کئی ایجنسیاں ختم کی جا چکی ہیں۔ لیکن جی پی فائیو کو ہر بار کسی نہ کسی وجہ سے برقرار رکھا گیا ہے لیکن اس بار ایسا نہیں ہو گا کیونکہ لانگ برڈ کمپلیکس پر اسرائیل کے مستقبل کا انحصار ہے۔ اب پاکیشیا کے ساتھ ساتھ دوسرے اسلامی ممالک بھی ایٹمی ہتھیار تیار کرنے میں مصروف ہو گئے ہیں اس لئے اگر پاکیشیا کے ایٹمی مراکز تباہ کر دیئے گئے تو پھر یہ سب ممالک بھی آئندہ ایسی جرات نہ کر سکیں گے اور اگر پاکیشیا کے خلاف کارروائی کامیاب نہ ہو سکی تو پھر کسی بھی ملک کو نہ روکا جا سکے گا اور اگر تمام اسلامی ممالک نے ایٹمی ہتھیار تیار کر لئے تو پھر ایکریمیا، اسرائیل کو مسلمانوں کے ہاتھوں نہیں بچا سکے گا۔ اس لئے اس مشن

Scanned & PDF Copy By RFI

پر اسرائیل کی بقا اور اس کے مستقبل کا انحصار ہے"۔ صدر نے کہا۔

"یس سر۔ ہم اسرائیل کے لئے سب کچھ قربان کر دیں گے"۔ تینوں کرنلوں نے جذباتی لہجے میں کہا۔

"تینوں ایجنسیاں اپنے اپنے طور پر کام کریں گی۔ کوئی دوسرے کے ماتحت نہیں ہو گی لیکن کسی بھی اہم معاملے میں تینوں کے سربراہ ایک دوسرے سے مشورہ کر سکیں گے"۔۔۔۔ صدر نے کہا۔

"جناب۔ یہ تجربہ پہلے بھی کئی بار کیا جا چکا ہے اور اس تجربے کی وجہ سے ہی عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس نے بے شمار فائدے اٹھائے ہیں کیونکہ اس طرح ایک دوسرے سے مقابلے کی فضا پیدا ہونے کی بجائے حسد کی فضا پیدا ہو جاتی ہے اور معاملات الجھ جاتے ہیں۔ اس لئے میری تجویز ہے کہ آپ کسی دو ایجنسیوں کو کسی ایک ایجنسی کے ماتحت کر دیں البتہ یہ اپنے اپنے دائرہ کار میں کام کرتی رہیں گی"۔ کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

"لیکن اس طرح ماتحت ایجنسیوں کی کارکردگی صفر ہو جاتی ہے۔ یہ تجربہ بھی پہلے ہو چکا ہے"۔۔۔۔ صدر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"سر۔ ملٹری انٹیلی جنس کا دائرہ کار تو ویسے ہی محدود ہے۔ یہ تو دفاعی چھاؤنیوں کی حفاظت کرے گی۔ اصل میں فیلڈ میں کام کرنے والی دو ایجنسیاں ہیں۔ بلیک ماسک اور جی پی فائیو۔ اور جی پی فائیو کو بہرحال عمران اور اس کے ساتھیوں کے بارے میں وسیع تجربہ حاصل ہے اس لئے آپ بے شک کرنل ڈیوڈ صاحب کو ہم دونوں کا چیف بنا دیں۔ کم از کم مجھے کوئی اعتراض نہ ہو گا لیکن یہ ماتحتی ایجنسی کی حد تک نہیں ہو گی بلکہ چیفس کی حد تک ہو گی"۔۔۔۔ کرنل رچرڈ نے کہا تو کرنل ڈیوڈ اس طرح حیرت سے کرنل رچرڈ کو دیکھنے لگا جیسے اسے یقین نہ آ رہا ہو کہ یہ بات کرنل رچرڈ بھی کہہ سکتا ہے کیونکہ صدر صاحب کی آمد سے پہلے وہ کرنل رچرڈ کو ڈانٹ چکا تھا۔

"گڈ شو۔ آپ کی یہ تجویز واقعی قابل قبول ہے کہ صرف چیفس کی حد تک دونوں ایجنسیاں جی پی فائیو کی ماتحت ہوں گی ورنہ تمام ایجنسیاں اپنے اپنے طور پر کام کریں گی"۔۔۔۔ صدر نے کہا۔

"یس سر۔ ایسا بندوبست واقعی درست رہے گا"۔۔۔۔ کرنل شیفرڈ نے بھی کرنل رچرڈ کی تائید کرتے ہوئے کہا۔

"او کے۔ پھر ایسا ہے کہ کرنل ڈیوڈ آپ کرنل رچرڈ اور کرنل شیفرڈ دونوں کو ہدایات بھی دے سکیں گے اور ان سے معلومات بھی حاصل کر سکیں گے"۔۔۔۔ صدر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ اٹھ کھڑے ہوئے۔

"کام آج سے بلکہ ابھی سے شروع ہونا چاہئے۔ اور مجھے باقاعدگی سے رپورٹیں ملتی رہنی چاہئیں"۔۔۔۔ صدر نے کہا اور پھر تیزی سے واپس دروازے کی طرف مڑ گئے۔

"مبارک ہو کرنل رچرڈ۔ اب آپ تینوں ایجنسیوں کے چیف بن گئے ہیں۔ میں تو بہرحال اپنے آپ کو ویسے ہی آپ کا شاگرد سمجھتا ہوں۔ مجھے یقین ہے کہ میں آپ کے تجربے سے بہت کچھ سیکھ لوں

Scanned & PDF Copy By RFI

کا"۔ کرنل رچرڈ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تم واقعی اچھے آدمی ہو۔ اگر اسی طرح تمہارے خیالات رہے تو تم واقعی بہت کچھ سیکھ سکو گے۔ لیکن میرا مشورہ ہے کہ تم دونوں پہلے اس شیطان عمران اور اس کے ساتھیوں کے بارے میں تمام تفصیلات پڑھ لو۔ پھر ہم ایک میٹنگ کریں گے اور اس میں تمام صورت حال کو اچھی طرح ڈسکس کر کے فیصلے کریں گے کیونکہ اگر عمران اور اس کے ساتھی یہاں پہنچ گئے تو پھر ہمیں سر کھجانے کی بھی فرصت نہیں ملے گی۔ یہ لوگ انتہائی تیز رفتاری سے کام کرنے کے عادی ہیں"۔ کرنل ڈیوڈ نے کہا اور تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا آگے بڑھ گیا۔ کرنل ڈیوڈ آگے آگے تھا جبکہ کرنل رچرڈ اور کرنل شیفرڈ دونوں اس کے پیچھے ماتحتوں کی طرح چل رہے تھے لیکن ساتھ ساتھ وہ دونوں ایک دوسرے کو معنی خیز نظروں سے دیکھ کر طنزیہ انداز میں مسکرا بھی رہے تھے اور ان کی مسکراہٹ بتا رہی تھی کہ وہ دنوں کرنل ڈیوڈ کے خلاف ذہنی طور پر کوئی متفقہ فیصلہ کر چکے ہیں۔

"دانش منزل کے آپریشن روم میں عمران اور بلیک زیرو دونوں موجود تھے کہ فون کی گھنٹی بج اٹھی۔ عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"ایکسٹو"۔۔۔۔ عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"جولیا بول رہی ہوں باس"۔۔۔۔ دوسری طرف سے جولیا کی مودبانہ آواز سنائی دی۔

"یس۔ کیا رپورٹ ہے"۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"نعمانی نے ابھی رپورٹ دی ہے کہ اس نے بلیکی کو ٹریس کر لیا ہے۔ بلیکی کا اڈہ سیٹلائٹ ٹاؤن میں روز ڈم کلب میں ہے اور اس کا اصل نام جارج ہے۔ یہاں روز ڈم کلب میں اسے جارج کے نام سے لوگ جانتے ہیں جبکہ اپنی تنظیم میں وہ بلیکی کے نام سے پکارا جاتا ہے"۔۔۔۔ جولیا نے مودبانہ لہجے میں کہا۔

Scanned & PDF Copy By RFI

"اس جارج بلیکی کو اغوا کر کے رانا ہاؤس پہنچاؤ۔ میں عمران کو کال کر کے وہاں بھجواتا ہوں۔ وہ اس سے خود ہی پوچھ گچھ کرے گا"۔ عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"آپ کا کیا خیال ہے عمران صاحب۔ اس بلیکی سے آپ کو کیا حاصل ہو گا"۔۔۔۔ بلیک زیرو نے کہا۔

"جب بلیک سے زیرو حاصل ہو تو بلیکی سے کیا حاصل ہو سکتا ہے"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو بلیک زیرو بے اختیار ہنس پڑا۔

"آپ کی بے پناہ سنجیدگی تو ختم ہوئی۔ میں تو حقیقتاً آپ کی اس بے پناہ سنجیدگی سے وحشت زدہ ہو گیا تھا"۔۔۔۔ بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"احمد علی سے جو ابتدائی معلومات اس لانگ برڈ کے بارے میں ملی ہیں۔ اس نے مجھے بھی وحشت زدہ کر دیا ہے اور بدقسمتی یہ کہ ابو حماس بھی شہید ہو گیا ہے اور اس کے جانشین ابو خالد کو سرے سے اس بارے میں کچھ معلوم نہیں ہے"۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"لیکن اس بلیکی سے آپ کو کیا معلوم ہو گا۔ یہ تو مقامی گروپ ہے"۔۔۔۔ بلیک زیرو نے کہا۔

"صرف یہ معلوم کرنا ہے کہ اسے ہائر کس نے کیا ہے کیونکہ اس کو احمد علی کے خلاف ہائر کرنے کا مطلب ہے کہ اسرائیل کو یہ بات معلوم ہو گئی ہے کہ ابو حماس نے احمد علی کو میرے پاس بھجوایا ہے اس کا مطلب ہے کہ ابو حماس پر قاتلانہ حملہ بھی اسی سلسلے کی کڑی ہے اور

ں نے احمد علی کے خلاف بلیکی کو ہائر کیا ہے وہ بہرحال اس بارے ہیں مانی کچھ جانتا ہو گا"۔۔۔۔ عمران نے کہا تو بلیک زیرو نے اثبات ہیں سر ہلا دیا۔

"ابو حماس کے علاوہ بھی تو اسرائیل میں فلسطینی گروپ ہیں۔ ان سے بھی تو مدد حاصل کی جا سکتی ہے"۔۔۔۔ بلیک زیرو نے چند لمحے لمااوش رہنے کے بعد کہا۔

"پہلے کی نسبت اب صورت حال کافی تبدیل ہو چکی ہے۔ اب ماکر سرات نے اسرائیل سے صلح کر لی ہے اس لئے اس سے متعلق تمام گروپس اب اسرائیل کے خلاف کھل کر ہماری مدد نہیں کریں گے البتہ اب شاکر سرات کے مخالف گروپس ہمارے کام آ سکتے ہیں مگر ان سے ہم واقف ہی نہیں ہیں اور ان پر مکمل اعتماد بھی نہیں کیا جا سکتا۔ اس لئے اس بار جو کچھ بھی کرنا ہو گا ہمیں اپنے طور پر کرنا ہو گا"۔ عمران نے کہا۔

"لیکن وہاں مشن مکمل کرنے کے لئے بہرحال کسی نہ کسی گروپ سے تو آپ کو مدد لینی ہی پڑے گی"۔۔۔۔ بلیک زیرو نے کہا۔

"ہاں اور اس کا فیصلہ اسرائیل سے معلومات حاصل کرنے کے بعد ہو سکتا ہے"۔۔۔۔ عمران نے سر ہلاتے ہوئے جواب دیا۔ پھر تقریباً ایک گھنٹے کے انتظار کے بعد جولیا کی طرف سے رپورٹ آ گئی کہ نعمانی اور چوہان نے بلیکی کو اغوا کر کے رانا ہاؤس پہنچا دیا ہے تو عمران اٹھ کر کھڑا ہو گیا اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ رانا ہاؤس پہنچ چکا تھا۔

Scanned & PDF Copy By RFI

"احمد علی صاحب کہاں ہیں"—— عمران نے جوزف سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

"اپنے کمرے میں ہیں۔ وہ تو باہر بیحد کم نکلتے ہیں"۔ جوزف نے جواب دیا۔

"انہیں بلیک روم میں بھجوا دو"—— عمران نے کہا اور تیز تیز قدم اٹھاتا بلیک روم کی طرف بڑھ گیا۔ نعمانی اور چوہان بلیکی کو رانا ہاؤس پہنچا کر واپس جا چکے تھے عمران بلیک روم میں داخل ہوا تو وہاں راڈز سے جکڑا ہوا کرسی پر ایک لمبے قد اور ٹھوس جسم کا مقامی نوجوان بیٹھا ہوا تھا۔ اس کی گردن ڈھلکی ہوئی تھی۔ بلیک روم میں جوانا موجود تھا۔

"اسے ہوش میں لے آؤ جوانا"—— عمران نے اس نوجوان کے سامنے کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"یس ماسٹر"—— جوانا نے کہا اور آگے بڑھ کر اس نے ایک ہاتھ اس آدمی کے سر پر رکھا اور دوسرے ہاتھ سے اس کی ناک اور منہ بند کر دیا۔ چند لمحوں بعد ہی اس آدمی کے جسم میں حرکت کے تاثرات نمودار ہوئے تو جوانا ہاتھ چھوڑ کر پیچھے ہٹ گیا اسی لمحے احمد علی جوزف کے ساتھ بلیک روم میں داخل ہوا۔

"آیئے احمد علی صاحب۔ بیٹھئے۔ یہ آدمی اس گروپ کا لیڈر ہے جو آپ کو تلاش کر رہا تھا"—— عمران نے احمد علی سے مخاطب ہو کر کہا تو احمد علی اس نوجوان کو غور سے دیکھتا ہوا عمران کے ساتھ کرسی پر بیٹھ

گیا۔ چند لمحوں بعد نوجوان نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھول دیں۔

"کک۔ کک۔ کون ہو تم۔ اور یہ میں کہاں ہوں"—— نوجوان نے ہوش میں آتے ہی حیرت اور بوکھلاہٹ سے پر لہجے میں ادھر ادھر دیکھتے ہوئے کہا لیکن پھر جیسے ہی اس کی نظریں احمد علی پر پڑیں وہ بے اختیار چونک پڑا۔ اس کے چہرے پر یکلخت حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"تمہارا نام جارج بلیکی ہے اور تم اور تمہارا گروپ اسرائیل کے لئے کام کرتا ہے"—— عمران نے سرد لہجے میں کہا تو بلیکی چونک کر عمران کی طرف دیکھنے لگا۔

"اسرائیل کے لئے۔ نہیں۔ ہمارا اسرائیل سے کوئی تعلق نہیں ہے"۔ بلیکی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اسرائیل سے براہ راست نہ سہی۔ یہودی تنظیموں کے ذریعے ہی سہی۔ بہرحال تم احمد علی صاحب کو دیکھ کر چونکے ہو۔ اس کا مطلب ہے کہ تمہیں احمد علی صاحب کا حلیہ باقاعدہ بتایا گیا تھا"۔ عمران نے کہا۔

"تم کون ہو اور یہ مجھے یہاں کیوں باندھ رکھا ہے تم نے"۔ بلیکی نے عمران کی بات کا جواب دینے کی بجائے الٹا سوال کرتے ہوئے کہا۔

"جوانا"—— عمران نے سائیڈ پر موجود جوانا سے کہا۔

"یس ماسٹر"—— جوانا نے مودبانہ لہجے میں جواب دیا۔

"بلیکی کی ایک آنکھ نکال دو"—— عمران نے انتہائی سرد لہجے

میں کہا۔

"یس ماسٹر"۔۔۔۔ جوانا نے کہا اور تیزی سے بلیکی کی طرف بڑھا۔

"رک جاؤ۔ رک جاؤ۔ یہ تم کیا کر رہے ہو۔ رک جاؤ"۔ بلیکی نے جوانا کو اپنی طرف جارحانہ انداز میں بڑھتے ہوئے دیکھ کر چیختے ہوئے کہا۔ لیکن نہ ہی عمران نے کوئی جواب دیا اور نہ ہی جوانا رکا۔ وہ بلیکی کے سامنے پہنچ کر رکا۔ اس نے ایک ہاتھ اس کے سر پر رکھا اور دوسرے ہاتھ کی انگلی نیزے کی طرح اکڑاتے ہوئے اس کی بائیں آنکھ میں اتار دی اور کمرہ بلیکی کے حلق سے نکلنے والی خوفناک چیخ سے گونج اٹھا۔ احمد علی نے بے اختیار منہ دوسری طرف کر لیا۔ بلیکی کا پورا جسم بری طرح پھڑک رہا تھا۔ جوانا نے اپنی انگلی واپس کھینچی اور پھر اسے بلیکی کے لباس سے صاف کرنے لگا۔ بلیکی کا جسم یکلخت ڈھیلا پڑ گیا تھا۔ وہ تکلیف کی شدت سے بیہوش ہو گیا تھا۔

"جوانا۔ اسے پانی پلاؤ اور آنکھ پر بھی پانی ڈال دو"۔۔۔۔ عمران نے جوانا سے کہا۔

"یس ماسٹر"۔۔۔۔ جوانا نے کہا اور تیزی سے مڑ کر وہ کمرے میں موجود ایک الماری کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے الماری کھولی۔ اس میں سے پانی سے بھری ہوئی ایک بڑی سی بوتل نکالی اور واپس بلیکی کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے بوتل کا ڈھکن ہٹا کر بلیکی کا منہ اونچا کیا اور پانی اس کے حلق میں انڈیلنا شروع کر دیا۔ جیسے ہی ایک دو گھونٹ پانی

بلیکی کے حلق میں اتارا بلیکی چیختا ہوا ہوش میں آگیا تو جوانا نے پانی کی بوتل اس کے منہ سے لگا دی اور بلیکی نے پیاسے اونٹ کی طرح لگاتار پانی پینا شروع کر دیا۔ آدھی سے زیادہ بوتل پینے کے بعد اس نے منہ دوسری طرف کر لیا تو جوانا نے بوتل میں موجود باقی پانی اس کے سر اور آنکھ پر انڈیل دیا اور بلیکی بے اختیار لمبے لمبے سانس لینے لگا۔ اس کی آنکھ میں اب خوفناک گڑھا نظر آرہا تھا جبکہ دوسری آنکھ تیز سرخ رنگ کی ہو گئی تھی۔ چہرہ تکلیف کی شدت سے بگڑا ہوا نظر آرہا تھا۔

"تمہیں معلوم ہو گیا ہو گا بلیکی کہ میرے سوال کا جواب نہ دینے کا کیا نتیجہ نکلتا ہے۔ تمہاری دوسری آنکھ ابھی سلامت ہے۔ اس کے بعد تمہاری ناک کان کٹ سکتے ہیں۔ پھر تمہارے جسم کی ایک ایک ہڈی توڑی جا سکتی ہے"۔۔۔۔ عمران کا لہجہ بیحد سرد تھا۔

"مم۔ مم۔ میں سب کچھ بتا دیتا ہوں۔ یہ شخص جو سامنے بیٹھا ہوا ہے۔ اس کا حلیہ مجھے بتایا گیا تھا اور اس کے آبائی گاؤں کے متعلق بھی بتایا گیا تھا۔ مجھے کہا گیا تھا کہ اس شخص کو میں نے ہر قیمت پر تلاش کر کے ختم کرنا ہے اور اسے کنگ روڈ کے فلیٹ پر رہنے والے ایک آدمی علی عمران سے کسی صورت بھی نہیں ملنے دینا"۔۔۔۔ بلیکی نے جلدی جلدی سب کچھ بتاتے ہوئے کہا۔

"تم علی عمران کو جانتے ہو"۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"نہیں۔ میں نہیں جانتا۔ بس اس کے فلیٹ کا نمبر اور روڈ کا نام

Scanned & PDF Copy By RFI

Scanned & PDF Copy By RFI

بتایا گیا تھا۔ میں نے اپنے گروپ کے دو آدمیوں کو وہاں بھجوا دیا لیکن میرے آدمیوں نے دیکھا کہ فلیٹ کو تالا لگا ہوا ہے۔ وہ نگرانی کرنے میں مصروف ہو گئے۔ میں نے دو آدمی اس شخص کے آبائی گاؤں بھی بھجوا دیئے۔ انہوں نے واپس آکر رپورٹ دی کہ یہ شخص گاؤں سے دارالحکومت گیا ہوا ہے۔ اس سے میں سمجھ گیا کہ وہ بہرحال اس فلیٹ پر ہی آئے گا چنانچہ میں نے مزید دو آدمی وہاں بھجوا دیئے لیکن پھر مجھے رپورٹ ملی کہ میرے چاروں آدمی غائب ہو گئے ہیں۔ اس کے بعد اچانک میرے دفتر میں دو آدمی داخل ہوئے اور پھر اس سے پہلے کہ میں سنبھلتا میرے سر پر چوٹ ماری گئی اور میں بے ہوش ہو گیا۔ اور اب یہاں مجھے ہوش آیا ہے"۔۔۔ بلیکی نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"کس نے تمہیں ہائر کیا ہے"۔۔۔ عمران نے پوچھا۔

"ایکریمیا کی تنظیم لاسٹ راؤنڈ نے۔ ہم اس کے لئے کام کرتے ہیں"۔ بلیکی نے جواب دیا۔

"اس کا لیڈر کون ہے پوری تفصیل بتاؤ۔ اور یہ بھی سوچ لو کہ ہم نے اسے بہرحال چیک کرنا ہے اگر تم نے معمولی سی بھی غلط بیانی کی تو پھر تم اپنا حشر خود سمجھ سکتے ہو"۔۔۔ عمران نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

"ناراک میں اس تنظیم کا ہیڈ کوارٹر ہے۔ اسلحہ اور منشیات دونوں کا دھندہ کرتی ہے۔ یہ بہت بڑی تنظیم ہے۔ اس کا سربراہ رافٹ ہے۔

رافٹ کلب کا مالک"۔۔۔ بلیکی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تم رافٹ سے کبھی ملے ہو"۔۔۔ عمران نے پوچھا۔

"ہاں۔ کئی بار مل چکا ہوں"۔۔۔ بلیکی نے جواب دیا۔

"اس کا حلیہ بتاؤ"۔۔۔ عمران نے پوچھا تو بلیکی نے رافٹ کا حلیہ بتا دیا۔

"وہ فون نمبر بتاؤ جس پر رافٹ بذات خود مل سکے"۔۔۔ عمران نے پوچھا تو بلیکی نے فون نمبر بتا دیا۔

"تم رافٹ کو رپورٹ کس طرح دیتے ہو"۔۔۔ عمران نے پوچھا۔

"فون پر"۔۔۔ بلیکی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوکے۔ میں چیک کر لوں کہ تم نے جو کچھ بتایا ہے وہ درست ہے یا نہیں"۔۔۔ عمران نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی احمد علی بھی اٹھ کھڑا ہوا۔

"آئیے احمد علی صاحب"۔۔۔ عمران نے دروازے کی طرف بڑھتے ہوئے کہا اور احمد علی سر ہلاتا ہوا اس کے پیچھے دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

"احمد علی صاحب۔ ابو حماس کی جگہ لینے والے ابو خالد سے بات ہوئی ہے۔ وہ اس معاملے میں سرے سے ہی بے خبر ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ ابو حماس نے کسی کو اعتماد میں نہیں لیا لیکن مجھے بہرحال یہ معلوم کرنا ہے کہ ابو حماس کا ذریعہ خبر کیا تھا۔ کیا آپ اس سلسلے میں

Scanned & PDF Copy By RFI

کوئی مدد کر سکتے ہیں"۔۔۔۔ عمران نے سٹنگ روم میں بیٹھتے ہوئے کہا۔

"ابو حماس ایسا ہی آدمی تھا۔ وہ معاملات کو انتہائی خفیہ رکھنے کا عادی تھا۔ نجانے اس پر قاتلانہ حملہ کیسے ہو گیا حالانکہ وہ انتہائی محتاط زندگی گزارنے کا عادی تھا۔ بہرحال عمران صاحب مجھے زیادہ تو علم نہیں ہے البتہ اتنا ضرور علم ہے کہ ابو حماس کا انتہائی بااعتماد شخص اس کے گروپ میں ایک آدمی مسلم ہے۔ مسلم بوڑھا آدمی ہے۔ اس لئے وہ فیلڈ میں کام نہیں کرتا لیکن ابو حماس اس سے ہر معاملے میں مشورہ کرنے کا عادی تھا اور کہا جاتا ہے کہ مسلم' ابو حماس کی ناک کا بال ہے اس کے مشورے کے بغیر ابو حماس کوئی بڑا تو بڑا کوئی چھوٹے سے چھوٹا اقدام بھی نہیں کرتا تھا۔ ہو سکتا ہے کہ مسلم کو اس بارے میں علم ہو"۔ احمد علی نے کہا۔

"مسلم سے رابطہ کیسے کیا جا سکتا ہے"۔۔۔۔ عمران نے پوچھا۔

"ابو خالد کے ذریعے ہی ہو سکتا ہے"۔۔۔۔ احمد علی نے کہا۔

"نہیں۔ میں براہ راست اس سے رابطہ کرنا چاہتا ہوں"۔ عمران نے کہا۔

"اس کی بیٹی زلیخا ایکریمیا کی گرین وڈ یونیورسٹی میں پڑھتی ہے۔ زلیخا مسلم۔ اس کے ذریعے رابطہ ہو سکتا ہے۔ اور تو مجھے معلوم نہیں ہے"۔۔۔۔ احمد علی نے کہا۔

"گرین وڈ یونیورسٹی میں وہ کس کلاس کی طالبہ ہے"۔۔۔۔ عمران

نے پوچھا۔

"یہ تو مجھے معلوم نہیں ہے۔ بس اتنا معلوم ہے کہ وہ یونیورسٹی میں پڑھتی ہے اور مسلم اکثر اس سے ملنے ایکریمیا جاتا رہتا ہے"۔ احمد علی نے کہا۔

"اوکے۔ اب آپ بتائیے کہ آپ کا کیا پروگرام ہے۔ بلیکی اور اس کا پورا گروپ تو بہرحال ختم کر دیا گیا ہے۔ لیکن وہاں آپ کے لئے کوئی خطرہ تو نہیں ہو گا"۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"مجھے یہاں سے ایکریمیا اور وہاں سے قبرص جانا ہو گا۔ اگر میں بخیر وعافیت پہنچ گیا تو پھر وہاں سے میں بحفاظت اپنے اڈے تک پہنچ جاؤں گا۔ پھر مجھے کوئی خطرہ نہیں ہو گا"۔۔۔۔ احمد علی نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ آپ کو یہاں سے میک اپ میں بھیجا جائے گا اور آپ کے لئے کاغذات تیار کرا لئے جائیں گے۔ اس طرح آپ آسانی سے اور بحفاظت قبرص پہنچ جائیں گے۔ فی الحال آپ آرام کریں۔ کل آپ کی روانگی کا بندوبست ہو جائے گا"۔۔۔۔ عمران نے اٹھتے ہوئے کہا تو احمد علی بھی اٹھ کھڑا ہوا۔

"آپ کو میری وجہ سے تکلیف ہو رہی ہے"۔۔۔۔ احمد علی نے کہا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

"آپ نے اپنی جان خطرے میں ڈال کر پاکیشیا کو انتہائی خطرناک منصوبے سے آگاہ کیا ہے احمد علی صاحب۔ پاکیشیا تو آپ کا مشکور رہے گا۔ تکلیف کیسی"۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور تیزی سے

Scanned & PDF Copy By RFI

بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ ایک بار پھر دانش منزل پہنچ چکا تھا۔

"کچھ پتہ چلا اس بلیکی سے"۔۔۔۔ بلیک زیرو نے اشتیاق بھرے لہجے میں پوچھا۔

"ہاں۔ اس نے ایک بین الاقوامی تنظیم لاسٹ راؤنڈ کا نام لیا ہے۔ جس کا سربراہ کوئی رافٹ ہے جس کا ناراک میں رافٹ کلب ہے۔ یہ تنظیم اسلحہ اور منشیات کا دھندہ کرتی ہے"۔۔۔۔ عمران نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے جواب دیا اور ہاتھ بڑھا کر اس نے رسیور اٹھا لیا اور پھر تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"یس گارڈن کلب"۔۔۔۔ رابطہ قائم ہوتے ہی نسوانی آواز سنائی دی۔

"راجر سے بات کراؤ۔ میں پاکیشیا سے بول رہا ہوں پرنس آف ڈھمپ"۔ عمران نے اپنے اصل لہجے میں کہا۔

"یس سر۔ ہولڈ آن کریں"۔۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو۔ راجر بول رہا ہوں"۔۔۔۔ چند لمحوں بعد ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"راجر۔ کیا یہ فون محفوظ ہے"۔۔۔۔ عمران نے اپنے اصل لہجے میں کہا۔

"اوہ آپ۔ ایک منٹ"۔۔۔۔ دوسری طرف سے چونک کر کہا گیا اور پھر چند لمحوں کی خاموشی کے بعد راجر کی آواز دوبارہ سنائی دی۔

"ہاں پرنس۔ اب آپ کھل کر بات کر سکتے ہیں"۔۔۔۔ راجر نے کہا۔

"ناراک میں کوئی تنظیم ہے لاسٹ راؤنڈ"۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"ہاں ہے۔ کافی بڑی تنظیم ہے۔ اسلحہ اور منشیات کو ڈیل کرتی ہے"۔ راجر نے جواب دیا۔

"یہ یہودی تنظیم تو نہیں ہے"۔۔۔۔ عمران نے پوچھا۔

"اس کا تو علم نہیں ہے۔ یہاں ایکریمیا میں تو سب ہی یہودی ہیں۔ بس یہاں تو دولت کی پوجا کی جاتی ہے"۔۔۔۔ راجر نے جواب دیا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

"اس کا چیف رافٹ ہے۔ رافٹ کلب کا مالک۔ جانتے ہو اسے"۔ عمران نے پوچھا۔

"رافٹ لاسٹ راؤنڈ کا چیف نہیں ہے۔ ناراک آفس کا چیف ہے۔ بہرحال اچھی طرح جانتا ہوں۔ خاصے گہرے تعلقات ہیں اس سے"۔ راجر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اسرائیل پاکیشیا کے خلاف ایک انتہائی اہم ترین مشن بروئے کار لا رہا ہے۔ اسرائیل میں ایک فلسطینی گروپ ابو حماس نے اپنے ایک آدمی کے ذریعے مجھے پاکیشیا میں اس سلسلے میں پیغام بھیجا۔ یہاں پاکیشیا میں اس آدمی کو گھیرنے کی کوشش کی گئی اور یہاں ایک مقامی گروپ نے بلیکی گروپ کہا جاتا ہے اسے اس سلسلے میں رافٹ نے ہائر کیا ہے اس بلیکی سے اس رافٹ اور لاسٹ راؤنڈ کے بارے میں معلوم ہوا

Scanned & PDF Copy By RFI

ہے"۔۔۔۔ عمران نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"پھر آپ کیا چاہتے ہیں"۔۔۔۔ راجر نے پوچھا۔

"میں اصل آدمی کے بارے میں جاننا چاہتا ہوں جس نے اس لاسٹ راؤنڈ کو ہائر کیا"۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"رافٹ نے تو اپنے ہیڈ کوارٹر کے حکم پر یہ کام کیا ہو گا۔ وہ اتنا بڑا آدمی نہیں ہے کہ اس کے براہ راست اسرائیل سے تعلقات ہوں"۔۔۔۔ راجر نے جواب دیا۔

"ہیڈ کوارٹر کہاں ہے۔ کیا تم جانتے ہو"۔۔۔۔ عمران نے پوچھا۔

"صرف اتنا جانتا ہوں کہ اس تنظیم کا ہیڈ کوارٹر جنوبی ایکریمیا میں ہے لیکن کہاں ہے۔ اس کا مجھے علم نہیں ہے لیکن اگر آپ مہلت دیں تو میں معلوم کر سکتا ہوں"۔۔۔۔ راجر نے کہا۔

"کتنی مہلت چاہئے۔ یہ سن لو کہ ایک ایک لمحہ پاکیشیا کی سلامتی کے رسک پر گزر رہا ہے"۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"اوہ۔ اگر ایسی بات ہے تو بس صرف ایک گھنٹہ دے دیں"۔ راجر نے کہا۔

"ایک گھنٹے میں تم حتمی معلومات حاصل کر لو گے"۔۔۔۔ عمران نے پوچھا۔

"میرا خیال ہے کہ ایسا ہو جائے گا کیونکہ ولنگٹن میں مخبری کرنے والی ایک ایسی تنظیم ہے جو ایسی تنظیموں کے اندر بہت دور تک گھسی ہوئی ہے۔ اس کا چیف میرا ذاتی دوست ہے"۔۔۔۔ راجر نے کہا۔

"او کے۔ لیکن مجھے حتمی معلومات چاہئیں"۔ عمران نے کہا۔

"ایسا ہی ہو گا۔ میں آپ کی پوزیشن سمجھتا ہوں"۔۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا اور عمران نے او کے کہہ کر رسیور رکھ دیا۔

"اصل بات تو یہ ہے کہ اس لانگ برڈ کی لیبارٹری یا فیکٹری کا محل وقوع کہاں ہے۔ یہ کیسے معلوم ہو گا"۔۔۔۔ بلیک زیرو نے کہا۔

"اصل آدمی سامنے آجائے۔ تب شاید اس کا بھی علم ہو جائے۔ اس بار وقت بیحد کم ہے اور ہمیں وہاں کسی قسم کی کوئی بھرپور مدد بھی نہیں ملنی۔ اس لئے میں چاہتا ہوں کہ یہاں سے جب میں روانہ ہوں تو میرے سامنے حتمی ٹارگٹ موجود ہو"۔۔۔۔ عمران نے کہا تو بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ پھر تقریباً ڈیڑھ گھنٹے بعد عمران نے ایک بار پھر راجر سے کال ملائی۔

"راجر بول رہا ہوں"۔۔۔۔ راجر کی آواز سنائی دی۔

"فون محفوظ کر لو"۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"اوہ اچھا۔ ایک منٹ"۔۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو پرنس۔ معلومات مل گئی ہیں۔ لاسٹ راؤنڈ کے ہیڈ کوارٹر سے رابطہ اسرائیل کی ایک خفیہ تنظیم کے کسی میجر گیلارگر نے کیا ہے۔ اس خفیہ تنظیم کا نام ڈارک آئی ہے اور یہ ابھی حال میں ہی قائم کی گئی ہے۔ اس کا زیادہ تر کام فلسطینیوں کی مخبری ہے۔ لیکن میجر گیلارگر کا صرف نام استعمال ہوتا ہے اس شخص کو آج تک کسی نے نہیں دیکھا اور نہ کوئی جانتا ہے۔ لاسٹ راؤنڈ کا تعلق بھی براہ راست

اسرائیل سے ہے اور اسرائیل کے صدر نے لاسٹ راؤنڈ کے چیئرمین سے بات کرتے ہوئے ڈارک آئی اور میجر گیلارگر کے بارے میں بریف کیا اور میجر گیلارگر نے کال کر کے اس احمد علی کے بارے میں تفصیل بتائی۔ چونکہ ایشیا میں لاسٹ راؤنڈ کا تعلق رافٹ گروپ سے ہے اس لئے ہیڈ کوارٹر نے یہ کام رافٹ کے ذمے لگا دیا اور رافٹ نے یہ کام پاکیشیا میں اپنے آدمیوں کے ذمے لگا دیا"۔ راجر نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"کیا اس میجر گیلارگر کی گفتگو کا ٹیپ مل سکتا ہے"—— عمران نے کہا۔

"ٹیپ۔ کس گفتگو کا ٹیپ"—— راجر نے چونک کر حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"مجھے معلوم ہے کہ جن تنظیموں کا تعلق براہ راست اسرائیل سے ہوتا ہے ان میں ہمیشہ یہ اصول ہوتا ہے کہ ہیڈ کوارٹر میں ہونے والی ہر قسم کی اہم گفتگو کو ٹیپ کیا جاتا ہے تاکہ کسی بھی وقت اعلیٰ حکام اسے سن سکیں۔ اس لئے اگر واقعی صدر نے خود فون کر کے میجر گیلارگر کے بارے میں ہیڈ کوارٹر کو بریف کیا ہو گا تو لامحالہ میجر گیلارگر نے جو گفتگو کی ہو گی وہ ٹیپ کی گئی ہو گی اور اگر اس ٹیپ کی کاپی مل جائے تو یہ تمہارا سب سے بڑا کارنامہ ہو گا اور جو معاوضہ تم مانگو گے اس سے دوگنا ملے گا"—— عمران نے کہا۔

"معاوضے کی مجھے فکر نہیں ہے پرنس۔ کیونکہ میں جانتا ہوں کہ آپ معاوضہ دینے کے بارے میں بہت فراخ دست واقع ہوئے ہیں۔ لیکن اس ٹیپ کی کاپی۔ بہرحال میں معلوم کرتا ہوں اگر کسی بھی طرح مل گئی تو کیا میں اسے آپ تک بھجوا دوں"—— راجر نے کہا۔

"نہیں۔ تم اسے حاصل کرو اور مجھے فون پر صرف سنوا دینا بس"۔ عمران نے کہا۔

"اوہ۔ پھر تو کام آسان ہو گیا ہے۔ اوکے۔ ایک گھنٹہ مزید دے دیں"۔ راجر نے کہا تو عمران نے اوکے کہہ کر رسیور رکھ دیا۔

"ڈارک آئی اور میجر گیلارگر اس کا مطلب ہے کہ اسرائیل میں ہمارے طویل عرصے سے نہ جانے سے کافی تبدیلیاں آ چکی ہیں۔ پتہ نہیں اب جی پی فائیو موجود ہو گی یا اسے بھی ختم کر کے کوئی نئی تنظیم بنائی گئی ہے"—— عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

"میرا خیال ہے عمران صاحب۔ باقی تنظیمیں تو پہلے والی ہوں گی لیکن یہ تنظیم نئی بنائی ہو گی فلسطینی گروپس میں مخبری کے لئے اور شاید اسی لئے اس تنظیم نے ابو حماس کے اس احمد علی صاحب کو بھیجنے کا پتہ چلا لیا ہو گا"—— بلیک زیرو نے کہا تو عمران نے صرف سرہلا دیا۔

"اگر یہ لانگ برڈ پراجیکٹ اسرائیل میں ہوا تو آپ کا کیا پروگرام ہو گا۔ وہاں تو انٹری ہی کافی مشکل ہو گی۔ کیونکہ صدر کے درمیان میں ملوث ہونے کا مطلب ہے کہ انہیں معلوم ہو گیا ہے کہ اس کی اطلاع آپ تک پہنچ گئی ہے اس لئے اب وہ پوری طرح چوکنے ہوں گے"۔ بلیک زیرو نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد کہا۔

Scanned & PDF Copy By RFI

"کوئی نہ کوئی طریقہ تو بہرحال سوچنا ہی پڑے گا۔ فی الحال حتمی معلومات تو مل جائیں۔ ہو سکتا ہے کہ یہ پراجیکٹ اسرائیل سے ہٹ کر کسی جگہ بنایا جا رہا ہو"۔۔۔ عمران نے کہا تو بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ پھر تقریباً ڈیڑھ گھنٹے بعد عمران نے ایک بار پھر راجر سے کال ملائی۔

"ٹیپ کے بارے میں کیا ہوا راجر"۔۔۔ عمران نے فون محفوظ کرانے کے بعد پوچھا۔

"ٹیپ مل گئی ہے۔ وہیں سے ہی براہ راست ٹیپ کرائی گئی ہے"۔ راجر نے کہا۔

"ویری گڈ۔ اسے سنواؤ"۔۔۔ عمران نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہیلو میجر گیلارگر بول رہا ہوں چیف آف ڈارک آئی"۔۔۔ چند لمحوں بعد ایک بھاری سی آواز سنائی دی لیکن لہجہ عمران کے لئے اجنبی تھا۔

"یس۔ لارڈ جیفرے چیئرمین آف لاسٹ راؤنڈ"۔۔۔ ایک اور بھاری آواز سنائی دی۔

"جناب صدر صاحب نے آپ کو میرے متعلق بریف کیا ہے"۔۔۔ میجر گیلارگر نے کہا۔

"یس فرمایئے کیا حکم ہے"۔۔۔ لارڈ جیفرے نے جواب دیا۔

"اسرائیل کے ایک خفیہ فلسطینی گروپ کے لیڈر ابو حماس نے

ایک پاکیشیائی نژاد آدمی کو پاکیشیا کے ایک شخص علی عمران سے ملنے کے لئے بھجوایا ہے اور اسرائیل کے ایک اہم اور خفیہ پراجیکٹ کے سلسلے میں اسے معلومات دے کر بھیجا گیا ہے۔ ہم نے ابو حماس کو کور کر لیا ہے۔ اسی سے یہ حتمی معلومات ملی ہیں۔ اس آدمی کو ہر صورت میں اس علی عمران سے ملنے سے روکنا ہے اور اس کا خاتمہ کرنا ہے"۔ میجر گیلارگر نے کہا۔

"لیکن میجر صاحب۔ ہمارا کوئی گروپ براہ راست پاکیشیا میں تو کام نہیں کرتا بلکہ پورے ایشیا میں کوئی گروپ نہیں ہے۔ ہمارا دائرہ کار تو ایکریمیا اور یورپ تک محدود ہے"۔۔۔ لارڈ جیفرے نے جواب دیا۔

"ہمیں معلوم ہے لیکن صدر صاحب کا خیال ہے کہ آپ کے علاوہ اس اہم معاملے سے کسی اور کو آگاہ نہیں کیا جا سکتا۔ آپ اس بارے میں کوئی بندوبست کریں۔ یہ معاملہ اسرائیل کی بقا اور مستقبل کا معاملہ ہے"۔۔۔ میجر گیلارگر نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے۔ آپ اس احمد علی اور اس علی عمران کے بارے میں تمام تفصیلات نوٹ کرا دیں۔ کام ہو جائے گا"۔۔۔ لارڈ جیفرے نے کہا تو دوسری طرف سے احمد علی کا حلیہ' اس کے آبائی گاؤں کا پتہ بتانے کے علاوہ علی عمران کا حلیہ' اس کا قدوقامت اور اس کے فلیٹ کا پورا پتہ بتا دیا گیا۔

"اگر یہ احمد علی فوری ٹریس نہ ہو سکے تو کیا اس علی عمران کا خاتمہ

Scanned & PDF Copy By RFI

کردیا جائے"۔۔۔ لارڈ جیفرے نے کہا۔

"صدر صاحب کا خصوصی حکم ہے کہ اس علی عمران کو اس بارے میں کسی قسم کا کوئی شک تو ایک طرف بھنک بھی نہیں پڑنی چاہئے ورنہ سب کیا دھرا ختم ہو جائے گا۔ اس لئے جو کچھ کرنا ہے اس احمد علی کے ساتھ کرنا ہے"۔۔۔ میجر گیلارگر نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ ایسے ہی ہو گا"۔۔۔ لارڈ جیفرے نے کہا اور اس کے ساتھ ہی ٹیپ آف ہو گئی۔

"آپ نے سن لی ٹیپ پرنس"۔۔۔ راجر کی آواز سنائی دی۔

"ہاں۔ بے حد شکریہ۔ اپنا معاوضہ بھی بتا دو اور بنک اکاؤنٹ بھی"۔۔۔ عمران نے کہا۔

"آپ خود ہی بھجوا دیں معاوضہ جو جی میں آئے۔ آپ کا کام کر کے مجھے دلی خوشی ہوئی ہے پرنس۔ بنک اکاؤنٹ وہی پہلے والا ہے"۔۔۔ راجر نے ہنستے ہوئے کہا۔

"او کے۔ شکریہ"۔۔۔ عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"طاہر۔ راجر کا اکاؤنٹ نمبر بک میں موجود ہو گا۔ اس کے اکاؤنٹ میں دس لاکھ ڈالر ٹرانسفر کرا دو۔ اس نے انتہائی اہم ترین معلومات اتنے کم وقت میں مہیا کر دی ہیں"۔۔۔ عمران نے کہا۔

"میں پہلے چیک تو کر لوں کہ ناراک میں ہمارے اکاؤنٹ میں کتنی رقم موجود ہے۔ کافی عرصے سے تو چیک کرنے کی نوبت ہی نہیں آئی"۔۔۔ بلیک زیرو نے کہا۔

"رقم کی فکر مت کرو۔ گزشتہ کیس میں ناراک میں چودہ روز فرصت کے گزارے تھے اس میں یہی کام کیا تھا کہ گیم کلبوں سے رقمیں جیت کر اس اکاؤنٹ میں جمع کرا دی تھیں۔ میں کنوئیں کی مٹی کنوئیں کو ہی پوری کرنے کا قائل ہوں۔ پاکیشیا کے عوام کی خون پسینے کی کمائی کھانے والے اور کم ہیں"۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو بلیک زیرو بے اختیار ہنس پڑا۔

"لیکن عمران صاحب۔ اب پراجیکٹ کا کیسے پتہ چلے گا"۔ بلیک زیرو نے کہا۔

"اب ایک کوشش کی جا سکتی ہے"۔۔۔ عمران نے کہا اور رسیور اٹھا کر اس نے تیزی سے ایکریمیا کے رابطہ نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔ جب ایکریمیا کے دارالحکومت کے رابطہ نمبر ڈائل ہو گئے تو اس نے ولنگٹن سے تل ابیب کا خصوصی رابطہ نمبر ڈائل کر دیا اور ٹون آنے پر اس نے پریذیڈنٹ ہاؤس کے خصوصی نمبر ڈائل کر دیئے۔ اس طرح وہ ایکریمیا کے ذریعے اسرائیل سے رابطہ قائم کر لیتا تھا ورنہ پاکیشیا سے تو براہ راست اسرائیل کال نہیں ہو سکتی تھی۔

"یس ملٹری سیکرٹری ٹو پریذیڈنٹ"۔۔۔ ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

"میجر گیلارگر بول رہا ہوں چیف آف ڈارک آئی۔ صدر صاحب سے ایک اہم بات کرنی ہے۔ انتہائی اہم بات"۔۔۔ عمران نے ٹیپ میں سنی ہوئی میجر گیلارگر کی آواز میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"صدر صاحب ایک خصوصی میٹنگ میں مصروف ہیں۔ اس لئے تھوڑی دیر بعد کال کر لیں۔ ان کا سختی سے حکم ہے کہ کسی صورت بھی انہیں ڈسٹرب نہ کیا جائے"۔۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"کس قسم کی میٹنگ ہے۔ کہیں اسی سلسلے کی میٹنگ نہ ہو جس سلسلے میں میں بات کرنا چاہتا ہوں"۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"سلسلے کا تو مجھے علم نہیں۔ جی پی فائیو کے کرنل ڈیوڈ' بلیک ماسک کے کرنل رچرڈ اور ملٹری انٹیلی جنس کے کرنل شیفرڈ کے ساتھ میٹنگ ہو رہی ہے"۔۔۔۔ ملٹری سیکرٹری نے جواب دیا۔

"کتنی دیر میں ختم ہو جائے گی یہ میٹنگ"۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"میں اس بارے میں کیا کہہ سکتا ہوں"۔ ملٹری سیکرٹری نے کہا۔

"اوکے۔ میں دس منٹ بعد فون کرتا ہوں"۔ عمران نے کہا۔

"آپ کس نمبر سے بات کر رہے ہیں۔ میں آپ کو کال کر لوں گا"۔ ملٹری سیکرٹری نے کہا۔

"سوری مسٹر ملٹری سیکرٹری۔ ڈارک آئی کے بارے میں کچھ نہیں بتایا جا سکتا"۔۔۔۔ عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"میرا خیال ہے کہ ہمارے متعلق ہی میٹنگ ہو رہی ہے"۔ بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ اور اس بات سے معلوم ہو گیا ہے کہ کرنل ڈیوڈ اور جی پی فائیو تو موجود ہے باقی وہ سیکرٹ سروس شاید ختم کر کے اس کی جگہ کوئی نئی تنظیم بلیک ماسک بنائی گئی ہے جس کا انچارج کرنل رچرڈ ہے اور ملٹری انٹیلی جنس کا انچارج بھی نیا ہے کرنل شیفرڈ۔ میجر گیلارگر کی اس میٹنگ میں شرکت نہ کرنے کا مطلب ہے کہ اسے واقعی انتہائی خفیہ رکھا گیا ہے"۔۔۔۔ عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا اور بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"اس میٹنگ کی کارروائی کا علم ہو جاتا تو بہت اچھا ہوتا"۔ بلیک زیرو نے کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

"تمہارا بس چلے تو یہیں فون پر بیٹھے بیٹھے پورا کیس ہی حل کر لیا کرو"۔ عمران نے کہا اور بلیک زیرو بھی ہنس پڑا۔ پھر تقریباً دس منٹ بعد عمران نے دوبارہ ملٹری سیکرٹری کو کال کیا لیکن اسے بتایا گیا کہ ابھی میٹنگ جاری ہے۔ چنانچہ عمران نے ایک بار پھر پندرہ منٹ بعد کال کی۔

"میٹنگ ختم ہو گئی ہے۔ میں بات کراتا ہوں"۔۔۔۔ اس بار ملٹری سیکرٹری نے کہا تو عمران مسکرا دیا۔

"ہیلو"۔۔۔۔ چند لمحوں بعد صدر کی آواز سنائی دی۔ لہجے میں گو وہی پہلے جیسی ہی گونج تھی لیکن انداز سے محسوس ہو رہا تھا کہ صدر صاحب پہلے کی نسبت کچھ زیادہ ہی بوڑھے ہو گئے ہیں۔ شاید یہ حکومت کے کاموں کا مسلسل دباؤ تھا جس کی وجہ سے ایسا ہوا تھا۔

"جناب۔ میں میجر گیلارگر بول رہا ہوں"۔۔۔۔ عمران نے انتہائی مودبانہ لہجے میں کہا۔

"کیا بات ہے۔ تم نے آج فون کیوں کیا ہے۔ پہلے تو تم ہمیشہ

Scanned & PDF Copy By RFI

ٹرانسیٹر پر ہی کال کرتے تھے"۔ صدر نے چونکے ہوئے لہجے میں کہا۔

"میں اس وقت جہاں موجود ہوں جناب۔ وہاں ٹرانسیٹر مہیا نہیں ہو سکتا جناب۔ اور بات انتہائی اہم ہے۔ مجھے اپنے ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ لاسٹ راؤنڈ کو جو مشن دیا گیا تھا اس میں وہ ناکام رہا ہے اور اس احمد علی اور عمران کے درمیان ملاقات ہو چکی ہے اور اس سے بھی زیادہ اہم بات یہ کہ ابو حماس نے اس احمد علی کو لانگ برڈ کے محل وقوع کے بارے میں بھی بتا دیا تھا اور اب اس محل وقوع کا علم علی عمران کو ہو چکا ہے"۔۔۔۔ عمران نے میجر گیلارگر کے لہجے میں کہا۔

"یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ ایسا ہونا ناممکن ہے۔ ابو حماس کو محل وقوع کے بارے میں کیسے علم ہو گیا۔ محل وقوع کا علم تو سوائے میرے اور کمپلیکس میں کام کرنے والے لوگوں کے اور کسی کو بھی نہیں ہے۔ لیکن تمہیں یہ سب کیسے معلوم ہو گیا ہے"۔۔۔۔ صدر نے تیز لہجے میں کہا۔

"جناب میں نے پاکیشیا ایک مخبر گروپ سے براہ راست رابطہ قائم کیا ہے اور میں نے انہیں احمد علی کا حلیہ بتایا۔ عمران کو وہ پہلے سے جانتے تھے اور انہوں نے بتایا ہے کہ پاکیشیا دارالحکومت میں کوئی عمارت ہے جس کا نام رانا ہاؤس ہے۔ اس میں عمران کے دو ایکریمی ساتھی جوزف اور جوانا رہتے ہیں۔ احمد علی کو عمران وہاں لے گیا ہے اور وہ وہیں پر ہی موجود ہے اور جناب۔ لاسٹ راؤنڈ نے ناراک میں

اپنے گروپ کے ذمے یہ کام لگایا تھا۔ اس گروپ کا انچارج رافٹ ہے۔ رافٹ نے پاکیشیا میں اپنے گروپ بلیکی کے ذمے یہ کام لگایا ہے لیکن وہاں بلیکی سمیت اس کا سارا گروپ پکڑا گیا اور محل وقوع کا علم بھی میرے مخبر گروپ کو اتفاق سے ہوا ہے۔ انہوں نے رانا ہاؤس کا فون ٹیپ کیا تو عمران اپنے کسی ساتھی صفدر سے باتیں کر رہا تھا۔ اس گفتگو کے دوران لانگ برڈ کمپلیکس کے محل وقوع کا بھی ذکر آیا اور عمران نے اپنے ساتھی صفدر کو بتایا کہ احمد علی نے بتایا ہے کہ یہ لانگ برڈ کمپلیکس تل ابیب سے شمال مشرق کی طرف ویران پہاڑیوں کے نیچے بنایا گیا ہے"۔۔۔۔ عمران نے کہا۔ چونکہ صدر صاحب نے لفظ کمپلیکس استعمال کیا تھا اس لئے عمران نے بھی کمپلیکس کہہ دیا۔

"اوہ ویری بیڈ۔ یہ تو واقعی تقریباً درست محل وقوع ہے۔ ویری سیڈ۔ جس کو ہم نے اس قدر راز رکھا وہی راز نہ رہا۔ ویری سیڈ"۔ صدر نے انتہائی افسوس بھرے لہجے میں کہا تو عمران کا چہرہ بے اختیار کھل اٹھا۔

"پھر جناب اب کیا حکم ہے۔ ویسے میری ایک تجویز ہے اگر آپ منظور فرمائیں تو"۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"کیا"۔۔۔۔ صدر نے مختصر سا جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اس عمران اور اس کے ساتھیوں کو وہیں پاکیشیا میں ہی کیوں نہ گھیر لیا جائے۔ اس سے پہلے کہ وہ یہاں پہنچیں انہیں وہیں الجھا دیا جائے"۔ عمران نے کہا۔

Scanned & PDF Copy By RFI

"وہ انتہائی شاطر آدمی ہے۔ ہم ادھر ادھر الجھ جائیں گے اور وہ یہاں پہنچ جائے گا۔ اس طرح ہماری توجہ دو طرف بٹ جائے گی۔ وہ اب لازماً اسرائیل آئے گا اس سے یہیں نمٹ لیا جائے گا۔ اوکے"۔ صدر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے مسکراتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔

"آپ نے کیسے درست محل وقوع کا اندازہ لگا لیا عمران صاحب"۔ بلیک زیرو نے حیران ہو کر پوچھا۔

"اگر یہ کمپلیکس اسرائیل کے اندر بنایا گیا ہے تو بہرحال اس سے مناسب جگہ اور نہیں ہو سکتی تھی اور اگر باہر بنایا گیا ہے تو پھر کسی بھی علاقے میں بنایا جا سکتا تھا۔ لیکن میرا آئیڈیا تھا کہ اس قدر اہم کمپلیکس یہ لوگ اسرائیل سے باہر بنانے کا رسک نہیں لیں گے۔ اس لئے میں نے اندازاً ہی بتایا تھا اوز میرا اندازہ درست ثابت ہوا"۔۔۔۔ عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"لیکن اس طرح آپ نے انہیں مزید الرٹ کر دیا ہے"۔ بلیک زیرو نے کہا۔

"اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔ آدمی جس قدر الرٹ ہو اتنی ہی وہ غلطیاں بھی کرتا ہے۔ بہرحال مشن تو مکمل کرنا ہے"۔۔۔۔ عمران نے کہا اور کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا۔ اس کے اٹھتے ہی بلیک زیرو بھی اٹھ کھڑا ہوا۔

"جولیا، کیپٹن شکیل، صفدر اور تنویر کو کہہ دو کہ وہ مشن کے لئے

تیار ہو جائیں۔ میں ضروری انتظامات کر لوں۔ اس کے بعد میں خود ان سے مل لوں گا"۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"صالحہ کو ساتھ نہیں لے جائیں گے"۔۔۔۔ بلیک زیرو نے کہا۔

"نہیں۔ یہ انتہائی تیز رفتار مشن ہے اور صالحہ پہلے وہاں نہیں گئی اور اس بار ہمیں وہاں فلسطینی گروپوں کی امداد بھی حاصل نہیں ہو گی۔ اس لئے اس بار ہمارا مشن انتہائی کٹھن ہو گا"۔۔۔۔ عمران نے کہا اور مڑ کر بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

Scanned & PDF Copy By RFI

کمرے کا دروازہ کھلا اور کمرے میں کرنل ڈیوڈ، کرنل رچرڈ اور کرنل شیفرڈ داخل ہوئے۔ یہ صدر صاحب کا آفس تھا۔ صدر صاحب بڑی سی میز کے پیچھے اونچی نشست کی کرسی پر بیٹھے ہوئے تھے۔ تینوں نے اندر داخل ہو کر صدر صاحب کو فوجی سیلوٹ کئے۔

"بیٹھو"۔ صدر نے آگے کی طرف جھکتے ہوئے کہا تو وہ تینوں میز کی دوسری طرف رکھے ہوئے صوفوں پر مودبانہ انداز میں بیٹھ گئے۔

"میں نے تمہیں اس لئے فوری کال کیا ہے کہ عمران نے مجھ سے فون پر ابھی ایک گھنٹہ پہلے بات کی ہے"۔۔۔۔ صدر نے کہا تو تینوں کرنل بے اختیار چونک پڑے۔

"سر۔ عمران نے آپ سے فون پر بات کی ہے"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ کے لہجے میں انتہائی حیرت تھی۔

"ہاں۔ اس نے ڈارک آئی کے سربراہ میجر گیلارگر بن کر مجھ سے

بات کی ہے"۔۔۔۔ صدر نے کہا تو وہ تینوں کے چہرے مزید حیرت سے بگڑ گئے لیکن انہوں نے کوئی جواب نہ دیا اور ہونٹ بھینچے خاموش بیٹھے رہے۔

"میں اس شخص کی معلومات اور اس کی ذہانت کا واقعی قائل ہو گیا ہوں۔ میں آخر تک سمجھ نہ سکا کہ بات کون کر رہا ہے۔ لیکن میں اس وقت چونکا جب اس نے لانگ برڈ کمپلیکس کے محل وقوع کی بات کی اور بتایا کہ یہ کمپلیکس اسرائیل میں تل ابیب سے شمال مشرق کی طرف ویران پہاڑیوں کے نیچے ہے۔ اس وقت میرے ذہن میں پہلی بار یہ خیال آیا کہ یہ میجر گیلارگر نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ میجر گیلارگر کا اس محل وقوع سے کسی قسم کا کوئی تعلق نہیں ہے اور وہ ایسا آدمی ہے جو صرف اپنے کام سے کام رکھنے کا عادی ہے چنانچہ میں نے اسے کنفرم کر دیا کہ واقعی محل وقوع درست ہے۔ کال ختم ہونے کے بعد میں نے میجر گیلارگر کو کال کیا تو میرا خدشہ درست ثابت ہوا۔ میجر گیلارگر کو سرے سے کسی بات کا علم ہی نہ تھا"۔۔۔۔ صدر نے کہا۔

"لیکن جناب۔ میجر گیلارگر کے بارے میں تو ہم بھی نہیں جانتے۔ پھر اس عمران کو اس کا کیسے علم ہو گیا اور اس نے اس کی آواز اور لہجے کی کس طرح نقل کر لی"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

"یہی تو اس کی ذہانت ہے۔ بہرحال اس نے کسی نہ کسی طرح یہ سب کچھ کر لیا۔ لیکن اس سے ایک فائدہ ہو گیا ہے کہ عمران لمحہ بہ لمحہ کنفرم ہو گیا ہو گا کہ کمپلیکس کا محل وقوع ان پہاڑیوں میں ہے

Scanned & PDF Copy By RFI

اس لئے وہ لامحالہ اپنے مشن کے تمام اقدامات اسی محل وقوع کو سامنے رکھ کر کرے گا اور اس سلسلے میں میں چاہتا ہوں کہ وہ بری طرح الجھ جائے۔ اس سلسلے میں تمہاری کیا تجاویز ہیں"۔۔۔۔ صدر نے کہا۔

"ان پہاڑیوں کو فوج کے حوالے کر دیا جائے"۔۔۔۔ کرنل شیفرڈ نے کہا۔

"جناب ان پہاڑیوں کے نیچے اگر ہمارا کوئی پراجیکٹ ہے تو پھر کام زیادہ اچھا ہو سکتا ہے"۔۔۔۔ کرنل رچرڈ نے کہا۔

"ہاں۔ ایک چھوٹی سی معمولی لیبارٹری موجود ہے"۔۔۔۔ صدر نے کہا۔

"تو اس لیبارٹری کو لانگ برڈ کمپلیکس قرار دے دیا جائے اور اس کی بالکل اسی طرح حفاظت کی جائے جس طرح لانگ برڈ کمپلیکس کی کی جاتی ہے۔ اس طرح عمران اسے تباہ کرنے کے لئے کام کرے گا اور ہم آسانی سے اس کا خاتمہ کر دیں گے"۔۔۔۔ کرنل رچرڈ نے کہا۔

"کرنل ڈیوڈ آپ"۔۔۔۔ صدر نے کرنل ڈیوڈ سے مخاطب ہو کر کہا۔

"کرنل شیفرڈ اور کرنل رچرڈ دونوں کی تجاویز اچھی ہیں جناب لیکن ہمیں کسی خوش فہمی میں مبتلا نہیں رہنا چاہئے۔ یہ ضروری نہیں کہ عمران آخری لمحے تک غلط فہمی کا شکار رہے۔ اس کے معلومات کے ایسے ذرائع ہیں کہ جو کسی کے تصور میں بھی نہیں ہوتے۔ اس لئے

میری تجویز ہے کہ اصل کمپلیکس کی طرف سے قطعاً غفلت نہ برتی جائے"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

"ظاہر ہے اس کی حفاظت تو بہرحال ہو رہی ہے اور اس کے لئے باقاعدہ تنظیم ہے۔ آپ لوگوں نے کمپلیکس کی حفاظت نہیں کرنی بلکہ عمران اور اس کے ساتھیوں کا خاتمہ کرنا ہے۔ ویسے ایسا ہو سکتا ہے کہ ہم اس لیبارٹری میں عارضی طور پر ایسی مشینری پہنچا دیں اور چند ایسے سائنس دان بھی پہنچا دیں جن کا تعلق لانگ برڈ کمپلیکس سے ہے۔ اس طرح ہم اسے عملی طور پر لانگ برڈ کمپلیکس کی شکل دے دیں۔ کرنل شیفرڈ فوج لے کر اوپر سے اس کی حفاظت کرے اور بلیک ماسک اندر سے اس کی حفاظت کرے جبکہ کرنل ڈیوڈ عمران اور اس کے ساتھیوں کو باہر سے روکے"۔۔۔۔ صدر نے کہا۔

"ٹھیک ہے سر۔ آپ کی تجویز شاندار ہے۔ ہمیں یقین ہے کہ آپ کی اس شاندار پلاننگ کی وجہ سے عمران اس بار یقینی طور پر موت کا شکار ہو جائے گا"۔۔۔۔ کرنل رچرڈ اور کرنل شیفرڈ نے کہا۔

"کرنل ڈیوڈ۔ اس بار عمران اور اس کے ساتھیوں کے خاتمے کی تمام تر ذمہ داری میں جی پی فائیو پر ڈال رہا ہوں۔ اس بار جی پی فائیو کو ہر صورت میں عمران اور اس کے ساتھیوں کا خاتمہ کرنا ہے۔ ہر صورت میں"۔۔۔۔ صدر نے کرنل ڈیوڈ سے کہا۔

"یس سر۔ ایسا ہی ہو گا سر"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے انتہائی بااعتماد لہجے میں کہا۔

"او کے۔ پھر اس تجویز پر ہی عمل ہو گا۔ اب آپ جا سکتے ہیں"۔

صدر نے کہا تو وہ تینوں اٹھے۔ انہوں نے فوجی انداز میں سیلوٹ کیا اور پھر مڑ کر دروازے سے باہر نکل گئے۔ ان کے باہر جانے کے بعد جب دروازہ بند ہو گیا تو صدر نے میز پر پڑے ہوئے انٹرکام رسیور اٹھایا اور دو نمبر پریس کر دیئے۔

"یس سر"۔۔۔۔ دوسری طرف سے ان کے پی اے کی مودبانہ آواز سنائی دی۔

"گیسٹ ہاؤس میں مس ڈومیری موجود ہیں۔ انہیں ملاقات کے لئے بھجواؤ"۔۔۔۔ صدر نے سرد لہجے میں کہا اور رسیور رکھ دیا۔

تقریباً دس منٹ بعد دروازے پر دستک کی آواز سنائی دی۔

"یس کم ان"۔۔۔۔ صدر نے کہا تو دروازہ کھلا اور ایک نوجوان لڑکی جس کے جسم پر انتہائی شوخ رنگ کا اسکرٹ تھی، اندر داخل ہوئی۔ لڑکی کے چہرے پر انتہائی دلآویز مسکراہٹ رینگ رہی تھی۔ اس کے کانوں میں سرخ رنگ کے ٹاپس تھے۔ اپنے شوخ لباس کی وجہ سے وہ خاصی کم عمر اور چنچل سی لڑکی دکھائی دے رہی تھی۔

"ڈومیری جناب صدر کی خدمت میں مودبانہ سلام عرض کرتی ہے"۔ لڑکی نے اندر داخل ہو کر مترنم آواز میں کہا۔

"بیٹھو"۔۔۔۔ صدر نے بھی مسکراتے ہوئے کہا اور ایک طرف موجود صوفے کی طرف اشارہ کر دیا۔ ڈومیری اس صوفے پر جا کر بیٹھ گئی۔ اس کے ہاتھ میں سرخ رنگ کا پرس تھا جو اس نے اپنی جھولی

Scanned & PDF Copy By RFI

میں رکھ لیا تھا۔ صدر نے میز کی دراز کھولی اور اس میں سے ایک سرخ رنگ کی فائل نکال کر میز پر رکھی اور پھر اسے کھول کر اس کے پہلے صفحے پر موجود فوٹو کو غور سے دیکھنے کے بعد انہوں نے ایک طویل سانس لیا اور پھر فائل بند کر دی۔

"تمہیں دیکھنے اور تم سے ملنے کے بعد جو کچھ اس فائل میں لکھا ہوا ہے اس پر یقین نہیں آتا۔ کیا واقعی فائل میں تمہارے جو کارنامے درج ہیں وہ حرف بحرف درست ہیں"۔۔۔۔ صدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"جناب صدر آپ کے تصور میں سیکرٹ ایجنٹ کی تصویر کسی خرانٹ، جھریوں بھرے چہرے، دہکتی ہوئی آنکھوں، لمبے چوڑے جسم اور اس پر سیاہ اوور کوٹ اور سیاہ ہیٹ، بغل میں جدید ہتھیار کی موجودگی پر مبنی ہے جبکہ یہ جدید دور ہے اس دور میں یہ سب چیزیں مفقود ہو چکی ہیں۔ میری فائل میں جو کچھ درج ہے وہ اس سے بہت کم ہے جو میں کر چکی ہوں"۔۔۔۔ ڈومیری نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کیا تم پاکیشیا کے علی عمران سے واقف ہو"۔۔۔۔ صدر نے کہا۔

"جی ہاں۔ علی عمران پرنس آف ڈھمپ۔ اسی کے متعلق پوچھ رہے ہیں ناں آپ"۔۔۔۔ ڈومیری نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ اسی کے متعلق۔ تمہارا کیا خیال ہے کیسا سیکرٹ ایجنٹ ہے وہ"۔۔۔۔ صدر نے کہا۔

"لومڑی اور انسان کی مشترکہ خصوصیات اس میں پائی جاتی

Scanned & PDF Copy By RFI

ہیں"۔۔۔ ڈومیری نے جواب دیا تو صدر صاحب بے اختیار کھل کھلا کر ہنس پڑے۔

"گڈ۔ یہ اس کی شخصیت پر سب سے درست تبصرہ ہے۔ تمہارا کبھی اس سے ٹکراؤ ہوا ہے"۔۔۔ صدر نے پوچھا۔

"نہیں جناب۔ آج تک کبھی ٹکراؤ نہیں ہوا۔ کیونکہ آپ کو معلوم ہے کہ میری خدمات مستقل طور پر لارڈ پیٹر کے پاس ہیں اور لارڈ پیٹر کے کسی معاملے کا پاکیشیا سے کبھی کوئی تعلق نہیں رہا۔ لیکن عمران اور کرنل فریدی دو ایجنٹ ایسے ہیں جن کے تمام کارناموں کی فائلیں میرے پاس موجود ہیں"۔۔۔ ڈومیری نے جواب دیا۔

"اس لحاظ سے دیکھا جائے تو آپ علی عمران کی پرستار لگتی ہیں"۔ صدر نے طنزیہ لہجے میں کہا۔

"میں اس کی صلاحیتوں کے بارے میں جو کچھ جانتی ہوں وہ میں نے آپ کو بتا دیا ہے"۔۔۔ ڈومیری نے برا منانے کی بجائے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"اگر تمہیں اس کے خلاف کوئی مشن دیا جائے تو تمہارا ردعمل کیا ہو گا"۔۔۔ صدر نے کہا۔

"ردعمل کیا ہونا ہے جناب۔ میں اپنا مشن مکمل کروں گی"۔ ڈومیری نے سادہ سے لہجے میں کہا۔

"کیا تمہیں ان مشکلات کا پوری طرح اندازہ ہے جو اس کے مقابل مشن کے دوران تمہیں پیش آئیں گی"۔۔۔ صدر نے کہا۔

"سیکرٹ ایجنٹ کی زندگی ہی مشکلات سے کھیلتے ہوئے گزرتی ہے۔ طریقہ کار اپنا اپنا ہوتا ہے۔ جس طرح عمران کا کام کرنے کا اپنا مخصوص طریقہ ہے۔ اسی طرح میرا بھی کام کرنے کا اپنا طریقہ ہے اور آج تک مجھے کسی بھی مشن میں ناکامی نہیں ہوئی"۔۔۔ ڈومیری نے جواب دیا۔

"تمہاری فائل سے تو یہی ظاہر ہوتا ہے۔ کیا تم اسرائیل سیکرٹ سروس کی سربراہ بننا پسند کرو گی"۔۔۔ صدر نے کہا تو ڈومیری بے اختیار چونک کر سیدھی ہو گئی۔ اس کے چہرے پر یکلخت مسرت کے اثرات ابھر آئے۔

"یہ تو میری زندگی کا سب سے بڑا خواب ہے سر"۔۔۔ ڈومیری نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تو پھر تمہیں عمران کے خلاف مشن میں کامیاب ہونا پڑے گا"۔ صدر نے کہا۔

"اگر آپ ایسا کوئی مشن مجھے سونپیں گے تو میں ویسے بھی اس مشن میں کامیاب ہونے کی کوشش کروں گی۔ کیونکہ یہ میرا فرض ہو گا"۔ ڈومیری نے کہا تو صدر صاحب مسکرا دیئے۔

"اوکے۔ پھر سرکاری طور پر مشن قبول کرو"۔۔۔ صدر نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی انہوں نے مختصر طور پر اسرائیل کے مشن اور علی عمران کے اس مشن کے خلاف کام کرنے کی تفصیل بتا دی۔

Scanned & PDF Copy By RFI

"آپ کا مطلب ہے کہ عمران اپنے ساتھیوں سمیت اسرائیل آئے گا اور لانگ برڈ کمپلیکس کو تباہ کرنے کی کوشش کرے گا اور میں نے عمران اور اس کے ساتھیوں کو ایسا کرنے سے روکنا ہے"۔ ڈومیری نے کہا۔

"ہاں"۔۔۔۔ صدر نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"آپ نے یہ نہیں بتایا کہ یہ لانگ برڈ کمپلیکس ہے کہاں"۔ ڈومیری نے کہا۔

"اس بارے میں کسی کو علم نہیں ہے اور نہ ہی کسی کو بتایا جا سکتا ہے۔ اٹ از ٹاپ سیکرٹ۔ تم نے صرف ایک کام کرنا ہے کہ پہلے تو عمران اور اس کے ساتھیوں کو اسرائیل میں داخل ہونے سے روکنا ہے اور اگر وہ داخل ہو جائیں تو انہیں ان کے ٹارگٹ تک پہنچنے سے پہلے ہی ختم کر دینا ہے۔ یہی مشن اسرائیلی تنظیم جی پی فائیو سرانجام دے گی جس کا انچارج کرنل ڈیوڈ ہے"۔۔۔۔ صدر نے کہا۔

"کیا مجھے کرنل ڈیوڈ کے ساتھ مل کر کام کرنا ہو گا"۔ ڈومیری نے کہا۔

"نہیں۔ تم اپنے طور پر کام کرو گی اور کرنل ڈیوڈ اپنے طور پر کام کرتا رہے گا۔ جی پی فائیو تک تمہارے بارے میں اطلاعات پہنچا دی جائیں گی تاکہ تمہارا کسی بھی لمحے آپس میں ٹکراؤ نہ ہو جائے۔ تمہیں سپیشل ریڈ اتھارٹی کارڈ جاری کر دیا جائے گا تاکہ پورے اسرائیل کی انتظامیہ۔ پولیس حتیٰ کہ فوج بھی تمہارے احکامات کی پابندی کرے۔

اس کے بعد تم نے کیا کرنا ہے اور کیا نہیں کرنا' یہ سب تمہارا اپنا کام ہے۔ مجھے بہرحال عمران اور اس کے ساتھیوں کی لاشیں چاہئیں"۔ صدر نے کہا۔

"یس سر۔ مشن کامیاب رہے گا۔ یہ میرا وعدہ ہے سر۔ لیکن ایک شرط ہے سر"۔۔۔۔ ڈومیری نے کہا۔

"شرط۔ کون سی شرط"۔۔۔۔ صدر نے چونک کر پوچھا۔ ان کے چہرے پر ہلکی سی ناگواری کے تاثرات البتہ ضرور ابھر آئے تھے۔

"صرف اتنی شرط جناب کہ میں کام کرنے کے سلسلے میں پوری طرح آزاد ہوں گی۔ آپ اس بارے میں کوئی مداخلت نہیں کریں گے"۔۔۔۔ ڈومیری نے کہا۔

"کیسی مداخلت۔ میں سمجھا نہیں۔ بہتر ہے کہ تم کھل کر بات کرو۔ کیونکہ یہ اسرائیل کی بقا اور مستقبل کا مسئلہ ہے"۔۔۔۔ صدر نے کہا۔

"جناب صدر۔ میرا کام کرنے کا طریقہ عام سیکرٹ ایجنٹوں سے مختلف ہوتا ہے۔ میں بعض اوقات دوست بن کر مشن مکمل کرتی ہوں اور بعض اوقات دشمن بن کر۔ ہو سکتا ہے کہ میں عمران اور اس کے ساتھیوں سے کسی بھی روپ میں ٹکرا جاؤں اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ میں ان کی ساتھی بن کر اسرائیل میں داخل ہوں اور اسرائیل کے خلاف کام شروع کر دوں لیکن بہرحال میں اپنا مشن مکمل کروں گی۔ یہ میں نے صرف مثال دی ہے۔ ضروری نہیں کہ میں ایسا ہی کروں۔

Scanned & PDF Copy By RFI

ایسے حالات میں اگر آپ تک رپورٹیں پہنچیں تو آپ یہ نہ سمجھیں کہ ڈومیری غداری کر رہی ہے"۔۔۔۔ ڈومیری نے کہا۔

"تمہارا مطلب ہے کہ تمہیں مشن دینے کے بعد بھول جاؤں کہ تمہیں مشن دیا گیا ہے"۔۔۔۔ صدر نے کہا۔

"جی ہاں۔ اور بہتر یہی ہے کہ آپ جی پی فائیو یا کسی بھی دوسری ایجنسی تک یہ بات نہ پہنچائیں کہ میں اسرائیل کے لئے کام کر رہی ہوں۔ میں سب کام خود ہی کر لوں گی۔ آپ کو مشن کی کامیابی چاہئے وہ آپ کو مل جائے گی۔ یہ میرا وعدہ رہا"۔۔۔۔ ڈومیری نے کہا۔

"او کے۔ ٹھیک ہے۔ مجھے منظور ہے"۔۔۔۔ صدر نے کہا۔

"تھینک یو سر"۔۔۔۔ ڈومیری نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ٹھیک ہے۔ پھر تو تمہیں ریڈ اتھارٹی کارڈ جاری کرنے کی بھی ضرورت نہیں ہے"۔۔۔۔ صدر نے کہا۔

"جی ہاں۔ ایسی چیزیں الٹا میرے کام میں رکاوٹ بنتی ہیں۔ اس لئے مجھے ان کی ضرورت نہیں ہے۔ اگر مجھے ضرورت پڑی تو میں آپ کی خصوصی فریکونسی پر بات کر کے آپ سے جاری کرا لوں گی"۔ ڈومیری نے کہا۔

"او کے۔ ٹھیک ہے"۔۔۔۔ صدر نے کہا تو ڈومیری اٹھ کھڑی ہوئی۔

"مجھ پر اس حد تک اعتماد کرنے کا بے حد شکریہ صدر صاحب۔ آپ یقیناً اس اعتماد پر مستقبل میں فخر کریں گے"۔۔۔۔ ڈومیری نے کہا اور

اس کے ساتھ ہی وہ مڑی اور تیزی سے دروازے کی طرف بڑھ گئی۔ اس کے باہر جاتے ہی صدر نے ایک طویل سانس لیا اور پھر میز پر پڑی ہوئی اس کی سرخ رنگ کی فائل اٹھا کر انہوں نے دوبارہ میز کی دراز میں ڈالی اور کرسی سے اٹھ کھڑے ہوئے۔

Scanned & PDF Copy By RFI

کرنل ڈیوڈ اپنے شاندار انداز میں سجے ہوئے دفتر میں بیٹھا ہوا ایک فائل کے مطالعے میں مصروف تھا کہ میز پر پڑے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی۔ کرنل ڈیوڈ نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس" ---- کرنل ڈیوڈ نے سخت لہجے میں کہا۔

"کیپٹن کارٹر بول رہا ہوں سر" ---- دوسری طرف سے ایک مودبانہ آواز سنائی دی۔

"بولو" ---- کرنل ڈیوڈ نے اسی طرح سخت لہجے میں کہا۔

"گروپ تھری کی طرف سے اطلاع ملی ہے جناب کہ عمران اور اس کے ساتھیوں کو قبرص میں مارک کر لیا گیا ہے" ---- کیپٹن کارٹر نے کہا تو کرنل ڈیوڈ بے اختیار چونک کر سیدھا ہو گیا۔ اس کے چہرے پر جوش کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"کیسے۔ کیسے۔ پوری تفصیل بتاؤ" ---- کرنل ڈیوڈ کے لہجے میں

بے پناہ جوش امڈ آیا تھا۔

"گروپ تھری قبرص میں ڈیوٹی دے رہا ہے سر" ---- کیپٹن کارٹر نے کہا۔

"یہ تو مجھے معلوم ہے نانسنس۔ ڈیوٹی بھی میں نے ہی لگائی ہے اور بتا بھی مجھے ہی رہے ہو۔ اصل بات کرو۔ کہاں ہیں عمران اور اس کے ساتھی۔ وہ کس طرح مارک ہوئے اور کس نے انہیں مارک کیا ہے۔ کس میک اپ میں ہیں اور کس پوزیشن میں ہیں" ---- کرنل ڈیوڈ نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا۔

"گروپ تھری نے بتایا ہے کہ ایکریمیا کی ریاست نواڈا سے ایک پرواز قبرص کے دارالحکومت نکوشیا پہنچی تو اس میں ایک عورت اور چار ایکریمی مرد شامل تھے۔ انہیں چیک کیا گیا تو پتہ چلا کہ یہ لوگ سیاح ہیں اور قبرص کی سیر کرنے آئے ہیں۔ یہ لوگ ایئرپورٹ سے ایک بڑے ہوٹل میں منتقل ہو گئے لیکن ان کی نگرانی جاری رکھی گئی۔ اس ہوٹل کے مخصوص ویٹر کو ہٹا دیا گیا اور اس کی جگہ الیون گروپ کے ایک آدمی نے لے لی۔ جب ویٹر ان کے کمرے میں کھانا لے کر گیا تو اس نے وہ گفتگو سن لی جو یہ لوگ آپس میں کر رہے تھے۔ یہ گفتگو ایکریمی زبان میں ہو رہی تھی لیکن اس گفتگو کے درمیان ایک لفظ ایسا استعمال ہوا جو ایشیائی زبان کا تھا۔ چونکہ یہ آدمی پاکیشیا میں رہ چکا ہے اس لئے وہ اس لفظ کو سمجھتا ہے۔ یہ لفظ تھا "چائے" یعنی ٹی۔ اس کے اطلاع دینے پر ان کی خصوصی چیکنگ کے آرڈر کر دیئے گئے چنانچہ ریز

Scanned & PDF Copy By RFI

تھری سکس کیمرے استعمال کئے گئے تو معلوم ہوا کہ ان میں سے ایک عورت کے علاوہ باقی سب مرد ایشیائی ہیں۔ انہوں نے ایکریمی میک اپ کیا ہوا ہے۔ ان کیمروں نے جو تصویریں اتاریں ان کو جب مزید چیک کیا گیا تو عمران کا اصل چہرہ سامنے آگیا۔ اس طرح یہ بات حتمی طور پر طے ہو گئی کہ یہ عمران اور اس کے ساتھی ہیں"۔ کیپٹن کارٹر نے کہا تو کرنل ڈیوڈ بے اختیار اچھل پڑا۔

"اوہ۔ اوہ۔ ویری گڈ۔ رئیلی گڈ نیوز۔ پھر کیا کیا گروپ تھری نے"۔ کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

"وہ ابھی تک نگرانی کر رہے ہیں۔ انہوں نے رپورٹ بھیج کر ہدایات طلب کی ہیں"۔۔۔۔ کیپٹن کارٹر نے جواب دیا۔

"یہ عمران اور اس کے ساتھی یقیناً قبرص سے اسرائیل میں داخل ہوں گے۔ گروپ تھری سے کہہ دو کہ وہ کسی قسم کی مداخلت کئے بغیر صرف یہ چیک کرتا رہے کہ یہ لوگ کس طرح اسرائیل میں داخل ہونا چاہتے ہیں۔ اس کی اطلاع وہ فوراً دے گا تاکہ ہم اسرائیل کی سرزمین پر ان لوگوں کا استقبال موت کی صورت میں کر سکیں"۔ کرنل ڈیوڈ نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس سر۔ ویسے اگر آپ حکم دیں تو قبرص میں ہی انہیں موت کے گھاٹ اتارا جا سکتا ہے۔ گروپ تھری ان معاملات میں بیحد تیز ہے"۔ کیپٹن کارٹر نے کہا۔

"احمق تو نہیں ہو گئے۔ تم حملے کی بات کر رہے ہو۔ اگر انہیں ذرا سی بھنک بھی پڑ گئی تو وہ اس طرح غائب ہو جائیں گے جیسے گدھے کے سر سے سینگ۔ میں تو حیران ہوں کہ گروپ تھری نے انہیں چیک بھی کر لیا اور ابھی تک انہیں اس بارے میں معلوم نہیں ہو سکا۔ تم انہیں فوری کہہ دو کہ وہ مزید محتاط ہو جائیں۔ کسی قسم کی مداخلت نہ کریں۔ صرف اطلاع دیں کہ وہ کس ذریعے سے اور کب اسرائیل روانہ ہوتے ہیں"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس سر"۔۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اور جیسے ہی اطلاع ملے چاہے وہ آدھی رات کا وقت کیوں نہ ہو تم نے ایک لمحہ ضائع کئے بغیر مجھے رپورٹ دینی ہے"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

"یس سر"۔۔۔۔ کیپٹن کارٹر نے کہا تو کرنل ڈیوڈ نے رسیور رکھ دیا۔

"ہونہہ۔ تو اس بار وہ قبرص کے راستے داخل ہونا چاہتے ہیں لیکن اس بار وہ موت کے منہ میں داخل ہوں گے۔ یقینی موت کے منہ میں"۔ کرنل ڈیوڈ نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور ایک بار پھر اس کی نظریں میز پر رکھی ہوئی فائل پر جم گئیں۔ لیکن پھر اس نے فائل کو ایک جھٹکے سے بند کیا اور اسے اٹھا کر میز کی دراز میں اس طرح پھینکا جیسے وہ کوئی انتہائی فضول چیز ہو۔ اس کے ساتھ ہی اس نے میز کی آخری دراز کھولی اور اس میں سے شراب کی بھری ہوئی ایک بوتل نکالی۔ اس کا ڈھکن ہٹایا اور شراب کی بوتل منہ سے لگالی۔ بوتل میں موجود پوری

Scanned & PDF Copy By RFI

شراب جب اس کے حلق میں نیچے اتر گئی تو اس نے بوتل منہ سے ہٹائی اور اسے ایک طرف پڑی ہوئی ٹوکری کی طرف اچھال دیا۔ اسی لمحے ایک بار پھر فون کی گھنٹی بج اٹھی تو کرنل ڈیوڈ نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"——— کرنل ڈیوڈ نے تیز لہجے میں کہا۔

"کیپٹن مارک بول رہا ہوں جناب"——— دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔ لہجہ انتہائی پرجوش تھا۔

"یس۔ کیا بات ہے۔ بولو"۔ کرنل ڈیوڈ نے تیز لہجے میں کہا۔

"سر۔ گروپ ون نے عمران اور اس کے ساتھیوں کو ٹریس کر لیا ہے"۔ دوسری طرف سے کیپٹن مارک نے کہا تو کرنل ڈیوڈ بے اختیار اچھل پڑا۔

"گروپ ون نے۔ لیکن وہ تو مصر میں ڈیوٹی دے رہا ہے"۔ کرنل ڈیوڈ نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یس سر۔ اور عمران اور اس کے ساتھی مصر کے سرحدی شہر القیس کے ایک ہوٹل میں موجود ہیں"——— کیپٹن مارک نے کہا تو کرنل ڈیوڈ بے اختیار اچھل پڑا۔

"یہ کب کی رپورٹ ہے"——— کرنل ڈیوڈ نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا۔

"ابھی چند لمحے پہلے رپورٹ ملی ہے"——— کیپٹن مارک نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اس طرح معلوم ہوا۔ پوری تفصیل بتاؤ"——— کرنل ڈیوڈ نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"گروپ ون مصر کی طرف سے اسرائیل آنے والے تمام ممکنہ راستوں پر ڈیوٹی دے رہا ہے۔ القیس کے ہوائی اڈے پر ایکریمیا سے ایک فلائٹ پہنچی تو اس میں ایک عورت اور چار مردوں کا گروپ موجود تھا۔ وہ القیس کے ایک بڑے ہوٹل میں ٹھہرے۔ کاغذات کے لحاظ سے وہ سیاح تھے لیکن گروپ ون کو ان کے قدوقامت پر شک گزرا تھا چنانچہ انہوں نے ریز تھری سکس کیمرے استعمال کئے تو پتہ چلا کہ اس عورت کے علاوہ باقی چاروں مرد ایشیائی ہیں۔ وہ چاروں میک اپ میں ہیں۔ وہ اس وقت بھی اسی ہوٹل میں موجود ہیں"۔ کیپٹن مارک نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"لیکن ابھی گروپ تھری نے بھی رپورٹ دی ہے کہ قبرص کے دارالحکومت نکوشیا میں بھی ایک عورت اور چار مرد موجود ہیں۔ انہیں بھی ریز تھری سکس کیمروں سے چیک کیا گیا۔ وہ بھی عمران اور اس کے ساتھی ہیں اور اب تم کہہ رہے ہو کہ وہ القیس شہر میں موجود ہیں۔ اس کا کیا مطلب ہوا۔ کیا یہ مافوق الفطرت لوگ ہیں کہ بیک وقت دونوں جگہوں پر موجود ہیں"——— کرنل ڈیوڈ نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا۔

"میں کیا کہہ سکتا ہوں سر۔ رپورٹ تو یہی ہے کہ وہ عمران اور اس کے ساتھی ہیں۔ ان کے میک اپ چیک ہو چکے ہیں"۔ کیپٹن مارک

Scanned & PDF Copy By REI

نے جواب دیا۔

"تم گروپ ون سے کہہ دو کہ وہ ان کی نگرانی کریں۔ لیکن انتہائی محتاط انداز میں اور جب وہ وہاں سے اسرائیل کے لئے روانہ ہوں کسی بھی ذریعے سے تو وہ فوراً اطلاع دیں۔ سمجھ گئے ہو۔ فوراً اطلاع دیں تاکہ یہاں ان کی یقینی موت کا بندوبست کیا جا سکے"۔ کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

"یس سر"۔۔۔ دوسری طرف سے کیپٹن مارک نے جواب دیا تو کرنل ڈیوڈ نے جھلائے ہوئے انداز میں رسیور کریڈل پر پٹخ دیا۔

"نانسنس۔ ان سب کو اب خواب میں بھی عمران اور اس کے ساتھی نظر آنے لگ گئے ہیں۔ ہونہہ۔ کارکردگی کا رعب ڈالا جا رہا ہے۔ نانسنس"۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے انتہائی جھنجلائے ہوئے لہجے میں کہا اور پھر تقریباً دس منٹ بھی نہ گزرے تھے کہ فون کی گھنٹی ایک بار پھر بج اٹھی تو کرنل ڈیوڈ نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس۔ کرنل ڈیوڈ نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"کیپٹن جیمز بول رہا ہوں سر"۔۔۔ دوسری طرف سے کیپٹن جیمز کی آواز سنائی دی تو کرنل ڈیوڈ چونک پڑا۔

"کہیں تم نے بھی یہ اطلاع دینے کے لئے فون تو نہیں کیا کہ گروپ ٹو نے شام کے سرحدی شہر وینا میں عمران اور اس کے ساتھیوں کو ٹریس کر لیا ہے۔ وہ وہاں کے ہوٹل میں سیاحوں کے روپ میں موجود ہیں اور ریز تھری سکس کیمروں سے انہیں چیک کر لیا گیا

ہے"۔ کرنل ڈیوڈ نے انتہائی طنزیہ لہجے میں کہا۔

"یس سر۔ یہی رپورٹ دینی تھی سر۔ لیکن آپ کو تو پہلے ہی علم ہے سر۔ آپ کی معلومات حیرت انگیز ہیں سر"۔۔۔ دوسری طرف سے کیپٹن جیمز نے کہا تو کرنل ڈیوڈ کا دل چاہا کہ اٹھ کر دیوار میں ٹکریں مارنی شروع کر دے۔

"میری معلومات کو گولی مارو۔ ابھی تم سے پہلے گروپ تھری اور گروپ ون بھی یہی رپورٹ دے چکے ہیں۔ گروپ تھری کی رپورٹ کے مطابق عمران اور اس کے ساتھی نکوشیا میں موجود ہیں۔ گروپ ون کی رپورٹ کے مطابق مصر کے سرحدی شہر القیس میں اور اب تمہاری رپورٹ کے مطابق شام کے سرحدی شہر وینا میں۔ میرا خیال ہے کہ اب مجھے مینٹل ہسپتال میں داخل ہو جانا چاہئے"۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے انتہائی جھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"یہ کیسے ممکن ہے باس کہ یہ وہاں بھی ہوں"۔۔۔ کیپٹن جیمز نے کہا۔

"ممکن نہیں ہے ناں۔ تم بھی جانتے ہو ناں اسے"۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے چیختے ہوئے کہا۔

"یس سر۔ یہ ممکن ہی نہیں ہے۔ گروپ تھری اور گروپ ون دونوں کی رپورٹیں غلط ہیں سر۔ یہ لوگ وینا میں ہی موجود ہیں سر"۔ کیپٹن جیمز نے کہا۔

"اس لئے کہ تمہارے گروپ ٹو کی یہی رپورٹ ہے۔ یہی کہنا

Scanned & PDF Copy By RFI

چاہتے ہو ناں۔ جبکہ کیپٹن کارٹر اور کیپٹن مارک دونوں کا بھی یہی اصرار ہے کہ وہ وہیں موجود ہیں جہاں وہ کہہ رہے ہیں۔ اب مجھے بتاؤ کہ میں کیا کروں"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے میز پر مکہ مارتے ہوئے چیخ کر کہا۔

"میں کیا کہہ سکتا ہوں سر۔ آپ باس ہیں"۔۔۔۔ کیپٹن جیمز نے اس بار سہمے ہوئے لہجے میں کہا۔

"ٹھیک ہے۔ ان کی نگرانی کرو اور جب وہ اسرائیل کے لئے روانہ ہوں تو مجھے اطلاع دو"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے چیختے ہوئے کہا اور رسیور کریڈل پر پٹخ کر اس نے دونوں ہاتھوں سے اپنا سر پکڑ لیا۔ اسے واقعی یہی محسوس ہو رہا تھا جیسے وہ پاگل ہو گیا ہے۔

"تین گروپ بھیجے تھے۔ تینوں نے عمران اور اس کے ساتھیوں کو ٹریس کر لیا۔ اگر چار پانچ اور گروپ بھی بھیجے ہوتے تو وہ بھی انہیں ٹریس کر لیتے۔ نانسنس"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور ابھی وہ ذہنی طور پر پوری طرح سنبھلا بھی نہ تھا کہ فون کی گھنٹی پھر بج اٹھی اور کرنل ڈیوڈ نے رسیور اٹھا لیا۔

"یس"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے غراتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"سر۔ بلیک ماسک کے کرنل رچرڈ آپ سے بات کرنا چاہتے ہیں"۔۔۔۔ دوسری طرف سے پی اے کی آواز سنائی دی۔

"کرنل رچرڈ۔ اسے کیا ہو گیا ہے کیا اسے بھی پہاڑیوں پر تو عمران نظر نہیں آ گیا"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے جھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"کیا فرمایا ہے سر آپ نے"۔۔۔۔ دوسری طرف سے پی اے کی

حیرت بھری آواز سنائی دی۔

"بات کراؤ نانسنس۔ فرمانا کیا ہے میں نے"۔ کرنل ڈیوڈ نے جھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"ہیلو۔ کرنل رچرڈ بول رہا ہوں"۔۔۔۔ چند لمحوں بعد کرنل رچرڈ کی آواز سنائی دی۔

"یس۔ کرنل ڈیوڈ بول رہا ہوں"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"عمران اور اس کے ساتھیوں کے بارے میں کوئی اطلاع"۔ کرنل رچرڈ نے کہا۔

"ایک اطلاع۔ اطلاعات کہیں کرنل رچرڈ اطلاعات"۔ کرنل ڈیوڈ نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"اطلاعات۔ کیا مطلب ہے۔ میں سمجھا نہیں آپ کی بات"۔ دوسری طرف سے کرنل رچرڈ کی حیرت بھری آواز سنائی دی۔

"میں نے اسرائیل کو آنے والے تین راستوں پر چیکنگ گروپ بھیجے تھے ایک گروپ قبرص' دوسرا مصر کے سرحدی شہر القیس اور تیسرا گروپ شام کے سرحدی شہر وینا۔ تاکہ اگر عمران اور اس کے ساتھی ان علاقوں سے اسرائیل آئیں تو ان کو پہلے ہی مارک کیا جا سکے"۔ کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

"اوہ۔ ویری گڈ کرنل ڈیوڈ۔ آپ نے واقعی بے مثال ذہانت سے کام لیا ہے۔ ویری گڈ پلاننگ"۔۔۔۔ کرنل رچرڈ نے کہا۔

"اب اس ذہانت کا انجام بھی سن لو۔ دس دس منٹ کے وقفے سے تینوں گروپس نے رپورٹ دی ہے کہ عمران اور اس کے ساتھیوں کو انہوں نے چیک کر لیا ہے"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

"کیا۔ کیا مطلب۔ یعنی تینوں جگہوں پر۔ یہ کیسے ممکن ہے"۔ کرنل رچرڈ کی انتہائی حیرت بھری آواز سنائی دی۔

"ہاں اور تینوں گروپ بضد ہیں کہ عمران اور اس کے ساتھی اس جگہ پر موجود ہیں جہاں وہ چیکنگ کر رہے ہیں"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ اب کرنل رچرڈ سے لطف لے کر بات کر رہا تھا۔

"انہیں شک پڑا ہو گا۔ اندازہ ہو گا اور اندازہ غلط بھی ہو سکتا ہے"۔ کرنل رچرڈ نے کہا۔

"اندازہ نہیں۔ کنفرم بات۔ کیونکہ تینوں گروپس کے پاس انتہائی جدید ترین کیمرے ہیں۔ ریز تھرٹی سکس کیمرے۔ ایسے کیمرے جو ہر قسم کے میک اپ کے بغیر اصل چہروں کی تصویر کھینچ لیتے ہیں اور سب جگہوں پر کیمروں نے عمران اور اس کے ساتھیوں کی تصویریں کھینچی ہیں"۔ کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

"کیا مطلب۔ کیا آپ یہ کہنا چاہتے ہیں کہ یہ لوگ مافوق الفطرت ہیں کہ یہ بیک وقت قبرص میں بھی موجود ہیں۔ مصر میں بھی اور شام میں بھی"۔۔۔۔ کرنل رچرڈ کے لہجے میں بے پناہ حیرت تھی۔

"میں نہیں کہنا چاہتا۔ گروپ اور کیمروں کی تصویریں کہہ رہی ہیں اور مجھے یقین ہے کہ ابھی تل ابیب کے ائیرپورٹ سے۔ بندرگاہ سے اور سرحدی پہاڑیوں سے، سب اطراف سے جہاں جہاں بھی عمران اور اس کے ساتھیوں کی چیکنگ ہو رہی ہے، یہی رپورٹ آئے گی اور سب نے اپنی اپنی جگہ عمران اور اس کے ساتھیوں کو ٹریس کر لیا ہے"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

"حیرت ہے۔ انتہائی حیرت۔ اس کا کیا مطلب ہوا۔ اگر یہ درست ہے تو اس کا مطلب ہے کہ عمران اور اس کے ساتھیوں نے باقاعدہ ہمیں ڈاج دینے کے لئے کھیل کھیلا ہے کہ نقلی آدمی دو جگہوں پر بھیج دیئے ہیں"۔۔۔۔ کرنل رچرڈ کی انتہائی حیرت بھری آواز سنائی دی۔

"نقلی تو وہ تب ہوتے، جب وہ اصل چہروں میں ہوتے اور کیمرے رپورٹ دیتے کہ وہ میک اپ میں ہیں۔ وہ تو میک اپ میں ہیں جبکہ کیمرے ان کے اصل چہروں کی رپورٹیں دے رہے ہیں"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے کہا۔ اب اسے باقاعدہ اس گفتگو میں لطف آنے لگ گیا تھا کیونکہ جیسے جیسے کرنل رچرڈ کی حیرت بڑھتی جا رہی تھی ویسے ویسے کرنل ڈیوڈ کی جھلاہٹ ختم ہوتی جا رہی تھی اور اسے لطف آنے لگ گیا تھا۔

"اوہ ہاں۔ واقعی اس پہلو کا تو مجھے خیال ہی نہیں آیا تھا۔ لیکن پھر یہ کیا مطلب ہوا۔ میری سمجھ میں تو کچھ نہیں آ رہا"۔۔۔۔ کرنل رچرڈ نے ایک لحاظ سے اپنی شکست تسلیم کرتے ہوئے کہا۔

"آ بھی نہیں سکتا۔ کیونکہ خود میری سمجھ میں نہیں آ رہا اور جب میری سمجھ میں نہ آ رہا ہو تو پھر تمہاری سمجھ میں کیسے آ سکتا ہے۔ لیکن

Scanned & PDF Copy By RFI

تم نے کال کیوں کی ہے۔ تمہاری ڈیوٹی تو صدر صاحب نے لیبارٹری کے اندر لگائی تھی۔ کہیں وہاں تو عمران اپنے ساتھیوں سمیت نہیں پہنچ گیا"۔ کرنل ڈیوڈ نے کہا تو کرنل رچرڈ بے اختیار ہنس پڑا۔

"میری ڈیوٹی تو لیبارٹری میں ہی ہے۔ لیکن مجھے معلوم تو ہو کہ عمران اور اس کے ساتھیوں کا کیا ہو رہا ہے"۔۔۔۔ کرنل رچرڈ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تمہارا مطلب ہے کہ اب میں تمہیں ساتھ ساتھ رپورٹ دیتا رہوں۔ اب میں اسی کام کے لئے رہ گیا ہوں۔ ایک تو تم لوگوں کے ساتھ یہی مصیبت ہے کہ ذرا سا تمہیں منہ لگا لو تو تم سر چڑھ جاتے ہو"۔ کرنل ڈیوڈ نے چیختے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور کریڈل پر پٹخ دیا۔

"اسی لمحے دروازے پر دستک کی آواز سنائی دی تو کرنل ڈیوڈ بے اختیار چونک پڑا۔

"یس کم ان"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے کہا۔ دوسرے لمحے دروازہ کھلا اور ایک نوجوان اندر داخل ہوا۔

"لیری تم اور یہاں۔ کیا بات ہے"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے نوجوان کو دیکھتے ہی حیرت بھرے لہجے میں کہا کیونکہ لیری پریذیڈنٹ ہاؤس میں کام کرتا تھا اور وہ کرنل ڈیوڈ کا مخبر بھی تھا۔

"باس۔ ایک اہم بات بتانے آیا ہوں۔ یہ فون پر کرنے والی بات نہیں تھی"۔۔۔۔ لیری نے کہا تو کرنل ڈیوڈ نے بے اختیار ہونٹ بھینچ

لئے۔

"بیٹھو۔ بولو کیا بات ہے"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

"آپ کسی ڈومیری کو جانتے ہیں"۔۔۔۔ لیری نے میز کی طرف کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"ڈومیری۔ کیا مطلب۔ کون ڈومیری۔ یہ تم نے کیا پہیلیاں بجھوانا شروع کر دی ہیں۔ کیا اس کام کے لئے تمہیں میں ہی نظر آیا ہوں"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے جھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"باس۔ میں نے اس لئے پوچھا ہے کہ اگر آپ اسے جانتے ہیں تو پھر مجھے تفصیل بتانے کی ضرورت نہیں ہے"۔۔۔۔ لیری نے کہا۔

"کون ہے وہ۔ مرد ہے۔ عورت ہے۔ جانور ہے۔ الو ہے۔ گدھا ہے۔ کون ہے یہ"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

"یہ خاتون سیکرٹ ایجنٹ ہے اور صدر صاحب نے اسے عمران اور اس کے ساتھیوں کے خلاف مشن سونپا ہے"۔۔۔۔ لیری نے کہا تو کرنل ڈیوڈ بے اختیار چونک پڑا۔

"کیا کہہ رہے ہو۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ کون ہے یہ ڈومیری"۔ کرنل ڈیوڈ نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یہی بتانے تو حاضر ہوا ہوں باس۔ آپ صدر صاحب سے ملنے تشریف لے گئے تو اس وقت یہ محترمہ گیسٹ ہاؤس میں موجود تھی۔ نوجوان لڑکی ہے۔ پھر صدر صاحب نے آپ کے واپس جانے کے فوراً بعد اسے کال کر لیا۔ اس پر میں چونکا اور میں نے سپیشل چیکنگ کی تو

Scanned & PDF Copy By RFI

مجھے معلوم ہوا کہ ان محترمہ کا تعلق کارمن سے ہے اور لارڈ پیٹر کی تنظیم سے متعلق ہے اور صدر صاحب نے اسے عمران اور اس کے ساتھیوں کے خلاف مشن سونپا ہے تو ڈومیری نے باقاعدہ شرط لگا دی"۔۔۔۔ لیری نے کہا۔

"کیسی شرط۔ پوری تفصیل بتاؤ"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا تو لیری نے تقریباً وہ تمام گفتگو دوہرا دی جو صدر اور ڈومیری کے درمیان ہوئی تھی۔

"ہونہہ۔ تو یہ کل کی لونڈی اب عمران اور اس کے ساتھیوں کا مقابلہ کرے گی"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

"وہ بہت تیز لڑکی ہے باس۔ اس نے جو باتیں کی ہیں اس سے میں نے اندازہ لگایا ہے کہ اس کی پلاننگ یہ ہے کہ عمران سے دوستی کر کے وہ اسے ختم کرنا چاہتی ہے"۔۔۔۔ لیری نے کہا۔

"وہ انتہائی احمق عورت ہے۔ عمران اس ٹائپ کا آدمی نہیں ہے۔ بہرحال جو کرے گی سو بھگتے گی۔ تم جاؤ"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے کہا اور لیری اٹھا اور سلام کر کے واپس مڑ گیا۔

"ہونہہ۔ صدر صاحب کا بس نہیں چل رہا کہ جا کر خود عمران کی گردن دبا لیں"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر اچانک ایک خیال کے آتے ہی وہ بے اختیار چونک پڑا۔ اس نے تیزی سے فون کی طرف ہاتھ بڑھایا۔ فون پیس کے نیچے لگا ہوا بٹن پریس کر کے اس نے فون کو ڈائریکٹ کیا اور پھر رسیور اٹھا کر اس نے تیزی سے نمبر

ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"یس۔ انتھونی بول رہا ہوں"۔۔۔۔ رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"کرنل ڈیوڈ۔ چیف آف۔ جی پی فائیو"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے تیز لہجے میں کہا۔

"اوہ یس باس۔ حکم باس"۔۔۔۔ دوسری طرف سے بولنے والے نے انتہائی مودبانہ لہجے میں کہا۔

"تم نے ایک بار کسی لارڈ پیٹر کا ذکر کیا تھا جو کارمن میں بہت بڑی حیثیت کا مالک ہے"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

"یس باس۔ لارڈ پیٹر کارمن کا بہت بڑا آدمی ہے"۔۔۔۔ انتھونی نے جواب دیا۔

"کیا کرتا ہے وہ۔ کیا دھندہ ہے اس کا"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

"باس۔ ویسے تو پورے کارمن میں روز ریسٹورنٹ، روز ہوٹل اور روز گیم کلبوں کا جال پھیلا ہوا ہے جو سب لارڈ پیٹر کی ملکیت ہیں لیکن وہ انتہائی حساس ترین اسلحے کا ڈیلر ہے"۔۔۔۔ انتھونی نے کہا تو کرنل ڈیوڈ چونک پڑا۔

"حساس ترین اسلحے کا ڈیلر۔ کیا مطلب"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

"باس۔ انتہائی حساس اور اہم اسلحہ جو کارمن کی خفیہ لیبارٹریوں اور فیکٹریوں میں تیار ہوتا ہے۔ سرکاری یا غیر سرکاری طور پر۔ لارڈ پیٹر ایسے اسلحے کے فارمولے اور نمونے اسرائیلی حکومت کو سپلائی کرتا

Scanned & PDF Copy By RFI

ہے وہاں سے چوری کرا کر یا دولت کے ذریعے چرا کر"—— انتھونی نے کہا۔

"اوہ۔ تو یہ بات ہے۔ پھر تو وہ حکومت اسرائیل کا اہم ترین آدمی ہوا"—— کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

"یس باس"—— دوسری طرف سے انتھونی نے جواب دیا۔

"اس نے سیکرٹ ایجنٹوں کا بھی کوئی گروپ بنایا ہوا ہے"۔ کرنل ڈیوڈ نے پوچھا۔

"یس باس۔ پوری تنظیم ہے جس کا نام ریڈ روز ہے۔ اس کی سربراہ ایک نوجوان لڑکی ڈومیری ہے"—— انتھونی نے کہا۔

"کیا تم اس لارڈ اور ڈومیری سے ذاتی طور پر واقف ہو"۔ کرنل ڈیوڈ نے پوچھا۔

"یس باس۔ جی پی فائیو میں شفٹ ہونے سے پہلے میں ریڈ روز کے ساتھ ہی کام کرتا تھا"—— انتھونی نے جواب دیا۔

"یہ ڈومیری مجھے کاٹنے کی کوشش کر رہی ہے جبکہ میں چاہتا ہوں کہ اس چڑیا کے اڑنے سے پہلے ہی پر کاٹ دوں۔ بولو کس طرح کٹ سکتے ہیں اس کے پر"—— کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

"کیا مطلب باس۔ میں سمجھا نہیں آپ کی بات"—— انتھونی نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"تم میرے دفتر میں موجود ہوتے تو میں تمہارے سر پر دس جوتے مار کر تمہیں مطلب سمجھا دیتا نانسنس۔ اس کا مطلب ہے کہ میں جو

بات کروں، پہلے اس کا مطلب سمجھاؤ۔ میں کہہ رہا ہوں کہ وہ ڈومیری میرے مقابلے پر کام کر رہی ہے اور میں نہیں چاہتا کہ وہ کام کرے"۔ کرنل ڈیوڈ نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"لیکن باس۔ وہ تو کارمن میں کام کرتی ہے جبکہ جی پی فائیو اسرائیل میں کام کرتی ہے۔ پھر وہ کیسے آپ کے مقابلے میں کام کر سکتی ہے"—— انتھونی نے جواب دیا۔

"تم نہیں سمجھ سکتے۔ تم احمق آدمی ہو۔ انتہائی احمق"۔ کرنل ڈیوڈ نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا اور رسیور کریڈل پر پٹخ دیا۔

"نانسنس۔ احمق۔ نجانے کون احمق لوگ ہیں جو ایسے بیوقوفوں کو بھرتی کر لیتے ہیں"—— کرنل ڈیوڈ نے غصے کی شدت سے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔ اس کا چہرہ ٹماٹر کی طرح سرخ ہو رہا تھا کہ انٹرکام کی گھنٹی بج اٹھی۔

"کیا مصیبت ہے۔ کیا اب میں ہی رہ گیا ہوں اس کام کے لئے"۔ کرنل ڈیوڈ نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"—— کرنل ڈیوڈ نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا۔

"باس۔ میجر براؤن آپ سے فوری ملاقات چاہتے ہیں"۔ دوسری طرف سے اس کے پی اے کی سہمی ہوئی آواز سنائی دی۔

"میجر براؤن۔ لیکن وہ تو ایکریمیا گیا ہوا تھا"—— کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

"یس باس۔ لیکن اس وقت وہ ہیڈ کوارٹر میں موجود ہیں"۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ٹھیک ہے۔ بھیجو اسے"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"اچھا ہوا براؤن آ گیا۔ مجھے اب اس کی ضرورت بھی محسوس ہو رہی تھی"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے رسیور رکھ کر بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

تھوڑی دیر بعد دروازہ کھلا اور ایک درمیانے اور چھریرے بدن کا نوجوان اندر داخل ہوا۔ اس کا چہرہ دریائی گھوڑے کی طرح لمبا تھا لیکن اس کی آنکھوں میں تیز چمک تھی۔ ٹھوڑی کی مخصوص ساخت بتا رہی تھی کہ وہ انتہائی خوشامدانہ انداز میں بات کرنے والا آدمی ہے۔ نوجوان نے اندر داخل ہوتے ہی فوجی انداز میں سیلوٹ کیا۔

"آؤ میجر براؤن۔ اچھا ہوا تم خود آ گئے۔ ورنہ میں سوچ ہی رہا تھا کہ تمہیں بلواؤں۔ آؤ بیٹھو"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے سلام کا جواب دیتے ہوئے کہا۔

"باس آپ یقین کریں کہ ایکریمیا میں دو ماہ گزارنے میرے لئے انتہائی کٹھن ہو گئے حالانکہ جناب ایکریمیا میں بڑے بڑے افسر ہیں۔ لیکن جناب آپ کی ذہانت۔ آپ جیسا جاہ و جلال۔ آپ جیسا رعب و دبدبہ میں نے وہاں کسی میں نہیں دیکھا"۔۔۔۔ میجر براؤن نے انتہائی خوشامدانہ لہجے میں کہا تو کرنل ڈیوڈ کا چہرہ بے اختیار کھل اٹھا۔

"لیکن تمہارا کورس تو ابھی رہتا تھا۔ پھر تم پہلے کیسے آ گئے"۔ کرنل ڈیوڈ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"باس۔ وہ کورس مکمل ہو گیا اور میں واپس آ گیا ہوں۔ اور باس یہاں آتے ہی مجھے معلوم ہوا کہ پاکیشیائی ایجنٹ عمران اور اس کے ساتھیوں کے خلاف آپ مشن مکمل کر رہے ہیں تو مجھے بڑی خوشی ہوئی سر۔ کیونکہ مجھے یقین ہے سر کہ آپ اس مشن میں سو فیصد کامیاب رہیں گے"۔۔۔۔ میجر براؤن نے کہا۔

"تمہاری سوچ اچھی ہے میجر براؤن۔ لیکن اس بار صدر صاحب کو نجانے کیا ہو گیا ہے کہ وہ ہرا یرا غیرا نتھو خیرا کو عمران کے خلاف مشن دیتے چلے آ رہے ہیں۔ پہلے بلیک ماسک کے کرنل رچرڈ اور ملٹری انٹیلی جنس کے کرنل شیفرڈ کیا کم تھے کہ اب انہوں نے کارمن کی ایک نوجوان لڑکی کو بھی یہ مشن سونپ دیا ہے۔ میں سوچ رہا ہوں کہ صدر صاحب کو فون کر کے کہہ دوں کہ پہلے آپ ان سب کو اچھی طرح لڑا لیں جب ان کا خاتمہ ہو جائے تو پھر مجھے کہیں۔ لیکن۔۔۔۔" کرنل ڈیوڈ نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"کرنل رچرڈ اور کرنل شیفرڈ بھی اس مشن پر کام کر رہے ہیں سر"۔ میجر براؤن نے حیران ہو کر کہا۔

"جب میں نے ابھی خود تمہیں بتایا ہے کہ تو پھر تم نے سوال کیوں پوچھا۔ کیا میں غلط کہہ رہا ہوں۔ جھوٹ بول رہا ہوں۔ بکواس کر رہا ہوں"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ کی ذہنی رو یکلخت پلٹ گئی۔ اس لئے اس کے لہجے میں یکلخت غصہ عود کر آیا تھا۔

"سوری باس۔ میرا یہ مطلب نہ تھا بلکہ میں تو اس لئے حیران ہو رہا تھا کہ صدر صاحب تو آپ کی صلاحیتوں کے بیحد مداح ہیں پھر وہ آپ کی موجودگی میں کیسے دوسروں کو مشن دے سکتے ہیں"۔۔۔۔ میجر براؤن نے فوراً ہی سہمے ہوئے لہجے میں کہا۔

"اسی بات پر تو مجھے حیرت ہو رہی ہے۔ ادھر عمران کی طرف سے بھی اس بار عجیب رپورٹیں مل رہی ہیں۔ وہ نکوشیا میں بھی موجود ہے۔ اتیس میں بھی اور ویتا میں بھی۔ اس بار تو میرا خیال ہے کہ سب کے ہی دماغ خراب ہو رہے ہیں"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

"نکوشیا میں۔ مگر باس۔ میں تو یہاں آنے سے پہلے نکوشیا میں رکا تھا وہاں کیپٹن گراہم کی مجھ سے ملاقات ہوئی تھی۔ اس نے بتایا تھا کہ انہیں ابھی تک عمران اور اس کے ساتھیوں کے بارے میں کوئی معلومات نہیں مل سکیں"۔۔۔۔ میجر براؤن نے کہا۔

"کب کی بات ہے"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے چونک کر کہا۔

"ایک گھنٹہ پہلے کی باس۔ میں خصوصی چارٹرڈ ہیلی کاپٹر پر آیا ہوں اور نکوشیا سے سیدھا ہیڈکوارٹر ہی پہنچا ہوں"۔۔۔۔ میجر براؤن نے کہا۔

"کیا کہہ رہے ہو۔ مجھے کیپٹن کارٹر نے خود فون پر کہا ہے کہ گروپ تھری نے نکوشیا میں عمران اور اس کے ساتھیوں کو مارک کیا ہے اور ریز تھری سکس کیمروں سے ان کی تصویریں کھینچی ہیں"۔ کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

Scanned & PDF Copy By RFI

"لیکن مجھے تو اس نے کوئی ایسی بات نہیں بتائی۔ اگر آپ اجازت دیں تو میں براہ راست کیپٹن گراہم سے بات کروں"۔ میجر براؤن نے کہا۔

"ہاں ابھی کرو اور میرے سامنے کرو۔ کیا چکر چل رہا ہے"۔ کرنل ڈیوڈ نے کہا تو میجر براؤن نے جلدی سے جیب میں ہاتھ ڈالا اور ایک چھوٹا سا لیکن انتہائی جدید ساخت کا ٹرانسمیٹر نکالا اور اس پر فریکونسی ایڈجسٹ کرنے لگا۔ فریکونسی ایڈجسٹ کرنے کے بعد اس نے اس کا بٹن آن کر دیا۔

"ہیلو ہیلو میجر براؤن کالنگ۔ اوور"۔۔۔۔ میجر براؤن نے بار بار کال دیتے ہوئے کہا۔ اب اس کا خوشامدانہ لہجہ یکسر تحکمانہ رنگ میں تبدیل ہو گیا تھا۔

"یس کیپٹن گراہم اٹنڈنگ یو۔ اوور"۔۔۔۔ چند لمحوں بعد ایک مودبانہ آواز سنائی دی۔

"کیپٹن گراہم۔ تم نے اپنے ہیڈکوارٹر انچارج کیپٹن کارٹر کو اطلاع دی ہے کہ تم نے عمران اور اس کے ساتھیوں کا کھوج لگا لیا ہے۔ اوور"۔۔۔۔ کیپٹن گراہم نے کہا۔

"نہیں سر۔ میں نے تو ایسی کوئی اطلاع نہیں دی اور نہ ہی عمران اور اس کے ساتھیوں کا ابھی تک نکوشیا میں کھوج لگ سکا ہے۔ میں نے آپ کو بھی رپورٹ دی تھی کہ ہم پوری طرح چوکنا ہیں۔ اوور"۔ کیپٹن گراہم نے کہا۔

Scanned & PDF Copy By RFI

"لیکن کیپٹن کارٹر نے چیف کرنل ڈیوڈ کو اطلاع دی ہے کہ تم نے اسے رپورٹ دی ہے کہ تم نے نکوشیا میں عمران اور اس کے ساتھیوں کا کھوج لگا لیا ہے۔ اوور"۔۔۔ میجر براؤن نے کہا۔

"نہیں سر۔ میں نے تو ایسی کوئی رپورٹ نہیں دی۔ اوور"۔ کیپٹن گراہم نے کہا۔

"اوکے۔ اوور اینڈ آل"۔۔۔ میجر براؤن نے کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

"یہ کیا مطلب ہوا۔ یہ کیا چکر ہے۔ کیا اس کیپٹن کارٹر کے کان بجنے لگ گئے ہیں"۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے غصے کی شدت سے کانپتے ہوئے لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ہاتھ بڑھا کر انٹرکام کا رسیور اٹھایا اور ایک نمبر پریس کر دیا۔

"یس باس"۔۔۔ دوسری طرف سے پی اے کی مودبانہ آواز سنائی دی۔

"کیپٹن کارٹر سے بات کراؤ فوراً"۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

"یس سر"۔۔۔ پی اے نے جواب دیا اور کرنل ڈیوڈ نے رسیور رکھ دیا۔ چند لمحوں بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی تو کرنل ڈیوڈ نے رسیور اٹھا لیا۔

"ہیلو سر۔ میں کیپٹن کارٹر بول رہا ہوں سر"۔۔۔ کیپٹن کارٹر کی آواز سنائی دی۔

"ابھی تم نے مجھے رپورٹ دی ہے کہ گروپ تھری نے نکوشیا میں

عمران اور اس کے ساتھیوں کا کھوج لگا لیا ہے بلکہ ریز تھرٹی سکس کیمروں سے ان کی تصویریں بھی کھینچ لی ہیں"۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس سر"۔۔۔ کیپٹن کارٹن نے جواب دیا۔

"لیکن کیپٹن گراہم نے ابھی میجر براؤن کو بتایا ہے کہ اس نے تمہیں ایسی کوئی رپورٹ نہیں دی"۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

"سر۔ وہ جھوٹ بول رہا ہے۔ سر اس کی کال کی ٹیپ موجود ہے سر۔ اور میں نے آپ کے حکم پر اسے نگرانی کا حکم دیا ہے۔ وہ ٹیپ بھی موجود ہے سر"۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"دونوں ٹیپ لے کر میرے دفتر میں آؤ"۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے کہا اور رسیور کریڈل پر پٹخ دیا۔

"یہ سب آخر کیا ہو رہا ہے۔ القیس میں گروپ ون کے انچارج سے بات کرو۔ اس نے بھی تو ایسی ہی رپورٹ دی ہے"۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے کہا تو میجر براؤن نے تیزی سے ٹرانسمیٹر پر فریکونسی ایڈجسٹ کرنی شروع کر دی۔ لیکن جب وہاں کے انچارج نے بھی ایسی رپورٹ سے لاعلمی ظاہر کی تو کرنل ڈیوڈ کا چہرہ دیکھنے والا ہو گیا۔ پھر اس کے کہنے پر جب میجر براؤن نے ویٹا میں گروپ ٹو کے انچارج سے بات کی تو وہاں سے بھی یہی رپورٹ ملی۔ اب تو کرنل ڈیوڈ کی آنکھیں پھٹنے کے قریب ہو گئیں۔ اسی لمحے دروازہ کھلا اور ایک نوجوان اندر داخل ہوا۔ اس کے ہاتھ میں مائیکرو ٹیپس موجود تھیں۔ یہ کارٹر تھا۔ اس نے

Scanned & PDF Copy By RFI

اندر داخل ہو کر فوجی انداز میں سیلوٹ کیا۔

"کیپٹن کارٹر۔ یہ سب کیا ہو رہا ہے۔ کیا میں پاگل ہو گیا ہوں یا تم سب پاگل ہو گئے ہو۔ تم نے رپورٹ دی۔ پھر کیپٹن مارک نے رپورٹ دی۔ پھر کیپٹن جیمز نے رپورٹ دی۔ لیکن اب ان تینوں گروپس کے انچارج صاف انکاری ہیں۔ یہ سب آخر کیا ہو رہا ہے"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے کیپٹن کارٹر سے مخاطب ہو کر کہا۔

"سر آپ ٹیپ سن لیں"۔۔۔۔ کیپٹن کارٹر نے کہا۔

"سنواؤ"۔ میجر براؤن نے کہا تو کیپٹن کارٹر نے ٹیپیں میز پر رکھیں اور مڑ کر دیوار میں نصب ایک الماری کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے الماری کھولی۔ اس میں موجود ایک جدید ساخت کا مائیکرو ٹیپ ریکارڈر نکالا اور الماری بند کر کے واپس مڑا۔ اس نے مائیکرو ٹیپ ریکارڈر میز پر رکھا اور ایک ٹیپ اٹھا کر اس نے اس میں ایڈ جسٹ کی اور پھر اسے آن کر دیا۔

"ہیلو ہیلو۔ کیپٹن گراہم بول رہا ہوں"۔۔۔۔ کیپٹن گراہم کی آواز سنائی دی۔

"یس۔ کیپٹن کارٹر بول رہا ہوں۔ کیا پورٹ ہے"۔۔۔۔ کیپٹن کارٹر کی آواز سنائی دی۔

"باس ہم نے عمران اور اس کے ساتھیوں کا کھوج نکال لیا ہے"۔ کیپٹن گراہم کی جو شیلی آواز سنائی دی اور پھر اس نے وہی رپورٹ دینی شروع کر دی جو کیپٹن کارٹر، کرنل ڈیوڈ کو دے چکا تھا۔

"یہ تو کیپٹن گراہم کی ہی رپورٹ ہے۔ یہ آخر چکر کیا ہے"۔ کرنل ڈیوڈ نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"باس۔ میں یہ آواز پہچان گیا ہوں۔ یہ آواز کیپٹن گراہم کی نہیں ہے۔ یہ بلیک ماسک کے کیپٹن پاؤل کی آواز ہے۔ وہ کیپٹن گراہم کی آواز کی نقل کر کے بول رہا ہے"۔۔۔۔ میجر براؤن نے کہا تو کرنل ڈیوڈ اور کیپٹن کارٹر دونوں بے اختیار اچھل پڑے۔

"یہ۔ یہ۔ تم کس بنیاد پر کہہ رہے ہو۔ آواز تو کیپٹن گراہم کی ہی ہے"۔ کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

"جناب۔ یہ کیپٹن گراہم نہیں ہے بلکہ کیپٹن پاؤل کی آواز ہے۔ میں اس کی آواز کو اچھی طرح پہچانتا ہوں۔ وہ اور میں دس سال تک ملٹری انٹیلی جنس میں اکٹھے رہے ہیں جناب۔ اس کی گردن کے اندر سے ایک اور مخصوص آواز آتی ہے۔ یہ اس کے گلے کے ٹانسلز میں ایک مخصوص خرابی کی وجہ سے ہے اور ویسے بھی اسے آواز کی نقل کرنے کا شوق ہے بلکہ یہ اس کی ہابی ہے۔ میں ابھی اس کا ثبوت بھی دے سکتا ہوں"۔۔۔۔ میجر براؤن نے اپنی بات پر اصرار کرتے ہوئے کہا۔

"کیا ثبوت ہے"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"کیپٹن کارٹر۔ ہیڈ کوارٹر کے آپریشن روم کے انچارج کیپٹن سٹام کو بلاؤ اور اسے کہو کہ کمپیوٹرائزڈ وائس چیکر بھی لے آئے"۔ میجر براؤن نے کہا تو کیپٹن کارٹر تیزی سے مڑ کر کمرے سے باہر چلا گیا۔

Scanned & PDF Copy By RFI

"اگر یہ آواز واقعی کیپٹن پاڈل کی ہے تو کیا الیس اور وینا سے بھی اس نے کال کی ہے۔ لیکن یہ کیسے ممکن ہے کہ اسے یہ سب کچھ ان گروپوں کے متعلق بھی معلوم ہو"۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

"باس۔ اس کا مطلب ہے کہ بلیک ماسک کے مخبر ہمارے ہیڈ کوارٹر میں موجود ہیں انہیں ٹریس کرنا پڑے گا"۔۔۔ میجر براؤن نے کہا تو کرنل ڈیوڈ نے بے اختیار دونوں ہاتھوں سے سر پکڑ لیا۔ تھوڑی دیر بعد دروازہ کھلا اور کیپٹن کارٹر کے ساتھ ایک ادھیڑ عمر آدمی اندر داخل ہوا۔ اس نے دونوں ہاتھوں پر ایک بڑی مستطیل نما مشین اٹھائی ہوئی تھی جو اس نے میز پر رکھی اور پھر فوجی سیلوٹ کر دیا۔

"کیپٹن شام۔ تمہاری لائبریری میں کیپٹن گراہم کی آواز ہے"۔ میجر براؤن نے پوچھا۔

"یس سر"۔۔۔ آنے والے نے کہا۔

"اور بلیک ماسک کے کیپٹن پاڈل کی"۔۔۔ میجر براؤن نے پوچھا۔

"یس سر"۔۔۔ کیپٹن شام نے جواب دیا۔

"او کے۔ پہلے اس ٹیپ میں موجود آواز کو کمپیوٹر میں چیک کر کے بتاؤ کہ کیا یہ آواز کیپٹن گراہم کی ہے یا نہیں۔ اور اگر نہیں ہے تو پھر کس کی ہے۔ کیپٹن پاڈل کی آواز ہے یا کسی اور کی"۔۔۔ میجر براؤن نے کہا تو کیپٹن شام نے ٹیپ اٹھائی اور اسے مشین کے ایک مخصوص خانے میں ڈالا اور پھر اس نے بٹن آن کر کے آپریٹ کرنا شروع کر دیا۔

"نو سر۔ یہ کیپٹن گراہم کی آواز نہیں ہے"۔۔۔ کیپٹن شام نے کہا۔

"کیسے معلوم ہوا"۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

"یہ دیکھئے سر کمپیوٹر کاشن"۔۔۔ کیپٹن شام نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے مشین کو گھما کر اس کے سامنے کا حصہ کرنل ڈیوڈ کی طرف کر دیا۔

"ہونہہ۔ ٹھیک ہے"۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

"اب چیک کرو کہ کیا یہ کیپٹن پاڈل کی آواز ہے"۔۔۔ میجر براؤن نے کہا تو کیپٹن شام نے مشین کا رخ دوبارہ اپنی طرف کیا اور پھر اس نے ایک بار پھر اسے آپریٹ کرنا شروع کر دیا۔

"یس سر۔ یہ واقعی کیپٹن پاڈل کی ہی آواز ہے"۔۔۔ چند لمحوں بعد کیپٹن شام نے کہا اور اس کے ساتھ ہی میجر براؤن کے چہرے پر فاتحانہ مسکراہٹ پھیل گئی۔

"کیسے معلوم ہوا"۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے کہا تو کیپٹن شام نے ایک بار پھر مشین کا رخ گھمایا اور پھر کمپیوٹر کاشن کے بارے میں سمجھانا شروع کر دیا۔

"ہونہہ۔ تم واقعی ذہین آدمی ہو میجر براؤن۔ اور مجھے تم پر فخر ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ ہمارے خلاف باقاعدہ پلان کے تحت سازش کی جا رہی ہے۔ میں اس کرنل رچرڈ کی ہڈیاں اپنے ہاتھوں سے توڑوں گا۔ اسی لئے اس نے مجھ سے فون پر پوچھا تھا کہ عمران کے بارے میں کیا

Scanned & PDF Copy By RFI

اطلاع ہے۔ اور پھر جب میں نے اسے بتایا کہ تین مختلف جگہوں پر بیک وقت انہیں دیکھا گیا ہے تو اس نے باقاعدہ حیرت کا اظہار کیا تھا۔ میں ابھی صدر صاحب سے بات کرتا ہوں"۔ کرنل ڈیوڈ نے غصے سے چیختے ہوئے کہا۔

"باس۔ پہلے یہ تو معلوم ہو کہ اس سے ان کا اصل مقصد کیا ہے"۔ میجر براؤن نے کہا۔

"اصل مقصد کیا ہونا ہے۔ اس کا مقصد ہے کہ میں غلط اطلاعات پر الجھ جاؤں اور وہ اپنی کارکردگی دکھا جائے۔ یہ دوسرا کرنل شیفرڈ بھی یقیناً اس کے ساتھ اس سازش میں شریک ہو گا"—— کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

"سر۔ پھر پہلے باقی دو کالوں کو بھی چیک کر لیں۔ پھر صحیح صورت حال سامنے آئے گی"—— میجر براؤن نے کہا۔

"ہاں ٹھیک ہے"—— کرنل ڈیوڈ نے کہا اور پھر تھوڑی دیر بعد جب چیکنگ مکمل ہو گئی تو پتہ چلا کہ باقی دونوں کالیں بہرحال گروپ ٹو اور گروپ ون کے انچارجوں کی نہیں بلکہ وہ بھی کیپٹن پاڈل کی ہی ہیں تو کرنل ڈیوڈ کا چہرہ غصے کی شدت سے سرخ پڑ گیا۔

"میں ابھی اور اسی وقت صدر صاحب سے بات کرتا ہوں"۔ کرنل ڈیوڈ نے غصے سے چیختے ہوئے کہا اور میز پر رکھے ہوئے انٹرکام کی طرف ہاتھ بڑھا دیا۔

"لیس سر"—— بٹن دبتے ہی دوسری طرف سے پی اے کی آواز

سنائی دی۔

"جناب صدر صاحب سے بات کراؤ۔ ابھی اور اسی وقت"۔ کرنل ڈیوڈ نے کہا اور پھر رسیور رکھ دیا۔ چند لمحوں بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی تو کرنل ڈیوڈ نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔ کیپٹن کارٹر اور کیپٹن سٹام پہلے ہی اس کے اشارے سے باہر جا چکے تھے۔ اب کمرے میں صرف میجر براؤن موجود تھا۔

"لیس"—— کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

"صدر صاحب کے ملٹری سیکرٹری سے بات کیجئے"—— پی اے نے کہا۔

"ہیلو۔ کرنل ڈیوڈ آف جی پی فائیو سپیکنگ"—— کرنل ڈیوڈ نے تیز لہجے میں کہا۔

"صدر صاحب انتہائی اہم میٹنگ میں مصروف ہیں جناب"۔ دوسری طرف سے ملٹری سیکرٹری کی مودبانہ آواز سنائی دی۔

"ٹھیک ہے۔ جب وہ فارغ ہوں تو میری ان سے بات کرائیں"—— کرنل ڈیوڈ نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

بند باڈی کی ایک بڑی سی فوجی جیپ خاصی تیز رفتاری سے ایک پہاڑی علاقے کے درمیان وسیع سڑک پر دوڑتی ہوئی آگے بڑھی جا رہی تھی۔ ڈرائیونگ سیٹ پر ایک فوجی جوان موجود تھا جبکہ سائیڈ سیٹ پر جولیا اور عقبی سیٹوں پر عمران' صفدر اور تنویر بیٹھے ہوئے تھے۔ وہ سب ایکریمی میک اپ میں تھے اور ان سب کے جسموں پر بھی فوجی کمانڈوز جیسی یونیفارمز تھیں۔ جس پہاڑی علاقے سے جیپ گزر رہی تھی یہ علاقہ ملک شام اور اسرائیل کا سرحدی علاقہ تھا اور اس پہاڑی علاقے میں شامی ایئر فورس کا اڈہ تھا۔ ڈرائیونگ سیٹ پر موجود نوجوان شامی فوج سے تعلق رکھنے والا کیپٹن اسد تھا۔ عمران اور اس کے ساتھی پاکیشیا سے پہلے آران اور پھر آران سے سیدھے ترکیہ اور پھر ترکیہ سے وہ شام پہنچے تھے شام کے دارالحکومت دمشق کے ایئرپورٹ پر ان کا استقبال شامی فوج کے اعلیٰ افسر نے کیا۔ پھر ایئرپورٹ سے ایئر فورس کے ایک خصوصی ہیلی کاپٹر نے انہیں سرحدی علاقے ماشیکا پہنچایا گیا اور ماشیکا کی ایک چھوٹی سی فوجی چوکی سے وہ کیپٹن اسد کے ساتھ اس جیپ میں سوار ہو کر اسرائیلی سرحد کی طرف بڑھے چلے جا رہے تھے۔ اس دوران انہوں نے مسلسل سفر کیا تھا لیکن اس کے باوجود ان کے چہروں پر کسی قسم کی تھکاوٹ کے آثار موجود نہ تھے۔ عمران نے اس بار اسرائیل میں شام سے داخل ہونے کا پلان بنایا تھا۔ عمران نے بحیثیت ایکسٹو شامی سیکرٹ سروس کے چیف جنرل طیب سے مدد مانگی تھی اور جنرل طیب نے اس سلسلہ میں واقعی انتہائی تیزی سے اور فول پروف انداز میں تمام کارروائی کی تھی اور یہ اسی کارروائی کا نتیجہ تھا کہ عمران اور اس کے ساتھی اب اسرائیلی سرحد کی طرف بڑھے چلے جا رہے تھے۔

"سر۔ اگر میں ایک بات پوچھوں تو آپ ناراض تو نہیں ہوں گے" ـــــ اچانک ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھے ہوئے کیپٹن اسد نے انتہائی مودبانہ لہجے میں کہا۔

"ہمارے ملک میں ایک خاص قسم کے کباب ملتے ہیں جنہیں ہم شامی کباب کہتے ہیں اور یہ شامی کباب کافی لذیذ ہوتے ہیں اور مجھے ذاتی طور پر بھی بیحد پسند ہیں اور آپ چلو کباب نہ سہی' بہرحال شامی کیپٹن تو ہیں۔ اس لئے آپ بھی اس پسندیدگی کے دائرے میں داخل ہیں اور جو پسندیدگی کے دائرے میں داخل ہو جائے اس کی کسی بات کا برا نہیں منایا جاتا" ـــــ عمران نے جواب میں پوری تقریر کرتے

Scanned & PDF Copy By RFI

ہوئے کہا تو کیپٹن اسد بے اختیار ہنس پڑا۔

"شکریہ سر۔ آپ واقعی خوبصورت باتیں کرتے ہیں۔ میں یہ پوچھنا چاہتا تھا کہ آپ نے اس سرحد سے اسرائیل میں داخل ہونے کا پروگرام کیوں بنایا ہے۔ اس علاقے میں تو اسرائیلی فوج کی بہت بڑی چھاؤنی ہے اور ایئر فورس کا ایک بہت بڑا اڈہ بھی۔ یہاں تو چپے چپے پر اسرائیلی فوجی پھیلے ہوئے ہیں۔ اس طرف سے تو اسرائیل میں داخل ہونا خود کشی کرنے کے مترادف ہے"۔۔۔ کیپٹن اسد نے کہا۔

"اسرائیلی سرحد پر تو ہر طرف ایسا ہی حال ہے۔ کیا تمہارے ذہن میں کوئی اور ایسا راستہ ہے جو محفوظ ہو اور ہم اطمینان سے تل ابیب پہنچ جائیں"۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔

"بہرحال یہاں تو انتہائی زیادہ فوج ہے اور علاقوں میں کم ہو گی"۔۔۔ کیپٹن اسد نے کہا۔

"جہاں زیادہ احتیاطیں اور چیکنگ وغیرہ ہو۔ وہیں زیادہ آسانیاں بھی ہوتی ہیں کیونکہ ذمہ داریاں بٹی ہوئی ہوتی ہیں"۔۔۔ عمران نے گول مول سا جواب دیا تو کیپٹن اسد نے کوئی جواب نہ دیا اور خاموش رہا۔

جیپ مسلسل سفر کرتے کرتے اچانک پہاڑی کے دامن میں جا کر رک گئی۔

"کیا ہوا"۔۔۔ عمران نے چونک کر پوچھا۔

"اس پہاڑی پر چڑھتے ہی ہم اسرائیلی فوجیوں کی نگاہ میں آجائیں گے سر"۔۔۔ کیپٹن اسد نے کہا۔

"کیا اس پہاڑی کی دوسری طرف اسرائیلی علاقہ ہے"۔ عمران نے چونک کر پوچھا۔

"جی نہیں۔ سرحد تو ابھی دس بارہ کلو میٹر دور ہو گی لیکن ان کی چیک پوسٹ کافی بلند ہے۔ وہاں سے باقاعدہ چیکنگ ہوتی ہے البتہ رات کے وقت پیدل سرحد تک پہنچا جا سکتا ہے۔ لیکن اس وقت جیسے ہی جیپ اوپر پہنچی وہ اسے مارک کر لیں گے"۔۔۔ کیپٹن اسد نے کہا۔

"یہاں سے اسرائیلی ایئر فورس کا اڈہ کتنے فاصلے پر ہو گا"۔ عمران نے کہا۔

"وہ اسرائیل کی سرحد کے اندر تقریباً بیس کلو میٹر کے فاصے پر ہے"۔۔۔ کیپٹن اسد نے کہا۔

"اوکے۔ آپ ہمیں یہیں ڈراپ کر دیں اور خود واپس چلے جائیں۔ آگے ہم جانیں اور ہمارا خدا"۔۔۔ عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا اور جیپ سے نیچے اتر آیا۔ اس کے نیچے اترتے ہی اس کے سارے ساتھی بھی نیچے اتر آئے۔

"سر اس وقت سرحد پار کرنا حماقت ہے۔ آپ رات کا انتظار کر لیں"۔۔۔ کیپٹن اسد نے کہا۔

"آپ بے فکر رہیں کیپٹن اسد۔ ہم بھی اس بات کو سمجھتے ہیں۔ ہم دن کے وقت یہاں اس لئے آئے ہیں تاکہ رات تک نہ صرف پورے علاقے کا جائزہ لے لیں بلکہ اپنے آپ کو ماحول سے مانوس بھی

Scanned & PDF Copy By RFI

کرلیں" ـــــ عمران نے کہا تو کیپٹن اسد نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر انہیں خدا حافظ کہہ کر اس نے جیپ موڑی اور پھر تیزی سے اسے دوڑاتا ہوا واپس چلا گیا۔

"آپ کا پروگرام کیا ہے عمران صاحب" ـــــ صفدر نے کہا۔

"تل ابیب پہنچنا" ـــــ عمران نے مختصر سا جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی اس نے پہاڑی پر چڑھنا شروع کر دیا۔ باقی ساتھی بھی خاموشی سے اس کے پیچھے پہاڑی پر چڑھنے لگے۔ چوٹی پر پہنچ کر عمران ایک چٹان کی اوٹ میں لیٹ گیا اور اس نے گلے میں لٹکی ہوئی انتہائی طاقتور دوربین آنکھوں سے لگا لی۔ باقی ساتھی خاموشی سے ادھر ادھر مختلف چٹانوں کی اوٹ میں ہو کر ویسے ہی دوسری طرف دیکھنے لگے۔ دوسری طرف ایسا ہی پہاڑی علاقہ تھا لیکن کچھ فاصلے پر انہیں ایک پہاڑی چوٹی پر بنی ہوئی ایک چیک پوسٹ نظر آ رہی تھی جس پر اسرائیل کا مخصوص جھنڈا لہرا رہا تھا۔ عمران کی نگاہیں دوربین کے شیشوں کے پیچھے اسی چیک پوسٹ پر ہی جمی ہوئی تھیں۔ دوربین کی وجہ سے چیک پوسٹ اسے بالکل قریب نظر آ رہی تھی۔

چیک پوسٹ پر اس وقت چار مسلح فوجی موجود تھے جن میں سے دو تو کرسیوں پر بیٹھے باتیں کرنے میں مصروف تھے جبکہ دو شام کی سرحد کی طرف منہ کئے خاموش کھڑے ہوئے تھے۔ چیک پوسٹ پر دو بڑی بڑی مشینیں بھی اسے نظر آ رہی تھیں لیکن ان مشینوں کو سیاہ رنگ کے کپڑے سے ڈھانپ دیا گیا تھا۔ عمران نے اب اس چیک پوسٹ

اور اس پہاڑی کے درمیانی علاقے کا جائزہ لینا شروع کر دیا۔ چیک پوسٹ سے نیچے دو بڑی بڑی بیرکیں بنی ہوئی تھیں جن کے قریب کئی فوجی نظر آ رہے تھے اور دو بڑی بڑی جیپیں بھی موجود تھیں۔ چیک پوسٹ سے عمران اور اس کے ساتھیوں والی پہاڑی کے درمیان ایک جگہ اسے خاردار تار گزرتی ہوئی صاف دکھائی دے رہی تھی اور خاردار تار اور اس چیک پوسٹ کا درمیانی فاصلہ تقریباً پانچ چھ سو گز تھا۔ خاردار تار دور تک جاتی ہوئی دکھائی دے رہی تھی۔ کافی دیر تک حالات کا جائزہ لینے کے بعد عمران نے دوربین آنکھوں سے ہٹائی اور پھر وہ اپنے ساتھیوں کی طرف مڑ گیا۔

"تمہیں تمہارے چیف نے مشن کے بارے میں تو بریف کر دیا ہو گا" ـــــ عمران نے جولیا سے مخاطب ہو کر کہا۔ اس کا لہجہ بیحد سنجیدہ تھا۔

"ہاں۔ چیف نے بتایا ہے کہ اسرائیل کوئی ایسا طیارہ بنا رہا ہے جو براہ راست پرواز کر کے پاکیشیا کے ایٹمی مراکز کو تباہ کر سکتا ہے۔ اس کا کوڈ نام لانگ برڈ ہے اور اس کا کمپلیکس تل ابیب کے شمال میں پہاڑیوں کے نیچے ہے اور ہم نے اس لانگ برڈ کمپلیکس کو تباہ کرنا ہے" ـــــ جولیا نے بھی اسی طرح انتہائی سنجیدہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اور کچھ" ـــــ عمران نے کہا۔

"نہیں۔ اس سے زیادہ تو کچھ نہیں بتایا" ـــــ جولیا نے جواب

Scanned & PDF Copy By RFI

دیا۔

"تو پھر باقی باتیں مجھ سے سن لو۔ کیونکہ مجھے احساس ہو رہا ہے کہ یہ مشن ایسا ہے کہ شاید پھر ہمیں اطمینان سے بیٹھنے اور باتیں کرنے کا موقع نہ مل سکے۔ پہلے ہم نے اسرائیل میں جتنے بھی مشن مکمل کئے ہیں ان میں ہمیں شاکر سرات صاحب کے فلسطینی گروپس کی حمایت حاصل ہوتی تھی لیکن اب اسرائیل اور شاکر سرات صاحب کے درمیان صلح کا معاہدہ ہو چکا ہے۔ اس لئے اب فلسطینی گروپس ہماری کھل کر مدد نہ کر سکیں گے۔ اس کے علاوہ اسرائیل کے مخبر لازماً ان گروپس میں شامل ہو چکے ہوں گے۔ اس لئے اب ان گروپس پر ہم پہلے کی طرح مکمل اور بھرپور اعتماد نہیں کر سکتے۔ شاکر سرات کی تنظیم کے علاوہ دو بڑی تنظیمیں ایسی ہیں جو اس معاہدے کے خلاف ہیں اور وہ ابھی تک اسرائیل کے خلاف گوریلا کارروائیوں میں مصروف ہیں لیکن ان کا دائرہ کار خاصا محدود ہے۔ شاکر سرات صاحب کی تنظیم فلسطینیوں میں سب سے بڑی اور سب سے منظم تنظیم تھی اور اس کے تحت بے شمار گروپس کام کرتے تھے۔ بہرحال ان تنظیموں میں ایک ذیلی تنظیم ابو حماس گروپ ہے۔ ابو حماس گروپ پہلے شاکر سرات صاحب کی تنظیم کا گروپ تھا لیکن جب شاکر سرات صاحب نے اسرائیل سے معاہدہ کیا تو ابو حماس کا گروپ اس معاہدے سے متفق نہ تھا اس لئے وہ اس سے ٹوٹ کر مخالف تنظیم سے جا ملا۔ ابو حماس صاحب کو اس لانگ برڈ کے بارے میں اطلاعات ملیں تو انہوں نے

ایک پاکیشیائی نژاد آدمی کے ذریعے مجھے پیغام بھجوایا لیکن شاید اس کا علم اسرائیلی ایجنسیوں کو ہو گیا چنانچہ وہ حرکت میں آ گئیں۔ انہوں نے اس آدمی کو مجھ تک پہنچنے سے روکنے کے لئے کام شروع کر دیا۔ تفصیل تو بہت لمبی ہے لیکن مختصر طور پر اتنا ہی بتا دینا کافی ہے کہ یہ آدمی مجھ تک پہنچ گیا لیکن اس دوران اخبارات میں یہ خبر آ چکی تھی کہ ابو حماس صاحب پر قاتلانہ حملہ ہوا اور ابو حماس صاحب اس قاتلانہ حملے میں شہید ہو گئے۔ ان کی جگہ اس گروپ کی کمان ابو خالد صاحب نے سنبھال لی میری ان سے فون پر بات ہوئی لیکن وہ لانگ برڈ کے بارے میں بے خبر تھے اور ان کا رویہ بھی حوصلہ شکن تھا۔ بہرحال مجھے یہ معلوم ہو گیا کہ اسرائیلی حکام کو اس بات کا علم ہو گیا ہے کہ لانگ برڈ کی اطلاع مجھ تک اور میرے ذریعے پاکیشیا سیکرٹ سروس کے چیف تک پہنچ گئی ہے چنانچہ انہوں نے فوری طور پر مجھے اسرائیل میں داخل ہونے سے روکنے اور ہلاک کرنے کے لئے انتہائی سخت حفاظتی انتظامات کر لئے۔ اسرائیلی سیکرٹ سروس تو ختم کر دی گئی لیکن جی پی فائیو اور اس کا سربراہ کرنل ڈیوڈ ابھی موجود ہے۔ ایک نئی تنظیم بلیک ہاک بنائی گئی ہے جس کا سربراہ کوئی کرنل رچرڈ ہے۔ اسی طرح ملٹری انٹیلی جنس کا سربراہ بھی کوئی نیا آدمی کرنل شیفرڈ ہے۔ اور اس کے علاوہ اسرائیل نے فلسطینی تنظیموں میں بھی مخبری کا جال پھیلایا ہے اور اس مخبری کرنے والی تنظیم کا کوڈ نام ڈارک آئی ہے اور اس کا سربراہ کوئی میجر گیلار گر ہے۔ میں نے اپنے طور پر معلومات حاصل کر لیں کہ

Scanned & PDF Copy By RFI

لانگ برڈ کا یہ اڈہ تل ابیب سے شمال مشرق کی طرف پہاڑیوں کے بیچ بنایا گیا ہے۔ اور اس کے ساتھ ساتھ یہ بھی کہ لانگ برڈ منصوبہ تکمیل کے بالکل قریب ہے اور زیادہ سے زیادہ ایک ماہ کے اندر اندر یہ طیارہ کام شروع کر سکتا ہے اور اس کا پہلا نشانہ پاکیشیا کے ایٹمی مراکز ہوں گے۔ اس لئے اسے فوری طور پر تباہ کرنا انتہائی ضروری ہے ورنہ اگر یہ طیارہ کام کر گیا اور اس نے پاکیشیا کے ایٹمی مراکز تباہ کر دیئے تو پھر پاکیشیا کا دفاع ناممکن ہو جائے گا اور کافرستان یقیناً اس پر حملہ کر دے گا۔ اس طرح پاکیشیا کی سلامتی اور بقا اور اس کا وجود ہی خطرے میں پڑ جائے گا"۔۔۔۔ عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا تو سب ساتھیوں کے چہروں پر بھی انتہائی سنجیدگی کے تاثرات ابھر آئے۔ انہیں بھی شاید احساس ہو گیا تھا کہ یہ مشن کس قدر اہمیت رکھتا ہے اور کس قدر خطرناک اور مشکل بھی ہے۔

"اسرائیل میں داخلہ ہر بار ہمارے لئے ایک مسئلہ رہا ہے لیکن اس بار یہ مسئلہ بیحد اہمیت اختیار کر گیا ہے کیونکہ ہمارے پاس اتنا وقت نہیں ہے کہ ہم کسی دور دراز علاقے سے داخل ہوں اور پھر آہستہ آہستہ کارروائیاں کرتے ہوئے تل ابیب پہنچیں۔ ہمیں فوری طور پر تل ابیب پہنچنا ہے اور تل ابیب پہنچتے ہی ہمیں فوری طور پر لانگ برڈ کمپلیکس کو تباہ کرنا ہے ہمیں ساری کارروائیاں برق رفتاری سے انجام دینی ہیں اس لئے میں نے اس بار تنویر کی طرح ڈائریکٹ ایکشن کی منصوبہ بندی کی ہے۔ چیف ایکسٹو نے میری درخواست پر شام کی

ٹ سروس کے چیف جنرل طیب سے بات کی اور جنرل طیب کی وجہ سے ہم مسلسل سفر کرتے ہوئے یہاں پہنچ چکے ہیں۔ شام نے جو کچھ ہماری مدد کرنی تھی وہ کر دی اب آگے ہم نے اپنی مدد آپ کرنی ہے"۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"آگے کے لئے بھی آپ بتا دیں کہ آپ کے ذہن میں کیا منصوبہ ہے"۔۔۔۔ صفدر نے کہا۔

"وہی بتا رہا ہوں کہ شاید پھر بتانے کا موقع نہ مل سکے۔ آپ لوگوں نے سامنے اسرائیلی سرحدی چیک پوسٹ دیکھ لی ہو گی۔ اس سے پہلے خاردار تار سے یہ حد بندی کی گئی ہے۔ اس تار میں یقیناً الیکٹرک کرنٹ ہو گا اور الارم بجانے والی مخصوص تار بھی۔ اس چیک پوسٹ کے بعد ایئر فورس کا اڈہ ہے اور اس کے بعد اسرائیلی فوجی چھاؤنی۔ میرا منصوبہ یہ ہے کہ ہم ایئر فورس کے اڈے سے ہیلی کاپٹر حاصل کر لیں اور اس پر پرواز کرتے ہوئے سیدھے تل ابیب پہنچ جائیں۔ پھر تل ابیب سے آگے جو ہو گا دیکھا جائے گا"۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"لیکن عمران صاحب۔ یہ ہیلی کاپٹر اگر ہم نے اغوا کیا تو ہمیں تل ابیب تک پہنچنے ہی نہ دیا جائے گا"۔۔۔۔ صفدر نے کہا۔

"ظاہر ہے ایسا ہی کرنا پڑے گا کیونکہ ویسے تو ہمیں ہیلی کاپٹر کوئی نہ دے گا اور ہم لمبے چوڑے چکر میں بہرحال نہیں پڑنا چاہتے۔ کم از کم اتنا تو ہو گا کہ اس ہیلی کاپٹر کی مدد سے ہم جتنا فاصلہ بھی ممکن ہو گا طے کر جائیں گے اس کے بعد آگے جو ہو گا اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ ہم

Scanned & PDF Copy By RFI

یہاں سے تل ابیب پہنچ جائیں۔ یہ سب حالات پر منحصر ہے"۔ عمران نے کہا۔

"تم نے بالکل درست منصوبہ بنایا ہے لیکن ہیلی کاپٹر کی بجائے ہمیں کوئی جنگی جیٹ طیارہ اغوا کرنا چاہئے"—— تنویر نے انتہائی پرجوش لہجے میں کہا۔

"جنگی جیٹ طیارہ سے واقعی ہم کافی فاصلہ طے کر جائیں گے لیکن ایک تو اسے نیچے سے میزائل کے ذریعے تباہ بھی کیا جا سکتا ہے اور دوسری بات یہ کہ اسے نیچے اترنے کے لئے ہمیں لازماً کسی بڑے ایئرپورٹ پر پہنچنا ہو گا اور ہم وہاں پھنس جائیں گے جبکہ ہیلی کاپٹر کسی بھی جگہ اتارا جا سکتا ہے"—— عمران نے کہا۔

"عمران صاحب کا پلان زیادہ محفوظ ہے"—— صفدر نے کہا۔

"لیکن ایئر فورس کے اڈے تک ہم پہنچیں گے کیسے"۔ جولیا نے کہا۔

"ہاں۔ یہی بات اب میں آخر میں سمجھانا چاہتا ہوں ایئر فورس کے اڈے تک پہنچنے کے لئے ہمیں اس چیک پوسٹ پر قبضہ کرنا ہو گا۔ یہاں جیپیں موجود ہیں۔ ان میں سے ایک جیپ ہم نے حاصل کرنی ہے اس لئے یہاں سے ہم دو گروپوں کی صورت میں کام کریں گے۔ ایک گروپ کھل کر سامنے کام کرے گا تاکہ چیک پوسٹ والوں کی توجہ اس طرف مبذول ہو جائے جبکہ دوسرا گروپ اس دوران چیک پوسٹ پر قبضہ کرنے کی کارروائی کرے گا"—— عمران نے کہا۔

"لیکن عمران صاحب۔ خاردار تاریں تو بہرحال دونوں کو کاٹنی پڑیں گی اور اسرائیلی سپاہی تو دیکھتے ہی گولی مار دیتے ہیں۔ وہ تو پوچھ پچھ کے چکر میں ہی نہیں پڑتے"—— صفدر نے کہا۔

"یہ کام تو رات کو ہو سکتا ہے"—— جولیا نے کہا۔

"نہیں۔ رات کو خطرات مزید بڑھ جائیں گے۔ ابھی اور اسی وقت یہ کام ہونا ہے"—— عمران نے فیصلہ کن لہجے میں کہا۔

"عمران کا فیصلہ درست ہے"—— تنویر نے کھل کر عمران کی حمایت کرتے ہوئے کہا۔

"تو پھر گروپ بھی آپ خود ہی بنا دیں اور انہیں کام بھی سمجھا دیں"—— صفدر نے کہا۔

"میرے ذہن میں ایک تجویز آئی ہے"—— اچانک جولیا نے کہا۔

"کونسی تجویز"—— عمران نے چونک کر پوچھا۔

"اس چیک پوسٹ پر موجود گنوں کی رینج چیک کی جائے اور پھر اس رینج سے باہر کارروائی کی جائے۔ اس طرح چیک پوسٹ والے لامحالہ جیپ میں فوجی بھیجیں گے پھر ان فوجیوں کو ختم کر کے جیپ پر قبضہ کر لیا جائے اور واپس چیک پوسٹ پر جا کر وہاں موجود باقی افراد کا خاتمہ کر دیا جائے"—— جولیا نے کہا۔

"میں نے رینج چیک کر لی ہے۔ چیک پوسٹ میں جو گنیں موجود ہیں ان کی رینج کافی وسیع ہے اور اگر زیادہ دور سے سرحد میں داخل ہوئے

Scanned & PDF Copy By RFI

تو ہمیں واپس چیک پوسٹ تک پہنچنے میں کافی وقت لگ جائے گا۔ اور اس دوران چیک پوسٹ والے اپنی مدد کے لئے چھاؤنی کو بھی کال کر سکتے ہیں اور ہو سکتا ہے کہ انہوں نے کوئی خفیہ کیمپ بھی بنایا ہوا ہو جہاں زیادہ تعداد میں مسلح فوجی موجود ہوں۔ اس لئے ہم نے جو کچھ کرنا ہے اسی چیک پوسٹ کے قریب کرنا ہے تاکہ ہم جلد از جلد اس چیک پوسٹ تک پہنچ سکیں۔ جولیا اور تنویر ایک طرف سے بم مار کر خاردار تار اڑائیں گے اور اس کے بعد وہ گنوں سے بچنے کے لئے چٹانوں کی اوٹ لیتے ہوئے تیزی سے آگے بڑھیں گے۔ اس کے بعد صفدر اکیلا اس ٹوٹی ہوئی جگہ سے گزرے گا اور تیزی سے چیک پوسٹ کی طرف دوسری سمت سے بڑھے گا اور پھر چیک پوسٹ پر جو بھی پہلے پہنچے گا وہ حملہ کر دے گا۔ دوسرا گروپ اس کی مدد کرے گا"۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"اور تم۔ تم کیا کرو گے"۔۔۔۔ جولیا نے حیران ہو کر کہا۔

"میں یہاں بیٹھ کر تماشہ دیکھوں گا اور اگر تمہاری کارکردگی اچھی رہی تو تالیاں بجا کر تمہیں داد بھی دوں گا"۔۔۔۔ عمران نے یکلخت مسکراتے ہوئے کہا تو سب کے ستے ہوئے چہرے بے اختیار مسکراہٹ کی وجہ سے کھل سے اٹھے۔

"یہ علیحدہ ہی کارروائی ہے جو میں نے بتائی ہے"۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے دوبارہ کہا۔

"نہیں۔ تم ہمارے ساتھ رہو گے بس"۔۔۔۔ جولیا نے تیز لہجے

میں کہا۔

"لیکن پھر تنویر کی کارکردگی زیرو ہو جائے گی"۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو سب بے اختیار ہنس پڑے۔

"تم میری فکر نہ کرو۔ اپنی بات کرو"۔۔۔۔ تنویر نے بھی خلاف توقع مسکراتے ہوئے کہا۔

"اسی لئے تو میں علیحدہ رہنا چاہتا ہوں تاکہ صرف اپنی فکر کر سکوں"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا تو اس کے خوبصورت طنزیہ جواب پر سب ایک بار پھر ہنس پڑے۔

"عمران صاحب۔ ایک اور تجویز بھی تو ہو سکتی ہے کہ اگر ہم سب علیحدہ علیحدہ جگہوں سے بم مار کر خاردار تار اڑا دیں اور علیحدہ علیحدہ چیک پوسٹ کی طرف بڑھیں تو ظاہر ہے کہ یہ لوگ بیک وقت ہر آدمی کو نہ گھیر سکیں گے۔ اور جیسے ہی ہم میں سے کوئی چیک پوسٹ پر پہنچے گا وہاں کارروائی کا آغاز ہو جائے گا اور پھر یہ لوگ چیک پوسٹ بچانے کی فکر میں ہٹ ہو جائیں گے۔ اس طرح مزید آسانی ہو جائے گی"۔ صفدر نے کہا۔

"لیکن اگر ہم میں سے کوئی ہٹ ہو گیا یا زخمی ہو گیا تو اسے سنبھالنے کے لئے کوئی بھی اس تک نہ پہنچ سکے گا۔ اس طرح ہم سب کی کارکردگی زیرو ہو جائے گی"۔۔۔۔ عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"سیدھی طرح بتاؤ تم نے اپنے لئے کیا کارروائی تجویز کی

Scanned & PDF Copy By RFI

ہے"۔۔۔۔ جولیا نے کہا۔

"میں تم دونوں گروپوں سے علیحدہ چیک پوسٹ پر پہنچنے کی کوشش کرنا چاہتا تھا لیکن میرا خیال ہے کہ میری تجویز تم میں سے کسی کو بھی پسند نہیں آئی۔ اس لئے یہی ہو سکتا ہے کہ میں صفدر کے ساتھ شامل ہو کر آگے بڑھوں"۔۔۔۔ عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"عمران صاحب۔ کیا ایسا نہیں ہو سکتا کہ ہم سب اکٹھے ہی آگے بڑھیں۔ اس طرح ایک دوسرے کو سنبھالنے میں بھی آسانی رہے گی اور ہماری کارروائی بھی زیادہ بہتر اور موثر ہو جائے گی"۔۔۔۔ صفدر نے کہا۔

"نہیں۔ اس طرح وہ ہمیں اکٹھا ہی گھیر لیں گے"۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"اب فیصلہ بھی کرو۔ اس طرح بیٹھے بحث ہی کرتے رہیں گے"۔ تنویر نے بے چین سے لہجے میں کہا۔ تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

"میں نے تو فیصلہ کر دیا تھا۔ اب آگے تمہاری مرضی"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"میرے ذہن میں ایک اور تجویز آئی ہے۔ میں اکیلی تاروں کو کاٹ کر دوسری طرف جاتی ہوں ظاہر ہے مجھے عورت سمجھ کر وہ فوری طور پر ہلاک نہ کریں گے بلکہ وہ مجھے پکڑ کر چیک پوسٹ میں لے جائیں گے۔ اس طرح ان کی تمام تر توجہ مجھ پر ہی ہو جائے گی اور تم لوگ

اس سے فائدہ اٹھا کر چیک پوسٹ پر حملہ کر سکتے ہو"۔۔۔۔ جولیا نے کہا۔

"نہیں مس جولیا۔ یہ لوگ بے حد چوکنا ہو جائیں گے اور آپ کی جان کو بھی شدید خطرہ لاحق ہو جائے گا۔ البتہ ایک کام ہو سکتا ہے کہ مس جولیا اچانک دوڑ پڑیں۔ اس طرح دوڑیں جیسے وہ کسی کے تعاقب سے بچنے کے لئے ایسا کر رہی ہو اور پھر خاردار تاروں سے ٹکرا کر رک جائیں۔ تنویر دوڑتا ہوا ان کے پیچھے جائے اور انہیں پکڑ کر واپس لانے کی کوشش کرے جبکہ مس جولیا مزاحمت کریں۔ اس دوران دوسری طرف سے میں اور عمران صاحب کسی بھی طرح خاردار تاروں کو کاٹ کر یا پھلانگ کر دوسری طرف جائیں اور پھر جب چیک پوسٹ والوں کی توجہ ہماری طرف ہو تو مس جولیا اور تنویر ان خاردار تاروں کو کاٹ کر دوسری طرف پہنچ جائیں۔ اس کے بعد جو ہو گا دیکھا جائے گا"۔۔۔۔ صفدر نے کہا لیکن پھر اس سے پہلے کہ اس کی اس تجویز پر کوئی تبصرہ کرتا عمران کی جیب سے ہلکی ہلکی سیٹی کی آواز سنائی دینے لگی تو سب بے اختیار چونک پڑے۔ عمران نے مسکراتے ہوئے جیب میں ہاتھ ڈالا اور ایک چھوٹا سا ٹرانسمیٹر نما آلہ نکال لیا۔ یہ آلہ ٹرانسمیٹر جیسا ضرور تھا لیکن ظاہری شکل کے لحاظ سے ٹرانسمیٹر بہرحال نہ لگتا تھا۔ ہلکی ہلکی سیٹی کی آواز اسی میں سے نکل رہی تھی۔ عمران نے اس کے ایک بٹن پر انگلی رکھ کر دبایا تو سیٹی کی آواز نکلنا بند ہو گئی اور سیٹی کی جگہ ٹک ٹک کی ایسی آوازیں نکلنے لگیں جیسے گھڑی چل رہی ہو۔

Scanned & PDF Copy By RFI

عمران کچھ دیر خاموش بیٹھا یہ آوازیں سنتا رہا۔ پھر اس نے بٹن سے انگلی ہٹائی تو ایک بار پھر وہی ہلکی ہلکی سیٹی کی آوازیں سنائی دینے لگیں۔ عمران نے پہلے والے بٹن کے ساتھ موجود دوسرے بٹن پر انگلی رکھ کر اسے مخصوص انداز میں بار بار دبانا شروع کر دیا تو آلے میں سے ایک بار پھر وہی ٹک ٹک کی آوازیں سنائی دینے لگیں لیکن یہ آوازیں عمران کی انگلی کی حرکت سے پیدا ہو رہی تھیں۔ کچھ دیر بعد عمران نے انگلی ہٹائی تو اس بار سیٹی کی آواز نہ نکلی اور عمران نے اس آلے کو واپس جیب میں رکھ لیا۔

"گول میز کانفرنس ختم اور کام کرنے کا وقت آگیا ہے"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"یہ کیسا پیغام تھا اور کس کا تھا"۔۔۔ جولیا نے حیران ہو کر پوچھا۔

"یہ کیپٹن شکیل کا پیغام تھا"۔۔۔ عمران نے جواب دیا تو سب بے اختیار چونک پڑے۔

"کیپٹن شکیل کا۔ کیا مطلب۔ کیپٹن شکیل کہاں ہے۔ تم نے بتایا تھا کہ اس بار وہ ہمارے ساتھ نہیں آیا"۔۔۔ جولیا نے حیران ہو کر کہا۔

"کیپٹن شکیل ہم سے پہلے شام پہنچ گیا تھا اور اس وقت وہ شامی ایئرفورس کے ایک اڈے پر موجود ہے۔ اس نے پیغام دیا ہے کہ وہ چھوٹے طیارے میں سوار ہو کر اڈے سے پرواز کر چکا ہے۔ اس

طیارے پر اقوام متحدہ کا خصوصی نشان پینٹ کر دیا گیا۔ وہ اس طیارے سمیت ابھی تھوڑی دیر میں یہاں پہنچ جائے گا۔ اس طیارے کی پرواز کا اجازت نامہ اسرائیلی ایئرفورس کے اڈے کے کمانڈر سے حاصل کر لیا گیا ہے۔ کیپٹن شکیل اقوام متحدہ کا مبصر ہے اور ایک خصوصی مشن پر ایئرفورس کے اس اڈے پر پہنچ رہا ہے"۔۔۔ عمران نے کہا۔

"یہ کیا بات ہوئی۔ اگر اس طرح کیپٹن شکیل ایئرفورس کے اڈے پر پہنچ سکتا ہے تو ہم بھی پہنچ سکتے تھے"۔۔۔ جولیا نے حیران ہو کر کہا۔

"اڈے پر اگر ہم اس طرح پہنچتے تو پھر وہاں سے ہم کوئی چیز بھی حاصل نہ کر سکتے تھے"۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"عمران صاحب۔ پلیز۔ اب ہمیں احساس ہو گیا ہے کہ آپ کے ذہن میں کوئی اور پلاننگ تھی اور آپ نے صرف وقت گزارنے کے لئے ہمارے سامنے یہ پلاننگ رکھ کر ہم سے خوامخواہ اس پر بحث کراتے رہے ہیں۔ اب آپ پلیز کھل کر بتائیں کہ ہونا کیا ہے"۔ صفدر نے کہا تو عمران مسکرا دیا۔

"اب پلاننگ تبدیل ہو گئی ہے۔ مجھے خدشہ تھا کہ شاید ہی اسرائیلی ایئرفورس کا کمانڈر اقوام متحدہ کے طیارے کو سرحد پار کرنے اور اپنے اڈے پر اترنے کی اجازت دے۔ اس لئے میں نے اس کا ذکر تم لوگوں سے نہ کیا تھا۔ اجازت نہ ملنے کی صورت میں ہمیں اس پلاننگ پر ہی عمل کرنا پڑتا جو میں نے پہلے بتائی ہے۔ لیکن بہرحال مجھے کیپٹن شکیل

کی طرف سے فائنل کال کا انتظار تھا اب جبکہ اس نے بتا دیا ہے کہ اجازت مل گئی ہے تو اب یہ پلاننگ تبدیل ہو چکی ہے۔ کیپٹن شکیل اس چھوٹے طیارے پر یہاں پہنچے گا اور ہمارے اوپر سے پرواز کرتا ہوا چیک پوسٹ کی طرف بڑھے گا اور پھر چیک پوسٹ پر پہنچتے ہی وہ میزائل گنوں سے چیک پوسٹ پر حملہ کر دے گا۔ جیسے ہی وہ حملہ کرے گا اس وقت ہم بھی حرکت میں آ جائیں گے۔ ظاہر ہے چیک پوسٹ والوں کی اس وقت ساری توجہ اس طیارے پر ہو گی۔ حملے کرتے ہی کیپٹن شکیل پیراشوٹ کی مدد سے نیچے کود جائے گا جبکہ طیارہ پہاڑیوں سے ٹکرا کر تباہ ہو جائے گا۔ اس دوران ہماری کارروائی شروع ہو چکی ہو گی اور پھر آگے جو ہو گا دیکھا جائے گا"۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"لیکن طیارے کو تباہ کرنے کی کیا ضرورت ہے۔ کریش لینڈنگ بھی تو ہو سکتی ہے"۔۔۔۔ صفدر نے کہا۔

"ایئرفورس اڈے پر موجود دفاعی نظام انتہائی جدید ترین ہے طیارہ جیسے ہی دمشق ایئر فورس کے اڈے سے پرواز کرے گا وہ ان کی نظروں میں ہو گا۔ اس لئے جیسے ہی اس طیارے سے چیک پوسٹ پر میزائل فائر ہوں گے' اڈے والوں کو معلوم ہو جائے گا۔ اس کے بعد ظاہر ہے طیارے کو تباہ کرنے کا خودکار نظام حرکت میں آ جائے گا اور اگر کیپٹن شکیل نے کودنے میں ذرا سی بھی دیر کی تو طیارے سمیت اس کے پرزے اڑ جائیں گے اور اگر انہوں نے طیارہ فوری طور پر تباہ نہ بھی کیا تو بہرحال اس طیارے سے کوئی فائدہ نہ اٹھایا جا سکے گا جبکہ اس کا اصل مقصد ہمیں کور دینی ہے اور بس"۔۔۔۔ عمران نے کہا تو سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

"چلو پھر تیار ہو جاؤ۔ تھیلوں میں سے لیزر گنیں نکال لو۔ اب ساری کارروائی ہم نے انتہائی برق رفتاری سے کرنی ہے"۔ عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ اٹھ کھڑا ہوا۔ اس کے اٹھتے ہیں سب اٹھ کر کھڑے ہو گئے تھیلوں میں سے چھوٹی لیکن انتہائی جدید اور تباہ کن سیاہ رنگ کی لیزر گنیں نکال لی گئیں اور سب نے ایک ایک گن ہاتھ میں پکڑ لی۔ ان سب کے چہروں پر جوش کے تاثرات نمایاں تھے کیونکہ انہیں معلوم تھا کہ وہ ایک انتہائی تیز اور خوفناک ایکشن کا آغاز کرنے والے ہیں جس کا انجام نجانے کیا ہو۔

Scanned & PDF Copy By RFI

ٹیلیفون کی گھنٹی بجتے ہی کرسی پر نیم دراز ڈومیری نے ہاتھ بڑھا کر ساتھ ہی تپائی پر پڑے ہوئے فون کا رسیور اٹھا لیا۔

"یس" ــــ ڈومیری نے کہا۔

"مادام۔ کراسٹن کی کال ہے آپ کے لئے" ــــ دوسری طرف سے ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"بات کراؤ لیکن کال ڈائریکٹ کر دینا" ــــ ڈومیری نے چونک کر کہا۔

"یس مادام" ــــ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو۔ کراسٹن بول رہا ہوں مادام۔ عمران اور اس کے ساتھیوں کا سراغ لگا لیا گیا ہے مادام" ــــ دوسری طرف سے اس بار ایک پرجوش مردانہ آواز سنائی دی۔

"تفصیل بتاؤ" ــــ ڈومیری نے پوچھا۔

"مادام۔ عمران اور اس کے ساتھی دمشق سے اسرائیل کی سرحد میں داخل ہونے والے ہیں" ــــ کراسٹن نے کہا۔

"کیسے۔ پوری تفصیل بتاؤ کراسٹن" ــــ ڈومیری نے اس بار غصیلے لہجے میں کہا۔

"دمشق سے ہمارے آدمی نے ابھی ابھی اطلاع دی ہے کہ عمران اور اس کے ساتھی دمشق سیکرٹ سروس کے چیف کی مدد سے ایئرفورس کے ایک ہیلی کاپٹر کے ذریعے اسرائیلی سرحد کی طرف گئے ہیں۔ ان کا پلان یہ ہے کہ وہ سرحدی علاقے میں ہیلی کاپٹر چھوڑ کر جیپ کے ذریعے سرحد پر پہنچیں گے اور پھر وہاں سے وہ اسرائیل میں داخل ہوں گے۔ اس وقت وہ سرحد پر پہنچ بھی چکے ہوں گے"۔ کراسٹن نے کہا۔

"لیکن اس طرف تو اسرائیلی فوجی چھاؤنی اور ایئرفورس کا بڑا اڈہ ہے۔ وہ وہاں سے کیسے تل ابیب پہنچیں گے" ــــ ڈومیری نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"اطلاع حتمی طور پر درست ہے مادام۔ ویسے میرا اندازہ ہے کہ عمران اپنے ساتھیوں سمیت اس ایئرفورس کے اڈے سے کوئی ہیلی کاپٹر ہائی جیک کرے گا اور پھر اس ہیلی کاپٹر کے ذریعے وہ تل ابیب کی طرف بڑھے گا لیکن ظاہر ہے اسے زیادہ دور تک نہ جانے دیا جائے گا۔ میں نے نقشے کو چیک کیا ہے میرا خیال ہے کہ وہ زیادہ سے زیادہ اس اڈے سے چار سو کلو میٹر دور ایک شہر نما قصبے اطلس تک پہنچ سکے

Scanned & PDF Copy By RFI

گا اور میرا خیال ہے کہ اس کا پلان بھی یہی ہے۔ اطلس سے وہ یقیناً کسی فلسطینی گروپ کی پناہ گاہ میں چھپے گا اور پھر وہاں سے کسی بھی ذریعے سے وہ تل ابیب پہنچنے کی کوشش کرے گا"۔۔۔ کرائسٹن نے کہا۔

"تمہارے تجزیے کو اگر درست مان لیا جائے تو یہ انتہائی خطرناک ترین مہم ہو گی۔ انتہائی خطرناک"۔۔۔ ڈومیری نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"مادام۔ عمران ایسے ہی کھیل کھیلنے کا عادی ہے میں اس کی فطرت سے اچھی طرح واقف ہوں۔ اس لئے میرا خیال ہے کہ ہمیں وقت ضائع کرنے کی بجائے فوراً اطلس پہنچ جانا چاہئے تاکہ جب بھی یہ لوگ اطلس پہنچیں تو ہم وہاں پہلے سے تیار ہوں جبکہ انہیں اس کا اندازہ تک نہیں ہو گا اور اس طرح ہم آسانی سے وہاں انہیں چھاپ لیں گے"۔۔۔ کرائسٹن نے کہا۔

"لیکن اطلس میں ہمارے گروپ کو کارروائی کرنے کے لئے کوئی اڈہ بھی تو چاہئے۔ کیا اس کا انتظام ہو سکے گا"۔ ڈومیری نے کہا۔

"اس کا انتظام کر کے ہی میں نے آپ کو کال کیا ہے مادام"۔ کرائسٹن نے کہا۔

"ویری گڈ۔ یہاں سے اطلس کا فاصلہ کتنا ہے اور ہم کس طرح فوری طور پر وہاں پہنچ سکتے ہیں"۔۔۔ ڈومیری نے کہا۔

"میں نے گروپ کو ایک چارٹرڈ طیارے کے ذریعے پہلے ہی وہاں

روانہ کر دیا ہے جبکہ ایک تیز رفتار ہیلی کاپٹر بھی میں نے ہائر کر لیا ہے۔ آپ اور میں اس ہیلی کاپٹر میں وہاں پہنچیں گے"۔۔۔ کرائسٹن نے جواب دیا۔

"ویری گڈ کرائسٹن۔ تم واقعی کام کرنا جانتے ہو"۔۔۔ ڈومیری نے کہا۔

"آپ تیار ہو جائیں۔ میں آپ کے پاس ہوٹل پہنچ رہا ہوں"۔۔۔ کرائسٹن نے کہا تو ڈومیری نے او کے کہہ کر رسیور رکھا اور کرسی سے اٹھ کر وہ تیز تیز قدم اٹھاتی ملحقہ ڈریسنگ روم کی طرف بڑھ گئی۔ تھوڑی دیر بعد جب وہ ڈریسنگ روم سے باہر آئی تو وہ لباس تبدیل کر چکی تھی۔ اب اس کے جسم پر جینز کی چست پتلون اور چمڑے کی جیکٹ موجود تھی۔ تھوڑی دیر بعد وہ ایک کار میں بیٹھی تل ابیب کی معروف سڑکوں پر گزر رہی تھی۔ کار کی ڈرائیونگ سیٹ پر ایک لمبے قد اور ٹھوس جسم کا نوجوان بیٹھا ہوا تھا جس کی آنکھوں پر سرخ رنگ کے شیشوں اور سرخ رنگ کے فریم والی گاگل تھی اس نے بھی جیکٹ اور جینز ہی پہنی ہوئی تھی۔

"عمران کے خلاف تمام کارروائی تم نے ہی انجام دینی ہے کرائسٹن۔ میں اس کارروائی کی نگرانی کروں گی"۔۔۔ ڈومیری نے نوجوان سے جو اس کا نمبر ٹو کرائسٹن تھا' مخاطب ہو کر کہا۔

"وہ کیوں مادام"۔۔۔ نوجوان نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میں دراصل عمران سے دشمن کی حیثیت سے نہیں بلکہ دوست کی

Scanned & PDF Copy By RFI

حیثیت سے ملنا چاہتی ہوں"۔۔۔۔۔ ڈومیری نے کہا۔

"تو آپ کا خیال ہے کہ عمران ہماری کارروائی سے بچ کر تل ابیب پہنچ جانے میں کامیاب ہو جائے گا"۔۔۔۔۔ کراسٹن نے کہا۔

"تمہاری صلاحیتوں کو دیکھتے ہوئے تو امکان بے حد کم ہے لیکن عمران کی صلاحیتوں کو بھی اگر سامنے رکھا جائے تو ایسا ممکن ہو سکتا ہے۔ اگر تو عمران اور اس کے ساتھی تمہاری کارروائی سے ہلاک ہو جاتے ہیں تو پھر تو ٹھیک ہے اور مشن ختم ہو جائے گا لیکن اگر وہ بچ کر نکل جاتے ہیں تو پھر لامحالہ وہ تل ابیب پہنچیں گے اور ہم نے اپنے ذہن میں جو پلاننگ بنائی ہے اس کے مطابق میں اس سے دوست کی حیثیت سے ملوں گی اور پھر اس کے ساتھ اسرائیل کے خلاف کارروائی کرنے میں بھی شریک رہوں گی تاکہ میں یہ دیکھ سکوں کہ اسرائیلی ایجنسیاں اس کے خلاف کیا کرتی ہیں۔ جب میں دیکھوں گی کہ عمران اپنے مشن کے قریب پہنچ رہا ہے تو میں اسے ہلاک کر دوں گی"۔۔۔۔۔ ڈومیری نے کہا تو کراسٹن بے اختیار ہنس پڑا۔

"کیا ہوا۔ تم ہنسے کیوں ہو۔ کیا میری پلاننگ غلط ہے"۔ ڈومیری نے برا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔

"نہ صرف غلط ہے بلکہ انتہائی بچگانہ بھی ہے۔ عمران ہزار آنکھیں اور کروڑ دماغ رکھنے والا آدمی ہے۔ آپ کا کیا خیال ہے کہ وہ آپ کو قبول کر لے گا اور آپ کو ساتھ لے کر مشن پر کام کرتا رہے گا، نہیں مادام نہیں۔ آپ اس کے پنجے میں پھنس کر رہ جائیں گی"۔

کراسٹن نے کہا۔

"کیا تم میری صلاحیتوں کو چیلنج کر رہے ہو"۔۔۔۔۔ ڈومیری نے بھڑکتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"میں آپ کی صلاحیتوں کو کیسے چیلنج کر سکتا ہوں مادام۔ لیکن جو کچھ میں نے کہا ہے وہ بھی درست ہے۔ ایسے آدمی کو تو آپ بس فوری طور پر ہلاک کرنے کی پلاننگ کریں"۔۔۔۔۔ کراسٹن نے کہا۔

"تم مجھے واپس چھوڑ آؤ اور خود اکیلے جاؤ۔ اگر عمران بچ کر تل ابیب میں آجائے تو مجھے کال کر کے بتا دینا۔ پھر دیکھنا میں کیا کرتی ہوں"۔ ڈومیری نے کہا۔

"مجھے معلوم ہے مادام کہ آپ جو بات سوچ لیں اسے بہرحال پورا کرتی ہیں تو پھر میری ایک تجویز ہے"۔۔۔۔۔ کراسٹن نے کہا۔

"کیا"۔۔۔۔۔ ڈومیری نے چونک کر کہا۔

"آپ میرے ساتھ اطلس چلیں۔ وہاں آپ ہم سے علیحدہ ہو جائیں۔ جب ہم عمران کے خلاف کارروائی کا آغاز کریں تو آپ عمران سے مل کر اس کی مدد کریں اور ہمارے خلاف کام کریں۔ اس طرح شاید آپ عمران کی ہمدردیاں حاصل کرنے میں کامیاب ہو جائیں۔ اگر وہ ہماری کارروائی سے ہلاک ہو گیا تو مسئلہ ختم۔ ورنہ آپ اس کے ساتھ ہی تل ابیب پہنچیں"۔۔۔۔۔ کراسٹن نے کہا۔

"لیکن میں اپنے آپ کو کس حیثیت سے اس کے سامنے لے آؤں گی۔ یہاں تل ابیب میں تو ظاہر ہے کہ مشہور ہے کہ میں کارمن ایجنٹ

Scanned & PDF Copy By RFI

ہوں اور یہودیوں کے خلاف کام کر رہی ہوں لیکن وہاں اطلس میں میری موجودگی کی کیا صورت ہو گی"۔۔۔۔ ڈومیری نے کہا۔

"ہاں۔ یہ مسئلہ تو ہے۔ بہرحال ٹھیک ہے پہلے وہاں تو پہنچیں پھر جو حالات ہوں گے ویسے ہی کر لیں گے"۔۔۔۔ کراسٹن نے کہا تو ڈومیری نے اثبات میں سرہلا دیا۔

سیاہ رنگ کی کار جس پر جی پی فائیو کا مخصوص نشان بنا ہوا تھا انتہائی تیزی سے تل ابیب کی ایک بڑی سڑک پر دوڑتی ہوئی آگے بڑھی چلی جا رہی تھی۔ کار کی عقبی سیٹ پر کرنل ڈیوڈ اس طرح اکڑا ہوا بیٹھا تھا جیسے اگر اس نے اپنے جسم کو ذرا بھی ڈھیلا کیا تو شاید کار چلنا بند ہو جائے گی۔ ڈرائیونگ سیٹ پر اس کا خاص ڈرائیور تھا جو انتہائی تیز ڈرائیونگ میں پورے تل ابیب میں مشہور تھا۔ کرنل ڈیوڈ کو تیز رفتاری بے حد پسند تھی۔ اس لئے اس نے اس ڈرائیور کو جس کا نام مورگن تھا اپنی کار کے لئے مخصوص کر لیا تھا اور مورگن بھی ہمیشہ اس کی خواہش کے عین مطابق کار کو انتہائی رفتار پر چلاتا تھا چونکہ کار پر لگا ہوا ہوٹر مسلسل بجتا رہتا تھا اس لئے ٹریفک اس ہوٹر کی آواز سنتے ہی خود بخود کائی کی طرح چھٹ جاتی تھی اور کرنل ڈیوڈ کی کار جیٹ جہاز کی طرح دوڑتی ہوئی آگے بڑھتی چلی جاتی تھی۔ فرنٹ سیٹ پر اس

Scanned & PDF Copy By RFI

وقت میجر براؤن بیٹھا ہوا تھا لیکن اس کے چہرے پر خوف کے تاثرات نمایاں تھے۔ وہ اس معاملے میں کرنل ڈیوڈ سے قطعاً مختلف تھا۔ اسے تیز رفتاری سے ہمیشہ خوف آتا تھا۔ اس لئے وہ کرنل ڈیوڈ کے ساتھ اس کی کار میں بیٹھ کر کہیں جانے سے ہمیشہ اجتناب کرتا تھا لیکن ظاہر ہے جب کرنل ڈیوڈ حکم دے دے تو اسے یہ مجال نہ ہوتی تھی کہ وہ کوئی بہانہ بنائے۔ یہی وجہ تھی کہ اس وقت وہ فرنٹ سیٹ پر سکڑا اور سہا ہوا بیٹھا تھا۔ گو اس کا دل بار بار چاہ رہا تھا کہ وہ ڈرائیور کو سپیڈ کم کرنے کا کہہ دے لیکن اسے معلوم تھا کہ عقبی سیٹ پر بیٹھے ہوئے کرنل ڈیوڈ نے اس کی گردن مروڑ دینی ہے اور ہو سکتا ہے کہ وہ غصے میں آ کر اسے اس قدر تیز رفتاری سے چلتی ہوئی کار سے ہی نیچے اترنے کا حکم دے دے۔ اس لئے وہ اپنے آپ پر جبر کئے ہوئے بیٹھا تھا۔ کار پوری رفتار سے دوڑتی ہوئی مختلف سڑکوں سے گزرنے کے بعد ایک سات منزلہ ہوٹل کے کمپاؤنڈ گیٹ میں مڑی اور پھر کار کی بریکیں لگنے کی آواز سے پورا ماحول چیخ اٹھا۔ ڈرائیور مورگن نے اسی رفتار سے ہی کار موڑی تھی اور اسی رفتار سے وہ پارکنگ میں پہنچا تھا اور پھر اس نے پوری قوت سے بریک لگا دیئے تھے۔ اگر یہ مخصوص کار نہ ہوتی تو اس قدر اچانک اور فل بریکیں لگنے سے کار میں بیٹھے ہوئے افراد کم از کم چار قلابازیاں کھا جاتے لیکن کار کے انتہائی شاندار سسپنشن کی وجہ سے بس ایک معمولی سا جھٹکا لگا تھا۔ ڈرائیور نے کار رکتے ہی انتہائی تیزی سے دروازہ کھولا اور نیچے اتر کر اس نے

جلدی سے عقبی سیٹ کا دروازہ کھول دیا اور اندر بیٹھا ہوا کرنل ڈیوڈ اس طرح نیچے اترا جیسے وہ کسی ملک کا شہنشاہ ہو۔ اس سے پہلے میجر براؤن خود ہی دروازہ کھول کر نیچے اتر چکا تھا۔ کرنل ڈیوڈ اسی طرح سر اکڑائے ہوٹل کے مین گیٹ کی طرف چل پڑا جبکہ میجر براؤن اس کے پیچھے غلاموں کی انداز میں چل رہا تھا۔ وہاں موجود افراد کرنل ڈیوڈ کو دیکھتے ہی تیزی سے ادھر ادھر ہو جاتے تھے کیونکہ کرنل ڈیوڈ پورے تل ابیب میں شیطان کی طرح مشہور تھا۔ بڑے سے بڑے آدمی کو وہ گھاس نہ ڈالتا تھا۔ اس لئے لوگ اس سے خوف کھاتے تھے۔ کرنل ڈیوڈ تیز تیز قدم اٹھاتا جب ہوٹل کے مین گیٹ پر پہنچا تو وہاں پر موجود دونوں دربان اس کے سامنے رکوع کے بل جھک گئے اور اس کے ساتھ ہی انہوں نے اسی جھکے ہوئے انداز میں شیشے کا دروازہ کھول دیا۔ کرنل ڈیوڈ ان کی طرف توجہ کئے بغیر آگے بڑھتا چلا گیا۔ ہال میں اس کے داخل ہوتے وقت خاصا شور تھا۔ لوگ کھل کر ایک دوسرے سے باتیں کر رہے تھے لیکن جیسے ہی کرنل ڈیوڈ اندر داخل ہوا سب لوگ یکلخت خاموش ہو گئے۔ کرنل ڈیوڈ تیزی سے مڑ کر کاؤنٹر کی طرف بڑھ گیا جہاں دو خوبصورت مقامی لڑکیاں موجود تھیں۔ ان دونوں لڑکیوں کے چہروں پر بھی خوف کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"یس سر۔ یس سر"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ کے قریب پہنچتے ہی دونوں لڑکیوں نے انتہائی مودبانہ لہجے میں کہا۔

"مینجر کو بلاؤ فوراً"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے پھاڑ کھانے والے لہجے

 Scanned & PDF Copy By RFI

میں کہا۔

"یس سر"۔۔۔ ایک لڑکی نے کہا اور جلدی سے کاؤنٹر پر پڑا ہوا رسیور اٹھا کر اس نے دو نمبر پریس کر دیئے۔

"سر۔ جی پی فائیو کے سربراہ کرنل ڈیوڈ صاحب کاؤنٹر پر موجود ہیں سر۔ انہوں نے آپ کو فوراً طلب کیا ہے"۔۔۔ لڑکی نے انتہائی بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"یس سر"۔۔۔ لڑکی نے دوسری طرف سے جواب سننے کے بعد رسیور کرنل ڈیوڈ کی طرف بڑھا دیا۔

"سر۔ مینجر صاحب سے بات کر لیں"۔۔۔ لڑکی نے کہا۔

"میں نے کہا ہے کہ اسے یہاں بلاؤ"۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا تو لڑکی نے ایک بار پھر فون پر بات کرنا شروع کر دی۔

"یس سر"۔۔۔ دوسری طرف سے بات سن کر لڑکی نے رسیور رکھ دیا۔

"مینجر صاحب آ رہے ہیں سر"۔۔۔ لڑکی نے کہا تو کرنل ڈیوڈ نے اس طرح سر ہلایا جیسے اس نے دوسری جنگ عظیم جیت لی ہو۔ چند لمحوں بعد ایگزیکٹو لفٹ سے ایک ادھیڑ عمر آدمی باہر آیا۔ اس کے جسم پر نیلے رنگ کا سوٹ تھا اور آنکھوں پر سنہری کمانی کا نفیس چشمہ۔ وہ خاصی پرکشش شخصیت کا مالک تھا۔

"یس سر۔ میرا نام بارکنز ہے اور میں ہوٹل کا مینجر ہوں"۔ اس آدمی نے آگے بڑھ کر کرنل ڈیوڈ کو مخاطب ہو کر کہا۔

"تم نے پہلے یہاں آنے سے کیوں انکار کیا تھا۔ کیا تم جانتے نہیں ہو کہ میں کون ہوں اور اگر میں چاہوں تو یہ ہوٹل ہی زمین بوس کر دوں"۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے کاٹ کھانے والے لہجے میں کہا۔

"میں نے انکار تو نہیں کیا تھا سر۔ میں تو یہ کہنا چاہتا تھا کہ آپ جیسی شخصیت کو ہال میں کھڑے رہنے کی بجائے میرے دفتر میں تشریف رکھنا چاہئے"۔ مینجر نے انتہائی مودبانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ہونہہ۔ یہ بتاؤ کہ تمہارے ہوٹل کے کمرہ نمبر اٹھارہ چوتھی منزل پر ایک عورت ڈومیری رہائش پذیر تھی۔ وہ اب کہاں ہے"۔ کرنل ڈیوڈ نے سخت لہجے میں کہا۔

"مجھے تو معلوم نہیں ہے سر۔ میں ابھی معلوم کرتا ہوں"۔ مینجر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے کاؤنٹر پر پڑے انٹر کام کا رسیور اٹھایا اور نمبر پریس کر دیئے۔

"مینجر بول رہا ہوں۔ کمرہ نمبر اٹھارہ میں کون ٹھہرا ہوا ہے"۔ مینجر نے سخت لہجے میں پوچھا۔

"کیا وہ کمرے میں موجود ہیں"۔۔۔ مینجر نے دوسری طرف سے بات سن کر کہا۔

"کہاں ہیں"۔۔۔ مینجر نے دوسری طرف سے جواب سننے کے بعد پوچھا۔

Scanned & PDF Copy By RFI

"کمرہ لاکڈ ہے"۔۔۔ مینجر نے پوچھا اور پھر او کے کہہ کر رسیور رکھ دیا۔

"ان کا نام ڈومیری ہے۔ وہ کارمن سے آئی ہیں اور ابھی دو گھنٹے پہلے گئی ہیں۔ ایک کارمن نوجوان آیا تھا جو انہیں اپنے ساتھ لے گیا ہے۔ ان کا کمرہ لاکڈ ہے"۔۔۔ مینجر نے جواب دیا۔

"میں پوچھ رہا ہوں کہ وہ کہاں گئی ہے"۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

"یہ تو نہیں بتایا جا سکتا جناب۔ وہ مرضی کی مالکہ ہیں۔ کہیں بھی جا سکتی ہیں"۔۔۔ مینجر نے جواب دیا۔

"کیا تمہارے ہوٹل میں کمروں میں ہونے والی کالیں ٹیپ کی جاتی ہیں"۔ اچانک میجر براؤن نے پوچھا۔

"میں ابھی بتاتا ہوں سر"۔۔۔ مینجر نے جواب دیا اور ایک بار پھر اس نے انٹرکام کا رسیور اٹھایا اور نمبر پریس کر دیئے۔

"مینجر بول رہا ہوں۔ کمرہ نمبر اٹھارہ چوتھی منزل میں پچھلے چوبیس گھنٹے کے دوران کوئی کال کی گئی ہے"۔۔۔ مینجر نے پوچھا۔

"ایک کال ہوئی ہے جناب"۔۔۔ مینجر نے دوسری طرف سے جواب سن کر رسیور رکھتے ہوئے میجر براؤن سے مخاطب ہو کر کہا۔

"اس کا ٹیپ منگواؤ"۔۔۔ میجر براؤن نے کہا اور مینجر نے ٹیپ لانے کا حکم دے کر رسیور رکھ دیا۔

"جناب آپ میرے آفس میں تشریف لے چلیں۔ وہاں ٹیپ بھی سنیں اور مجھے آپ کی خدمت کر کے بڑی خوشی ہو گی اور یہ میرے

لئے اعزاز بھی ہو گا"۔۔۔ مینجر نے رسیور رکھ کر بڑے خوشامدانہ لہجے میں کہا۔

"میجر براؤن"۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے اس کی بات کا جواب دینے کی بجائے ساتھ کھڑے میجر براؤن سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یس باس"۔۔۔ میجر براؤن نے یکلخت اٹن شن ہوتے ہوئے انتہائی مودبانہ لہجے میں کہا۔

"تم جا کر اس ڈومیری کے کمرے کی تلاشی لو جبکہ میں اس دوران مینجر کے دفتر میں بیٹھوں گا"۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

"یس سر"۔۔۔ میجر براؤن نے کہا۔

"چلو مسٹر۔ دیکھیں تمہارا دفتر کیسا ہے"۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے مینجر سے مخاطب ہو کر ایسے لہجے میں کہا جیسے مینجر کے دفتر میں جانے کا فیصلہ کر کے اس نے مینجر پر کوئی بہت بڑا احسان کر دیا ہو۔

"یہ میرے لئے بہت بڑا اعزاز ہو گا سر"۔۔۔ مینجر نے جواب دیا اور پھر تھوڑی دیا بعد کرنل ڈیوڈ مینجر کے دفتر میں موجود تھا۔

"جناب کی خدمت میں کونسی شراب پیش کی جائے"۔۔۔ مینجر نے کہا۔

"میں ڈیوٹی پر ہوں سمجھے۔ اور ڈیوٹی کے دوران شراب نوشی نہیں کی جاتی"۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے سرد لہجے میں کہا۔

"کافی۔ جوس۔ کچھ تو لیجئے سر"۔۔۔ مینجر پوری طرح خوشامد کرنے پر تلا ہوا تھا۔

Scanned & PDF Copy By RFI

"ٹیپ منگواؤ اور یہ باتیں چھوڑو۔ جب میں نے کہہ دیا ہے کہ میں ڈیوٹی پر ہوں تو پھر تم کیوں بار بار میرا سر کھا رہے ہو"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے اسے بری طرح جھاڑتے ہوئے کہا۔ اس کا موڈ اس شاندار انداز میں سجے ہوئے دفتر میں داخل ہوتے ہی خراب ہو گیا تھا کیونکہ گو اس نے اپنا دفتر بھی انتہائی شاندار انداز میں سجا رکھا تھا لیکن اس کے دفتر سے کہیں زیادہ قیمتی اشیاء اور خوبصورت انداز میں سجا رکھا تھا۔

"یس سر"۔۔۔۔ مینجر نے جواب دیا اور انٹر کام کا رسیور اٹھا کر اس نے نمبر پریس کر دیئے۔

"ٹیپ اور ٹیپ ریکارڈر دونوں لے کر فوراً پہنچو۔ فوراً"۔ مینجر نے تیز لہجے میں کہا اور رسیور رکھ دیا۔ تھوڑی دیر بعد دروازہ کھلا اور ایک نوجوان اندر داخل ہوا۔ اس کے ہاتھ میں ایک ٹیپ اور ایک جدید ساخت کا ٹیپ ریکارڈر موجود تھا۔

"بڑے صاحب کو ٹیپ سنواؤ"۔۔۔۔ مینجر نے اس نوجوان سے کہا۔

"یس سر"۔۔۔۔ نوجوان نے کہا اور ٹیپ ریکارڈر میز پر رکھ کر اس نے دوسرے ہاتھ میں موجود ٹیپ اس کے اندر ایڈ جسٹ کرنا شروع کر دی۔ اسی لمحے دروازہ کھلا اور میجر براؤن اند داخل ہوا۔

"باس۔ وہاں عام سا سامان موجود ہے اور کچھ بھی نہیں ہے"۔ میجر براؤن نے اندر داخل ہو کر کرنل ڈیوڈ کو رپورٹ دیتے ہوئے کہا تو کرنل ڈیوڈ نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ میجر براؤن بھی سامنے والے

صوفے پر بیٹھ گیا۔

"ٹیپ آن کروں سر"۔۔۔۔ نوجوان نے کہا۔

"ہاں تو اور کیا تمہاری شکل دیکھنے کے لئے ہم یہاں آئے ہیں"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے غراتے ہوئے کہا تو نوجوان نے جلدی سے ٹیپ ریکارڈر کا بٹن آن کر دیا اور اس کے ساتھ ہی فون کی گھنٹی بجنے کی آواز سنائی دینے لگی۔

"یس"۔۔۔۔ ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"مادام۔ کراسٹن کی کال ہے آپ کے نام"۔۔۔۔ ایک اور نسوانی آواز سنائی دی۔ لہجہ مودبانہ تھا۔

"بات کراؤ۔ لیکن کال ڈائریکٹ کر دینا"۔۔۔۔ پہلی آواز میں کہا گیا لہجہ تحکمانہ تھا۔

"یس مادام"۔۔۔۔ مودبانہ لہجے میں کہا گیا۔

"ہیلو۔ کراسٹن بول رہا ہوں مادام۔ عمران اور اس کے ساتھیوں کا سراغ لگا لیا گیا ہے"۔۔۔۔ چند لمحوں بعد ایک مردانہ آواز سنائی دی تو کرنل ڈیوڈ اور میجر براؤن دونوں یہ بات سنتے ہی بے اختیار اچھل پڑے۔

"تفصیل بتاؤ"۔۔۔۔ مادام نے تحکمانہ لہجے میں پوچھا۔

"مادام۔ عمران اور اس کے ساتھی دمشق سے اسرائیل کی سرحد میں داخل ہونے والے ہیں"۔۔۔۔ کراسٹن نے کہا تو کرنل ڈیوڈ کے چہرے کے عضلات اس طرح پھڑکنے لگے جیسے اس کا چہرہ کسی خوفناک

Scanned & PDF Copy By RFI

زلزلے کی زد میں آگیا ہو۔ اس کی آنکھوں میں تیز چمک ابھر آئی تھی۔ گفتگو ہوتی رہی اور کرنل ڈیوڈ کے ہونٹ بھنچتے چلے گئے پھر جب رسیور رکھے جانے کی آواز سنائی دی تو کرنل ڈیوڈ بے اختیار اچھل کر کھڑا ہو گیا۔

"اوہ۔ اوہ۔ وری بیڈ۔ ہم یہاں بیٹھے مکھیاں مار رہے ہیں اور یہ لوگ وہاں اطلس بھی پہنچ گئے۔ وری سیڈ۔ جلدی کرو میجر براؤن۔ جلدی کرو۔ ہمیں فوراً اطلس پہنچنا ہے"۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے چیختے ہوئے کہا اور تیزی سے دروازے کی طرف مڑا۔

"میں ایکشن گروپ کو بھی تیاری کا حکم دے دیتا ہوں باس۔ تاکہ جب ہم ہیڈ کوارٹر پہنچیں تو وہ لوگ تیار ہوں"۔۔۔ میجر براؤن نے کہا۔

"جلدی کرو جلدی۔ ایک ایک لمحہ قیمتی ہے۔ اس ڈومیری نے وہاں کام دکھا دیا تو بڑا مسئلہ بن جائے گا"۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے تیز لہجے میں کہا تو میجر براؤن نے جلدی سے میز پر رکھے ہوئے فون کا رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے جبکہ کرنل ڈیوڈ بجلی کی سی تیزی سے دروازے کی طرف مڑا اور دروازے کے قریب جا کر وہ اتنی ہی تیزی سے واپس پلٹا۔

"اس ڈومیری کی تصویر۔ کہاں ہے اس کی تصویر"۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے ہوٹل کے مینجر سے مخاطب ہو کر کہا جو اپنی کرسی کے ساتھ کھڑا خاموشی سے یہ سب کچھ ہوتا دیکھ رہا تھا۔

"تصویر۔ جی۔ مگر۔۔۔" مینجر نے کرنل ڈیوڈ کے بوکھلائے ہوئے انداز کی وجہ سے خود بھی بوکھلائے ہوئے انداز میں کہا۔

"نانسنس۔ احمق۔ تمہارے ہوٹل میں لازماً اس کے کاغذات ہوں گے اور ان میں اس کی تصویر بھی ہو گی۔ جلدی کرو منگواؤ تصویر"۔ کرنل ڈیوڈ نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ یس۔ یس سر۔ میں لے آتا ہوں سر"۔۔۔ مینجر نے اور زیادہ بوکھلائے ہوئے انداز میں کہا اور خود ہی دروازے کی طرف بڑھنے لگا لیکن دوسرے لمحے وہ ایک جھٹکا کھا کر واپس مڑا۔

"نانسنس۔ کیا تمہارا دماغ خراب ہو گیا ہے۔ یہاں سے فون کر کے منگواؤ۔ ورنہ تم جیسے مینڈک کو تو آنے جانے میں کافی دیر لگ جائے گی"۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے اسے بازو سے پکڑ کر جھٹکا دے کر واپس موڑتے ہوئے چیخ کر کہا۔

"اوہ۔ یس سر۔ یس سر"۔۔۔ مینجر نے کہا اور جلدی سے انٹرکام کا رسیور اٹھا کر اس نے نمبر پریس کئے اور کسی کو ڈومیری کے کاغذات لانے کا حکم دینے لگا۔ کمرے میں یوں لگ رہا تھا جیسے بھونچال آگیا ہو۔ اس دوران میجر براؤن کال کر کے فارغ ہو چکا تھا۔

"اس ڈومیری کی تصویر لے کر جلدی آؤ۔ فوراً"۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے میجر براؤن سے کہا اور خود تیزی سے دروازے کی طرف مڑ گیا۔

"یس سر"۔۔۔ میجر براؤن نے کہا۔

"جلدی آؤ۔ اس کی تصویر دیکھنے میں ہی نہ مست ہو جانا۔ ورنہ

Scanned & PDF Copy By RFI

گولی مار دوں گا"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے دروازے میں رک کر چیختے ہوئے کہا اور پھر تیزی سے دروازہ کھول کر باہر نکل گیا۔

عمران اور اس کے ساتھی تیزی سے چٹانوں کی اوٹ لیتے ہوئے سرحد کی طرف بڑھے چلے جا رہے تھے۔ وہ سب بکھر کر آگے بڑھ رہے تھے۔ سب سے آگے عمران تھا۔ باقی ساتھی اس سے چند قدم پیچھے چل رہے تھے۔ تھوڑی دیر بعد وہ خاردار تار کے قریب پہنچ چکے تھے۔ اسی لمحے انہیں اپنے عقب میں جہاز کی آواز سنائی دی تو ان سب نے گردنیں موڑ کر دیکھا تو دور سے ایک چھوٹا جہاز ان کی طرف آ رہا تھا۔

"تیار ہو جاؤ۔ جہاز جیسے ہی چیک پوسٹ پر پہنچے گا ہم نے کارروائی شروع کر دینی ہے"۔۔۔۔ عمران نے کہا اور سب نے سر ہلا دیئے۔ وہ اب خاردار تاروں سے تھوڑے ہی فاصلے پر تھے۔ تھوڑی دیر بعد جہاز ان کے سروں کے اوپر سے ہوتا ہوا آگے بڑھ گیا۔ جہاز پر اقوام متحدہ کا مخصوص نشان دور سے دکھائی دے رہا تھا۔ عمران نے لیزر گن کو سیدھا کیا۔ چند لمحوں بعد جہاز جیسے ہی چیک پوسٹ کے قریب پہنچا

Scanned & PDF Copy By RFI

اچانک جہاز سے کوئی چیز نیچے گرتی دکھائی دی اور اس کے ساتھ ہی ایک خوفناک دھماکہ ہوا اور پہاڑی کی چوٹی پر بنی ہوئی چیک پوسٹ کے پرزے ہوا میں بکھر گئے۔ جہاز اب انتہائی تیزی سے مسلسل فائر کر رہا تھا۔ اسی لمحے عمران نے لیزر گن کا فائر کیا تو گن سے سرخ رنگ کی شعاع سی نکلی اور پھر یہ شعاع جیسے ہی خاردار تار پر پڑی ایک دھماکہ سا ہوا اور تار کا کافی سارا حصہ غائب ہو گیا۔ اس کے ساتھ ہی باقی ساتھیوں نے بھی فائر کھول دیئے۔ عمران تیزی سے دوڑتا ہوا آگے بڑھنے لگا۔ اس کے ساتھی بھی دوڑ پڑے اور پھر چند لمحوں بعد وہ خاردار تار پار کر کے اسرائیل کی سرحد میں داخل ہو گئے لیکن ان کا رخ اسی چیک پوسٹ کی طرف ہی تھا کہ اچانک انہوں نے فضا میں خوفناک دھماکے کی آواز سنی اور دوسرے لمحے ان سب کے دل یہ دیکھ کر دھک سے رہ گئے کہ جہاز فضا میں ہی کریش ہو گیا تھا۔ اس کے ٹکڑے فضا میں ہی بکھر گئے اور جہاز کا ڈھانچہ شعلہ بن کر نیچے گر رہا تھا اور پھر ان کے دیکھتے ہی دیکھتے وہ ایک پہاڑی کے پیچھے غائب ہو گیا۔ عمران کے ہونٹ بھنچ گئے۔ وہ سمجھ گیا تھا کہ جہاز پر میزائل فائر کیا گیا ہے اور ظاہر ہے کیپٹن شکیل کو اترنے کا موقع ہی نہ مل سکا ہو گا۔

"تم سب چیک پوسٹ کی طرف جاؤ۔ میں جہاز کی طرف جا رہا ہوں"۔ عمران نے چیخ کر اپنے ساتھیوں سے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے اپنا رخ بدل لیا۔ اور تھوڑی دیر بعد عمران دوڑتا ہوا اس جگہ پہنچ گیا جہاں جہاز کا ملبہ گرا ہوا تھا۔ وہ ابھی تک دھڑا دھڑ جل رہا تھا۔ عمران کے باقی ساتھی چیک پوسٹ کی طرف نکل گئے تھے۔

"عمران صاحب۔ میں یہاں ہوں"۔۔۔۔ اچانک عمران کے کانوں میں کیپٹن شکیل کی آواز پڑی تو وہ تیزی سے گھوما اور دوڑتا ہوا اس طرف کو بڑھ گیا جدھر سے آواز آئی تھی۔ عمران کو بہرحال یہ حوصلہ ہو گیا تھا کہ کیپٹن شکیل نہ صرف زندہ ہے بلکہ اپنے ہوش وحواس میں بھی ہے۔ عمران جیسے ہی ایک چٹان کے پیچھے پہنچا۔ اس نے کیپٹن شکیل کو چٹان کے ساتھ بیٹھے ہوئے دیکھا۔ اس کے جسم پر موجود لباس جلا ہوا تھا۔ چہرے اور بالوں پر بھی جلنے کے نشانات تھے۔

"عمران صاحب مجھے پیرا شوٹ سے اترنے کا موقع ہی نہیں ملا"۔ کیپٹن شکیل نے اٹھنے کی کوشش کرتے ہوئے کہا تو عمران نے جلدی سے آگے بڑھ کر اسے سنبھالا۔

"فریکچر تو نہیں ہوا"۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"شاید نہیں۔ مگر چوٹیں کافی آئی ہیں لیکن پھر بھی پیرا ٹروپنگ کی وجہ سے جان بچ گئی ہے۔ ورنہ تو شاید ہڈیوں کا سرمہ بن جاتا"۔ کیپٹن شکیل نے کہا۔

"تم نے واقعی حیرت انگیز کارکردگی کا مظاہرہ کیا ہے کیپٹن شکیل کہ اس طرح جہاز کے اچانک فضا میں کریش ہونے جانے کے باوجود تم زندہ سلامت نیچے کودنے اور اپنے آپ کو بچانے میں کامیاب ہو گئے ہو۔ ویل ڈن"۔۔۔۔ عمران نے تحسین آمیز لہجے میں کہا تو کیپٹن شکیل کی آنکھوں میں بے اختیار مسرت کی چمک ابھر آئی۔ عمران نے اسے

Scanned & PDF Copy By RFI

اٹھا کر کھڑا کر دیا۔

"چلو"۔۔۔۔ عمران نے کہا تو کیپٹن شکیل نے قدم آگے بڑھایا۔ ایک لمحے کے لئے وہ لڑکھڑایا لیکن پھر سنبھل گیا۔

"خدا کا شکر ادا کرو کہ جان بچ گئی ہے اور ہڈیاں بھی نہیں ٹوٹیں"۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"بس اللہ کا کرم ہو گیا ہے۔ لباس نے آگ پکڑ لی تھی لیکن پیرا ٹروپنگ کے بعد لڑھکنے کی وجہ سے آگ خودبخود بجھ گئی"۔۔۔۔ کیپٹن شکیل نے اپنے آپ کو سنبھال کر چلنے کی کوشش کرتے ہوئے کہا۔

"خود چل سکتے ہو یا سنبھالنا پڑے گا"۔۔۔۔ عمران نے کیپٹن شکیل سے پوچھا۔

"میں اب ٹھیک ہوں عمران صاحب"۔۔۔۔ کیپٹن شکیل نے کہا۔

"تو پھر آؤ"۔۔۔۔ عمران نے کہا اور تیزی سے اپنے ساتھیوں کی طرف بڑھ گیا۔ ابھی وہ دوڑتا ہوا چیک پوسٹ کی طرف بڑھ ہی رہا تھا کہ اس نے چیک پوسٹ کی طرف سے ایک فوجی جیپ کو اپنی طرف آتے ہوئے دیکھا۔

"عمران۔ عمران"۔۔۔۔ جولیا کی چیختی ہوئی آواز سنائی دی تو عمران جو ایک چٹان کی اوٹ میں ہونے لگا تھا تیزی سے سیدھا ہو گیا۔ وہ سمجھ گیا تھا کہ جیپ میں اس کے ساتھی ہیں۔ چند لمحوں بعد جیپ ان کے قریب پہنچ کر رک گئی اور اس کے ساتھی نیچے اتر آئے۔

"کیپٹن شکیل کا کیا ہوا۔ اس کا جہاز تو فضا میں ہی کریش ہو گیا

تھا"۔۔۔۔ جولیا نے انتہائی بے چین سے لہجے میں پوچھا۔

"وہ بھی میری طرح ڈھیٹ مٹی کا بنا ہوا ہے۔ بچ گیا ہے۔ دوسری جیپ کہاں ہے اور کوئی مسئلہ تو نہیں ہوا"۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"دوسری جیپ بموں سے تباہ ہو گئی ہے۔ ایک میزائل گن اور دس فوجی بچ گئے تھے جنہیں ہم نے آپریشن کے دوران ختم کر دیا"۔ صفدر نے کہا۔

"چلو جا کر کیپٹن شکیل کو لے آؤ۔ جلدی کرو۔ ہمیں فوراً یہاں سے نکلنا ہے"۔۔۔۔ عمران نے کہا تو صفدر اور تنویر تیزی سے اس طرف کو دوڑ پڑے جدھر کیپٹن شکیل تھا۔

"عمران۔ اس طیارے کی تباہی کی وجہ سے اب ایئر فورس کا ہیلی کاپٹر کا پروگرام تو ختم ہو گیا"۔۔۔۔ جولیا نے کہا۔

"ہاں۔ اڈے میں جا کر ہیلی کاپٹر حاصل کرنے والا پروگرام تو واقعی ختم ہو گیا۔ کیونکہ اگر ہیلی کاپٹر نیچے گر کر تباہ ہوتا تو وہ یہی سمجھتے کہ کسی فنی خرابی کی وجہ سے ایسا ہوا ہے۔ لیکن اب انہیں معلوم ہو گیا ہو گا کہ جہاز کو میزائل سے باقاعدہ فضا میں ہی ہٹ کیا گیا ہے اور یقیناً یہاں ٹرانسمیٹر لنک ہو گا اور اب انہیں ٹرانسمیٹر پر کال کا جواب نہ ملے گا تو یقیناً انہیں شدید گڑبڑ کا احساس ہو گا لیکن میرا خیال ہے کہ قدرت جو کچھ کرتی ہے وہ بہتر ہی کرتی ہے۔ ایئر فورس کے اڈے سے وہ فوری طور پر صورت حال معلوم کرنے کے لئے یہاں آئیں گے اور چونکہ یہ ایئر فورس کا اڈہ ہے اس لئے نفسیات کے مطابق وہ لازماً ہیلی

Scanned & PDF Copy By RFI

کاپٹر لے کر آئیں گے اور اگر ہم اس ہیلی کاپٹر پر قبضہ کر لیں تو ہم اڈے میں گھس کر وہاں سے ہیلی کاپٹر حاصل کرنے کی جدوجہد سے بچ جائیں گے"۔۔۔۔ عمران نے جواب دیا تو جولیا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ اسی لمحے تنویر اور صفدر، کیپٹن شکیل کو لے کر واپس آ گئے۔

"تنویر۔ جیپ کو وہیں اس کی جگہ پر کھڑی کر آؤ"۔۔۔۔ عمران نے تنویر سے کہا۔

"واپس۔ وہ کیوں"۔۔۔۔ تنویر نے چونک کر پوچھا تو عمران نے مختصر طور پر وہی بات بتا دی جو وہ پہلے جولیا سے کر چکا تھا۔

"اوہ۔ ٹھیک ہے۔ یہ اچھی تجویز ہے"۔۔۔۔ تنویر نے کہا اور تیزی سے اچھل کر جیپ میں بیٹھا۔ دوسرے لمحے جیپ تیزی سے مڑ کر بیک ہوئی اور پھر واپس تباہ شدہ چیک پوسٹ کی طرف بڑھتی چلی گئی۔

"اب ہمیں اس تباہ شدہ چیک پوسٹ کے قریب بکھر کر اوٹ لینی ہو گی لیکن جب تک میں فائر نہ کروں، کوئی فائر نہ کھولے"۔ عمران نے کہا تو سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔ اور پھر وہ سب تباہ شدہ چیک پوسٹ کی طرف بڑھ گئے۔ تھوڑی دیر بعد وہ ادھر ادھر موجود چٹانوں کی اوٹ لے کر اس طرح بیٹھ گئے کہ ائیر فورس کے اڈے کی طرف سے آنے والا ہیلی کاپٹر انہیں چیک نہ کر سکے۔ تنویر بھی جیپ کو اس کی جگہ کھڑی کر کے واپس آ گیا۔ عمران کے ساتھ جولیا بیٹھی ہوئی تھی۔

"وہ لوگ جیپوں پر بھی تو آ سکتے ہیں"۔۔۔۔ جولیا نے کہا۔

"آنے کو تو وہ پیدل بھی آ سکتے ہیں لیکن مجھے یقین ہے کہ وہ ہیلی

کاپٹروں پر ہی آئیں گے"۔۔۔۔ عمران نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی انہیں دور سے دو گن شپ ہیلی کاپٹر پہاڑیوں کی چوٹیوں سے نکل کر چیک پوسٹ کی طرف آتے دکھائی دیئے اور وہ سب چوکنا ہو گئے۔ ہیلی کاپٹر چیک پوسٹ کے اوپر پہنچ کر کچھ دیر تک معلق رہے۔ پھر انہوں نے ایک راؤنڈ لگایا اور واپس جانے لگے۔ عمران نے انہیں واپس جاتے دیکھ کر ہونٹ بھینچ لئے۔ لیکن وہ خاموش بیٹھا رہا۔ چند لمحوں بعد دونوں ہیلی کاپٹر واپس پہاڑیوں کی چوٹیوں کے پیچھے غائب ہو گئے۔ اس کے ساتھ ہی عمران کے ساتھی اوٹوں سے باہر آ گئے۔

"یہ کیا ہوا عمران صاحب۔ یہ واپس کیوں چلے گئے ہیں"۔ صفدر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یہ ابھی پھر واپس آئیں گے۔ انہیں شک پڑ گیا ہے کہ یہاں کچھ لوگ چھپے ہوئے ہیں کیونکہ انہوں نے یقیناً ٹوٹی ہوئی خاردار تار دیکھ لی ہو گی۔ اب ہمیں اس تباہ شدہ چیک پوسٹ کے ایریے میں چھپنا ہو گا کیونکہ اب یہ لمبا راؤنڈ لگا کر آئیں گے"۔۔۔۔ عمران نے جواب دیا اور تیزی سے چیک پوسٹ کی طرف بڑھ گیا۔ اس کے ساتھی بھی اس کے پیچھے چل پڑے اور پھر انہوں نے چیک پوسٹ کے تباہ شدہ حصوں کی اوٹ اس انداز میں لی کہ فضا سے کسی طرح بھی انہیں چیک نہ کیا جا سکے اور تھوڑی دیر بعد ہی عمران کی بات سو فیصد درست ثابت ہوئی۔ دونوں ہیلی کاپٹر مختلف سمتوں سے اڑ کر لمبا راؤنڈ لگاتے ہوئے

Scanned & PDF Copy By RFI

انتہائی تیز رفتاری سے یکلخت چیک پوسٹ کے علاقے پر پہنچ گئے اور پھر اسی طرح تیز رفتاری سے انہوں نے دو راؤنڈ مکمل کئے اور ایک بار پھر وہ چیک پوسٹ کے اوپر فضا میں معلق ہو گئے۔ عمران اور اس کے ساتھی دم سادھے اپنی اپنی جگہ پر دبکے ہوئے تھے۔ عمران کی نظریں ہیلی کاپٹروں پر جمی ہوئی تھیں۔ اسے خدشہ تھا کہ کہیں ایک ہیلی کاپٹر نیچے نہ اترے اور دوسرا اوپر ہی رہے۔ اس طرح ان کے لئے معاملہ مزید مشکل ہو جائے گا اور پھر اس کا خدشہ درست ثابت ہوا اچانک ایک ہیلی کاپٹر تیزی سے نیچے اترنے لگا۔ وہ چیک پوسٹ سے کچھ فاصلے پر اتر رہا تھا۔ عمران خاموش رہا۔ چونکہ وہ اپنے ساتھیوں سے کہہ چکا تھا کہ جب تک وہ فائر نہ کرے' کوئی فائر نہیں کرے گا اس لئے اسے معلوم تھا کہ اس کے ساتھی حرکت میں نہیں آئیں گے اور ویسے بھی وہ سب اس مشکل سچویشن کو بہرحال سمجھتے تھے۔ ہیلی کاپٹر ایک مسطح چٹان پر اترا اور پھر اس میں سے چار مسلح فوجی نیچے اترے ان کے ہاتھوں میں مشین گنیں تھیں۔ وہ بڑے چوکنا انداز میں ادھر ادھر دیکھ رہے تھے چند لمحوں تک وہ ادھر ادھر کا جائزہ لیتے رہے پھر وہ چیک پوسٹ کی طرف بڑھنے لگے لیکن ان کا انداز خاصا محتاط تھا۔ تھوڑی دیر بعد وہ چیک پوسٹ کے ایریے میں داخل ہو گئے۔ وہ سب سے پہلے اس جیپ کی طرف بڑھے جو درست حالت میں تھی اور جسے تنویر نے واپس لا کر کھڑا کیا تھا۔ جیپ کو اچھی طرح چیک کر کے وہ تباہ شدہ بیرکوں کی طرف بڑھنے لگے اور عمران کے ہونٹ بھینچ گئے کیونکہ

اب ان کا دیکھ لیا جانا یقینی تھا۔

"میرا خیال ہے کہ ہمیں حملہ آوروں کی لاشیں چیک کرنی چاہئیں۔ اگر یہاں کوئی زندہ ہوتا تو اب تک نظر آچکا ہوتا"۔ اچانک ان میں سے ایک کی آواز سنائی دی۔

"جہاز کا ملبہ تو یہاں سے کافی دور پڑا ہے۔ پھر یہ چیک پوسٹ کے سب فوجی کیسے ہلاک ہو گئے۔ کوئی نہ کوئی تو بہرحال بچ ہی جاتا"۔ دوسری آواز سنائی دی۔ وہ سب اس جگہ کے بالکل قریب پہنچ چکے تھے جہاں عمران چھپا ہوا تھا۔

"یہاں کوئی زندہ آدمی نہیں ہے۔ میں کیپٹن ہیرسن کو کال کرتا ہوں"۔۔۔۔ پہلے نے کہا اور پھر چند لمحوں بعد ٹرانسیٹر کال کی مخصوص آوازیں سنائی دینے لگیں۔ وہ چاروں ہی عمران اور اس کے ساتھیوں سے چار پانچ فٹ کے فاصلے پر موجود تھے۔

"ہیلو ہیلو۔ کیپٹن ہیری کالنگ۔ اوور"۔ ایک آواز سنائی دی۔

"یس۔ کیپٹن ہیرسن۔ کیا رپورٹ ہے۔ ہمیں تو کوئی حرکت نظر نہیں آ رہی۔ اوور"۔۔۔۔ ٹرانسیٹر سے آواز نکلتی ہوئی صاف سنائی دے رہی تھی۔

"یہاں کوئی زندہ آدمی نہیں ہے۔ ہر طرف فوجیوں کی لاشیں بکھری ہوئی ہیں۔ ہم نے چیکنگ کر لی ہے۔ میرا خیال ہے کہ حملہ آور بھی فوجی یونیفارم میں ہی تھے اور انہوں نے اس وقت چیک پوسٹ پر حملہ کیا جب جہاز کو میزائل سے ہٹ کیا گیا اور یہ لوگ یقیناً میک اپ میں

ہوں گے اس لئے ان کو تلاش کر کے علیحدہ کرنا پڑے گا۔ تم ہیلی کاپٹر اتار لاؤ۔ یہاں کوئی خطرہ نہیں ہے۔ اوور"۔۔۔۔۔ پہلے آدمی نے کہا۔

"لیکن یہ حملہ کیوں ہوا اور اس کا مقصد کیا تھا۔ اوور"۔ ہیرسن کی آواز سنائی دی۔

"یہ بعد میں معلوم ہو گا بہرحال کوئی نہ کوئی تو مقصد ہو گا۔ پہلے ہمیں چیکنگ کرنا ہو گی۔ اوور"۔۔۔۔۔ کال کرنے والے نے کہا۔

"او کے۔ ٹھیک ہے۔ اوور اینڈ آل"۔۔۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی ٹرانسمیٹر آف ہو گیا۔ وہ چاروں چونکہ اکٹھے ہی کھڑے تھے اس لئے عمران نے آہستہ سے لیزر گن کی نال کو اوٹ سے نکالا اور پھر فائر کھول دیا۔ دوسرے لمحے وہ چاروں کے چاروں ہلکی سی چیخ مار کر گرے اور صرف پلک جھپکنے کے عرصے تک ہی تڑپ سکے پھر ساکت ہو گئے۔ ان کے جسم سیاہ پڑ چکے تھے۔ عمران نے یہ کارروائی اس لئے کی تھی کیونکہ اسے معلوم تھا کہ اب دوسرے ہیلی کاپٹر والے نیچے اترنے میں مصروف ہوں گے اور ان کی توجہ اس طرف نہ ہو گی۔ اور پھر وہ اسی طرح مختلف بیرکوں کی اوٹ لیتے ہوئے اس طرف کو بڑھے جدھر ہیلی کاپٹر تھے۔ آخری حد پر پہنچ کر وہ سب رک گئے۔ دوسرا ہیلی کاپٹر اب پہلے ہیلی کاپٹر کے قریب ہی اتر چکا تھا اور اس میں سے پانچ مسلح فوجی نیچے اتر رہے تھے۔ اور اس کے ساتھ ہی پہلے والے ہیلی کاپٹر سے بھی ایک فوجی نیچے اتر آیا تو عمران کے چہرے پر اطمینان بھری مسکراہٹ رینگ گئی کیونکہ اسے سب سے زیادہ

Scanned & PD Copy By RFI

خطرہ یہی تھا کہ ہیلی کاپٹروں کے پائلٹ اگر اندر موجود رہے تو ان کے لئے ہیلی کاپٹروں پر قبضہ کرنا مشکل ہو جائے گا لیکن چونکہ انہیں یہ احساس ہو گیا تھا کہ اب ان کے لئے کوئی خطرہ نہیں ہے اس لئے وہ سب اب صورت حال کو دیکھنے کے لئے آ رہے تھے۔ اب چیک پوسٹ کی طرف چھ فوجی بڑھ رہے تھے لیکن ان کا انداز پہلے جیسا محتاط بہرحال نہ تھا۔

"جب یہ رینج میں آجائیں تو سب سے آگے والے کو چھوڑ کر باقیوں پر فائر کھول دینا۔ سب سے آگے والے کو زندہ پکڑنا ضروری ہے تاکہ اس سے معلومات حاصل کی جا سکیں"۔۔۔۔۔ عمران نے اپنے ساتھیوں سے کہا اور پھر چند لمحوں بعد وہ سب جیسے ہی قریب پہنچے' اچانک ان پر ریز گنوں سے فائر ہوئے اور ان میں سے پانچ فوجی بے اختیار اچھل کر گرے اور ایک لمحے تک تڑپنے کے بعد ساکت ہو گئے جبکہ چھٹا فوجی پاگلوں کی طرح ادھر ادھر دیکھنے لگا۔

"خبردار۔ ہاتھ اٹھا دو۔ ورنہ"۔۔۔۔۔ عمران نے چیختے ہوئے کہا تو اس فوجی نے بے اختیار دونوں ہاتھ فضا میں اٹھا دیئے۔ فوجی تربیت کی وجہ سے بہرحال اتنی بات وہ سمجھ گیا تھا کہ صورت حال ان کے خلاف ہے۔ اور اس کے ساتھی مارے جا چکے ہیں۔ اس لئے اب وہ اکیلا رہ گیا ہے۔ ایسی صورت میں بہتری اسی میں ہے کہ مرنے کی بجائے قیدی بن جائے۔

"گن پھینک دو۔ دور پھینک دو"۔۔۔۔۔ عمران نے چیختے ہوئے کہا

16Scanned & PD Copy By RFI

کیونکہ فوجی نے گن سمیت دونوں ہاتھ اوپر اٹھائے ہوئے تھے اور عمران کی بات سنتے ہی فوجی نے ایک جھٹکے سے گن دور پھینک دی۔

"اباؤٹ ٹرن لے کر کھڑے ہو جاؤ۔ اور سنو۔ اس وقت تم یہاں اکیلے ہو۔ تمہارے سب ساتھی یہاں ہلاک ہو چکے ہیں۔ اگر تم زندہ رہنا چاہتے ہو تو کوئی غلط حرکت نہ کرنا"۔۔۔۔ عمران نے چیختے ہوئے کہا تو اس فوجی نے جلدی سے اپنا رخ مخالف سمت میں کرلیا اور اپنے دونوں ہاتھ اپنے سر پر رکھ لئے۔

"تنویر۔ تمہارے پاس کلپ ہتھکڑی ہو گی۔ وہ اسے ڈال دو"۔ عمران نے تنویر سے کہا تو تنویر سرہلاتا ہوا تیزی سے آگے بڑھا اور پھر تھوڑی دیر بعد تنویر نے اس فوجی کے دونوں ہاتھ عقب میں کر کے کلپ ہتھکڑی ڈال دی تو عمران اپنے ساتھیوں سمیت تیزی سے آگے بڑھنے لگا۔

"تمہارا نام کیپٹن ہیرسن ہے"۔۔۔۔ عمران نے اس کے قریب جا کر پوچھا۔

"ہاں۔ مگر تم کون ہو۔ تم تو ایکریمی لگتے ہو۔ جبکہ میرا خیال تھا کہ یہ حملہ شام کے کسی دہشت گرد گروپ نے کیا ہے"۔۔۔۔ کیپٹن ہیرسن نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ایئر فورس میں اڈے کا کمانڈر کون ہے"۔۔۔۔ عمران نے اس کے سوال کا جواب دینے کی بجائے الٹا سوال کرتے ہوئے کہا۔

"کمانڈر پارتھی ہے۔ مگر۔۔۔۔" کیپٹن ہیرسن نے انتہائی بے چین لہجے میں کہا۔

"تمہیں یہاں کس نے بھیجا تھا اور تم رپورٹ کس کو دو گے"۔ عمران نے پوچھا۔

"کمانڈر پارتھی نے۔ وہی رپورٹ لے گا"۔۔۔۔ کیپٹن ہیرسن نے جواب دیا۔

"اڈے کے بعد فوجی چھاؤنی کتنے فاصلے پر ہے"۔ عمران نے پوچھا۔

"بیس کلو میٹر کے فاصلے پر ہے"۔ کیپٹن ہیرسن نے جواب دیا۔

"اور اس کے بعد سب سے بڑی آبادی کونسی ہے"۔۔۔۔ عمران نے پوچھا۔

"سب سے بڑی آبادی شہر اطلس کی ہے جو چھاؤنی سے تقریباً دو سو کلو میٹر کے فاصلے پر ہے۔ کافی بڑا شہر ہے"۔۔۔۔ کیپٹن ہیرسن نے کہا۔

"کیپٹن ہیرسن کو ہاف آف کر دو صفدر"۔۔۔۔ عمران نے صفدر سے مخاطب ہو کر کہا لیکن اس سے پہلے کہ صفدر آگے بڑھتا' تنویر نے ہاتھ میں پکڑی ہوئی ریز گن سیدھی کی اور دوسرے لمحے کیپٹن ہیرسن چیختا ہوا اچھل کر نیچے گرا اور چند لمحے تڑپ کر ساکت ہو گیا۔

"سوری عمران۔ میں اس مشن میں کسی قسم کا رسک لینے کا قائل نہیں ہوں"۔۔۔۔ تنویر نے برا سا منہ بناتے ہوئے عمران سے کہا اور آگے بڑھ کر اس نے کیپٹن ہیرسن کی لاش کو پلٹ کر اس کی کلائیوں میں موجود کلپ ہتھکڑی کھولی اور پھر سیدھا ہو گیا۔

"دیکھو تنویر۔ آئندہ خوامخواہ کی خونریزی سے بچنے کی کوشش کرنا۔ سمجھے۔ یہ آدمی یہاں زندہ رہ کر ہمارا کیا بگاڑ سکتا تھا"۔ عمران نے خشک لہجے میں تنویر سے مخاطب ہو کر کہا۔

"کچھ بھی کر سکتا تھا اور کچھ بھی ہو سکتا تھا۔ یہ ہمارے حلیے وغیرہ سب کچھ بتا سکتا تھا۔ اس طرح پوری ٹیم رسک میں پڑ جاتی جبکہ اب یہ کسی کو کچھ نہ بتا سکے گا"۔۔۔۔ تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"مشین گنیں اور دوسرا ضروری اسلحہ اکٹھا کرو۔ ایک ہیلی کاپٹر کی مشینری لیزر گن سے جلا دو۔ ہم سب ایک ہی ہیلی کاپٹر میں جائیں گے۔ جلدی کرو"۔۔۔ عمران نے اپنے ساتھیوں سے کہا اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ سب ایک ہیلی کاپٹر میں سوار ہوئے اور چند لمحوں بعد ہیلی کاپٹر فضا میں بلند ہو گیا۔ ہیلی کاپٹر کی پائلٹ سیٹ پر عمران تھا جب کہ اس کے ساتھ جولیا اور عقبی سیٹ پر تنویر، صفدر اور کیپٹن شکیل تھے۔ جیسے ہی ہیلی کاپٹر کچھ بلندی پر پہنچا اچانک ٹرانسمیٹر سے کال آنا شروع ہو گئی تو عمران نے ہاتھ بڑھا کر ٹرانسمیٹر آن کر دیا۔

"ہیلو۔ ہیلو۔ کمانڈر پارتھی کالنگ۔ اوور"۔۔۔ ٹرانسمیٹر آن ہوتے ہی ایک تیز اور چیختی ہوئی آواز سنائی دی لہجہ بےحد تحکمانہ تھا۔

"یس۔ کیپٹن ہیرسن اٹنڈنگ یو۔ اوور"۔۔۔ عمران نے کیپٹن ہیرسن کے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیا رپورٹ ہے۔ کیا ہوا ہے وہاں۔ دوسرا ہیلی کاپٹر کیوں رک گیا ہے وہاں۔ اوور"۔۔۔ کمانڈر پارتھی نے اسی طرح چیختے ہوئے لہجے میں کہا۔

"چیک پوسٹ مکمل تباہ ہو چکی ہے۔ چیک پوسٹ پر موجود تمام افراد ہلاک ہو چکے ہیں۔ حملہ آور جو اقوام متحدہ کے جہاز میں سوار ہو کر آئے تھے وہ تو جہاز کے ساتھ ہی ختم ہو گئے ہیں البتہ باقی حملہ آور شاہی سرحد کی طرف سے آئے ہیں کیونکہ خاردار تار کئی جگہوں سے غائب ہے۔ حملہ آوروں میں سے کسی کی بھی لاش وہاں نہیں ہے شاید وہ حملہ کے بعد واپس فرار ہو گئے ہیں کیپٹن ہیری اپنے ساتھیوں سمیت انہیں تلاش کر رہا ہے۔ اوور"۔۔۔ عمران نے مودبانہ لہجے میں رپورٹ دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ تم واپس آجاؤ۔ میں اعلیٰ حکام سے بات کرتا ہوں۔ اوور اینڈ آل"۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے بھی ہاتھ بڑھا کر ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔ ہیلی کاپٹر اب پوری رفتار سے بڑھا چلا جا رہا تھا اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ ایئر فورس کے اڈے کو کراس کرتا ہوا آگے نکل گیا اور اس نے تھوڑا ہی فاصلہ مزید طے کیا ہو گا کہ اچانک ٹرانسمیٹر سے ایک بار پھر کال آنا شروع ہو گئی اور عمران نے ہاتھ بڑھا کر ٹرانسمیٹر آن کر دیا۔

"ہیلو ہیلو۔ کمانڈر پارتھی کالنگ۔ اوور"۔۔۔ کمانڈر پارتھی کی انتہائی غصہ بھری چیختی ہوئی آواز سنائی دی۔

"یس۔ کیپٹن ہیرسن اٹنڈنگ یو۔ اوور"۔۔۔ عمران نے کیپٹن ہیرسن کی آواز اور لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

Scanned & PDF Copy By RFI

"یہ تم کہاں جا رہے ہو کیپٹن ہیرسن۔ تم اڈہ کراس کر کے آگے جا رہے ہو۔ وجہ بتاؤ۔ اوور"۔۔۔۔ کمانڈر پارتھی نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"کمانڈر پارتھی۔ آئی ایم سوری کہ میں آپ کو اطلاع نہیں کر سکا تھا کیونکہ میرے ہیلی کاپٹر کا ٹرانسمیٹر یکطرفہ ہو چکا ہے میں پرائم منسٹر کی ایک خصوصی کال کی وجہ سے فوری طور پر تل ابیب جا رہا ہوں اور آپ مجھے روکنے کی کوشش نہ کریں کیونکہ یہ پرائم منسٹر صاحب کا حکم ہے۔ ویسے اگر آپ چاہیں تو پرائم منسٹر صاحب سے خود بات کر لیں۔ وہ آپ کو سمجھا دیں گے۔ اوور اینڈ آل"۔۔۔۔ عمران نے خشک لہجے میں کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

"اب کچھ دیر بہرحال گزر جائے گی اور ہم چھاؤنی کراس کر جائیں گے"۔ عمران نے ٹرانسمیٹر آف کرتے ہوئے کہا۔

"کیا مطلب۔ کیا ہم تل ابیب نہیں پہنچ سکیں گے"۔۔۔۔ ساتھ بیٹھی جولیا نے کہا۔

"مشکل لگتا ہے کیونکہ یہ کمانڈر پارتھی مجھے فطرتاً انتہائی غصیلا لگتا ہے۔ میں نے یہ کوشش تو کی ہے کہ اسے پرائم منسٹر کے چکر میں ڈال دوں لیکن ظاہر ہے ایک اڈے کا کمانڈر براہ راست تو پرائم منسٹر سے بات نہ کر سکے گا۔ وہ پہلے ائیر مارشل سے بات کرے گا پھر ائیر مارشل پرائم منسٹر سے بات کرے گا اس طرح ہمیں بہرحال اتنا وقت مل سکتا ہے کہ ہم تل ابیب تک پہنچ جائیں لیکن شاید یہ آدمی اتنا موقع نہ

دے"۔۔۔۔ عمران جواب دیا اور پھر وہی ہوا۔ چند لمحوں بعد ٹرانسمیٹر ایک بار پھر کال دینے لگا۔ عمران چند لمحے تو کال کی آواز سنتا رہا۔ پھر اس نے ہاتھ بڑھا کر ٹرانسمیٹر آن کر دیا۔

"ہیلو ہیلو۔ کمانڈر پارتھی کالنگ یو۔ اوور"۔۔۔۔ کمانڈر پارتھی کی آواز سنائی دی۔ وہ غصے کی شدت سے حلق کے بل چیخ کر بول رہا تھا۔

"یس کیپٹن ہیرسن اٹنڈنگ یو۔ اوور"۔۔۔۔ عمران نے بڑے ٹھنڈے سے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیپٹن ہیری سے رابطہ ہی نہیں ہو رہا جبکہ تم مجھے عجیب کہانی سنا رہے ہو۔ فوراً واپس آ جاؤ۔ ورنہ میں تمہارے کورٹ مارشل کا آرڈر کر دوں گا۔ اوور"۔۔۔۔ کمانڈر پارتھی نے چیختے ہوئے کہا۔

"سر میں نے پہلے بتایا ہے کہ پرائم منسٹر صاحب نے ایک خصوصی پیغام کے ذریعے بلایا ہے۔ آپ کو یقیناً معلوم نہیں ہے اور مجھے کسی کو بتانے کا اختیار بھی نہیں تھا لیکن اب آپ کے غصے کو دیکھتے ہوئے میں بتا رہا ہوں کہ میں اسرائیل کی انتہائی خفیہ فوجی تنظیم ریڈ الرٹ کا ممبر ہوں۔ یہ انتہائی خفیہ تنظیم صرف پرائم منسٹر صاحب کے حکم پر اسرائیل کے لئے انتہائی خفیہ مقاصد حاصل کرنے کے لئے کام کرتی ہے اور ایک خصوصی آلے پر پرائم منسٹر صاحب کی کال پر فوراً عمل کرتی ہے۔ جب آپ سے ٹرانسمیٹر پر بات ہوئی تو اسی وقت اچانک یہ کال آئی اور مجھے فوری تل ابیب طلب کر لیا گیا اور حکم دیا گیا کہ میں ایک لمحہ ضائع کئے بغیر تل ابیب پہنچ جاؤ۔ اس لئے میری مجبوری ہے۔

Scanned & PDF Copy By RF172

اوور"۔۔۔ عمران نے باقاعدہ ایک کہانی بنا کر سناتے ہوئے کہا۔

"تم تل ابیب میں کہاں اترو گے۔ اوور"۔۔۔ کمانڈر پارتھی نے پوچھا۔

"پرائم منسٹر ہاؤس میں۔ اوور"۔۔۔ عمران نے فوراً ہی جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ میں پرائم منسٹر ہاؤس کال کر کے بات کرتا ہوں۔ اوور اینڈ آل"۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔ عمران نے ہاتھ بڑھا کر ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

"اب شاید کچھ اور وقت مل جائے"۔۔۔ عمران نے کہا اور اس کے ساتھیوں نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔ اب ان کا ہیلی کاپٹر چھاؤنی کے اوپر سے پرواز کرتا ہوا آگے بڑھا چلا جا رہا تھا۔

"میرا خیال ہے کہ ہمیں تل ابیب میں سیدھا ان پہاڑیوں کے قریب اترنا چاہئے جہاں پر لانگ برڈ کا اڈہ ہے"۔۔۔ جولیا نے کہا۔

"پہلے تل ابیب تو پہنچ جائیں پھر دیکھیں گے کہ کیا ہوتا ہے"۔ عمران نے جواب دیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ چھاؤنی کراس کر گئے اور عمران نے بے اختیار اطمینان کا ایک طویل سانس لیا کیونکہ اس کے لئے سب سے بڑا مسئلہ یہی تھا۔ لیکن ابھی وہ چھاؤنی سے کچھ ہی فاصلے پر گئے تھے کہ ٹرانسمیٹر ایک بار پھر کال دینے لگا۔

"اب شاید فوجی چھاؤنی والے کال کر رہے ہیں۔ کیونکہ ہم بغیر پاس ورڈ کے گزر رہے ہیں"۔۔۔ عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ہاتھ بڑھا کر ٹرانسمیٹر آن کر دیا۔

"ہیلو ہیلو۔ کمانڈر پارتھی کالنگ یو۔ ہیلی کاپٹر لے کر واپس آؤ۔ ورنہ میں جنگی طیاروں کا اسکوارڈن بھجوا رہا ہوں جو تمہیں واپس لے آئیں گے اور اگر تم نہ آئے تو تمہیں فضا میں ہی ہٹ کر دیا جائے گا۔ فوراً واپس آؤ۔ اوور"۔۔۔ کمانڈر پارتھی نے چیختے ہوئے کہا۔

"جب میں نے آپ کو ساری تفصیل بتا دی ہے تو آپ کیوں بار بار کال کر رہے ہیں اوور"۔۔۔ عمران نے اس بار کیپٹن ہیرسن کی آواز میں ایسے لہجے میں جواب دیا جیسے وہ کمانڈر کی کال سے جھلا گیا ہو۔

"بکواس مت کرو۔ تم کیپٹن ہیرسن نہیں ہو۔ تم یقیناً کوئی اور ہو اور کیپٹن ہیرسن کی آواز میں بات کر رہے ہو پرائم منسٹر ہاؤس میں نے کال کی ہے۔ وہاں سے پتہ چلا ہے کہ پرائم منسٹر صاحب تو گذشتہ کئی روز سے غیر ملکی دورے پر ہیں اور ان کے پی اے نے مجھے بتایا ہے کہ ریڈ الرٹ نام کی کوئی خفیہ تنظیم نہیں ہے۔ اس لئے مجھے معلوم ہو گیا ہے کہ تم اصل نہیں ہو۔ تم یقیناً چیک پوسٹ پر حملہ کرنے والے گروپ میں سے ہو اور کسی خاص مقصد کے لئے کیپٹن ہیرسن بن کر ہیلی کاپٹر لے جا رہے ہو۔ فوراً واپس آ جاؤ۔ فوراً ہیلی کاپٹر کا رخ موڑنے کے لئے میں تمہیں صرف ایک منٹ دیتا ہوں۔ اوور"۔ کمانڈر پارتھی نے اسی طرح چیختے ہوئے کہا۔

"آئی ایم سوری سر۔ آپ کو یہ ہیلی کاپٹر اب پرائم منسٹر ہاؤس سے ہی مل سکتے ہیں۔ اوور"۔۔۔ عمران نے جواب دیا۔

Scanned & PDF Copy By RFI

"ٹھیک ہے۔ اب اسکوارڈن ہی تمہیں لائے گا اور مجھے اس کی سزا تمہیں دینی ہی ہو گی اوور اینڈ آل" ــــــ دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔

"اس کم بخت پرائم منسٹر کو ان دنوں ہی غیر ملکی دورے پر جانا تھا۔ نانسنس"۔ عمران نے ٹرانسمیٹر آف کرتے ہوئے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

"میرا خیال ہے کہ ہم کسی شہر کے قریب پہنچ رہے ہیں"۔ جولیا نے آنکھوں سے دوربین لگا کر دیکھتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ یہ وہی اطلس نامی شہر ہے۔ اب میں ہیلی کاپٹر اتار رہا ہوں۔ ورنہ واقعی ہمیں ہٹ کر دیا جائے گا" ــــــ عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے تیزی سے ہیلی کاپٹر کی بلندی گھٹانا شروع کر دی۔ چند لمحوں بعد جب وہ کافی نیچے آ گئے تو انہوں نے چار لڑاکا جنگی طیاروں کو اپنے سروں کے اوپر سے گزرتے ہوئے دیکھا لیکن عمران اس دوران کافی نیچے آ چکا تھا اور پھر ایک درختوں کے جھنڈ کے قریب اس نے ہیلی کاپٹر اتار دیا۔ چونکہ پہاڑی علاقہ کافی پہلے ختم ہو چکا تھا اس لئے یہاں دور دور تک کھیت پھیلے ہوئے تھے اور درختوں کا یہ جھنڈ کھیتوں کے درمیان ہی تھا۔

"چلو اترو۔ اب تک کافی سیر کر لی ہے ہیلی کاپٹر کی" ــــــ عمران نے سر پر چڑھا ہوا ہیڈ فون اتار کر رکھتے ہوئے کہا اور پھر چند لمحوں بعد وہ سب ہیلی کاپٹر سے نیچے اتر آئے۔

"ہیلی کاپٹر کو تباہ نہ کر دیں" ــــــ صفدر نے کہا۔

"نہیں۔ اس طرح دھماکوں سے شہر کی انتظامیہ اور پولیس چوکنا ہو جائے گی" ــــــ عمران نے کہا اور سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے اور پھر وہ سب تیزی سے دور ایک زرعی فارم جیسی عمارت کی طرف بڑھنے لگے۔

"شاید یہاں سے کوئی ویگن وغیرہ مل جائے" ــــــ عمران نے کہا اور سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔ تھوڑی دیر بعد جب وہ اس زرعی فارم کے قریب پہنچے تو عمران اور اس کے ساتھی بے اختیار اچھل پڑے کیونکہ فارم میں واقعی ایک بڑی سی ویگن موجود تھی۔ فارم کا پھاٹک بند تھا لیکن یہ دیہاتی انداز کا پھاٹک تھا۔ اس لئے عمران نے اوپر سے ہاتھ ڈال کر اندر سے کنڈا کھول دیا اور وہ سب اندر داخل ہو گئے۔

"پہلے فارم کو چیک کر لو۔ جلدی کرو" ــــــ عمران نے کہا تو صفدر اور تنویر دونوں تیزی سے فارم کی اندرونی طرف کو لپک گئے۔ ویسے فارم پر چھایا ہوا سکوت بتا رہا تھا کہ وہاں کوئی آدمی موجود نہیں ہے۔ لیکن فارم کا کنڈا اندر سے بند تھا۔ اس لئے لازماً عمارت کے اندر کوئی نہ کوئی موجود ہو گا اور وہی ہوا۔ چند لمحوں بعد صفدر ایک آدمی کا بازو پکڑے اسے تقریباً گھسیٹتا ہوا باہر لے آیا۔ وہ آدمی شکل وصورت سے دیہاتی لگتا تھا اور اس کے چہرے پر شدید خوف کے تاثرات نمایاں تھے۔

"تم۔ تم کون ہو۔ اور یہ سب کیا کر رہے ہو" ــــــ اس آدمی

Scanned & PDF Copy By RFI

نے ہکلاتے ہوئے پوچھا۔

"تنویر اسے ختم کر رہا تھا۔ میں نے سوچا کہ شاید اس شہر کے بارے میں اس سے معلومات مل جائیں" —— صفدر نے کہا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

"تنویر نے عزرائیل کی نیابت سنبھال لی ہے" —— عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر وہ اس آدمی سے مخاطب ہوا۔

"کیا نام ہے تمہارا" —— عمران نے اس آدمی سے پوچھا۔

"میرا نام عباس ہے" —— اس آدمی نے جواب دیا تو عمران بے اختیار اچھل پڑا۔

"تم مسلمان ہو" —— عمران نے کہا تو اس آدمی نے اثبات میں سرہلا دیا۔

"یہ فارم کس کا ہے" —— عمران نے پوچھا۔

"سردار عتبہ کا" —— عباس نے جواب دیا۔

"سردار عتبہ کہاں رہتا ہے"۔ عمران نے پوچھا۔

"وہ شہر میں رہتا ہے" —— عباس نے جواب دیا۔

"شہر سے تمہارا مطلب اطلس ہے" —— عمران نے کہا تو عباس نے ایک بار پھر اثبات میں سرہلا دیا۔

"تم یہاں اکیلے رہتے ہو" —— عمران نے پوچھا۔

"میں چوکیدار ہوں۔ فارم میں بیجوں کا ذخیرہ ہے" —— عباس نے جواب دیا۔

"کیا تم ہمیں سردار عتبہ کے ڈیرے تک لے جا سکتے ہو"۔ عمران نے کہا۔

"لیکن تم ہو کون اور کہاں سے آئے ہو۔ تم ہو تو ایکریمین۔ لیکن تم ہماری زبان اس طرح بول رہے ہو جیسے یہاں کے مقامی آدمی ہو"۔ عباس نے کہا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

"ہم بھی الحمدللہ مسلمان ہیں اور ایک خاص مقصد سے یہاں آئے ہیں۔ یہاں کی فوج ہمارے پیچھے لگی ہوئی ہے۔ تم ہمیں سردار عتبہ تک پہنچا دو تو تمہیں انعام بھی ملے گا اور ہو سکتا ہے کہ سردار عتبہ تمہاری ترقی بھی کر دے" —— عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے۔ بیٹھو ویگن میں"۔ عباس نے کہا تو عمران نے صفدر کو اشارہ کیا کہ وہ اس کا بازو چھوڑ دے اور صفدر نے اس کا بازو چھوڑ دیا اور چند لمحوں بعد وہ سب ویگن میں بیٹھ گئے۔ عباس نے ڈرائیونگ سیٹ سنبھال لی۔ ویگن فارم کے پھاٹک سے باہر نکلی اور پھر تیزی سے اس سڑک پر دوڑتی ہوئی آگے بڑھتی چلی گئی۔ تھوڑی دیر بعد وہ ایک پختہ سڑک پر پہنچ گئے اور پھر اس سڑک پر سفر کرتے ہوئے وہ اطلس شہر میں داخل ہو گئے۔ تھوڑی دیر بعد ویگن ایک رہائشی کالونی میں داخل ہو گئی اور پھر ایک بڑی لیکن پرانی طرز کی کوٹھی کے کھلے ہوئے گیٹ میں مڑ کر اندر داخل ہو گئی۔ اندر دو کاریں پہلے سے موجود تھیں لیکن وہاں کوئی آدمی موجود نہ تھا۔

"آؤ۔ یہ سردار عتبہ کا ڈیرہ ہے۔ میں تمہیں ملاقات والے کمرے

میں پہنچا دوں پھر جا کر سردار کو اطلاع دوں"۔۔۔۔ عباس نے ویگن سے نیچے اترتے ہوئے کہا اور عمران اور اس کے ساتھی ویگن سے نیچے اتر آئے۔

"یہاں کوئی آدمی نظر نہیں آ رہا"۔۔۔۔ عمران نے ادھر ادھر دیکھتے ہوئے قدرے مشکوک سے لہجے میں کہا۔

"ملازم ہوتے ہیں۔ اندر کام میں معروف ہوں گے"۔ عباس نے جواب دیا اور پھر انہیں برآمدے کے کونے میں موجود ایک بڑے سے کمرے میں لے آیا۔ یہ کمرہ واقعی کسی سردار کا مہمان خانہ اور سٹنگ روم دکھائی دے رہا تھا۔

"میں سردار کو اطلاع کرنے جا رہا ہوں۔ اسے کیا کہوں آپ کے متعلق"۔ عباس نے کہا۔

"انہیں صرف اتنا کہو کہ مہمان آئے ہیں"۔۔۔۔ عمران نے کہا تو عباس سرہلاتا ہوا واپس مڑا اور دروازہ کھول کر باہر نکل گیا۔ پھر تقریباً پندرہ منٹ بعد دروازہ کھلا اور ایک ادھیڑ عمر مقامی آدمی اندر داخل ہوا۔ اس کے جسم پر خاصا قیمتی لباس تھا البتہ اس کے چہرے پر حیرت کے تاثرات نمایاں تھے۔ عمران سمجھ گیا کہ یہی سردار عتبہ ہو گا اس لئے وہ اٹھ کر کھڑا ہو گیا اور اس کے اٹھتے ہی اس کے ساتھی بھی کھڑے ہو گئے۔

"میرا نام سردار عتبہ ہے۔ مجھے بتایا گیا ہے کہ میرے مہمان آئے ہیں لیکن۔۔۔۔" سردار عتبہ نے حیرت سے عمران اور اس کے ساتھیوں کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"ہم واقعی مہمان ہیں سردار عتبہ۔ اور مہمانوں کے لئے ضروری نہیں ہوتا کہ وہ پہلے سے میزبان کے واقف ہوں"۔۔۔۔ عمران نے مقامی زبان میں کہا تو سردار عتبہ چونک پڑا۔

"آپ تو ایکریمین ہیں لیکن آپ مقامی زبان اس طرح درست لہجے میں بول رہے ہیں اور روانی سے بھی۔ کون ہیں آپ"۔ سردار عتبہ نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"ہمارے چہروں پر نہ جائیں سردار۔ میرا نام علی عمران ہے اور میرا تعلق پاکیشیا سے ہے اور یہ میرے ساتھی ہیں۔ ہم سب میک اپ میں ہیں اور ہم اسرائیل کے خلاف ایک ایسے مشن پر کام کر رہے ہیں جس میں پاکیشیا کے کروڑوں مسلمانوں کی زندگیاں خطرے میں ہیں"۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"پاکیشیائی۔ اوہ۔ اوہ۔ مگر"۔۔۔۔ سردار عتبہ نے اور زیادہ حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"مجھے ابو حماس صاحب نے پاکیشیا میں ایک خصوصی آدمی بھیج کر اسرائیل کے اس خوفناک منصوبے کی اطلاع دی تھی۔ لیکن ابو حماس صاحب کو شہید کر دیا گیا ہے ورنہ ہم ان سے رابطہ کر کے یہاں آتے۔ ویسے تو ہمارے نام سے شاکر سرات صاحب اور ان کے سارے گروپس اچھی طرح واقف ہیں لیکن اب ہمارے لئے مسئلہ یہ ہے کہ شاکر سرات صاحب اور ان کی تنظیم نے اسرائیل سے امن

Scanned & PDF Copy By RFI

معاہدہ کر لیا ہے اس لئے اب وہ اسرائیل کے خلاف ہماری مدد نہیں کر سکتے"۔۔۔۔ عمران نے کہا تو سردار عتبہ کی آنکھوں میں بے اختیار چمک آ گئی۔

"اوہ۔ اوہ۔ تو آپ وہ علی عمران صاحب ہیں جو پوری دنیا کے مسلمانوں کے ہیرو ہیں یہ تو میری خوش قسمتی ہے جناب کہ آپ میرے مہمان بنے ہیں۔ میرا تعلق بھی ابو حماس گروپ سے ہی ہے اور میں یہاں اطلس میں اس گروپ کا انچارج ہوں ویسے بھی اب مجھے آپ کی بات پر یقین آ گیا ہے کیونکہ ابھی چند لمحے پہلے مجھے اطلاع ملی تھی کہ جی پی فائیو کا سربراہ کرنل ڈیوڈ اطلس پہنچا ہے اور وہ انتہائی بے چین ہے یہاں اس کا ایک گروپ بھی موجود ہے میں حیران ہو رہا تھا کہ اس غیر اہم قصبے میں ایسی کیا بات ہو گئی ہے کہ کرنل ڈیوڈ جیسا آدمی خود یہاں آیا ہے اب معلوم ہوا ہے کہ وہ آپ کے پیچھے آیا ہے خوش آمدید جناب"۔۔۔۔ سردرا عتبہ نے کہا اور آگے بڑھ کر اس نے پہلے عمران سے اور پھر باری باری سب سے بڑی گرمجوشی سے مصافحہ کیا جبکہ جولیا کے سامنے اس نے صرف سر جھکایا تھا اور مصافحہ کئے بغیر آگے بڑھ گیا۔

"کرنل ڈیوڈ اگر یہاں آیا ہے سردار عتبہ۔ تو اس کا مطلب ہے کہ صورت حال توقع سے بھی زیادہ خطرناک ہے ہمارا تو خیال تھا کہ کسی ایجنسی کو ہماری یہاں آمد کا علم نہیں ہے لیکن آپ کی بات سن کر اب معلوم ہوا ہے کہ کسی نہ کسی ذریعے سے ہماری یہاں آمد کا علم انہیں

ہو گیا ہے ایسی صورت میں کیا ہمیں فوری طور پر کوئی محفوظ پناہ گاہ مل سکتی ہے جہاں ہم لباس اور میک اپ وغیرہ تبدیل کر سکیں"۔ عمران نے بے چین سے لہجے میں کہا۔

"آپ قطعی بے فکر رہیں۔ میرے اس ڈیرے کے نیچے ایک خفیہ تہہ خانہ ہے جو انتہائی محفوظ ہے آپ وہاں چلیں"۔ سردار عتبہ نے کہا۔

"لیکن آپ کا ملازم عباس۔ وہ اگر ان کے ہتھے چڑھ گیا تو مسئلہ خراب ہو جائے گا"۔۔۔۔ عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"میں اسے کال کر کے آپ کے پاس ہی پہنچا دیتا ہوں آپ بالکل بے فکر رہیں۔ آپ تک کوئی نہ پہنچ سکے گا۔ یہ میری ذمہ داری رہی"۔۔۔۔ سردار عتبہ نے کہا اور دروازے کی طرف مڑ گیا عمران بھی اس کے پیچھے چل پڑا اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ سب ایک بڑے سے تہہ خانے میں پہنچ گئے۔

"آپ بے فکر رہیں عمران صاحب۔ میں سب سمجھتا ہوں اور انتہائی ذمہ دار آدمی ہوں یہاں آپ تک کوئی نہ پہنچ سکے گا عباس کو بلا کر میں ابھی یہیں پہنچا دیتا ہوں"۔۔۔۔ سردار عتبہ نے کہا اور واپس چلا گیا۔

"ہم تہہ خانے میں پھنس گئے ہیں عمران صاحب"۔۔۔۔ صفدر نے پریشان ہوتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ لیکن فوری طور پر اب اور کوئی راستہ بھی نہیں ہے۔ کرنل

Scanned & PDF Copy By RFI

ڈیوڈ یہاں پہنچ گیا ہے یہ واقعی میرے لئے انتہائی حیران کن خبر ہے۔ بہرحال میک اپ باکس نکالو اور پہلے میک اپ واش کر کے نئے مقامی میک اپ کر لو"۔۔۔۔۔ عمران نے کہا تو سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔ چونکہ ان کے پاس میک اپ واشر اور میک اپ صاف کرنے کا مکمل اور جدید ترین سامان موجود تھا اس لئے وہ سب تیزی سے اس کام میں مصروف ہو گئے ابھی وہ سب اس کام میں مصروف تھے کہ اچانک کمرے کا دروازہ کھلا اور وہ سب چونک کر دروازے کی طرف مڑے ہی تھے کہ ایک دھماکہ ہوا اور ہر طرف سرخ رنگ کا تیز غبار پھیلتا چلا گیا۔ دروازہ جس طرح دھماکے سے کھلا تھا اسی طرح دھماکے سے بند ہو گیا تھا عمران نے سانس روکنے کی کوشش کی لیکن بے سود۔ گیس اس قدر زود اثر تھی کہ پلک جھپکنے میں اس کے ذہن پر سیاہ چادر سی پھیلتی چلی گئی۔

کمرے کا دروازہ ایک دھماکے سے کھلا اور کراسٹن اس طرح اندر داخل ہوا جیسے اس کے پیچھے پاگل کتے لگ گئے ہوں۔ کمرے میں کرسی پر بیٹھی ہوئی ڈومیری اس کے اس طرح اندر داخل ہونے پر بے اختیار اچھل کر کھڑی ہو گئی۔

"کیا ہوا۔ یہ کیا انداز ہے"۔۔۔۔۔ ڈومیری نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"ہم کامیاب ہو گئے ہیں مادام۔ ہم عمران اور اس کے ساتھیوں کو پکڑنے میں کامیاب ہو گئے ہیں"۔۔۔۔۔ کراسٹن نے انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا تو ڈومیری کے چہرے پر ابھرنے والے غصے کے تاثرات یکلخت مسرت میں تبدیل ہو گئے۔

"کیسے۔ کیسے۔ کہاں ہیں وہ۔ جلدی بتاؤ"۔۔۔۔۔ ڈومیری نے انتہائی اشتیاق اور تجسس بھرے لہجے میں کہا۔

Scanned & PDF Copy By RFL

"وہ ایئر فورس کے اڈے سے ایک گن شپ ہیلی کاپٹر اڑا کر یہاں پہنچے ہیں میں نے ایک ٹرانسمیٹر کال کیچ کر لی تھی جس میں اڈے کا انچارج کمانڈر پارتھی کسی کیپٹن ہیرسن سے بات کر رہا تھا اور ان کی گفتگو سے میں سمجھ گیا تھا کہ کیپٹن ہیرسن کے روپ میں یقیناً عمران ہی ہے چنانچہ میں نے اپنے آدمی اطلس کے بیرونی علاقے میں بھجوا دیئے ابھی ابھی مجھے اطلاع ملی ہے کہ ایک گن شپ ہیلی کاپٹر اطلس کے شمال مشرق کی طرف کھیتوں میں اترا ہے۔ میرے آدمی جب وہاں پہنچے تو انہوں نے وہاں کے ایک زرعی فارم سے ایک ویگن کو باہر آتے دیکھا انہیں شک گزرا کہ اس ویگن میں عمران اور اس کے ساتھی موجود ہیں کیونکہ ویگن میں موجود افراد کے جسموں پر کمانڈوز کی یونیفارمز تھیں اور تھے وہ ایکریمی۔ جبکہ ویگن ڈرائیور کو یہاں کے مقامی گروپ کے افراد جانتے تھے وہ یہاں کے ایک بڑے آدمی سردار عتبہ کا ملازم تھا چنانچہ انہوں نے گروپ انچارج کو اطلاع دی گروپ انچارج نے مجھے اطلاع دی۔ گروپ انچارج جانتا تھا کہ سردار عتبہ کا ڈیرہ کہاں ہے اسے یقین تھا کہ یہ لوگ سردار عتبہ کے ڈیرے پر ہی پہنچے ہوں گے چنانچہ میں نے اپنے خاص گروپ کے آدمیوں کو حکم دیا کہ وہ سردار عتبہ کے ڈیرے پر اس طرح ریڈ کریں کہ کسی کو معلوم نہ ہو سکے اور وہاں ان لوگوں کو ٹریس کر کے انہیں انتہائی زود اثر گیس کی مدد سے بیہوش کریں ابھی چند لمحے پہلے مجھے اطلاع ملی ہے کہ انہوں نے اس ویگن کو واپس جاتے گھیر لیا اور اس کے ڈرائیور نے بتایا کہ یہ

لوگ مسلمان ہیں اور سردار عتبہ کے ڈیرے پر گئے ہیں اس آدمی نے بتایا کہ سردار عتبہ کے ڈیرے میں ایک خفیہ تہہ خانہ بھی ہے چنانچہ اب میرے آدمی وہاں گئے ہیں اور مجھے یقین ہے کہ ابھی یہ اطلاع مل جائے گی کہ انہیں کور کر لیا گیا ہے"۔۔۔۔ کراسٹن نے کہا۔

"لیکن یہ لوگ انتہائی خطرناک ہیں تمہیں خود جانا چاہئے تھا"۔ ڈومیری نے کہا۔

"آپ بے فکر رہیں مادام۔ اب یہ لوگ کہیں نہیں جا سکتے"۔ کراسٹن نے کہا تو ڈومیری نے ہونٹ بھینچ لئے اسی لمحے کراسٹن کی جیب میں موجود ٹرانسمیٹر پر کال آنی شروع ہو گئی اور کراسٹن اور ڈومیری دونوں چونک پڑے۔ کراسٹن نے بجلی کی سی تیزی سے جیب میں ہاتھ ڈالا اور پھر ٹرانسمیٹر باہر نکال لیا۔

"ہیلو ہیلو۔ پورٹر کالنگ۔ اوور"۔۔۔۔ ٹرانسمیٹر آن ہوتے ہی ایک تیز آواز سنائی دی۔

"یس کراسٹن اٹنڈنگ یو پورٹر۔ کیا رپورٹ ہے"۔۔۔۔ کراسٹن نے تیز لہجے میں کہا۔

"باس۔ سردار عتبہ کے ڈیرے پر ریڈ کر دیا گیا ہے وہاں موجود سب افراد اور سردار عتبہ کو گولیوں سے اڑا دیا گیا ہے۔ تہہ خانے میں پاکیشیائی ایجنٹ موجود تھے چنانچہ وہاں زیڈ سی کیپسول فائر کر دیا گیا اور وہ سب لوگ بیہوش ہو گئے ہیں میں اس وقت اسی تہہ خانے سے ہی کال کر رہا ہوں اب ان کا کیا کرنا ہے۔ اوور"۔۔۔۔ پورٹر نے کہا۔

Scanned & PDF Copy By RFI

"کتنے افراد ہیں۔ اوور" ـــــ کراسٹن نے پوچھا۔

"چار مرد اور ایک عورت۔ اور باس یہ سب میک اپ وغیرہ کرنے میں مصروف تھے ان کے پاس جو تھیلے ہیں ان میں انتہائی جدید ترین اسلحہ کے ساتھ ساتھ انتہائی عجیب سا سائنسی سامان بھی موجود ہے۔ اوور" ـــــ پورٹر نے کہا۔

"انہیں وہاں سے نکالو اور فوراً آرم سٹرانگ ہاؤس کے تہہ خانے میں پہنچا دو۔ فوراً۔ لیکن سب کام انتہائی احتیاط سے ہونا چاہئے میں اور مادام وہیں پہنچ رہے ہیں۔ اوور" ـــــ کراسٹن نے کہا۔

"یس باس۔ اوور" ـــــ دوسری طرف سے کہا گیا اور کراسٹن نے اوور اینڈ آل کہہ کر ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔ اس کی آنکھوں میں بے پناہ چمک ابھر آئی تھی جبکہ ڈومیری کی بھی یہی حالت تھی۔ یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے وہ دونوں مسرت کی شدت سے ناچنا شروع کر دیں گے۔

"مبارک ہو مادام۔ ہم نے ایک بہت بڑا مشن مکمل کر لیا ہے" ـــــ کراسٹن نے انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ اور یہ اصل کام تمہارا ہے مجھ سے اسرائیل کے صدر نے وعدہ کیا ہے کہ اگر عمران اور اس کے ساتھیوں کا خاتمہ میں نے کر دیا تو وہ مجھے اسرائیل سیکرٹ سروس کی سربراہ بنا دیں گے اور تم میرے نمبر ٹو ہو گے" ـــــ ڈومیری نے کہا۔

"لیکن مادام۔ آپ ان کی شناخت ہوتے ہی انہیں لاشوں میں تبدیل کر دیں۔ یہ لوگ حد درجہ خطرناک ہیں۔ یہ تو یوں سمجھئے کہ

ہماری لاٹری نکل آئی ہے ورنہ اتنی آسانی سے شاید یہ لوگ ہاتھ نہ آ سکتے" ـــــ کراسٹن نے کہا۔

"تم فکر نہ کرو کراسٹن۔ اب یہ لوگ کہیں نہیں جا سکتے۔ اب انہیں لاشوں میں تبدیل ہونا ہو گا۔ آؤ چلیں" ـــــ ڈومیری نے کہا اور کراسٹن نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ دونوں ایک کار میں بیٹھے اطلس کی ایک مصروف سڑک سے گزرتے ہوئے اس کے جنوبی حصے کی طرف بڑھے چلے جا رہے تھے۔ آرم سٹرانگ ہاؤس اس مقامی گروپ کا ہیڈ کوارٹر تھا جو شہر کے جنوبی حصے میں ایک عمارت تھی۔ تھوڑی دیر بعد وہ اس عمارت کے گیٹ پر پہنچ گئے۔ گیٹ کے سامنے دو مسلح مقامی افراد موجود تھے۔

"گیٹ کھولو" ـــــ ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھے ہوئے کراسٹن نے ان میں سے ایک سے مخاطب ہو کر کہا جو کار کی طرف بڑھ رہا تھا۔

"یس سر" ـــــ اس آدمی نے کراسٹن کو دیکھتے ہوئے کہا اور تیزی سے واپس پلٹ گیا۔ چند لمحوں بعد گیٹ کھل گیا اور کراسٹن کار اندر لے گیا۔ یہ خاصی بڑی اور وسیع عمارت تھی۔ اس پر براکس کلب نام کا ایک پرانا سا بورڈ لگا ہوا تھا۔ کراسٹن نے کار پورچ میں جا کر روکی اور پھر وہ اور ڈومیری نیچے اتر آئے۔ اسی لمحے ایک لمبے قد لیکن دبلے جسم کا آدمی ایک طرف سے تیزی سے ان کی طرف بڑھا۔

"کیا ہوا پورٹر۔ وہ لوگ پہنچ گئے" ـــــ کراسٹن نے اس آدمی سے پوچھا۔

Scanned & PDF Copy By RFI

"یس باس"۔۔۔ پورٹر نے کراسٹن اور مادام کو باقاعدہ ہاتھ اٹھا کر سلام کرتے ہوئے انتہائی مودبانہ لہجے میں کہا۔

"کوئی پرابلم"۔۔۔ کراسٹن نے کہا۔

"نہیں باس۔ البتہ اس سردار عتبہ اور اس کے آدمیوں کو ہلاک کرنا پڑا ہے۔ اس لئے پولیس کا مسئلہ بنے گا"۔۔۔ پورٹر نے کہا۔

"اس کی فکر نہ کرو۔ گلبرٹ یہاں کی پولیس اور انتظامیہ کو خود سنبھال لے گا۔ وہ یہاں کا بہت بااثر آدمی ہے"۔۔۔ کراسٹن نے کہا۔

"گلبرٹ بھی تہہ خانے میں موجود ہے"۔۔۔ پورٹر نے کہا۔

"اوہ اچھا۔ آیئے مادام"۔۔۔ کراسٹن نے کہا اور ڈومیری نے اثبات میں سرہلا دیا اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ ایک بڑے سے تہہ خانے میں پہنچے تو وہاں فرش پر چار مرد اور ایک عورت بے ہوش پڑے ہوئے تھے۔ چاروں مرد پاکیشیائی تھے۔ جبکہ عورت سوئس نژاد تھی۔

"یہ عمران ہے مادام"۔۔۔ کراسٹن نے ایک آدمی کے جسم کو بوٹ سے چھوتے ہوئے کہا۔

"گلبرٹ۔ کیا یہاں کوئی ایسا انتظام نہیں ہے کہ انہیں راڈز وغیرہ میں جکڑ دیا جائے اور پھر انہیں ہوش میں لا کر ان سے پوچھ گچھ کی جائے"۔۔۔ ڈومیری نے تہہ خانے میں پہلے سے موجود ایک درمیانے قد لیکن بھینسے کی طرح پلے ہوئے جسم کے مالک نوجوان سے مخاطب ہو کر کہا جس کا چہرہ لمبوترا تھا۔ آنکھیں چھوٹی اور گول تھیں۔

سر کے بال اس کے کاندھوں تک آ رہے تھے اور چہرے پر زخموں کے کئی نشانات بھی تھے۔ وہ اپنی شکل وصورت' قدوقامت اور انداز سے ہی بدمعاش دکھائی دے رہا تھا۔

"یس مادام۔ ساتھ ہی ایک دوسرا تہہ خانہ ہے۔ وہاں راڈز والی کرسیاں بھی موجود ہیں اور ٹارچنگ کا سب سامان بھی ہے"۔ گلبرٹ نے دانت نکالتے ہوئے کہا۔

"تو پھر انہیں وہاں شفٹ کرو اور کرسیوں میں جکڑ دو"۔ ڈومیری نے کہا۔

"یس مادام"۔۔۔ گلبرٹ نے کہا اور اس نے تہہ خانے میں موجود اپنے دو ساتھیوں کو حکم دینا شروع کر دیا۔ اور وہ دونوں سرہلاتے ہوئے باہر نکل گئے۔

"آیئے مادام۔ ہم اوپر بیٹھتے ہیں۔ جب یہ لوگ کرسیوں میں جکڑے جائیں گے تو ہمیں اطلاع مل جائے گی"۔۔۔ گلبرٹ نے کہا تو ڈومیری نے اثبات میں سرہلا دیا۔

"گلبرٹ۔ سردار عتبہ اور اس کے ڈیرے پر موجود اس کے ملازم ہلاک ہوئے ہیں۔ ان کو تم نے سنبھالنا ہے"۔۔۔ کراسٹن نے تہہ خانے کے دروازے کی طرف بڑھتے ہوئے گلبرٹ سے کہا۔

"آپ فکر نہ کریں۔ پورٹر نے پہلے ہی مجھے بتا دیا ہے۔ میں نے اپنے آدمیوں کو حکم دے دیا ہے۔ وہاں سے لاشیں ہی غائب کر دی جائیں گی"۔۔۔ گلبرٹ نے کہا تو کراسٹن نے اثبات میں سرہلا دیا۔

Scanned & PDF Copy By RFI

کرنل ڈیوڈ انتہائی بے چینی کے عالم میں کمرے میں ٹہل رہا تھا۔ وہ میجر براؤن اور جی پی فائیو کے ایکشن گروپ کے ساتھ ابھی تھوڑی دیر پہلے اطلس پہنچا تھا۔ ان کا ہیلی کاپٹر اطلس شہر کے مغرب میں ایک گیم کلب کی وسیع عمارت میں اترا تھا۔ گیم کلب ایک مقامی آدمی لائن کی ملکیت تھا۔ لائن اطلس کا میئر بھی تھا اور پولیس چیف بھی۔ جب ان کا ہیلی کاپٹر یہاں پہنچا تو لائن خود اس کے استقبال کے لئے موجود تھا پھر کرنل ڈیوڈ کو اس کے کمرے میں چھوڑ کر میجر براؤن اس لائن کے ساتھ واپس چلا گیا تھا۔ انہیں گئے ہوئے اب ایک گھنٹہ گزر چکا تھا لیکن نہ ہی میجر براؤن واپس آیا تھا اور نہ لائن۔ اور نہ ہی ان کی طرف سے کوئی فون آیا تھا۔ اس لئے کرنل ڈیوڈ کا چہرہ غصے سے سرخ پڑا ہوا تھا اور وہ انتہائی بے چینی کے عالم میں ٹہل رہا تھا۔ اسی لمحے دروازہ کھلا اور میجر براؤن اندر داخل ہوا۔

"کہاں مر گئے تھے تم۔ میں تمہارا قیدی ہوں کہ مجھے یہاں چھوڑ کر غائب ہو گئے" ——— کرنل ڈیوڈ نے اسے دیکھتے ہی پھاڑ کھانے والے لہجے میں کہا۔

"باس۔ میں لائن کے ساتھ عمران اور اس کے ساتھیوں اور ڈومیری اور اس کے ساتھیوں کو تلاش کر رہا تھا" ——— میجر براؤن نے انتہائی خوشامدانہ لہجے میں کہا۔

"پھر کیا ہوا۔ پتہ چلا" ——— کرنل ڈیوڈ نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"یس باس۔ اتنا پتہ چلا ہے کہ عمران اور اس کے ساتھیوں نے شام کی سرحد کے قریب ایک چیک پوسٹ پر حملہ کر کے اسے تباہ کر دیا ہے جب ایئر فورس کے اڈے سے دو گن شپ ہیلی کاپٹر وہاں صورت حال معلوم کرنے کے لئے بھجوائے گئے تو انہوں نے ایک گن شپ ہیلی کاپٹر پر قبضہ کر لیا اور پھر وہ اس گن شپ ہیلی کاپٹر پر اڈے اور فوجی چھاؤنی سے گزر گئے تو کمانڈر کو ان پر شک پڑا اس نے جنگی طیاروں کا اسکواڈرن انہیں واپس لانے کے لئے بھیجا تو گن شپ ہیلی کاپٹر یہاں کھیتوں میں اتر گیا اس کے بعد یہ لوگ غائب ہو گئے ہیں اب لائن اور اس کے آدمی انہیں پورے شہر میں تلاش کر رہے ہیں سارے شہر کی ناکہ بندی کر دی گئی ہے اور انہیں تلاش کیا جا رہا ہے جلد ہی ان کا پتہ چل جائے گا" ——— میجر براؤن نے رپورٹ دیتے ہوئے کہا۔

Scanned & PDF Copy By RFI

"وہ جن بھوت تو نہیں تھے کہ یہاں آتے ہی غائب ہو گئے۔ یقیناً یہاں فلسطینی دہشت گردوں کا کوئی اڈہ ہو گا۔ لائن کو کہو کہ اس اڈے کو ٹریس کرے وہ لوگ لازماً وہیں چھپے ہوں گے"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

"یس باس۔ لائن اسی لائن پر کام کر رہا ہے جلدی ہی معلوم ہو جائے گا"۔۔۔۔ میجر براؤن نے کہا۔

"اور وہ ڈومیری۔ وہ کہاں ہے"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

"ڈومیری اور اس کے ساتھی بھی غائب ہیں ایک اطلاع ملی ہے کہ ان کا یہاں کے ایک مقامی بدمعاش گروپ کے چیف گلبرٹ سے رابطہ ہوا ہے"۔۔۔۔ میجر براؤن نے جواب دیا۔

"تو پھر اس گلبرٹ کو پکڑو اور اس سے اگلواؤ میرا منہ کیا دیکھ رہے ہو"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

"میں نے اپنی تمام توجہ عمران اور اس کے ساتھیوں کی طرف رکھی ہوئی ہے باس"۔۔۔۔ میجر براؤن نے کہا۔

"تم قطعی احمق آدمی ہو۔ سراسر نانسنس اور الو۔ اگر وہ ڈومیری ہم سے پہلے اس عمران تک پہنچ گئی تو پھر۔ وہ یہاں پہلے سے آئی ہوئی ہے اور اس نے بدمعاش گروپ سے رابطہ کیا ہے جبکہ تمہارا یہ لائن تو سرکاری آدمی ہے اور سرکاری آدمی کو وہ معلومات نہیں مل سکتیں جو یہ بدمعاش حاصل کر لیتے ہیں۔ اس لئے اس ڈومیری کی کوریج انتہائی ضروری ہے فوراً معلوم کرو کہ یہ گلبرٹ کہاں ہے۔ ہمیں ہر طرف کا

خیال رکھنا پڑے گا نانسنس"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"یس سر۔ واقعی آپ ذہانت کا شاہکار ہیں جناب۔ جو کچھ آپ سوچتے ہیں ایسا کوئی بھی نہیں سوچ سکتا"۔۔۔۔ میجر براؤن نے انتہائی خوشامدانہ لہجے میں کہا تو کرنل ڈیوڈ کا غصے سے پھڑکتا ہوا چہرہ یکلخت کھل اٹھا۔

"اسی لئے تو باقی ساری تنظیمیں ختم ہو گئی ہیں لیکن جی پی فائیو نہ صرف قائم ہے بلکہ ایک لحاظ سے وہی اب اسرائیل کی اصل حاکم ہے اسی لئے تو کہہ رہا ہوں کہ ہم نے اس ڈومیری کو ہر صورت میں کامیاب ہونے سے روکنا ہے صدر صاحب نے اسے علیحدہ یہ مشن دے کر دراصل مجھے چیلنج کیا ہے"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے اس بار نرم لہجے میں کہا تو میجر براؤن نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"یس سر۔ میں ابھی معلوم کرتا ہوں سر"۔۔۔۔ میجر براؤن نے کہا۔

"اور سنو۔ اس گلبرٹ سے معلومات میں خود حاصل کروں گا سمجھے۔ فوراً اس کا کھوج لگاؤ اور اسے اغوا کرا کر یہاں لے آؤ یہاں اور ابھی"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

"یس باس"۔۔۔۔ میجر براؤن نے کہا اور تیزی سے دروازہ کھول کر کمرے سے باہر نکل گیا جبکہ کرنل ڈیوڈ جو پہلے بے چینی کے عالم میں ٹہل رہا تھا اب کرسی پر اطمینان سے بیٹھ گیا اور پھر تقریباً بیس منٹ بعد

Scanned & PDF Copy By RFI

ایک بار پھر دروازہ کھلا اور میجر براؤن اندر داخل ہوا۔

"باس۔ گلبرٹ کا تو پتہ نہیں چل سکا البتہ اس کے اسسٹنٹ ٹونی کو پکڑ کر یہاں لایا گیا ہے وہ یقیناً سب کچھ جانتا ہو گا"۔۔۔۔۔ میجر براؤن نے کہا۔

"نہ بھی جانتا ہو گا تو اسے جاننا پڑے گا چلو"۔۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے کہا اور پھر وہ اس کمرے سے نکل کر میجر براؤن کی رہنمائی میں عمارت کے ایک تہہ خانے میں پہنچا تو وہاں ایک نوجوان کرسی پر رسیوں سے بندھا ہوا بیٹھا تھا نوجوان شکل و صورت سے ہی زیر زمین دنیا کا آدمی دکھائی دے رہا تھا۔

"تم لوگ کون ہو اور تم نے مجھے یہاں کیوں باندھ رکھا ہے"۔۔۔۔۔ اس نوجوان نے کرنل ڈیوڈ کو اپنے سامنے پہنچ کر رکتے دیکھ کر کہا لیکن دوسرے لمحے اس کے حلق سے بے اختیار چیخ نکل گئی۔ کرنل ڈیوڈ کا بازو گھوما تھا اور اس کا بھرپور تھپڑ اس نوجوان کے چہرے پر اس قدر زوردار پڑا تھا کہ نوجوان کا چہرہ لٹو کی طرح گھوم گیا تھا۔

"تم دو ٹکے کے بدمعاش نالی میں رینگنے والے کیڑے مجھ سے اس لہجے میں بات کرتے ہو مجھ سے کرنل ڈیوڈ سے جی پی فائیو کے سربراہ سے تمہاری یہ جرات"۔۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا۔ تو نوجوان کے چہرے پر یکلخت انتہائی خوف کے تاثرات ابھر آئے۔

"ج۔ جج۔ جی پی فائیو کے سربراہ کرنل ڈیوڈ۔ اوہ۔ اوہ۔ مجھے معلوم نہیں تھا جج۔ جناب میں تو خادم ہوں جناب"۔۔۔۔۔ نوجوان نے خوف کی شدت سے ہکلاتے ہوئے کہا جی پی فائیو کی دہشت سے پورا ملک کانپتا تھا اور کرنل ڈیوڈ کا نام تو پورے اسرائیل میں دہشت اور سفاکی کے لحاظ سے شیطان کی طرح مشہور تھا اس لئے نوجوان کی یہ حالت ہوئی تھی وہ تو بے چارہ ایک چھوٹے درجے کا بدمعاش تھا۔ کرنل ڈیوڈ کا نام سن کر تو تل ابیب کے بڑے بڑے بدمعاش کانپ جایا کرتے تھے۔

"کیا نام ہے تمہارا۔ بولو"۔۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے اپنے رعب دبدبے کو محسوس کرتے ہی فاخرانہ انداز میں سینہ پھلاتے ہوئے کہا۔ وہ اب اس نوجوان کے سامنے رکھی ہوئی کرسی پر بڑے فاخرانہ انداز میں بیٹھ گیا تھا۔

"میرا نام ٹونی ہے جناب"۔۔۔۔۔ نوجوان نے اس بار انتہائی مودبانہ لہجے میں کہا۔

"وہ تمہارا باس گلبرٹ کہاں ہے"۔۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے پوچھا تو ٹونی بے اختیار چونک پڑا۔

"گگ۔ گگ۔ گلبرٹ۔ پتہ نہیں جناب۔ وہ تو کسی کو کچھ نہیں بتاتا جناب"۔۔۔۔۔ ٹونی نے کہا۔

"میجر براؤن"۔۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے غصے سے چیختے ہوئے کہا۔

"یس کرنل"۔۔۔۔۔ ساتھ کھڑے ہوئے میجر براؤن نے مودبانہ

Scanned & PDF Copy By RFI

لہجے میں کہا۔

"اس حرامزادے کی ایک ایک ہڈی توڑ ڈالو۔ اس کی آنکھیں نکال دو۔ اس کے کان کاٹ دو جلدی کرو۔ حکم کی تعمیل کرو"۔ کرنل ڈیوڈ نے چیختے ہوئے کہا۔

"یس کرنل"۔۔۔۔ میجر براؤن نے کہا اور جیب سے اس نے ایک تیز دھار خنجر نکالا اور ٹونی کی طرف بڑھنے لگا۔

"رک جاؤ۔ رک جاؤ۔ بتاتا ہوں رک جاؤ"۔۔۔۔ ٹونی نے ہذیانی انداز میں چیختے ہوئے کہا۔

"بولو۔ ورنہ یاد رکھو جی پی فائیو کے شکنجے میں پھنس کر تمہارے جسم کی ایک ایک بوٹی کٹ جائے گی بولو جلدی کرو۔ جلدی بتاؤ۔ اور اگر تم نے سچ بتایا تو پھر تمہیں انعام بھی مل سکتا ہے اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ اطلس میں تمہیں جی پی فائیو کا انچارج بنا دیا جائے"۔ کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

"ج۔ ج۔ جناب۔ باس گلبرٹ کو کارمن کی ایک پارٹی کراسٹن نے ہائر کیا ہے اس کراسٹن کے ساتھ ایک لڑکی ڈومیری بھی ہے جو اس کی باس بتائی جاتی ہے انہوں نے باس گلبرٹ کو بتایا تھا کہ پاکیشیا کے ایجنٹوں کی ایک ٹیم اطلس پہنچ رہی ہے انہیں پکڑنا ہے چنانچہ باس نے سارے گروپ کو اطلس میں پھیلا دیا۔ پھر اطلاع ملی کہ یہ ایجنٹ ایک گن شپ ہیلی کاپٹر میں سوار ہو کر اطلس پہنچے ہیں وہ سردار عتبہ کے فارم میں گئے اور وہاں سے سردار عتبہ کے ملازم کے ساتھ ویگن

میں سوار ہو کر سردار عتبہ کے ڈیرے پر پہنچے۔ ہمارے گروپ نے وہاں ریڈ کیا اور سردار اور اس کے ساتھیوں کو ہلاک کر دیا اور ان لوگوں کو ایک خاص گیس سے بے ہوش کر دیا گیا اب بھی وہ لوگ بے ہوش ہیں۔ پھر انہیں آرم سٹرانگ ہاؤس پہنچا دیا گیا۔ باس گلبرٹ بھی وہیں ہے مجھے اس نے کہا تھا کہ میں سردار عتبہ کے ڈیرے پر جا کر سردار عتبہ اور اس کے ملازموں کی لاشیں اٹھوا کر انہیں غائب کر دوں میں نے حکم کی تعمیل کی اور پھر میں جیسے ہی کلب واپس پہنچا مجھے اغوا کر کے یہاں لایا گیا ہے"۔۔۔۔ ٹونی نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"کتنے آدمی پکڑے گئے ہیں اور کن حلیوں میں تھے وہ"۔ کرنل ڈیوڈ نے بے چینی کے عالم میں اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے پوچھا۔

"ایک عورت اور چار مرد تھے جب وہ سردار عتبہ کے ڈیرے پر پہنچے تھے تو وہ سب ایکریمی تھے لیکن جب انہیں بے ہوش کیا گیا تو وہ سردار عتبہ کے ڈیرے کے تہہ خانے میں میک اپ کر رہے تھے لیکن میک اپ مکمل ہونے سے پہلے وہ بے ہوش ہو گئے تھے اس وقت وہ عورت سوئس نژاد تھی اور باقی چار مرد ایشیائی تھے۔ کراسٹن نے آرم سٹرانگ ہاؤس میں بے ہوش پڑے ہوئے ایک آدمی کو پیر سے چھوتے ہوئے اس عورت ڈومیری سے کہا تھا کہ یہ علی عمران ہے"۔۔۔۔ ٹونی نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا اور کرنل ڈیوڈ کے چہرے کے اعصاب بری طرح پھڑکنے لگے۔

"کک۔ کک۔ کتنی دیر ہوئی ہے۔ کتنی دیر پہلے یہ سب کچھ ہوا

Scanned & PDF Copy By RFI

ہے"۔ کرنل ڈیوڈ نے بری طرح چیختے ہوئے کہا۔

"ڈیڑھ گھنٹہ پہلے کی بات ہے"۔۔۔۔ ٹونی نے جواب دیا۔

"اوہ۔ اوہ۔ ویری سیڈ۔ کہاں ہے آرم سٹرانگ ہاؤس۔ جلدی بتاؤ"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے بے چینی کے عالم میں دونوں پیر فرش پر مارتے ہوئے کہا تو ٹونی نے تفصیل بتانی شروع کر دی۔

"میجر براؤن۔ جلدی کرو سب کو بلاؤ لائن اور اس کے آدمیوں کو بھی ہم نے فوری طور پر اس آرم سٹرانگ ہاؤس پر ریڈ کرنا ہے اس نامراد ڈومیری نے عمران اور اس کے ساتھیوں کو پکڑ لیا ہے جلدی کرو"۔ کرنل ڈیوڈ نے چیخ کر میجر براؤن سے کہا اور میجر براؤن سر ہلاتا ہوا تیزی سے دروازے کی طرف مڑ گیا۔ کرنل ڈیوڈ بھی اس کے پیچھے دروازے کی طرف بھاگ پڑا۔ اس کا انداز بتا رہا تھا کہ اس کا بس نہیں چل رہا کہ اس کے پر لگ جائیں اور وہ اڑ کر اس آرم سٹرانگ ہاؤس تک پہنچ جائے لیکن ظاہر ہے بغیر آدمیوں کو اکٹھا کئے وہ وہاں نہ جا سکتا تھا اس لئے اس کے چہرے پر جھلاہٹ کچھ اور بڑھ گئی تھی۔

عمران کی آنکھیں کھلیں تو چند لمحوں تک تو اس کے ذہن پر دھند سی چھائی رہی پھر جیسے جیسے اس کا شعور جاگتا گیا اس کے ذہن میں وہ منظر ابھرتا چلا گیا جب وہ سردار عتبہ کے ڈیرے میں تہہ خانے میں موجود تھے اور میک اپ کرنے میں مصروف تھے کہ اچانک تہہ خانے کا دروازہ ایک دھماکے سے کھلا اور پھر سرخ رنگ کا غبار سا پھیلتا چلا گیا اور اس کے ذہن پر سیاہ چادر سی پھیلتی چلی گئی تھی اس نے نظریں گھما کر ادھر ادھر دیکھا تو اس نے محسوس کیا کہ اس وقت بھی وہ کسی تہہ خانے میں ہے اور لوہے کی کرسی پر بیٹھا ہوا ہے اس کے جسم کے گرد راڈز موجود ہیں اس کے سارے ساتھی بھی اسی طرح راڈز والی کرسیوں میں جکڑے ہوئے ہیں لیکن ان سب کی گردنیں ڈھلکی ہوئی تھیں تہہ خانے کا اکلوتا دروازہ جو اس کی نظروں کے سامنے تھا بند تھا اور تہہ خانے میں کوئی آدمی بھی نہ تھا البتہ تہہ خانے کی دیواروں کے

Scanned & PDF Copy By RFI

ساتھ باقاعدہ مختلف قسموں کے خنجر اور ایسا ہی دوسرا سامان ٹنگا ہوا تھا ٹارچنگ کا جدید سامان بھی پڑا ہوا نظر آرہا تھا۔ ابھی عمران سوچ ہی رہا تھا کہ وہ کس کی قید میں چلا گیا ہے کہ دروازہ کھلا اور ایک خوبصورت اور نوجوان لڑکی اندر داخل ہوئی۔ اس کے جسم پر جینز کی پتلون اور جیکٹ تھی اور قومیت کے لحاظ سے وہ کارمن لگ رہی تھی۔ اس کے پیچھے ایک لمبے قد اور بھاری جسم کا نوجوان تھا جب کہ اس کے پیچھے چار مسلح افراد تھے جن میں سے ایک اپنی شکل و صورت سے کوئی گھٹیا سا بدمعاش دکھائی دے رہا تھا۔

"ارے۔ اسے تو ہوش آگیا ہے یہ کیسے ممکن ہو گیا انٹی گیس کے بغیر تو یہ کسی طور پر ہوش میں نہیں آسکتا"۔۔۔ اس لڑکی نے عمران کو دیکھتے ہوئے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یہ علی عمران ہے مادام۔ اور اس میں ایسی ہی عجیب و غریب خاصیتیں ہیں"۔۔۔ اس کے ساتھ آنے والے لمبے اور بھاری جسم کے نوجوان نے کہا۔

"ہاں۔ یہ تو واقعی عجیب و غریب صلاحیت ہے بہرحال ٹھیک ہے باقی افراد کو ہوش میں لے آؤ"۔۔۔ لڑکی نے کہا اور پھر وہ عمران کے سامنے پڑی ہوئی ایک خالی کرسی پر بیٹھ گئی لیکن اس کی نظریں عمران پر جمی ہوئی تھیں اور اس کی نظروں میں حیرت کے ساتھ ساتھ الجھن کے تاثرات بھی نمایاں تھے۔

"کیا تم واقعی وہی علی عمران ہو پاکیشیا کے سیکرٹ ایجنٹ، جس کی

شہرت پوری دنیا میں پھیلی ہوئی ہے"۔۔۔ لڑکی نے اس بار عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"اس کے باوجود کنوارہ ہوں۔ اب تم خود سوچو کہ کیسی شہرت ہے میری"۔۔۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا تو لڑکی بے اختیار کھل کھلا کر ہنس پڑی۔

"واقعی یہ حیرت انگیز بات ہے کہ انتہائی وجیہہ مرد ہونے اور اس قدر شہرت کا مالک ہونے کے باوجود ابھی کنوارے ہو"۔۔۔ لڑکی نے بے اختیار ہنستے ہوئے کہا جبکہ اس دوران ایک آدمی ہاتھ میں نیلے رنگ کی بوتل پکڑے عمران کے ساتھیوں کو ہوش میں لانے کی کارروائی میں مصروف نظر آرہا تھا جبکہ باقی ساتھی اس لڑکی کے عقب میں خاموش اور مؤدب کھڑے ہوئے تھے۔

"اگر آج میرا ستارہ عروج پر آگیا ہے تو تم بھی حیرت ظاہر کرنے کی بجائے کوئی عملی قدم اٹھالو"۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو لڑکی بے اختیار قہقہہ مار کر ہنس پڑی۔

"مجھے بیوی بننے کا کوئی شوق نہیں ہے"۔۔۔ لڑکی نے ہنستے ہوئے کہا۔

"تمہارا ساتھی تو تمہیں مادام کہہ رہا ہے اور ہمارے ہاں تو مادام اس عورت کو کہا جاتا ہے جو کئی شوہروں کی فاتحہ دلوا چکی ہو"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"میرے ماتحت مجھے مادام ہی کہہ سکتے ہیں۔ مس تو کہنے سے

Scanned & PDF Copy By RFI

رہے"۔ لڑکی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اچھا چلو اپنا تفصیلی تعارف تو کرا دو تاکہ کم از کم میں اس لسٹ میں تمہارا تعارف درج کرا دوں جس میں پہلے ہی تم جیسی کئی معزز خواتین کے نام لکھے ہوئے ہیں تاکہ میرے مرنے کے بعد جب یہ لسٹ میرے سامان سے نکلے تو لوگ کم از کم یہ تو سوچیں کہ اتنی معزز خواتین مجھ سے شادی کی خواہشمند تھیں"۔۔۔۔ عمران نے کہا تو لڑکی ایک بار پھر ہنس پڑی۔

"تم واقعی دلچسپ باتیں کرتے ہو۔ تمہارے ساتھی اب ہوش میں آچکے ہیں اس لئے اب مجھے تعارف کرانے میں کوئی حرج نہیں تاکہ تمہارے ساتھیوں کو بھی معلوم ہو سکے کہ ان کی موت کس کے ہاتھوں آنے والی ہے۔ میرا نام ڈومیری ہے اور یہ میرا اسسٹنٹ کراسٹن ہے۔ ہمارا تعلق کارمن سے ہے مجھے اسرائیل کے صدر صاحب نے خصوصی طور پر تمہارے خاتمے کے لئے ہائر کیا ہے اور دیکھ لو کہ ہم نے تمہیں اسرائیل میں داخل ہوتے ہی گرفتار کر لیا ہے اور اب تمہاری زندگی میری انگلی کے ایک اشارے پر منحصر ہے"۔ ڈومیری نے کہا۔

"تمہارا تعلق کارمن کی کسی سرکاری ایجنسی سے ہے"۔ عمران نے ٹانگ کو اندر کی طرف موڑتے ہوئے کہا۔ اس نے چیک کر لیا تھا کہ کرسی کے نیچے کوئی پلیٹ وغیرہ بھی نہیں ہے اس لئے وہ اپنا پیر آسانی سے موڑ کر عقبی پائے تک لے جا سکتا ہے۔

"میرا تعلق کسی سرکاری ایجنسی سے نہیں ہے البتہ میرا اسسٹنٹ کراسٹن سرکاری ایجنسی میں کام کرتا رہا ہے اس لئے یہ تمہیں پہچانتا بھی ہے"۔۔۔ ڈومیری نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیا صدر صاحب کو کرنل ڈیوڈ پر اعتبار نہیں رہا کہ انہوں نے تمہیں اس مشن کے لئے خصوصی طور پر ہائر کیا ہے"۔۔۔ عمران نے پیر کو موڑ کر عقبی پائے میں موجود بٹن کو چیک کرتے ہوئے کہا۔

"صدر صاحب کو میری صلاحیتوں کے بارے میں خصوصی طور پر بتایا گیا ہے۔ کرنل ڈیوڈ تو تل ابیب میں بیٹھا تمہارا انتظار کر رہا ہو گا اور جب اسے معلوم ہو گا کہ تمہاری لاشیں پریذیڈنٹ ہاؤس پہنچ چکی ہیں تو پھر اس کی حالت دیکھنے والی ہو گی"۔۔۔ ڈومیری نے بڑے فاخرانہ انداز میں کہا۔

"اس کا مطلب ہے کہ ابھی تمہارے دودھ کے دانت نہیں ٹوٹے مس ڈومیری اور ابھی تم چھوٹی سی بچی ہو جو گڑیا سے کھیلتے کھیلتے یہ سمجھ بیٹھی ہو کہ تم بڑی ہو گئی ہو"۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کیا۔ کیا مطلب۔ کیا تم میری صلاحیتوں کو چیلنج کر رہے ہو"۔ ڈومیری نے یکلخت غصے کی شدت سے چیختے ہوئے کہا۔ اسی لمحے عمران نے پیر کا دباؤ عقبی بٹن پر بڑھایا اور دوسرے لمحے کھٹاک کھٹاک کی آوازوں کے ساتھ ہی اس کے جسم کے گرد موجود راڈز واپس کرسی میں غائب ہو گئے اور پھر اس سے پہلے کہ یہ آوازیں ختم ہوتیں کمرے میں کھٹاک کھٹاک کی کئی آوازیں ابھریں اور ڈومیری اور اس کے

Scanned & PDF Copy By RFI

ساتھی کچھ نہ سمجھنے والے انداز میں ادھر ادھر دیکھ ہی رہے تھے کہ عمران بجلی کی سی تیزی سے اچھل کر آگے بڑھا اور دوسرے لمحے ڈومیری اس کے سینے سے لگی ہوئی تھی۔

"خبردار۔ اگر کسی نے حرکت کی تو ڈومیری کی نازک سی گردن ایک لمحے میں ٹوٹ جائے گی"۔۔۔۔ عمران نے چیختے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی یکلخت تنویر' صفدر اور کیپٹن شکیل بھی پارے کی طرح تڑپ کر آگے بڑھے اور پھر اس سے پہلے کہ وہاں موجود افراد سنبھلتے کمرہ کئی انسانی چیخوں سے گونج اٹھا ڈومیری کے علاوہ باقی سب افراد فضا میں اچھلتے ہوئے فرش پر جا گرے اور پھر مشین گنوں کی تڑتڑاہٹ کے ساتھ ہی سب کے حلق سے ایک بار پھر چیخیں نکلیں اور وہ ساکت ہوگئے۔ عمران کے سینے سے لگی کھڑی ڈومیری کا جسم اس طرح کانپ رہا تھا جیسے اس کے جسم کو رعشہ کی بیماری ہو گئی ہو۔

"یہ۔ یہ۔ یہ کیا ہو گیا ہے کراسٹن۔ کراسٹن بھی۔ اوہ۔ اوہ۔ یہ سب۔ یہ سب"۔۔۔۔ ڈومیری کے حلق سے نکلا اور اس کے ساتھ ہی اس کی گردن ڈھلک گئی اور جسم ڈھیلا پڑ گیا۔

"جلدی کرو۔ باقی ساتھیوں کو رہا کراؤ ہم نے یہاں سے فوراً نکلنا ہے"۔۔۔۔ عمران نے ڈومیری کو فرش کی طرف دھکیلتے ہوئے کہا لیکن اسی لمحے باہر سے تیز فائرنگ اور بموں کے خوفناک دھماکوں کی آوازیں سنائی دینے لگیں یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے دو پارٹیاں آپس میں ٹکرا گئی ہوں دوسرے لمحے تہہ خانے کا دروازہ کھلا اور ایک نوجوان تیزی

سے اندر داخل ہوا لیکن اندر کا ماحول دیکھ کر وہ یکلخت ٹھٹک کر رک گیا اور اس کی آنکھیں حیرت سے پھیلتی چلی گئیں۔

"کیا ہو رہا ہے باہر"۔۔۔۔ عمران نے اس نوجوان کی گردن پر مشین گن کی نال رکھتے ہوئے کہا یہ مشین گن اس نے ڈومیری کو نیچے دھکیل کر فرش سے اٹھائی تھی۔

"وہ۔ وہ ایک پارٹی نے چاروں طرف سے ہیڈ کوارٹر کو گھیر کر حملہ کر دیا ہے وہ تعداد میں بہت ہیں سرکاری لوگ ہیں۔ اور۔ اور مگر باس اور یہ سب تو ہلاک ہو چکے ہیں"۔۔۔۔ نوجوان نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"یہاں سے نکلنے کا خفیہ راستہ کہاں سے ہے۔ جلدی بتاؤ ورنہ ٹریگر دبا دوں گا"۔۔۔۔ عمران نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

"سس۔ سس۔ سامنے دیوار سے راستہ نکلتا ہے"۔ نوجوان نے کہا۔

"جلدی کرو۔ آگے بڑھو۔ اگر زندہ رہنا چاہتے ہو تو راستہ کھول دو۔ جلدی کرو"۔۔۔۔ عمران نے اسے دھکیلتے ہوئے کہا اور وہ تیزی سے آگے بڑھ گیا۔

"دروازہ اندر سے بند کر دو اور آؤ۔ جلدی کرو۔ اسلحہ لے لو"۔ عمران نے اس نوجوان کے پیچھے چلتے ہوئے اپنے ساتھیوں سے کہا اور پھر واقعی وہ ایک خفیہ سرنگ سے گزرتے ہوئے کافی دور درختوں کے ایک جھنڈ کے درمیان باہر نکل آئے۔ جھنڈ کے اندر لکڑی کا ا

Scanned & PDF Copy By RFI

کیبن بنا ہوا تھا لیکن یہاں کوئی آدمی موجود نہ تھا باہر آتے ہیں عمران کا ہاتھ بجلی کی سی تیزی سے گھوما اور وہ نوجوان چیختا ہوا اچھل کر نیچے گرا۔ اس نے نیچے گر کر اٹھنے کی کوشش کی تو صفدر کی لات گھومی اور وہ نوجوان تڑپ کر ساکت ہو گیا۔ عمران نے دیکھا کہ ان سے کچھ فاصلے پر ایک زرعی فارم جیسی بڑی سی عمارت تھی اور واقعی اس کے گرد پولیس کے افراد باقاعدہ مورچے لگائے ہوئے موجود تھے۔ دھماکے اور فائرنگ کی آوازیں ابھی تک سنائی دے رہی تھیں۔

"چلو عقبی طرف سے نکلو اور کھیتوں کے درمیان سے ہوتے ہوئے یہاں سے جس قدر دور ہو سکتا ہو نکلو"—— عمران نے اپنے ساتھیوں سے کہا اور وہ سب تیزی سے اس عمارت کی مخالف سمت پر کھیتوں کے درمیان جھکے جھکے انداز میں بھاگتے چلے گئے۔ کچھ فاصلہ طے کرنے کے بعد وہ ایک سڑک پر پہنچ گئے جس پر بسیں وغیرہ جاتی دکھائی دے رہی تھیں۔ ابھی وہ سڑک کے قریب پہنچے ہی تھے کہ اچانک انہوں نے ایک آدمی کو سڑک کی طرف سے کھیتوں کے درمیان کچی پگڈنڈی پر اتر کر اپنی طرف آتے ہوئے دیکھا۔ یہ مقامی عرب لگتا تھا۔ وہ سائیکل پر سوار تھا اور اس کے چہرے پر بوکھلاہٹ کے آثار نمایاں تھے۔

"رک جاؤ"—— عمران نے اچانک اس کے سامنے آ کر اس کے سائیکل کے ہینڈل پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی جوانا نے ہاتھ بڑھا کر اسے گردن سے پکڑا اور اسے اٹھا کر نیچے زمین پر کھڑا کر دیا جبکہ صفدر نے اس کی سائیکل سنبھال لی۔ وہ سب درختوں کی اوٹ میں موجود تھے۔

"کک۔ کک۔ کون ہو تم"—— اس مقامی آدمی نے انتہائی خوفزدہ لہجے میں کہا۔ وہ خوفزدہ نظروں سے ان سب کو دیکھ رہا تھا۔

"تم کہاں جا رہے ہو۔ ادھر کون رہتا ہے"—— عمران نے سرد لہجے میں پوچھا۔

"مم۔ مم۔ میں سردار یوسف کو اطلاع دینے جا رہا تھا۔ وہ۔ وہ ادھر فائرنگ اور بم دھماکے ہو رہے ہیں۔ پولیس نے گلبرٹ کے ہیڈ کوارٹر کو گھیرا ہوا ہے"—— نوجوان نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"سردار یوسف کون ہے"—— عمران نے پوچھا۔

"وہ۔ وہ۔ وہ اس علاقے کا سردار ہے۔ مم۔ مم۔ مگر تم کون ہو۔ مجھے چھوڑ دو۔ میں تو انتہائی غریب آدمی ہوں"—— اس آدمی نے سہمے ہوئے لہجے میں کہا۔

"کہاں رہتا ہے سردار یوسف۔ اس کا کیا تعلق ہے اس گلبرٹ اور اس کے ہیڈ کوارٹر سے"—— عمران نے غراتے ہوئے کہا۔

"وہ۔ وہ اس علاقے کا سردار ہے۔ بڑا آدمی ہے۔ اس کا حکم ہے کہ اگر گلبرٹ کے ہیڈ کوارٹر پر پولیس حملہ کرے تو اسے فوراً اطلاع دی جائے"—— اس آدمی نے کہا۔

"تمہارا کیا نام ہے"—— عمران نے پوچھا۔

"میرا نام عزیز ہے"—— اس آدمی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"سنو عزیز تم واقعی غریب آدمی لگ رہے ہو۔ اس لئے ہاتھیوں کی لڑائی میں اپنی جان نہ گنواؤ اور جو کچھ تم سے پوچھا جا رہا ہے وہ سب کچھ بتا دو"۔۔۔۔ عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"ماسٹر آپ اس سے نرمی کیوں برت رہے ہیں۔ میں ایک لمحے میں اس کے حلق سے سب کچھ اگلوا لیتا ہوں"۔۔۔۔ جوانا نے عزیز کی گردن پکڑ کر اسے جھٹکا دیتے ہوئے کہا۔

"مم۔ مم۔ مجھے مت مارو۔ میں تو انتہائی غریب آدمی ہوں۔ میں بے گناہ ہوں"۔۔۔۔ عزیز نے انتہائی خوفزدہ ہوتے ہوئے کہا۔

"تو جلدی بتاؤ کہ سردار یوسف کون ہے اور تم اسے کیوں اطلاع دینے جا رہے ہو"۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"سردار یوسف یہاں اطلس میں ایک فلسطینی گروپ کا سردار ہے اس کا اڈہ بھی اسی علاقے میں ہے۔ گلبرٹ یہاں کا مقامی بدمعاش ہے۔ وہ سردار یوسف کا ماتحت ہے۔ یہ حویلی بھی اسے سردار یوسف نے ہی دی ہوئی ہے۔ میں سڑک کی دوسری طرف واقع باغ میں چوکیدار ہوں۔ اس عمارت کے سامنے وہاں میں نے دیکھا کہ اچانک پولیس کی گاڑیاں آئیں اور انہوں نے اس عمارت کو گھیر لیا اور پھر وہاں فائرنگ شروع ہو گئی۔ اس لئے میں سائیکل پر سردار یوسف کو اطلاع دینے جا رہا تھا"۔۔۔۔ عزیز نے کہا۔

"کہاں ہے سردار یوسف کا اڈہ۔ کیا وہ یہیں قریب رہتا ہے"۔ عمران نے کہا۔

"نہیں۔ وہ تو شہر میں رہتا ہے۔ یہاں اس کا خفیہ اڈہ ہے"۔ عزیز نے کہا۔

"تو چلو دکھاؤ اڈہ۔ ہم نے بھی سردار یوسف سے ہی بات کرنی ہے اور اس کی تلاش میں ہیں۔ ہم پاکیشیا سے آئے ہیں"۔ عمران نے کہا تو عزیز پاکیشیا کا نام سن کر بے اختیار چونک پڑا۔

"اوہ۔ اوہ۔ تم پاکیشیائی ہو۔ اوہ۔ اوہ۔ سردار یوسف تو پاکیشیائیوں کی بڑی تعریفیں کرتا ہے۔ وہ ایک بار اسرائیلی فوج کے پنجے میں پھنس گیا تھا۔ اسے ایک پاکیشیائی نے ہی چھڑوایا تھا۔ اس پاکیشیائی کا نام عمران تھا اور سردار یوسف اس عمران کی بڑی تعریف کرتا ہے۔ کیا تم جانتے ہو اس عمران کو"۔۔۔۔ عزیز نے کہا تو عمران مسکرا دیا۔

"میرا نام علی عمران ہے"۔۔۔۔ عمران نے کہا تو عزیز اس طرح اچھلا جیسے اس کے پیروں میں اچانک طاقتور الیکٹرک کرنٹ کی ننگی تار چمٹ گئی ہو۔ اس کی آنکھیں حیرت سے پھیل کر کانوں سے جا لگی تھیں۔

"عمران صاحب۔ درختوں کے جھنڈ سے پولیس کے سپاہی نکل رہے ہیں"۔۔۔۔ اچانک ایک طرف سے کیپٹن شکیل نے آتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ اوہ جلدی کرو عزیز ہمارے پیچھے پولیس آ رہی ہے"۔ عمران نے کہا۔

Scanned & PDF Copy By RFI

"آیئے آیئے جناب۔ ادھر آیئے بائیں ہاتھ پر"۔۔۔۔ عزیز نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا اور تیزی سے درختوں کے اندر سے گزر کر کھیتوں کے درمیان پگڈنڈی پر دوڑنے لگا۔

"اس کا سائیکل بھی لے آؤ"۔ عمران نے کہا تو تنویر نے ایک ہاتھ میں سائیکل اٹھا لیا اور وہ سب عزیز کے پیچھے دوڑتے ہوئے آگے بڑھتے چلے گئے۔ کافی آگے جانے کے بعد عزیز تیزی سے درختوں کے ایک چھوٹے سے جھنڈ میں داخل ہوا اور پھر کسی بندر کی سی تیزی سے ایک درخت پر چڑھتا چلا گیا اور چند لمحوں بعد ہلکی سی چرر کی آواز سنائی دی اور ایک چوڑے تنے والے درخت میں ایک دروازہ نمودار ہو گیا۔ چند لمحوں بعد عزیز درخت سے نیچے اتر آیا۔

"آیئے جناب"۔۔۔۔ عزیز نے تنویر کے ہاتھ سے اپنی سائیکل لیتے ہوئے کہا اور تھوڑی دیر بعد وہ ایک زیر زمین بڑے سے تہہ خانے میں پہنچ گئے۔ جہاں اسلحہ بھی موجود تھا اور کھانے پینے کا سامان بھی۔ یہ کافی بڑا اڈہ تھا۔ اس میں چھوٹے چھوٹے کمرے تھے۔ عمران ایسے اڈے پہلے بھی دیکھ چکا تھا۔ اس لئے اسے اس پر کوئی حیرت نہ ہوئی تھی۔ اس اڈے کی تعمیر میں خاص تکنیک استعمال کی جاتی تھی کہ یہاں ہر وقت تازہ ہوا آتی جاتی رہتی تھی اور بظاہر اس ہوا کی آمد کا کوئی راستہ نظر نہ آتا تھا۔ عزیز ایک چھوٹے سے کمرے میں داخل ہوا۔ اس نے ایک الماری کھولی اور اس میں سے ایک فکسڈ فریکونسی کا ٹرانسمیٹر نکالا اور اسے کمرے کے درمیان پڑی میز پر رکھ کر اس نے اس کا بٹن آن کر دیا۔

"ہیلو۔ ہیلو۔ اے اے کالنگ فرام ایس ایس۔ اوور"۔ عزیز نے ٹرانسمیٹر کا بٹن دباتے ہی کہا۔

"یس وائی ون اٹنڈنگ یو۔ اوور"۔۔۔۔ چند لمحوں بعد ایک بھاری سی آواز سنائی دی اور عمران یہ آواز سنتے ہی بے اختیار مسکرا دیا۔ وہ سردار یوسف کو پہچان گیا تھا۔ سردار یوسف کا تعلق فلسطین کے مشہور زمانہ گروپ سے تھا جو پہلے تو شاکر سرات کے ساتھ منسلک تھا لیکن جب شاکر سرات نے اسرائیل سے صلح کر لی تو وہ اس سے علیحدہ ہو گیا اس گروپ کا کوڈ نام ریڈ ایگل تھا اور اسرائیلیوں پر اس گروپ کی بے پناہ دہشت تھی کیونکہ اس گروپ کی گوریلا کارروائیوں نے اسرائیل کو سب سے زیادہ نقصان پہنچایا تھا۔ ریڈ ایگل کا سربراہ شاکر سرات ٹائپ کا لیڈر ابو صالح تھا۔ شاکر سرات نے تو اسرائیل سے امن کا معاہدہ کر لیا تھا لیکن ابو صالح اور اس کے ساتھیوں نے اس کی مخالفت کی تھی اس لئے ریڈ ایگل ابھی تک اسرائیل کے خلاف برسر پیکار تھا اور ریڈ ایگل کے بھی اسی طرح پورے اسرائیل میں اڈے تھے اور چھوٹے گروپ تھے جس طرح شاکر سرات کی تنظیم کے تھے۔ عمران دل ہی دل میں اللہ تعالیٰ کی اس غیر متوقع مدد پر شکر ادا کرنے لگا کیونکہ ابو صالح کی یہ تنظیم اس کے ذہن میں تو تھی لیکن اس کا اس سے براہ راست رابطہ نہ تھا جبکہ اب اتفاق سے اس تنظیم سے اس کا رابطہ ہو گیا تھا۔

Scanned & PDF Copy By RFI

"سردار۔ گلبرٹ کی عمارت کو پولیس نے گھیر لیا ہے اور وہاں فائرنگ بھی ہو رہی ہے اور بموں کے دھماکے بھی۔ اور سردار۔ جب میں آپ کو اطلاع دینے کے لئے ایس ایس میں آرہا تھا تو مجھے سڑک سے اترتے ہیں ایک گروپ نے پکڑ لیا۔ سردار۔ اس گروپ میں ایشیائی بھی ہیں اور یورپ کی ایک عورت بھی ہے اور سردار۔ ایک ایشیائی بتا رہا ہے کہ وہ علی عمران ہے۔ وہی علی عمران جس کا آپ ذکر کرتے رہتے ہیں سردار۔ اوور"۔۔۔۔ عزیز نے عمران کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ کہاں ہیں وہ۔ کہاں ہیں وہ۔ اوور"۔۔۔۔ سردار یوسف نے یکلخت چیختے ہوئے کہا۔

"اسلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاۃ' سردار یوسف۔ میں علی عمران بول رہا ہوں۔ اب آپ کی بائیں ٹانگ کا کیا حال ہے۔ وہی ٹانگ جو اسرائیلی فوجیوں نے چار جگہ سے توڑ دی تھی۔ اوور"۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ عمران صاحب۔ آپ اور یہاں اسرائیل میں۔ اوہ۔ اوہ۔ یہ تو میری انتہائی خوش قسمتی ہے کہ اتنے طویل عرصے بعد آپ سے اس طرح اچانک ملاقات ہو رہی ہے۔ آپ وہیں رہیں میں خود آ رہا ہوں وہاں۔ اوور"۔۔۔۔ سردار یوسف نے انتہائی بے چین لہجے میں کہا۔

"یہ گلبرٹ کی عمارت میں فائرنگ اور بم دھماکے شاید ہماری وجہ

سے ہی ہو رہے ہیں۔ ہم وہاں قید تھے۔ ہم وہیں سے نکل کر آرہے تھے کہ تمہارا آدمی عزیز ہم سے ٹکرا گیا۔ اس لئے یہاں آتے ہوئے ذرا محتاط رہنا۔ اوور"۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"آپ فکر نہ کریں عمران صاحب۔ میں محتاط رہوں گا۔ آپ میرا انتظار کریں۔ باقی باتیں زبانی ہوں گی۔ اوور اینڈ آل"۔۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے خود ہی ہاتھ بڑھا کر ٹرانسیٹر آف کر دیا۔

"باس خود آرہے ہیں۔ میں باہر جا رہا ہوں۔ آپ یہاں رہیں"۔ عزیز نے کہا۔

"کیا تمہارا باہر جانا ضروری ہے"۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"ہاں۔ سردار تو درخت پر چڑھ کر اڈے کا راستہ نہیں کھول سکتے۔ یہ کام تو مجھے ہی کرنا ہو گا"۔۔۔۔ عزیز نے کہا۔

"لیکن باہر وہ لوگ پھیلے ہوئے ہوں گے"۔ عمران نے کہا۔

"ان کی آپ فکر نہ کریں۔ یہاں کے سب لوگ مجھے اچھی طرح جانتے ہیں۔ مجھ پر کسی نے شک نہیں کرنا"۔۔۔۔ عزیز نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"لیکن سرادر یوسف تو ظاہر ہے کار پر ہی آئے گا۔ وہ تو مشکوک ہو سکتا ہے"۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"سردار تو اس باغ میں آئیں گے۔ میں انہیں وہاں سے لے آؤں گا۔ وہ اکثر یہاں آتے رہتے ہیں۔ یہ سارا علاقہ انہی کی ملکیت ہے۔

Scanned & PDF Copy By RFI

آپ بے فکر رہیں جناب"۔۔۔۔ عزیز نے کہا تو عمران نے سر ہلا دیا اور عزیز تیزی سے بیرونی راستے کی طرف بڑھ گیا۔

"یہ سردار یوسف قابل اعتماد آدمی بھی ہے یا نہیں۔ پہلے بھی اس سردار عتبہ کی وجہ سے ہم اس ڈومیری کے ہاتھ لگ گئے تھے"۔ جولیا نے کہا۔

"یہ ریڈ ایگل کا آدمی ہے اور ریڈ ایگل فلسطین کی بہت بڑی اور منظم تنظیم ہے۔ بالکل شاکر سرات کی تنظیم کی طرح۔ پورے اسرائیل میں اس کے اڈے اور گروپ پھیلے ہوئے ہیں۔ ریڈ ایگل کا سربراہ ابو صالح ہے جو شاکر سرات کی طرح فلسطین کا بہت بڑا لیڈر ہے۔ شاکر سرات نے تو اسرائیل سے صلح کر لی لیکن ابو صالح نے اسرائیل سے معاہدہ کرنے سے انکار کر دیا ہے۔ سردار یوسف ایک بار ایک مشن کے دوران اسرائیلی فوجیوں کے ہاتھ لگ گیا تھا۔ اس وقت ابو صالح اور شاکر سرات دونوں اکٹھے تھے اور اتفاق سے میں اس وقت ریڈ ایگل کے ایک ایسے اڈے میں تھا جہاں سے اسرائیلی فوجی چھاؤنی قریب تھی۔ چنانچہ جیسے ہی اطلاع ملی میں بھی اس اڈے سے اس گروپ کے ساتھ سردار یوسف کو چھڑانے کے لئے چلا گیا اور پھر سردار یوسف کو چھڑا لیا گیا لیکن اسرائیلیوں نے اس کی بائیں ٹانگ کو چار جگہوں سے توڑ دیا تھا۔ اس عزیز نے جب سردار یوسف کا ذکر کیا تو یہ آدمی میرے ذہن میں نہ آ رہا تھا کیونکہ اس واقعے کو کافی طویل عرصہ گزر چکا ہے لیکن جب ٹرانسمیٹر پر میں نے اس کی آواز سنی تو میں

اسے پہچان گیا اور اس کے ساتھ ہی مجھے یہ سارا واقعہ بھی یاد آ گیا۔ اس لئے میں نے اس سے بات کرتے ہوئے اس واقعہ کا حوالہ خاص طور پر دیا تھا تاکہ وہ مجھے آسانی سے پہچان لے"۔ عمران نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"یہ تو ہماری خوش قسمتی ہے عمران صاحب کہ ریڈ ایگل سے ہمارا اس طرح رابطہ ہو گیا ہے ورنہ تو اس مشن میں ہمارے لئے بے پناہ مشکلات پیدا ہو سکتی تھیں"۔۔۔۔ صفدر نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ پھر تقریباً ایک گھنٹے بعد باہر سے آواز سنائی دی اور وہ سب چوکنا ہو گئے۔ چند لمحوں بعد ایک ادھیڑ عمر آدمی لنگڑاتا ہوا اندر داخل ہوا۔ اس کے جسم پر خاصا قیمتی لباس تھا۔ اس کے ہاتھ میں سونے کی مٹھ والی سٹک موجود تھی جس کے سہارے پر وہ چل رہا تھا اور عمران اسے دیکھتے ہیں پہچان گیا کہ یہ وہی سردار یوسف ہے۔ سردار یوسف کے پیچھے عزیز تھا۔

"اوہ۔ اوہ۔ عمران صاحب۔ اوہ۔ اوہ۔ آپ یہاں۔ میں تو سوچ بھی نہ سکتا تھا کہ اس طرح کبھی آپ سے ملاقات بھی ہو جائے گی۔ یہ تو میری زندگی کا سب سے خوش قسمت دن ہے"۔۔۔۔ سردار یوسف نے اندر داخل ہوتے ہیں انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا اور پھر ہاتھ میں پکڑی ہوئی سٹک کو پھینک کر وہ انتہائی پرجوش انداز میں دونوں بازو کھولے عمران کی طرف بڑھا اور پھر اس نے عمران کو اس طرح دونوں بازوؤں میں بھینچ لیا جیسے صدیوں سے بچھڑا ہوا آدمی اپنے کسی دوست

Scanned & PDF Copy By RFI

کے اچانک مل جانے پر اسے پوری طاقت سے بھینچ لیتا ہے۔

"ارے ارے۔ اسرائیلی فوجیوں نے تمہارے فولادی بازو نہیں توڑے تھے سردار یوسف۔ میری پسلیاں تو بہت ہی نازک ہیں"۔ عمران نے کہا تو سردار یوسف نے ہنستے ہوئے اسے چھوڑ دیا۔ اسی لمحے عزیز نے اس کے ہاتھ میں سٹک دے دی۔

"یہ آپ کے ساتھ ساتھ ہماری بھی خوش قسمتی ہے سردار یوسف کہ اس طرح آپ سے ملاقات ہو گئی۔ کیونکہ اب شاکر سرات صاحب کی تنظیموں اور آدمیوں پر پہلے کی طرح ہم اعتماد نہیں کر سکتے تھے اور ہمارے پاس ریڈ ایگل کے ساتھ رابطہ کرنے کا کوئی ذریعہ نہ تھا"۔۔۔۔ عمران نے کہا اور سردار یوسف نے بے اختیار اثبات میں سر ہلا دیا۔

"آپ سے اس طرح ملاقات واقعی حیرت انگیز اتفاق ہے لیکن آپ یہاں اطلس میں کیسے پہنچ گئے۔ یہ تو انتہائی دور دراز اور غیر اہم سا قصبہ ہے"۔۔۔۔ سردار یوسف نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"اسرائیل' پاکیشیا کے خلاف ایک خوفناک منصوبے پر عمل کر رہا ہے۔ وہ ایک ایسا طیارہ بنا رہا ہے جس سے وہ براہ راست بغیر کسی رکاوٹ کے پاکیشیا کے ایٹمی مراکز پر حملہ کر کے انہیں تباہ کرنا چاہتا ہے اس طیارے کا کوڈ نام انہوں نے لانگ برڈ رکھا ہوا ہے۔ ابو حماس کو اس کے بارے میں اطلاع ملی تو انہوں نے ایک آدمی میرے پاس اطلاع دے کر بھیجا۔ لیکن شاید اسرائیلی حکام نے اب شاکر سرات کے

تمام گروپس میں اپنے مخبر داخل کر دیئے ہیں۔ اس لئے انہیں بھی اطلاع مل گئی اور ابو حماس شاید اس سلسلے میں شہید کر دیئے گئے۔ بہرحال مجھ تک اطلاع پہنچ گئی اور اس کے ساتھ ہی اسرائیلی حکام بھی چوکنا ہو گئے اور پورے اسرائیل کو انہوں نے سیل کر دیا۔ چنانچہ میں نے اس بار شام کے راستے سے اسرائیل میں داخل ہونے کا پلان بنایا۔ میرا خیال تھا کہ میرے تل ابیب پہنچنے تک جی پی فائیو یا ایسی ہی کسی اور ایجنسی کو ہماری آمد کا علم نہ ہو سکے گا لیکن نجانے انہیں کس طرح علم ہو گیا اور جب ہم یہاں اطلس پہنچے تو ہمارے استقبال کے لئے یہاں لوگ موجود تھے اور ہمارے لئے سب سے بڑا مسئلہ پناہ گاہ تھا۔ یہاں پہنچتے ہیں ہمارا ٹکراؤ زرعی فارم میں موجود ایک آدمی عباس سے ہوا۔ عباس نے بتایا کہ وہ یہاں کے سردار عتبہ کا ملازم ہے۔ وہ ہمیں سردار عتبہ کے ڈیرے پر لے آیا۔ سردار عتبہ نے بھی ہمیں پوری امداد کا یقین دلایا لیکن پھر اچانک ہم پر حملہ ہوا اور ہمیں بیہوش کر کے اس گلبرٹ والی عمارت میں پہنچا دیا گیا جس کا ذکر تم سے تمہارے آدمی عزیز نے کیا ہے۔ یہاں کارمن سے ہائر کیا ہوا ایک گروپ ہم سے ٹکرایا جس کی لیڈر ایک نوجوان لڑکی ڈومیری ہے۔ ابھی ہم اس سے اور اس کے ساتھیوں سے نمٹ ہی رہے تھے کہ اچانک عمارت کو پولیس نے گھیر لیا اور پھر فائرنگ اور بم دھماکے شروع ہو گئے۔ ڈومیری کے ایک آدمی کی مدد سے ہم ایک خفیہ سرنگ کے ذریعے وہاں سے نکلے اور سڑک کی طرف بڑھے کہ عزیز سائیکل پر آتا

Scanned & PDF Copy By RFI

دکھائی دیا اس کا انداز بڑا وحشت آمیز تھا اور چونکہ یہ مقامی آدمی تھا اس لئے میں نے اسے گھیر لیا اور اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ ہم یہاں پہنچ گئے اور تم سے بھی رابطہ ہو گیا"۔۔۔۔ عمران نے پوری تفصیل سردار یوسف کو بتاتے ہوئے کہا۔

"سردار عتبہ' شاکر سرات صاحب کی تنظیم کا مقامی انچارج ہے۔ وہ آدمی تو قابل اعتماد ہے پھر نجانے کیوں وہاں حملہ ہو گیا۔ بہرحال آپ اطمینان رکھیں۔ اب آپ کو یہاں سے نکالنا اور بحفاظت تل ابیب پہنچانا میری ذمہ داری ہے لیکن مجھے سردار ابو صالح سے بات کرنی ہو گی"۔ سردار یوسف نے کہا اور پھر عزیز سے مخاطب ہو گیا۔

"عزیز۔ سپیشل ٹرانسمیٹر لے آؤ"۔۔۔۔ سردار یوسف نے عزیز سے کہا۔

"کال کیچ نہ ہو جائے"۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"نہیں جناب۔ یہ سپیشل ٹرانسمیٹر ہے اور صرف سردار ابو صالح سے بات چیت کے لئے ہی مخصوص ہے۔ اس کی کال کسی صورت میں بھی کیچ نہیں ہو سکتی۔ آپ بے فکر رہیں"۔۔۔۔ سردار یوسف نے کہا۔ تھوڑی دیر بعد عزیز ایک عجیب ساخت کا ٹرانسمیٹر اٹھائے کمرے میں داخل ہوا اور اس نے یہ ٹرانسمیٹر سردار یوسف کے سامنے موجود میز پر رکھ دیا۔

"مہمانوں کے لئے کھانے پینے کا بندوبست کرو عزیز۔ فی الحال ان کا شہر جانا مناسب نہیں ہے"۔ سردار یوسف نے عزیز سے کہا۔

"ٹھیک ہے سردار"۔۔۔۔ عزیز نے کہا۔

"نہیں۔ اس کی ضرورت نہیں ہے۔ تمہارا بار بار باہر جانا ٹھیک نہیں ہے"۔۔۔۔ عمران نے ہاتھ اٹھا کر روکتے ہوئے کہا۔

"مجھے باہر جانے کی ضرورت نہیں ہے جناب۔ یہاں ہر قسم کا سامان موجود ہے"۔۔۔۔ عزیز نے کہا اور تیزی سے واپس مڑ گیا۔

"ہیلو ہیلو۔ نمبر سکسٹی ون کالنگ اوور"۔۔۔۔ سردار یوسف نے ٹرانسمیٹر کا بٹن آن کرتے ہوئے کہا۔ اس نے اس پر فریکونسی ایڈجسٹ نہ کی تھی۔ اس لئے عمران سمجھ گیا کہ یہ مخصوص ساخت کا فکسڈ فریکونسی کا ٹرانسمیٹر ہے۔ اس لئے وہ بھی مطمئن ہو گیا تھا کہ اس ٹرانسمیٹر کی کال کیچ نہ ہو سکے گی۔

"یس۔ نمبر تھری ون اٹنڈنگ یو۔ اوور"۔۔۔۔ چند لمحوں بعد ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

"سپیشل کال فار نمبر ون۔ اوور"۔۔۔۔ سردار یوسف نے کہا۔

"سپیشل کال کی وجہ بیان کرو۔ اوور"۔۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"پاکیشیائی پرنس آف ڈھمپ کے بارے میں اطلاع دینی ہے نمبر ون کو۔ اوور"۔۔۔۔ سردار یوسف نے کہا۔

"پرنس آف ڈھمپ کے بارے میں۔ اوہ۔ اوہ۔ اچھا انتظار کرو۔ اوور"۔ دوسری طرف سے چونکتے ہوئے اور حیرت بھرے لہجے میں کہا گیا تو سردار یوسف عمران کی طرف دیکھ کر مسکرا دیا۔

Scanned & PDF Copy By RFI

"ہیلو۔ نمبرون اٹنڈنگ یو سکسٹی ون۔ تم نے کیا کہا ہے کہ پاکیشیائی پرنس آف ڈھمپ کے بارے میں اطلاع دینی ہے۔ کیا اطلاع دینی ہے۔ اوور"—— چند لمحوں بعد ایک حیرت بھری لیکن گونجتی ہوئی آواز سنائی دی اور عمران اس آواز کو پہچان گیا کہ یہی ابو صالح ہے۔ وہ دوبار پہلے بھی ابو صالح سے مل چکا تھا۔

"پرنس آف ڈھمپ یہاں میرے اڈے میں اپنے ساتھیوں سمیت موجود ہیں۔ اوور"—— سردار یوسف نے کہا۔

"تمہارے پاس تمہارے اڈے میں موجود ہیں اطلس میں۔ کیا واقعی۔ اوور"—— ابو صالح نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"ہیلو ابو صالح۔ میں علی عمران بول رہا ہوں۔ اوور"۔ سردار یوسف کے اشارے پر عمران نے خود بات کرتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ آپ۔ آپ یہاں اطلس میں۔ لیکن آپ کی آمد کی تو ہمیں کوئی اطلاع نہیں ملی۔ پھر کیسے آپ اطلس پہنچ گئے۔ اوور"—— ابو صالح نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اگر آپ کو اطلاع نہیں ملی تو حکم دیں میں واپس چلا جاتا ہوں اور پھر وہاں سے باقاعدہ پورے اسرائیل میں منادی کرانے کے بعد آؤں گا۔ اوور"—— عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ جناب۔ میرا یہ مطلب نہیں تھا۔ آپ کی آمد تو ہمارے لئے باعث فخر ہے۔ آپ جیسی شخصیت سے ہمارا بات کرنا بھی ہمارے لئے باعث اعزاز ہے۔ میرا مطلب تھا کہ پہلے آپ لوگ جب

بھی اسرائیل آتے تھے تو آپ مخصوص انداز میں اطلاع ہمیں کر دیتے تھے تاکہ ہم اپنے اڈوں اور اپنے گروپس میں آپ کی آمد کی اطلاع بھجوا سکیں لیکن اس بار ایسی کوئی اطلاع آپ نے نہیں بھجوائی۔ اوور"—— ابو صالح نے قدرے شرمندہ سے لہجے میں وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

"پہلے آپ اور شاکر سرات صاحب دونوں اکٹھے مل کر اسرائیل کے خلاف کام کرتے تھے اور شاکر سرات صاحب کے ہیڈ کوارٹر سے میرا رابطہ ہوتا تھا لیکن اب شاکر سرات صاحب کی پوزیشن تبدیل ہو چکی ہے اور آپ سے میرا براہ راست رابطہ ہی نہ تھا اس لئے اطلاع کہاں بھجواتا اور دوسری بات یہ کہ اس بار میرا مشن صرف پاکیشیا سے متعلق ہے اس لئے بھی میں نے مناسب نہ سمجھا کہ آپ صاحبان کو تکلیف دوں۔ یہ تو اتفاق سے سردار یوسف صاحب سے رابطہ ہو گیا اور سردار یوسف صاحب سے چونکہ پہلے سے ملاقات تھی۔ اس لئے انہوں نے مجھے پہچان لیا اور میں نے انہیں۔ اوور"—— عمران نے وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

"ایسی باتیں نہ کیا کریں جناب۔ ہم پاکیشیا کو فلسطین کا سب سے بڑا محسن سمجھتے ہیں اور فلسطین کی طرح پاکیشیا کو اپنا ہی ملک سمجھتے ہیں۔ ہم پاکیشیا کی خاطر اپنی جانیں تک دینا اپنے لئے اعزاز سمجھتے ہیں۔ جہاں تک شاکر سرات صاحب کا تعلق ہے آپ کی بات واقعی درست ہے۔ اسرائیل سے ان کے معاہدے کی وجہ سے ان کی تنظیم کی صورت

حال خاصی حد تک بگڑ چکی ہے۔ بہرحال انہیں چھوڑیں۔ ہم ہر وقت آپ کی خدمت کے لئے حاضر ہیں۔ سردار یوسف کو مجھ سے خصوصی رابطہ کے بارے میں تفصیل کا علم ہے۔ سردار یوسف آپ کو یہ تفصیل بتا دیں گے۔ اس کے علاوہ میں ابھی تمام گروپس کو بھی آپ کے متعلق الرٹ کر دیتا ہوں۔ ریڈ ایگل آپ کی خدمت کے لئے ہر لمحے اور ہر وقت تیار رہے گا۔ اوور"۔۔۔۔ ابو صالح نے کہا۔

"بیحد شکریہ سردار ابو صالح۔ میں ذاتی طور پر بھی اور پاکیشیا حکومت اور پاکیشیائی عوام بھی آپ کے ممنون رہیں گے۔ اوور"۔ عمران نے کہا۔

"یہ ہمارا فرض ہے جناب۔ سردار یوسف صاحب عمران صاحب کی مکمل اور بھرپور مدد آپ کا فرض ہے۔ اسے میری طرف سے حکم سمجھیں اور ان کی ہر خدمت بجا لائیں۔ اوور اینڈ آل"۔ ابو صالح نے کہا اور اس کے ساتھ رابطہ ختم ہو گیا اور سردار یوسف نے ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

"اب پورے اسرائیل میں ریڈ ایگل آپ کی خدمت کے لئے تیار رہیں گے جناب"۔۔۔۔ سردار یوسف نے کہا۔ اسی لمحے عزیز نے کھانا لا کر سب کے سامنے رکھنا شروع کر دیا۔

"بے حد شکریہ۔ اب آپ کے ذمہ دو کام ہیں۔ ایک تو یہ کہ آپ ہمیں معلوم کر کے بتائیں کہ یہاں اطلس میں اس ڈومیری کے علاوہ اور کون سا گروپ ہمارے خلاف کام کر رہا ہے۔ پولیس وغیرہ کس کے تحت کام کر رہی ہے اور دوسرا کام یہ کہ ہم نے فوری طور پر تل ابیب پہنچنا ہے اور وہاں ہمیں محفوظ پناہ گاہ چاہئے"۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"یہاں کی صورت حال تو ابھی معلوم ہو جاتی ہے"۔۔۔۔ سردار یوسف نے کہا اور پھر اپنے کوٹ کی جیب سے اس نے ایک ریموٹ کنٹرول نما آلہ نکالا اور اس پر موجود ایک بٹن پریس کر دیا۔

"سردار یوسف بول رہا ہوں"۔۔۔۔ سردار یوسف نے سرد لہجے میں کہا۔ اس کا انداز ایسے تھا جیسے وہ فون پر بات کر رہا ہو۔

"ہاشم بول رہا ہوں سردار"۔۔۔۔ چند لمحوں بعد اس ریموٹ کنٹرول نما آلے میں سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"کیا رپورٹ ہے ہاشم"۔۔۔۔ سردار یوسف نے پوچھا۔

"سردار۔ بڑی حیرت انگیز رپورٹ ہے۔ شام کی سرحد پر موجود چیک پوسٹ پر حملہ ہوا۔ چیک پوسٹ کو تباہ کر دیا گیا۔ ایئر فورس کے اڈے سے دو گن شپ ہیلی کاپٹر چیک پوسٹ پر اس حملے کی چیکنگ کے بارے میں بھیجے گئے تو پتہ چلا کہ ایک ہیلی کاپٹر کی مشینری وہیں اڈے پر ہی جلا دی گئی جب کہ دوسرے ہیلی کاپٹر پر حملہ آوروں نے قبضہ کر لیا ہے۔ ایئر فورس کے کمانڈر نے جنگی طیاروں کا اسکواڈرن گن شپ ہیلی کاپٹر پر قبضے کے لئے بھجوایا لیکن وہ گن شپ ہیلی کاپٹر اطلس کے قریب اتر گیا۔ اس میں ایکریمی کمانڈوز سوار تھے جن میں ایک عورت اور چار مرد تھے پھر یہ کمانڈوز سردار عتبہ کے ڈیرے پر پہنچے لیکن اس

Scanned & PDF Copy By RFI

دوران تل ابیب سے ایک کارمن گروپ جس کی سربراہ ایک عورت ڈومیری ہے اطلس پہنچ چکا تھا۔ اس گروپ نے یہاں گلبرٹ کو ہائر کر لیا۔ گلبرٹ کے آدمیوں نے گن شپ ہیلی کاپٹر لے آنے والوں کو ٹریس کر لیا۔ یہ لوگ سردار عتبہ کے ڈیرے پر موجود تھے۔ ڈومیری کے کہنے پر گلبرٹ کے آدمیوں اور اس ڈومیری کے آدمیوں سے مل کر سردار عتبہ کے ڈیرے پر ریڈ کیا اور وہاں سردار عتبہ اور اس کے ملازموں کو ہلاک کر دیا گیا اور ان لوگوں کو بیہوش کر دیا گیا۔ پھر ڈومیری کے کہنے پر گلبرٹ ان بیہوش افراد کو سردار عتبہ کے ڈیرے سے اٹھوا کر اپنے ہیڈ کوارٹر آرم سٹرانگ ہاؤس لے گیا۔ ادھر اچانک اطلس میں جی پی فائیو کا سربراہ کرنل ڈیوڈ اپنے آدمیوں سمیت پہنچ گیا اور پولیس چیف لائن سے مل کر انہوں نے پورے اطلس میں ان آنے والوں کو تلاش کرنا شروع کر دیا اور پھر انہیں کسی طرح اطلاع مل گئی کہ آنے والے آرم سٹرانگ ہاؤس میں موجود ہیں۔ چنانچہ جی پی فائیو اور لائن کے سرکاری آدمیوں نے مل کر آرم سٹرانگ ہاؤس پر دھاوا بول دیا۔ وہاں گلبرٹ اور ڈومیری کے آدمیوں نے ان کا راستہ روک لیا تھا۔ جی پی فائیو اور لائن کے آدمیوں کی تعداد زیادہ تھی اور وہ لوگ سنبھلے ہوئے تھے۔ اس لئے انہوں نے گلبرٹ کے آدمیوں کا خاتمہ کر دیا اور آرم سٹرانگ ہاؤس پر قبضہ کر لیا۔ وہاں تہہ خانے میں سے ڈومیری بیہوشی کے عالم میں ملی جبکہ گلبرٹ اور ڈومیری کے سارے آدمی ہلاک ہو چکے تھے اور سردار عتبہ کے ڈیرے سے اغوا ہو کر وہاں لے جائے

جانے والے سارے کے سارے لوگ غائب ہو گئے۔ کرنل ڈیوڈ نے اس ڈومیری کو گرفتار کر لیا اور اب سارے اطلس میں ان لوگوں کو تلاش کیا جا رہا ہے۔ پورے اطلس کی ناکہ بندی کی جا چکی ہے اور اطلس میں گھر گھر تلاشی لی جا رہی ہے۔ لیکن اب تک ان لوگوں کا کوئی سراغ نہیں مل سکا"۔ ہاشم نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"سنو ہاشم۔ میں اس وقت ایس ایس سے بول رہا ہوں۔ اس گن شپ ہیلی کاپٹر میں ہمارے پاکیشیائی دوست علی عمران اور اس کے ساتھی تھے جو اتفاق سے عزیز سے ٹکرا گئے اور اس طرح عزیز انہیں ایس ایس میں لے آیا اور مجھے اطلاع دی۔ میں نے سردار ابو صالح سے بات کر لی ہے۔ سردار ابو صالح نے عمران اور اس کے ساتھیوں کی مدد کا جنرل اعلان کر دیا ہے۔ عمران اور اس کے ساتھیوں نے فوری طور پر تل ابیب پہنچنا ہے۔ تم ایسا کرو کہ تل ابیب کے ٹی ایس ون کو اطلاع دے دو اور عمران اور اس کے ساتھی جن کی تعداد پانچ ہے ان کے فوری طور پر تل ابیب پہنچنے کا فوری پروگرام، منصوبہ بنا کر مجھے اطلاع دو۔ میں ایس ایس میں موجود ہوں لیکن یہ سن لو کہ عمران اور اس کے ساتھیوں کے پاس وقت نہیں ہے"۔ سردار یوسف نے کہا۔

"اوہ۔ یس باس۔ میں ابھی آپ کو کال کروں گا"۔۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی سردار یوسف نے رابطہ ختم کر کے وہ آلہ جیب میں ڈال لیا۔

"مجھے خوشی ہے کہ اب ریڈ ایگل سی ایچ میگا فون استعمال کرنے

Scanned & PDF Copy By RFI

لگ گئے ہیں"۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"سردار ابو صالح کا حکم ہے کہ ریڈ ایگل کو انتہائی جدید ترین ایجادات سے بھرپور فائدہ اٹھانا چاہئے"۔۔۔۔ سردار یوسف نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"یہ ہاشم کیا بہتر منصوبہ تیار کرے گا جبکہ کرنل ڈیوڈ بھی یہاں موجود ہے"۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"ہاشم ان معاملات میں بے حد تیز ہے۔ آپ بے فکر رہیں۔ آپ نے دیکھا نہیں کہ کس طرح اس نے سو فیصد درست رپورٹ دے دی ہے حالانکہ اسے معلوم نہیں تھا کہ آپ یہاں موجود ہیں"۔ سردار یوسف نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"آپ یہاں اطلس میں کیا کر رہے ہیں جبکہ آپ تو مستقل طور پر تل ابیب میں ہی رہتے تھے"۔۔۔۔ عمران نے کہا تو سردار یوسف بے اختیار ہنس پڑا۔

"ٹانگ کی وجہ سے میں اب فعال نہیں رہ سکتا۔ اس لئے میں نے یہ علاقہ سنبھال لیا ہے۔ یہاں فوجی چھاؤنی بھی ہے اور ایئر فورس کا اڈہ بھی۔ اس لئے یہاں بھی خاصا کام ہوتا ہے"۔۔۔۔ سردار یوسف نے پراسرار سے لہجے میں کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔ پھر تقریباً ایک گھنٹے کے بعد سردار یوسف کی جیب میں موجود میگا فون نے سیٹی بجانا شروع کر دی تو سردار یوسف نے جلدی سے اسے باہر نکالا اور اس کا بٹن آن کر دیا۔

"ہاشم بول رہا ہوں"۔ آلے میں سے ہاشم کی آواز سنائی دی۔

"ہاں۔ سردار یوسف بول رہا ہوں"۔ سردار یوسف نے کہا۔

"باس۔ پلان تیار ہو چکا ہے۔ ایک ہیلی کاپٹر ہائر کر لیا گیا ہے۔ اس پر جی پی فائیو کے سرکاری ہیلی کاپٹرز والا رنگ کر دیا گیا ہے اور مخصوص نشانات بھی لگا دیئے گئے ہیں۔ اس ہیلی کاپٹر کے ذریعے بغیر کسی رکاوٹ کے عمران صاحب اپنے ساتھیوں سمیت تل ابیب پہنچ جائیں گے"۔ ہاشم نے کہا تو عمران کے چہرے پر بے اختیار تحسین کے تاثرات نمودار ہو گئے۔

"یہ مجھے دیں۔ میں خود بات کرتا ہوں"۔۔۔۔ عمران نے سردار یوسف سے کہا۔

"ہاشم۔ عمران صاحب سے بات کرو"۔۔۔۔ سردار یوسف نے کہا اور آلہ عمران کی طرف بڑھا دیا۔

"ہیلو ہاشم۔ تمہارے اس منصوبے نے مجھے واقعی حیران کر دیا ہے۔ مجھے خوشی ہے کہ سردار یوسف کے پاس تم جیسے ذہین آدمی موجود ہیں"۔ عمران نے تحسین آمیز لہجے میں کہا۔

"جناب۔ آپ کے یہ الفاظ تو میرے لئے زندگی کا سب سے بڑا اعزاز ہیں جناب"۔۔۔۔ دوسری طرف سے ہاشم کی انتہائی مسرت بھری آواز سنائی دی۔

"اب یہ بتا دو کہ کرنل ڈیوڈ اور اس کے ساتھیوں کے ہیلی کاپٹر کہاں موجود ہیں اور ان کا یہاں رہنے کا کیا پروگرام ہے"۔ عمران نے

Scanned & PDF Copy By RFI

کہا۔

"میں نے معلوم کر لیا ہے۔ یہ دو بڑے ہیلی کاپٹروں میں آئے ہیں اور ان کا حتمی پروگرام یہی ہے کہ یہ آپ کو تلاش کئے بغیر یہاں سے واپس نہیں جائیں گے۔ لائن کے ساتھ مل کر ان کا اسسٹنٹ میجر براؤن پورے اطلس کی ناکہ بندی کئے ہوئے ہیں اور گھر گھر تلاشی لی جا رہی ہے"۔۔۔۔ ہاشم نے جواب دیا۔

"لیکن ہمارے ہیلی کاپٹر کو اچانک فضا میں دیکھ کر وہ لوگ چونک نہ پڑیں گے جبکہ وہ خود بھی یہیں ہوں گے اور ان کے ہیلی کاپٹر بھی۔ ایسی صورت میں وہ ہمیں تل ابیب کیسے پہنچنے دیں گے"۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"یہ پہلو میرے ذہن میں تھا عمران صاحب۔ اسی لئے یہ ہیلی کاپٹر جس پر آپ نے جانا ہے۔ پہلے اطلس سے ایک سو کلو میٹر دور ایک چھوٹے سے قصبے ارکانی کی ایک ورکشاپ میں پہنچا دیا گیا ہے اور اسے وہیں تیار کیا جا رہا ہے۔ آپ کو ایس ایس اڈے سے بند باڈی کے ایک ٹرک میں ایسے راستے سے باہر نکالا جائے گا جس کا علم لائن کو بھی نہیں اور آپ ارکانی قصبے سے اس ہیلی کاپٹر میں سوار ہو کر تل ابیب جائیں گے۔ اس لئے انہیں اس کا علم تک نہ ہو سکے گا اور آپ تل ابیب پہنچ جائیں گے۔ جی پی فائیو کا ہیلی کاپٹر اس لئے میں نے تیار کیا ہے کہ راستے میں آنے والے چیکنگ مراکز اسے چیک کرنے کی جرات تو ایک طرف ایسا سوچ بھی نہیں سکتے۔ ورنہ عام ہیلی کاپٹروں کو

تو تل ابیب پہنچنے تک ایک سو سپاٹس پر چیک کیا جاتا ہے"۔ ہاشم نے جواب دیا۔

"ویری گڈ۔ تم واقعی ذہین آدمی ہو۔ لیکن تل ابیب میں یہ ہیلی کاپٹر کہاں اترے گا"۔۔۔۔ عمران نے پوچھا۔

"میں نے تل ابیب میں ریڈ ایگل کے سب سے بڑے مرکز کے انچارج سردار ناصر کو اطلاع دے دی ہے۔ وہ ویسے بھی سردار ابو صالح کے نائب ہیں اور سردار ابو صالح نے انہیں آپ کے متعلق ہدایات دے دی ہیں۔ آپ کا ہیلی کاپٹر براہ راست ان کے مخصوص اڈے میں اترے گا پھر اس کے بعد آپ کی مزید رہنمائی سردار ناصر کریں گے"۔۔۔۔ ہاشم نے جواب دیا۔

"ڈومیری کے بارے میں تازہ کیا رپورٹ ہے"۔۔۔۔ عمران نے پوچھا۔

"ڈومیری کو کرنل ڈیوڈ نے آرم سٹرانگ ہاؤس سے بیہوشی کے عالم میں گرفتار کر لیا ہے۔ اس کا نمبر ٹو کراسٹن اور سارا گروپ مارا جا چکا ہے۔ ڈومیری کو وہاں سے پولس سٹیٹ آفس لایا گیا اور اسے یہاں ایک تہہ خانے میں قید کر دیا گیا۔ لیکن ابھی چند لمحے پہلے اطلاع ملی ہے کہ ڈومیری اس تہہ خانے کے دو نگرانوں کو ہلاک کر کے وہاں سے فرار ہونے میں کامیاب ہو گئی ہے۔ اب آپ کے ساتھ ساتھ کرنل ڈیوڈ کے ساتھی ڈومیری کو بھی تلاش کر رہے ہیں"۔۔۔۔ ہاشم نے جواب دیا۔

Scanned & PDF Copy By RFI

"اوکے۔ پھر تم اس بند باڈی کے ٹرک کا فوری بندوبست کرو۔ میں جلد از جلد یہاں سے نکلنا چاہتا ہوں"۔۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے جناب"۔۔۔۔۔ دوسری طرف سے جواب دیا گیا اور عمران نے میگا فون آف کر کے اسے سردار یوسف کی طرف بڑھا دیا۔ اس کے چہرے پر اب گہرے اطمینان کے تاثرات نمایاں تھے کیونکہ ہاشم نے واقعی انتہائی ذہانت آمیز منصوبہ بندی کی تھی اور اسے یقین تھا کہ وہ اس منصوبے کے تحت بغیر کسی رکاوٹ کے تل ابیب پہنچ جانے میں کامیاب ہو جائے گا۔

ختم شد

عمران سیریز میں ایک انتہائی شاندار اور یادگار ایڈونچر

لانگ برڈ کمپلیکس حصہ دوم

مصنف ۔۔۔۔۔ مظہر کلیم ایم۔اے

- کیا عمران اپنے ساتھیوں سمیت تل ابیب پہنچنے میں کامیاب ہو گیا۔
- ڈومیری کا کرنل ڈیوڈ کی حراست میں جانے کے بعد کیا حشر ہوا۔۔۔؟ کیا ڈومیری جی۔پی۔ فائیو کے ہاتھوں ماری گئی یا۔۔۔؟
- کرنل ڈیوڈ جو عمران اور اس کے ساتھیوں کو ہر قیمت پر پہنچنے سے روکنا چاہتا تھا۔۔۔۔ کیا کرنل ڈیوڈ اپنے مشن میں کامیاب رہا۔ یا۔؟
- عمران اور اس کے ساتھیوں کی لانگ برڈ کمپلیکس کے خلاف انتہائی بے خوف۔ جرأت مندانہ اور جان لیوا جدوجہد ۔۔۔۔ ایک ایسی بے مثال جدوجہد جس کا ہر لمحہ موت کے بھیانک روپ میں ڈھلتا چلا گیا۔ بے پناہ مسلسل اور انتہائی تیز رفتار ایکشن۔ لمحہ بہ لمحہ بدلتے ہوئے حالات۔ اعصاب کو منجمد کر دینے والا سسپنس۔

شائع ہو گیا ہے

یوسف برادرز۔ پاک گیٹ ملتان

Scanned & PDF Copy by RFI

Scanned & PDF Copy by RFI

طور پر بھی لکھی جا سکتی تھیں۔ بہرحال آپ کے خط، تنقید اور مشوروں کا بیحد شکریہ۔ آپ نے جو خط لکھا ہے سر آنکھوں پر لیکن مسئلہ یہ ہے کہ آپ پاکیشیا سیکرٹ سروس اور عمران سب کو ملک و قوم کی سلامتی کے خلاف ہونے والی انتہائی خوفناک سازشوں سے نبرد آزما ہوتا دیکھنے کی بجائے عام قتل اور چوری کی وارداتوں کی تفتیش کرتا دیکھنا چاہتے ہیں۔ آپ انہیں ذمہ دار، ذہین اور اپنی جانیں ہتھیلی پر رکھ کر کام کرتا دیکھنے کی بجائے کھلنڈرے اور شوخ نوجوان کا ایک گروپ دیکھنا چاہتے ہیں جو احمقانہ حرکتیں کرتے رہیں، کھیلتے رہیں، ہنستے رہیں، ہنساتے رہیں، لڑکیوں سے رومانس کرتے رہیں اور بس۔ لیکن آپ خود سوچیں اگر معاملات یہیں تک ہی محدود ہو جائیں تو پھر ملک و قوم کی سلامتی اور تحفظ کی ذمہ داری کے فرائض کون ادا کرے گا۔ البتہ یہ ہو سکتا ہے کہ جب عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس فارغ ہوں تو وہ کسی چھوٹی سی واردات پر کام کرتے ہوئے سب کچھ کریں جو آپ چاہتے ہیں لیکن پھر آپ کو یہ گلہ نہیں ہونا چاہئے کہ اس ناول میں بس مزاح اور کھلنڈرا پن ہی ہے اور کچھ بھی نہیں۔ امید ہے آپ آئندہ بھی خط لکھتے رہیں گے۔ لیکن مختصر۔

اب اجازت دیجئے

والسلام

آپ کا مخلص

مظہر کلیم ایم۔اے

کرنل ڈیوڈ کی حالت اس وقت زخمی سانپ جیسی ہو رہی تھی اس کا بس نہ چل رہا تھا کہ وہ خود ہی اپنے دانتوں سے اپنی گردن ادھیڑ ڈالے کیونکہ آرم سٹرانگ ہاؤس میں ریڈ کرنے کے بعد اسے وہاں سے سوائے بے ہوش ڈومیری اور اس کے ساتھیوں اور اس بدمعاش گلبرٹ اور اس کے ساتھیوں کی لاشوں کے علاوہ اور کچھ نہ ملا تھا عمران اور اس کے ساتھی غائب ہو چکے تھے اور تب سے اب تک لائٹن اور اس کی پولیس اور میجر براؤن اور اس کا ایکشن گروپ پورے اطلس میں عمران اور اس کے ساتھیوں کو تلاش کر رہے تھے لیکن وہ اس طرح غائب ہو گئے تھے جیسے گدھے کے سر سے سینگ۔ اور اس کے ساتھ ساتھ وہ ڈومیری بھی لائٹن کے پولیس آفس سے فرار ہو جانے میں کامیاب ہو گئی تھی اور اب اس کا بھی کہیں پتہ نہ چل رہا تھا کرنل ڈیوڈ کو اب غصہ اس بات پر آ رہا تھا کہ اس نامراد ڈومیری نے

Scanned & PDF Copy by RFI

عمران اور اس کے ساتھیوں کو اگر پکڑ لیا تھا تو انہیں گولیاں کیوں نہیں ماریں۔ اس ڈومیری نے اسے بتایا تھا کہ وہ عمران سے پوچھ گچھ کر رہی تھی اور عمران اور اس کے ساتھی راڈز والی کرسیوں میں جکڑے ہوئے تھے کہ اچانک کھٹاک کھٹاک کی آوازوں کے ساتھ ہی ان کے جسموں کے گرد موجود راڈز خود بخود غائب ہو گئے اور انہوں نے اس پر اور اس کے ساتھیوں پر حملہ کر دیا اس کے بعد اسے ہوش نہ رہا کرنل ڈیوڈ نے ڈومیری کو اس لئے قید میں رکھنے کا حکم دیا تھا کہ وہ اسے عمران اور اس کے ساتھیوں کی لاشوں کے ساتھ اسرائیل کے صدر کے سامنے پیش کرنا چاہتا تھا تاکہ صدر کو معلوم ہو سکے کہ کرنل ڈیوڈ کے مقابلے میں یہ کارمن لڑکی کوئی حیثیت نہیں رکھتی لیکن اب نہ ہی عمران اور اس کے ساتھیوں کا پتہ چل رہا تھا اور نہ ہی اس ڈومیری کا۔ یہی وجہ تھی کہ کرنل ڈیوڈ کا پارہ چڑھا ہوا تھا۔ چند لمحوں بعد دروازہ کھلا اور میجر براؤن اندر داخل ہوا۔

"تمہارا گدھے کی طرح لٹکا ہوا چہرہ بتا رہا ہے کہ تم ناکام رہے ہو"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے اسے دیکھتے ہی چیخ کر کہا۔

"یس باس۔ فی الحال تو ان میں سے کسی کا بھی پتہ نہیں چل سکا لیکن ہم نے مکمل طور پر اطلس کی ناکہ بندی کر رکھی ہے ایک چڑیا بھی چیکنگ کے بغیر اطلس سے باہر نہیں جا سکتی اور پورے اطلس کی تلاشی لی جا رہی ہے اس لئے جناب۔ وہ لوگ چاہے زمین میں ہی کیوں نہ چھپ جائیں انہیں بہرحال ہمارے سامنے آنا ہی ہو گا"۔ میجر براؤن

نے خوشامدانہ لہجے میں کہا۔

"یہ چھوٹا سا قصبہ ہے اور یہ لوگ یہاں اجنبی ہیں اس کے باوجود وہ ہاتھ نہیں آ رہے۔ یہ لائن آخر کیا کر رہا ہے یہ کیسا پولیس چیف ہے جسے یہ بھی معلوم نہیں کہ یہ لوگ کہاں کہاں پناہ حاصل کر سکتے ہیں۔ میری اس سے بات کراؤ"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے چیختے ہوئے کہا تو میجر براؤن نے جلدی سے میز پر رکھے ہوئے فون کا رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"یس۔ پولیس ہیڈ آفس"۔۔۔۔ رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے ایک آواز سنائی دی۔

"میجر براؤن بول رہا ہوں جی پی فائیو کا میجر براؤن۔ پولیس چیف لائن سے بات کراؤ۔ جلدی"۔۔۔۔ میجر براؤن نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس سر۔ ہولڈ آن کریں"۔۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو۔ لائن بول رہا ہوں جناب"۔۔۔۔ چند لمحوں بعد ایک دوسری آواز سنائی دی لیکن لہجہ مودبانہ تھا۔

"کرنل ڈیوڈ سے بات کرو لائن"۔۔۔۔ میجر براؤن نے کہا اور رسیور کرنل ڈیوڈ کی طرف بڑھا دیا۔

"ہیلو۔ تم کیسے احمق پولیس چیف ہو کہ ابھی تک عمران اور اس کے ساتھیوں کا سراغ نہیں لگا سکے"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے رسیور لے کر پھاڑ کھانے والے لہجے میں کہا۔

"سر پورے اطلس کی تلاشی لی جا رہی ہے گھر گھر تلاشی لی جا رہی

Scanned & PDF Copy by RFI

ہے۔ پورے اطلس کی ناکہ بندی کر دی گئی ہے جناب"۔ لائن نے انتہائی مودبانہ لہجے میں کہا۔

"یو نانسنس۔ اس طرح تو ایک ہفتہ لگ جائے گا تم یہ بتاؤ کہ یہاں فلسطینیوں کے ایسے کون ۔ ۔ لوگ ہیں یا گروہ ہیں جہاں یہ لوگ پناہ لے سکتے ہیں پہلے ان کے متعلق بتاؤ"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے چیختے ہوئے کہا۔

"جناب یہاں کی آبادی کا تین چوتھائی تو فلسطینی ہی ہیں۔ یہاں فلسطینیوں کے دو بڑے سردار ہیں ایک تو سردار عتبہ تھے جن کے ڈیرے سے ڈومیری نے عمران اور اس کے ساتھیوں کو اغوا کیا تھا سردار عتبہ کی لاش مل چکی ہے اس کے علاوہ وہ دوسرے سردار یوسف ہیں ان کے گھر کی تلاشی لی جا چکی ہے اور ڈیرے کی بھی۔ آرم سٹرانگ ہاؤس انہی کی ملکیتی عمارت ہے جسے گلبرٹ نے کرایہ پر لے رکھا تھا ان کے چار زرعی فارمز اور ایک بڑا باغ ہے ان سب کی بھی تفصیلی تلاشی لی جا چکی ہے اس کے علاوہ چھوٹے چھوٹے بے شمار سردار ہیں سب کی تلاشی لی جا رہی ہے"۔ لائن نے جواب دیا۔

"یہ آرم سٹرانگ ہاؤس سردار یوسف کی ملکیت تھا اس کا مطلب ہے کہ ارد گرد کا علاقہ بھی اس سردار یوسف کی ہی ملکیت ہو گا"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے چونکتے ہوئے پوچھا۔

"یس سر۔ سردار یوسف یہاں کا بہت بڑا سردار ہے"۔ لائن نے جواب دیا۔

"کہاں ہے یہ سردار یوسف"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے پوچھا۔

"وہ تو جناب تل ابیب گیا ہوا ہے کل رات سے گیا ہوا ہے"۔۔۔۔ لائن نے جواب دیا۔

"اس کا کوئی مینجر۔ کوئی آدمی"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے پوچھا۔

"یس سر۔ اس کا چیف مینجر ہاشم کاشانی یہاں موجود ہے۔ اسی نے بتایا ہے سر کہ سردار یوسف رات سے تل ابیب گئے ہوئے ہیں"۔ لائن نے جواب دیا۔

"کیا تم نے تصدیق کر لی ہے"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے پوچھا۔

"ہاشم کاشانی یہاں کا بڑا آدمی ہے جناب۔ اسے جھوٹ بولنے کی کیا ضرورت ہے جناب"۔۔۔۔ لائن نے جواب دیا۔

"اوہ۔ یو نانسنس۔ بغیر تصدیق کئے تم ہاتھ پیر چھوڑ کر بیٹھ گئے۔ تم ایسا کرو کہ فوراً اس ہاشم کاشانی کے ساتھ یہاں میرے پاس پہنچو۔ میں اس سے خود بات کرتا ہوں فوراً پہنچو"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس سر"۔۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا اور کرنل ڈیوڈ نے رسیور کریڈل پر پٹخ دیا۔

"یہ سردار یوسف مجھے مشکوک لگ رہا ہے۔ یہ آرم سٹرانگ ہاؤس اس کی ملکیت ہے اور عمران اور اس کے ساتھی یہیں سے غائب ہوئے ہیں اور ارد گرد کا سارا علاقہ بھی اس کی ملکیت ہے یقیناً یہ لوگ کسی فلسطینی گروپ سے متعلق ہوں گے"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے

Scanned & PDF Copy by RFI

رسیور رکھ کر بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

"یس سر۔ آپ کا اندازہ درست ہے سر"۔۔۔۔ میجر براؤن نے خوشامدانہ لہجے میں کہا۔

"میرا اندازہ تو درست ہے لیکن تم نے اب تک کیا بھاڑ جھونکا ہے۔ بولو۔ کیا کیا ہے تم نے۔ کیا تم نے تصدیق کی ہے اس سردار یوسف کے بارے میں۔ بولو"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ الٹا اسی پر چڑھ دوڑا۔

"مجھے تو لائن نے بتایا ہی نہیں جناب۔ ورنہ میں ضرور تصدیق کرتا"۔ میجر براؤن نے کہا۔

"تو پھر جاؤ اور اپنے گروپ کو لے جاؤ۔ اس آرم سٹرانگ ہاؤس کے گرد یوسف کا جتنا بھی علاقہ ہے وہاں موجود اس کے آدمیوں سے معلومات حاصل کرو۔ ان کے حلقوں میں انگلیاں ڈال کر اصل بات اگلواؤ۔ جاؤ"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

"یس سر"۔۔۔۔ میجر براؤن نے کہا اور تیزی سے واپس مڑا۔ لیکن ابھی وہ دروازے کے قریب پہنچا ہی تھا کہ کرنل ڈیوڈ نے اسے آواز دے کر روک دیا۔

"سنو۔ ایسے جا کر ایک ایک آدمی کو پکڑ کر مارنا پیٹنا نہ شروع کر دینا۔ ورنہ یہاں کے فلسطینی عوام ہمارے خلاف اٹھ کھڑے ہوں گے وہاں کے کسی ذمہ دار آدمی کو پکڑو اور اس سے معلومات حاصل کرو اور مجھے فوراً رپورٹ دو۔ فوراً۔ سمجھ گئے ہو"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

"یس سر"۔۔۔۔ میجر براؤن نے کہا اور تیزی سے باہر نکل گیا۔

"نانسنس کام کرتے نہیں اور کہتے ہیں کہ بس گھر بیٹھے بیٹھے سارا کیس حل ہو جائے۔ کام چور۔ احمق"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے بڑبڑاتے ہوئے کہا پھر تقریباً آدھے گھنٹے بعد دروازے پر دستک ہوئی تو کرنل ڈیوڈ بے اختیار چونک پڑا۔

"یس کم ان"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے تحکمانہ لہجے میں کہا تو دروازہ کھلا اور بھاری جسم کا پولیس چیف لائن اندر داخل ہوا۔ اس کے جسم پر پولیس چیف کی یونیفارم بھی موجود تھی اس کے پیچھے ایک ادھیڑ عمر عرب تھا جو فراخ پیشانی اور چمکدار آنکھوں کی وجہ سے خاصا ذہین نظر آرہا تھا۔ دونوں نے اندر داخل ہو کر بڑے مودبانہ لہجے میں کرسی پر بیٹھے ہوئے کرنل ڈیوڈ کو سلام کیا۔

"جناب۔ یہ سردار یوسف کے چیف مینیجر جناب ہاشم کاشانی ہیں"۔ لائن نے ادھیڑ عمر عرب کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

"جناب میں تو آپ کا خادم ہوں جناب۔ جیسے ہی پولیس چیف نے مجھے بتایا کہ آپ نے مجھے طلب فرمایا ہے تو میں اپنی خوش قسمتی پر حیران رہ گیا کہ جناب نے مجھ جیسے آدمی کو شرف ملاقات بخشا ہے۔ حکم جناب۔ ہم تو آپ کے خادم ہیں جناب"۔۔۔۔ ہاشم کاشانی نے انتہائی خوشامدانہ لہجے میں کہا۔

"سردار یوسف کہاں ہے"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے اس بار قدرے نرم لہجے میں کہا۔

"وہ تو جناب کل رات تل ابیب گئے ہیں"۔۔۔۔ ہاشم نے جواب

Scanned & PDF Copy by RFI

دیا۔

"جبکہ مجھے اطلاع ملی ہے کہ وہ یہاں موجود ہے۔ بولو۔ جواب دو۔ کیوں تم نے جھوٹ بولا ہے"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے آگے بڑھ کر انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"میری یہ جرات کہاں جناب کہ میں آپ کے سامنے جھوٹ بول سکوں۔ وہ تل ابیب میں ہی ہیں۔ اگر آپ حکم دیں تو میں فون پر ان سے آپ کی بات کرا دوں"۔۔۔۔ ہاشم نے انتہائی اطمینان بھرے لہجے میں کہا۔

"تل ابیب میں کہاں ہو گا"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے ہونٹ چباتے ہوئے پوچھا۔

"سیکرٹری آف سٹیٹ جناب ہاشمین صاحب نے تمام سرداروں کی میٹنگ کال کی ہے اس وقت وہ میٹنگ میں ہوں گے جناب"۔ ہاشم نے جواب دیا۔

"ہونہہ۔ ٹھیک ہے جاؤ۔ لیکن سوچ لو۔ اگر وہاں سے کوئی کلیو مل گیا تو پھر تمہاری ایک ایک ہڈی توڑ دی جائے گی۔ جاؤ"۔ کرنل ڈیوڈ نے کہا تو ہاشم نے بڑے مودبانہ انداز میں سلام کیا اور واپس مڑ گیا۔

"تم بھی جاؤ"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے لائن سے کہا اور پھر خود ڈھیلے سے انداز میں کرسی پر بیٹھ گیا۔

"نجانے یہ کم بخت کوئی جادو جانتے ہیں یا کوئی منتر پڑھتے ہیں کہ اس طرح غائب ہو جاتے ہیں"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے بڑبڑاتے ہوئے

کہا اور پھر تقریباً دس منٹ بعد میز پر رکھے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے تیز لہجے میں کہا۔

"میجر براؤن بول رہا ہوں باس۔ میں نے عمران اور اس کے ساتھیوں کا سراغ لگا لیا ہے جناب وہ یہاں آرم سٹرانگ ہاؤس کے قریب ایک خفیہ اڈے میں موجود ہیں جناب۔ میں ہیری کو بھیج رہا ہوں جناب۔ آپ فوراً اس کے ساتھ یہاں آ جائیں تاکہ ان کے خلاف بھرپور آپریشن کیا جا سکے"۔۔۔۔ میجر براؤن کی انتہائی پرجوش آواز سنائی دی۔

"کیسے۔ کیسے معلوم ہوا۔ کہاں ہیں وہ۔ کہاں ہیں"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا۔

"جناب۔ یہ ایک زیر زمین خفیہ اڈے میں ہیں جناب۔ سردار یوسف کے اڈے پر۔ آپ آ جائیں جناب"۔۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ٹھیک ہے۔ میں آ رہا ہوں۔ پوری طرح ہوشیار رہنا۔ اس بار انہیں کسی صورت بھی نہیں بچنا چاہئے"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے انتہائی پرجوش لہجے میں کہا اور رسیور رکھ کر وہ تیزی سے دروازے کی طرف لپکا تھوڑی دیر بعد وہ میجر براؤن کے اسسٹنٹ ہیری کے ساتھ جیپ میں بیٹھا تیزی سے اطلس کے نواحی علاقے کی طرف بڑھا چلا جا رہا تھا۔

Scanned & PDF Copy by RFI

"کیسے معلوم ہوا کہ عمران اور اس کے ساتھی اس اڈے میں ہیں"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے ہیری سے مخاطب ہو کر کہا۔

"جناب۔ میجر صاحب نے وہاں ایک آدمی کو مشکوک سمجھ کر پکڑا اور پھر تھوڑے سے تشدد کے بعد اس نے بتایا کہ اس نے سرداد یوسف کو اڈے کی طرف جاتے خود دیکھا ہے اس پر جب مزید تشدد ہوا تو اس نے بتایا کہ کھیتوں کے درمیان ایک خفیہ اڈہ موجود ہے"۔ ہیری نے جواب دیا۔

"کیا اس آدمی نے عمران اور اس کے ساتھیوں کو بھی اس اڈے میں جاتے دیکھا ہے"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے پوچھا۔

"نہیں جناب۔ اس نے سردار یوسف کو جاتے دیکھا ہے جبکہ سردار یوسف کا مینجر ہاشم کہہ رہا ہے کہ وہ کل رات سے تل ابیب گئے ہوئے ہیں۔ اس سے میجر براؤن صاحب سمجھ گئے ہیں کہ عمران اور اس کے ساتھی اس اڈے میں ہی ہوں گے اور چھپے ہوئے ہوں گے۔ اس لئے سردار یوسف وہاں گیا ہے"۔۔۔۔ ہیری نے جواب دیا۔

"میں اس ہاشم کی ہڈیاں چبا جاؤں گا۔ اس نے کتنی ڈھٹائی سے میرے سامنے جھوٹ بولا ہے یہ مقامی لوگ ہوتے ہی ڈھیٹ ہیں"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے غصیلے لہجے میں بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر تقریباً نصف گھنٹے کے مسلسل سفر کے بعد جیپ کھیتوں کے درمیان جا کر رک گئی وہاں میجر براؤن کے ساتھ ساتھ اس کے گروپ کے چھ آدمی اور چار پولیس کے مسلح سپاہی نظر آرہے تھے۔ لائٹن بھی وہاں موجود

تھا۔

"کہاں ہے وہ اڈہ۔ کہاں ہے"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے جیپ سے اترتے ہی تیزی سے آگے بڑھتے ہوئے کہا۔

"یہ آدمی بتا رہا ہے کہ اس درختوں کے جھنڈ میں ہے لیکن وہاں تو کچھ بھی نہیں ہے میں نے ساری تلاشی لی ہے"۔۔۔۔ میجر براؤن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ یہ جیپ کے ٹائروں کے نشانات بھی یہاں آکر رکے ہیں اور ادھر گئے ہیں۔ یہ اڈہ واقعی یہیں ہے۔ یہ آدمی درست کہہ رہا ہے یہاں میزائل فائر کرو اور یہ سارا علاقہ تباہ کر دو"۔ کرنل ڈیوڈ نے چیختے ہوئے کہا۔

"یس سر"۔۔۔۔ میجر براؤن کہ کہا اور پھر اس نے اپنے آدمیوں کو ہدایات دینا شروع کر دیں اور کرنل ڈیوڈ لائٹن کے ساتھ کافی فاصلے پر جا کر کھڑے ہو گئے۔ پھر میجر براؤن کے حکم پر اس درختوں کے جھنڈ اور اس کے ارد گرد کے علاقے پر میزائلوں کی بارش کر دی گئی۔ انتہائی خوفناک دھماکوں سے پورا ماحول گونج اٹھا۔ میزائلوں نے درختوں کے جھنڈ کے پرخچے اڑا دیئے۔ چند لمحوں بعد زمین میں گڑھے پڑ گے اور ان گڑھوں میں سے سامان جھلکنے لگا تو کرنل ڈیوڈ بے اختیار اچھل پڑا۔

"رک جاؤ۔ رک جاؤ۔ یہ واقعی اڈہ ہے"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے چیختے ہوئے کہا اور میجر براؤن نے میزائلوں کی فائرنگ رکوا دی اور پھر

وہ سب اس بڑے گڑھے کے گرد اکٹھے ہو گئے جس کے اندر عام سامان کے ٹکڑے نظر آ رہے تھے۔

"اسے کھودو۔ اندر لازماً عمران اور اس کے ساتھیوں کی لاشیں موجود ہوں گی"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے کہا تو میجر براؤن کے حکم پر سپاہی اور اس کے گروپ کے آدمی دور کھڑی جیپوں کی طرف بڑھ گئے جن میں بیلچے موجود تھے اور پھر تھوڑی دیر بعد پورے اڈے کو کھول لیا گیا لیکن اڈے سے صرف ایک آدمی کی لاش ملی جو ملبے میں دب کر ہلاک ہو گیا تھا اس کے علاوہ اور کوئی لاش نہ تھی۔

"یہ کون ہے۔ بتاؤ"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے اس آدمی سے مخاطب ہو کر کہا جس نے اس اڈے کے متعلق بتایا تھا۔

"یہ عزیز کی لاش ہے جناب۔ یہ سردار یوسف کے باغ کا چوکیدار ہے جناب"۔۔۔۔ اس آدمی نے جواب دیا۔

"لیکن تم تو کہہ رہے تھے کہ اس اڈے میں سردار یوسف اور پاکیشیائی بھی ہیں لیکن یہاں تو کوئی نہیں۔ کہاں ہیں وہ۔ بولو۔ جواب دو"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے غصے کی شدت سے پیر پٹختے ہوئے کہا۔

"جناب میں نے تو انہیں اڈے کی طرف جاتے ہوئے دیکھا تھا جناب۔ اس کے بعد کا تو مجھے علم نہیں ہے جناب"۔۔۔۔ اس آدمی نے سہمے ہوئے لہجے میں کہا۔

"یو نانسنس سچ بولو۔ سچ بتاؤ کہاں ہیں وہ لوگ۔ بولو"۔ کرنل ڈیوڈ نے غصے سے چیختے ہوئے کہا۔

"میں سچ بتا رہا ہوں جناب۔ مجھے جھوٹ بولنے کی کیا ضرورت ہے"۔ اس آدمی نے بھی جھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"تمہاری یہ جرات کہ اس طرح جواب دو مجھے۔ کرنل ڈیوڈ کو حقیر کیڑے"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے غصے کی شدت سے چیختے ہوئے کہا اور دوسرے لمحے اس نے سروس ریوالور نکالا اور پے در پے دھماکوں کے ساتھ ہی اس آدمی کا سینہ گولیوں سے چھلنی کر دیا اور وہ آدمی صرف ایک بار ہی چیخ سکا پھر اسے چیخنے کی مہلت ہی نہ ملی اور نیچے گر کر صرف ایک بار تڑپ کر ہی ہلاک ہو گیا۔

"ہونہہ۔ حقیر کیڑا۔ مجھ سے بکواس کر رہا تھا نانسنس۔ اب تم بولو میجر براؤن۔ کہاں ہیں عمران اور اس کے ساتھی۔ یہاں تو صرف ایک چوہے کی لاش ملی ہے بولو کہاں ہیں وہ"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ اب میجر براؤن پر الٹ پڑا۔

"جناب۔ ٹائروں کے نشانات بتا رہے ہیں کہ ہمارے یہاں پہنچنے سے پہلے ہی وہ لوگ نکل گئے ہیں"۔۔۔۔ میجر براؤن نے شاید اپنی جان چھڑانے کے لئے کہا لیکن کرنل ڈیوڈ اس کی بات سن کر بے اختیار اچھل پڑا۔

"اوہ۔ اوہ۔ تم واقعی ٹھیک کہہ رہے ہو۔ یہ جیپ کے ٹائروں کے نشانات واقعی بتا رہے ہیں لیکن کہاں گئے۔ پولیس چیف تم نے تو اطلس کی ناکہ بندی کر رکھی تھی۔ بولو کہاں ہیں یہ لوگ"۔ کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

Scanned & PDF Copy by RFI

"جناب میں معلوم کرتا ہوں جناب" —— پولیس چیف نے کہا۔

"یہ نشانات جناب ٹرانسٹ جیپ کے ہیں اور یہ خصوصی بند باڈی کی جیپ سردار یوسف کی ملکیت ہے" —— ایک سپاہی نے ڈرتے ڈرتے کہا تو میجر براؤن، پولیس چیف لائن اور کرنل ڈیوڈ تینوں ہی اس کی بات سن کر بے اختیار اچھل پڑے۔

"اوہ، جیپ۔ کون سی۔ کیا نام لیا ہے تم نے" —— کرنل ڈیوڈ نے چیخ کر پوچھا۔

"جناب۔ یہ بڑے بڑے ٹائروں کے نشانات ہیں اور یہ صرف بند باڈی کی، لیکن لمبا جیپ کے ہی ہیں جناب جو سردار یوسف کی ملکیت ہے۔ میری کمائی ورکشاپ بھی ہے جناب۔ یہ جیپ وہیں مرمت ہوتی ہے اور میں بھی ڈیوٹی کے بعد اس ورکشاپ میں کام کرتا ہوں اس لئے مجھے معلوم ہے جناب" —— سپاہی نے جواب دیا۔

"اوہ۔ کیا نمبر ہے اس کا۔ کیا رنگ ہے اور کون سا ماڈل ہے اس کا" —— کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

"جناب۔ نمبر تو میں نے کبھی دیکھا نہیں۔ البتہ سیاہ رنگ کی بند باڈی کی جیپ ہے اور پرانا ماڈل ہے جناب" —— سپاہی نے جواب دیا۔

"لائن۔ فوراً چیکنگ کراؤ اور جس قدر جلد ممکن ہو سکے اس جیپ کو ٹریس کراؤ" —— کرنل ڈیوڈ نے پولیس چیف لائن سے کہا۔

"یس سر۔ اب یہ بچ کر نہ جا سکے گی" —— لائن نے کہا اور

تیزی سے اپنی پولیس جیپ کی طرف بڑھ گیا۔

"اور سنو" —— کرنل ڈیوڈ نے اسے روکتے ہوئے کہا۔

"یس سر" —— لائن نے مڑ کر آتے ہوئے کہا۔

"اس ہاشم کو پکڑ کر میرے پاس بھیجو۔ اب میں دیکھوں گا کہ اس کی ہڈیوں میں کتنی طاقت ہے" —— کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

"یس سر" —— لائن نے کہا اور کرنل ڈیوڈ کے اشارے پر وہ تیزی سے واپس جیپ کی طرف بڑھ گیا۔ کرنل ڈیوڈ بھی تھوڑی دیر بعد واپس اپنی اس عمارت میں پہنچ گیا جسے اس نے اپنا ہیڈ کوارٹر بنایا ہوا تھا۔ ابھی وہ دفتر میں پہنچا ہی تھا کہ فون کی گھنٹی بج اٹھی اور کرنل ڈیوڈ نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس" —— کرنل ڈیوڈ نے تیز لہجے میں کہا۔

"کون بول رہا ہے" —— دوسری طرف سے ایک نسوانی آواز سنائی دی تو کرنل ڈیوڈ نے بے اختیار چونک پڑا اس کے ذہن میں فوراً ہی خیال آیا کہ اس نے یہ آواز کہیں سنی ہوئی ہے۔

"کرنل ڈیوڈ چیف آف جی پی فائیو" —— کرنل ڈیوڈ نے تیز لہجے میں کہا۔

"کیا۔ کیا واقعی تم کرنل ڈیوڈ ہو۔ کیا واقعی" —— دوسری طرف سے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا گیا اور اسی لمحے کرنل ڈیوڈ کے ذہن میں جیسے دھماکہ سا ہوا وہ پہچان گیا تھا کہ یہ آواز ڈومیری کی ہے اس ڈومیری کی جو پولیس ہیڈ کوارٹر سے فرار ہو گئی تھی۔

Scanned & PDF Copy by RFI

"تم۔ ڈومیری تم۔ کہاں سے بول رہی ہو کہاں غائب ہو گئی ہو تم میری یہاں موجودگی پر حیران کیوں ہو رہی ہو۔ یہ سب تمہاری وجہ سے ہوا ہے کہ عمران اور اس کے ساتھی نکل جانے میں کامیاب ہو گئے ہیں۔ میں صدر صاحب سے بات کروں گا"—— کرنل ڈیوڈ نے تلخ لہجے میں کہا۔

"اگر تم یہاں موجود ہو تو پھر تمہارے ہیلی کاپٹر میں کون تل ابیب جا رہا ہے۔ اوہ۔ اوہ۔ میں سمجھ گئی تو عمران اور اس کے ساتھی تمہارے ہیلی کاپٹر میں تل ابیب جا رہے ہیں۔ اوہ۔ اوہ۔ میں سمجھ گئی۔ میں سمجھ گئی"—— دوسری طرف سے ڈومیری کی آواز سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔

"یہ۔ یہ کیا پاگل ہو گئی ہے۔ میرے ہیلی کاپٹر میں۔ کیا مطلب۔ میرے ہیلی کاپٹرز تو یہاں موجود ہیں۔ نانسنس۔ احمق عورت"۔ کرنل ڈیوڈ نے رسیور رکھتے ہوئے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور ایک بار پھر اس نے کمرے میں ٹہلنا شروع کر دیا تھوڑی دیر بعد فون کی گھنٹی ایک بار پھر بج اٹھی تو اس نے جھپٹ کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"—— کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

"میجر براؤن بول رہا ہوں جناب۔ وہ جیپ تو پورے اطلس میں کہیں نہیں ملی جناب۔ لیکن ایک اور حیرت انگیز انکشاف ہوا ہے جناب۔ ایئرفورس کے اڈے سے پولیس ہیڈ کوارٹر کال آئی ہے کہ جی پی فائیو کی واپسی کے بعد ان کا گن شپ ہیلی کاپٹر واپس کر دیا جائے۔

میں نے خود یہ کال اٹنڈ کی ہے اور میں نے انہیں بتایا کہ میں میجر براؤن بول رہا ہوں اور کرنل صاحب بھی یہیں موجود ہیں اور جی پی فائیو بھی تو انہوں نے بتایا کہ انہیں اطلاع ملی ہے کہ جی پی فائیو کا ایک ہیلی کاپٹر تل ابیب چلا گیا ہے"—— میجر براؤن نے کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ کس نے اطلاع دی ہے۔ اوہ۔ کہیں یہ کوئی سازش نہ ہو ابھی اس ڈومیری کی بھی کال آئی تھی اس نے بھی یہی کہا ہے کہ ہم تو یہاں موجود ہیں تم پھر ہمارے ہیلی کاپٹر پر کون تل ابیب گیا ہے۔ اوہ۔ ویری سیڈ۔ اڈے کے کمانڈر کا کیا نمبر ہے۔ جلدی بولو۔ میں خود بات کرتا ہوں"—— کرنل ڈیوڈ نے چیختے ہوئے کہا تو دوسری طرف سے میجر براؤن نے نمبر بتائے تو کرنل ڈیوڈ نے کریڈل دبایا اور پھر تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"یس۔ ایئر فورس بیس"—— رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"کرنل ڈیوڈ بول رہا ہوں چیف آف جی پی فائیو۔ کمانڈر سے بات کراؤ"—— کرنل ڈیوڈ نے چیختے ہوئے کہا۔

"یس سر۔ ہولڈ آن کریں"—— دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو۔ کمانڈر پارتھی بول رہا ہوں"—— چند لمحوں بعد ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

"کمانڈر پارتھی تمہارے ایئر فورس بیس سے پولیس ہیڈ کوارٹر کال کی گئی ہے کہ جی پی فائیو واپس چلی گئی ہے اس لئے گن شپ ہیلی کاپٹر

Scanned & PDF Copy by RFI

واپس کر دیا جائے کیا بات ہے۔ کس نے آپ کو اطلاع دی ہے کہ جی پی فائیو واپس چلی گئی ہے"۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے تیز لہجے میں کہا۔

"سر ہمارے چیکنگ آپریٹر نے جی پی فائیو کے ایک ہیلی کاپٹر کو سوکانی قصبے سے اڑ کر تل ابیب کی طرف جاتے ہوئے خود دیکھا ہے جناب اس لئے ہم نے کال کی تھی لیکن جب ہمیں بتایا گیا کہ ابھی جی پی فائیو موجود ہے تو ہم خاموش ہو گئے کہ شاید صرف ہیلی کاپٹر ہی واپس گیا ہو گا"۔۔۔ کمانڈر پارتھی نے جواب دیا۔

"کس وقت گیا ہے یہ ہیلی کاپٹر"۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"ابھی بیس پچیس منٹ پہلے اسے چیک کیا گیا ہے"۔۔۔ کمانڈر پارتھی نے جواب دیا۔

"راستے میں آپ کے کتنے چیکنگ سپاٹس ہیں"۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے پوچھا۔

"ایئر فورس کے چار چیکنگ سپاٹس ہیں لیکن جناب جی پی فائیو کو تو کسی نے بھی چیک نہیں کرنا"۔۔۔ کمانڈر پارتھی نے جواب دیا۔

"سب سے آخری سپاٹ کا فون نمبر بتاؤ۔ جلدی کرو"۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

"سر میں معلوم کر کے بتاتا ہوں"۔۔۔ کمانڈر نے کہا۔

"جلدی کرو معلوم"۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے انتہائی بے چین سے لہجے میں کہا۔

"ہیلو سر۔ کیا آپ لائن پر ہیں"۔۔۔ چند لمحوں بعد کمانڈر کی آواز سنائی دی۔

"یس"۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے کہا تو دوسری طرف سے اسے رابطہ نمبر اور چیکنگ سپاٹ کا فون نمبر بتا دیا گیا۔

"وہاں کا انچارج کون ہے اور کیا وہاں ایسی گنیں موجود ہیں جو ہیلی کاپٹر کو فضا میں ہی ہٹ کر سکیں"۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے پوچھا۔

"یس سر۔ وہاں جنگی طیاروں کو ہٹ کرنے والا میزائل سسٹم بھی موجود ہے وہاں کا انچارج سب کمانڈر ٹرمس ہے"۔۔۔ کمانڈر پارتھی نے کہا۔

"تم فوراً سب کمانڈر کو کال کر کے کہو کہ وہ میری ساری بات پر لفظ بلفظ عمل کرے۔ فوراً کال کرو۔ میں اسے دو منٹ بعد کال کروں گا"۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس سر"۔۔۔ کمانڈر پارتھی نے کہا تو کرنل ڈیوڈ نے ایک جھٹکے سے رسیور رکھ دیا اور پھر کلائی پر بندھی ہوئی گھڑی پر نظریں جما دیں اس کے پورے جسم میں بے چین لہریں دوڑ رہی تھیں۔

"نانسنس۔ یہ گھڑی کی سوئیوں کو کیا ہو گیا ہے یہ تو حرکت ہی نہیں کر رہیں"۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے انتہائی غصیلے لہجے میں بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر جب واقعی دو منٹ گزر گئے تو اس نے جلدی سے رسیور اٹھا لیا اور کمانڈر پارتھی کا بتایا ہوا رابطہ نمبر ڈائل کرنے کے بعد اس نے چیکنگ سپاٹ کا نمبر ڈائل کر دیا۔

Scanned & PDF Copy by RFI

"یس۔ ایئر چیکنگ سپاٹ تھرٹی ون۔ رابطہ قائم ہوتے ہی ایک آواز سنائی دی۔

"سب کمانڈر ٹرمس سے بات کراؤ۔ میں کرنل ڈیوڈ بول رہا ہوں چیف آف جی پی فائیو"—— کرنل ڈیوڈ نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا۔

"یس سر"—— دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو سر۔ میں سب کمانڈر ٹرمس بول رہا ہوں جناب"—— چند لمحوں بعد ایک اور مودبانہ آواز سنائی دی۔

"سب کمانڈر ٹرمس۔ جی پی فائیو کا ایک ہیلی کاپٹر اطلس سے تل ابیب جاتے ہوئے تمہارے سپاٹ پر پہنچا ہے کہ نہیں۔ تم نے اسے چیک کیا ہے کہ نہیں"—— کرنل ڈیوڈ نے تیز لہجے میں پوچھا۔

"ابھی تو چیک نہیں ہوا جناب"—— ٹرمس نے جواب دیا۔

"تو پھر میرا حکم سنو۔ یہ ہیلی کاپٹر جعلی ہے اس پر دشمن ایجنٹ سفر کر رہے ہیں جیسے ہی یہ ہیلی کاپٹر تمہاری رینج میں پہنچے اسے فوراً فضا میں ہی میزائل مار کر تباہ کر دو۔ سن لیا ہے تم نے میرا حکم"—— کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

"لیکن جی پی فائیو کے ہیلی کاپٹر کو ہم کیسے تباہ کر سکتے ہیں سر۔ اس کے لئے تو ایئر مارشل صاحب سے خصوصی احکامات لینے ہوں گے جناب"۔ سب کمانڈر ٹرمس نے الجھے ہوئے لہجے میں کہا۔

"میں چیف آف جی پی فائیو خود کہہ رہا ہوں۔ میں خود کہہ رہا ہوں

انسنس۔ احمق آدمی۔ جب میں کہہ رہا ہوں تو تمہیں کیا اعتراض ہے۔ میں کہہ ہوں کہ یہ نقلی ہیلی کاپٹر ہے اور اس میں دشمن ایجنٹ ہیں اور تم آگے سے بکواس کئے جا رہے ہو"—— کرنل ڈیوڈ نے غصے کی شدت سے پاگل ہوتے ہوئے کہا۔

"یس سر۔ یس سر۔ حکم کی تعمیل ہو گی سر"—— سب کمانڈر ٹرمس نے کرنل ڈیوڈ کے اس طرح چیخنے پر بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"اگر تم نے حکم کی تعمیل میں کوتاہی کی تو تمہارے ساتھ ساتھ تمہارے سارے عملے کو گولیوں سے اڑا دوں گا سمجھے۔ اور سنو۔ وہ پہنچنے ہی والا ہو گا اس لئے اسے ہٹ کرتے ہی مجھے کال کر کے رپورٹ دو میرا فون نمبر نوٹ کر لو"—— کرنل ڈیوڈ نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس سر"—— دوسری طرف سے کہا گیا تو کرنل ڈیوڈ نے اسے وہ نمبر بتا دیا جو فون پر لکھا ہوا تھا۔

"یس سر"—— دوسری طرف سے کہا گیا تو کرنل ڈیوڈ نے رسیور پٹخا اور ایک بار پھر کمرے میں ٹہلنا شروع کر دیا اسی لمحے دروازہ کھلا اور میجر براؤن اندر داخل ہوا۔

"یہ کیسے ہو گیا میجر براؤن۔ یہ کیسے ہو گیا۔ جی پی فائیو کا ہیلی کاپٹر ان لوگوں کے پاس کیسے پہنچ گیا"—— کرنل ڈیوڈ نے میجر براؤن کو دیکھتے ہی چیخ کر کہا۔

"میں تو خود حیران ہوں جناب"—— میجر براؤن نے جواب دیا۔

Scanned & PDF Copy by RFI

"پھر تم حیران ہوتے رہو نانسنس۔ احمق آدمی۔ کس احمق نے تمہیں جی پی فائیو میں بھرتی کیا ہے۔ کیا میرا محکمہ اب احمقوں کے لئے ہی رہ گیا ہے جسے دیکھو وہی احمق منہ اٹھائے جی پی فائیو میں دوڑتا چلا آرہا ہے۔ ہونہہ"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے انتہائی غصے کی حالت میں بڑبڑاتے ہوئے کہا اور ایک بار پھر اس نے ٹہلنا شروع کر دیا پھر اسی طرح ٹہلتے ٹہلتے جب اسے آدھا گھنٹہ گزر گیا تو اس کا پارہ کچھ ڈگری اور اوپر چڑھ گیا۔

"یہ احمق سب کمانڈر۔ اسے کیا ہو گیا ہے ابھی تک اس نے کال کیوں نہیں کی۔ کیا مصیبت ہے۔ کیا پورے اسرائیل میں احمق بھرے ہوئے ہیں"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے ایک بار پھر چیختے ہوئے کہا اور رسیور اٹھا کر اس نے تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"یس ایئر چیکنگ سپاٹ تھرٹی ون"۔۔۔۔ رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے ایک آواز آنے لگی۔

"بند کرو بکواس۔ مجھے معلوم ہے کہ یہ ایئر فورس کا چیکنگ سپاٹ ہے کہاں ہے وہ سب کمانڈر ٹرمس اس سے بات کراؤ۔ میں کرنل ڈیوڈ بول رہا ہوں چیف آف جی پی فائیو"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے دوسری طرف سے بولنے والے کی بات درمیان میں ہی کاٹتے ہوئے چیخ کر کہا۔

"ہیلو سر۔ میں سب کمانڈر ٹرمس بول رہا ہوں سر"۔ چند لمحوں کی خاموشی کے بعد سب کمانڈر ٹرمس کی آواز سنائی دی۔

"کیا ہوا۔ تم نے میرے حکم کی تعمیل کر دی یا نہیں۔ تم نے کال کر کے رپورٹ بھی نہیں دی۔ کیا ہوا"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے تیز لہجے میں کہا۔

"وہ جناب آپ نے یہ تو بتایا ہی نہیں تھا کہ آپ کہاں سے بول رہے ہیں اور پھر آپ تو خود ہیلی کاپٹر میں سوار تھے اور آپ نے کہا کہ ہیلی کاپٹر اوکے ہے"۔۔۔۔ سب کمانڈر نے کہا تو کرنل ڈیوڈ اس طرح ساکت ہو گیا جیسے جادو کی چھڑی سے اسے پتھر کا بنا دیا گیا ہو۔

"ہیلو ہیلو جناب"۔۔۔۔ چند لمحوں کی خاموشی کے بعد سب کمانڈر ٹرمس نے کہا تو کرنل ڈیوڈ بے اختیار اچھل پڑا۔

"کیا کہہ رہے ہو۔ میں نے کہا تھا کہ میں ہیلی کاپٹر میں ہوں۔ یہ کیا کہہ رہے ہو۔ تم نے ہیلی کاپٹر ہٹ نہیں کیا"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے اپنے گلے کا پورا زور لگاتے ہوئے کہا۔

"جناب آپ کی کال کے پانچ منٹ بعد جی پی فائیو کا ایک ہیلی کاپٹر ہماری رینج میں آیا میں نے اسے خود چیک کیا وہ واقعی جی پی فائیو کا ہی ہیلی کاپٹر تھا اس کا رنگ بھی اور نشانات بھی جی پی فائیو کے ہی تھے۔ یہ ہیلی کاپٹر نقلی نہیں تھا بلکہ اصلی تھا چنانچہ میں نے اس سے رابطہ قائم کیا تو جناب کال آپ نے خود اٹنڈ کی جب میں نے حیران ہو کر آپ کی پہلی کال کی بات کی تو آپ نے کہا کہ وہ کال ایک غلط فہمی کا نتیجہ تھی اس لئے اسے کینسل سمجھا جائے اب میں کیا کرتا میں خاموش ہو گیا اور ہیلی کاپٹر آگے چلا گیا پھر مجھے خیال آیا کہ آپ نے تو مجھے صرف

Scanned & PDF Copy by RFI

فون نمبر دیا تھا اب ظاہر ہے ہیلی کاپٹر میں تو فون نہیں ہو سکتا میں نے اس نمبر پر جب کال کرنے کی کوشش کی تو مجھے خیال آیا کہ آپ نے یہ تو بتایا ہی نہیں کہ آپ کہاں سے بول رہے ہیں اس لئے وہ نمبر ڈائل ہی نہ ہو سکا اور میں خاموش ہو گیا اور اب آپ کی کال آئی ہے میری تو سمجھ میں نہیں آرہا کہ آپ ہیلی کاپٹر میں ٹرانسمیٹر پر بھی بات کرتے ہیں اور اب فون پر بھی آپ بات کر رہے ہیں"۔۔۔۔ سب کمانڈر نے الجھے ہوئے لہجے میں کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ احمق آدمی۔ وہ میں نہیں تھا وہ یقیناً میری آواز میں اس علی عمران نے بات کی ہو گی اور وہ نکل گیا اور تم۔ تم احمق"۔ کرنل ڈیوڈ نے غصے کی شدت سے تقریباً ناچتے ہوئے کہا اور پھر اس نے پوری قوت سے رسیور کریڈل پر پٹخا کہ رسیور اچھل کر میز پر جا گرا۔

"ویری بیڈ۔ اس شیطان نے میری آواز اور لہجے میں بات کی اور پھر وہ نکل گیا اور ہم یہاں بیٹھے اپنا سر پیٹ رہے ہیں۔ نانسنس۔ یہ سب کمانڈر بھی انتہائی احمق ہے۔ نانسنس ۔۔۔۔" کرنل ڈیوڈ نے رسیور پٹخ کر ایک لحاظ سے ناچتے ہوئے کہا اس کی حالت واقعی دیکھنے والی ہو رہی تھی۔

"باس ہمیں فوراً تل ابیب پہنچنا چاہئے"۔۔۔۔ میجر براؤن نے ڈرتے ڈرتے لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ ارے ہاں۔ ہم یہاں کیا کر رہے ہیں۔ چلو جلدی کرو نکلو

یہاں سے۔ جلدی کرو"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے چیختے ہوئے کہا اور پھر اس طرح دروازے کی طرف دوڑ پڑا جیسے اڑتا ہوا تل ابیب پہنچ جائے گا۔

Scanned & PDF Copy by RFI

ڈومیری پاگلوں کے سے انداز میں ایک تنگ سی گلی میں دوڑتی ہوئی آگے بڑھی چلی جا رہی تھی۔ وہ بار بار مڑ کر پیچھے دیکھتی اور پھر آگے دوڑ پڑتی۔ وہ پولیس چیف کی قید سے نکل تو آئی تھی لیکن اب اس کے لئے فوری طور پر کسی پناہ گاہ کی تلاش مسئلہ بن گئی تھی۔ اس کا نمبر ٹو کراسٹن اور اس کا سارا گروپ ہلاک ہو چکا تھا اور یہاں اطلس میں وہ کسی کو بھی نہ جانتی تھی۔ اسے معلوم تھا کہ جیسے ہی اس کے فرار کا علم پولیس کو ہو گا پورے اطلس میں اس کی تلاش شروع ہو جائے گی اور اگر اس بار وہ پکڑی گئی تو کرنل ڈیوڈ تو ایک طرف وہ موٹا پولیس چیف لائن ہی اسے گولی سے اڑا دے گا۔ کیونکہ اس نے قید سے فرار ہونے کے لئے دو پولیس آفیسرز کو ان کے ریوالور سے ہی ہلاک کر دیا تھا۔ جس گلی میں دوڑ رہی تھی وہ پولیس ہیڈ کوارٹر سے ملحقہ گلی تھی۔ وہ دوڑتی ہوئی آگے بڑھی چلی جا رہی تھی کہ اچانک گلی نے موڑ کاٹا

اور دوسرے لمحے ڈومیری بے اختیار ٹھٹک کر رک گئی کیونکہ گلی آگے سے بند تھی اور گلی کو بند کرنے والی دیوار میں ایک دروازہ نظر آ رہا تھا۔ ڈومیری چونکہ جان بچانے کے لئے انتہائی تیز رفتاری سے دوڑی چلی آ رہی تھی اس لئے وہ بری طرح ہانپ رہی تھی۔ اب وہ سوچ رہی تھی کہ وہ کیسے واپس جائے کیونکہ اب تک اس کے فرار کا یقیناً علم ہو چکا ہو گا اور سڑک پر پولیس اسے تلاش کر رہی ہو گی اور ہو سکتا ہے کہ پولیس اسے تلاش کرتی ہوئی اس گلی میں بھی پہنچ جائے۔ اس لئے اب اس کی واپسی کا بہرحال کوئی سکوپ نہ تھا۔ اب تو یہی ہو سکتا تھا کہ وہ یہاں کسی مکان میں ہی زبردستی پناہ لے لے۔ چنانچہ اس نے آگے بڑھ کر دروازے کی کنڈی زور زور سے بجانا شروع کر دی۔ چند لمحوں بعد دروازہ کھلا تو دروازے پر ایک عرب نوجوان کھڑا ہوا تھا جو بڑی حیرت بھری نظروں سے سامنے کھڑی ڈومیری کو دیکھ رہا تھا۔

"مجھے پناہ چاہئے۔ کیا تم مجھے پناہ دے سکتے ہو" ۔۔۔۔ ڈومیری نے کہا تو نوجوان چونک پڑا۔

"تم نے پناہ مانگی ہے تو کوئی عرب پناہ سے انکار نہیں کرے گا۔ آؤ اندر آ جاؤ" ۔۔۔۔ نوجوان نے ایک طرف ہٹتے ہوئے کہا۔ ڈومیری اس شکریہ ادا کر کے اندر داخل ہو گئی۔ اندر ایک بوڑھی عورت موجود تھی۔

"کون ہو تم اور یہ تمہارا کیا حال ہو رہا ہے۔ کیا تم بھاگتی ہوئی آ رہی ہو" ۔۔۔۔ اس بوڑھی عرب عورت نے حیرت سے ڈومیری کو

Scanned & PDF Copy by RFI

دیکھتے ہوئے کہا۔

"اماں۔ اس نے پناہ مانگی ہے"۔۔۔۔ نوجوان نے واپس آتے ہوئے کہا۔ وہ بوڑھی شاید اس نوجوان کی ماں تھی۔

"پناہ۔ اوہ ٹھیک ہے۔ لیکن ہمیں بتاؤ تو سہی کہ تم کون ہو اور کس کے خلاف پناہ لینا چاہتی ہو"۔۔۔۔ بوڑھی نے ڈومیری کو بازو سے پکڑ کر ایک کرسی پر بٹھاتے ہوئے کہا۔

"میرا نام ڈومیری ہے۔ میرا تعلق کارمن سے ہے۔ مجھے اسرائیل کے صدر نے خاص طور پر چند فوجی مجرموں کو پکڑنے کے لئے بلوایا تھا۔ میرا یہ مشن خفیہ تھا۔ میں یہاں اپنے ساتھیوں سمیت پہنچ گئی اور میں نے اسرائیلی فوجی مجرموں کو پکڑ لیا لیکن یہاں کی پولیس ان مجرموں سے ملی ہوئی ہے۔ انہوں نے میرے ساتھیوں کو ہلاک کر دیا اور مجرموں کو چھوڑ دیا اور مجھے انہوں نے پولیس ہیڈ کوارٹر میں قید کر دیا۔ شاید وہ مجھے کسی ایسی جگہ لے جا کر قتل کرنا چاہتے تھے کہ کسی کو میری لاش بھی نہ ملے۔ میں وہاں سے اپنی جان بچانے کے لئے فرار ہو گئی۔ اور بھاگتی ہوئی یہاں گلی میں آئی لیکن گلی آگے سے بند ہے۔ یہاں اطلس میں میرا کوئی واقف نہیں ہے اور پولیس میرے خون کی پیاسی ہے۔ اس لئے میں نے تمہاری پناہ لی ہے۔ مجھے معلوم ہے کہ عرب جسے پناہ دے دیتے ہیں اسے واقعی پناہ مل جاتی ہے۔ بس تم اتنی مہربانی کرو کہ کسی طرح مجھے اطلس سے باہر نکال دو تاکہ میں تل ابیب چلی جاؤں"۔۔۔۔ ڈومیری نے تفصیل بیان کرتے ہوئے کہا۔

"بیٹے شہاب۔ پولیس تو ابھی یہاں پہنچ جائے گی۔ تم ایسا کرو کہ اس لڑکی کو اپنی ویگن میں خفیہ طور پر نزدیکی قصبے سوکانی پہنچا دو۔ وہاں محفوظ رہے گی۔ تمہارا بھائی شعیب اسے وہاں سے تل ابیب آسانی سے بھجوا دے گا"۔۔۔۔ بوڑھی عورت نے اپنے بیٹے سے جس کا نام شہاب تھا، مخاطب ہو کر کہا۔

"لیکن پولیس نے تو تمام راستوں پر ناکہ بندی کر رکھی ہو گی"۔ شہاب نے تشویش بھرے لہجے میں کہا۔

"اب اسے بچانا تو ہے۔ کچھ نہ کچھ کرو"۔۔۔۔ بوڑھی نے کہا۔

"اگر تم تھوڑی سی تکلیف برداشت کر سکو تو میں تمہیں ناکہ بندی کے باوجود بھی یہاں سے نکال سکتا ہوں"۔۔۔۔ شہاب نے کہا۔

"میری زندگی کو خطرہ ہے اس لئے مجھے تکلیف کیا کہے گی۔ میں تمہاری مشکور ہوں گی"۔۔۔۔ ڈومیری نے کہا۔

"اماں اسے اپنی چادر دے دیں تاکہ یہ اسے اوڑھ لے۔ اس طرح یہ عام نظروں سے بچ جائے گی"۔۔۔۔ شہاب نے کہا تو بوڑھی نے سر ہلاتے ہوئے ایک طرف رکھی ہوئی بڑی سی چادر اٹھا کر ڈومیری کی طرف بڑھا دی۔ ڈومیری نے ایک بار پھر بوڑھی کا شکریہ ادا کیا اور اس کے ساتھ ہی اس نے چادر اوڑھی اور شہاب کے ساتھ وہ واپس دروازے کی طرف بڑھ گئی۔

"اپنا چہرہ چھپائے رکھنا۔ یہاں سے قریب ہی میری ویگن ایک گیراج میں موجود ہے۔ میں اس ویگن سے سبزیاں نزدیک قصبوں سے

Scanned & PDF Copy by RFI

لے آتا ہوں اس لئے یہاں کے سب لوگ مجھے جانتے ہیں"۔ شہاب نے کہا تو ڈومیری نے سر ہلا دیا۔ پھر شہاب نے اسے گلی کے کونے پر کھڑا کر دیا اور خود وہ سڑک پر جا کر مڑا اور اس کی نظروں سے غائب ہو گیا۔ ڈومیری چادر اوڑھے دیوار کے ساتھ لگی کھڑی تھی۔ اس نے اپنا چہرہ بھی چھپا رکھا تھا۔ اس دوران سڑک سے گزرنے والے لوگوں اور پولیس کے کئی سپاہیوں نے بھی اسے دیکھا لیکن وہ سب خاموشی سے آگے بڑھ گئے کیونکہ وہ یہی سمجھے تھے کہ یہ کوئی گھریلو عورت ہے کیونکہ یہاں کی مقامی عرب عورتیں اسی طرح چادر اوڑھتی تھیں۔ چند لمحوں بعد ایک پرانی سی ویگن گلی کے سامنے آکر رکی تو ڈومیری تیزی سے آگے بڑھی اور اس نے سائیڈ سیٹ کا دروازہ کھولا اور اندر بیٹھنے لگی۔

"پچھلی طرف جا کر بیٹھو خاتون۔ یہاں اطلس میں کوئی عورت مرد کے ساتھ نہیں بیٹھتی"۔۔۔۔ شہاب نے کہا تو ڈومیری واپس اتری اور تیزی سے پچھلی طرف چڑھ کر خالی حصے میں فرش پر بیٹھ گئی۔

"اطمینان سے بیٹھو۔ فی الحال کوئی خطرہ نہیں ہے"۔۔۔۔ شہاب نے پچھلی کھڑکی کھول کر اسے کہا تو ڈومیری ویگن کی سائیڈ سے پشت لگا کر بیٹھ گئی۔ دوسرے لمحے ویگن تیزی سے آگے بڑھ گئی اور پھر مختلف سڑکوں سے گزرتی ہوئی وہ اچانک سڑک سے نیچے اتری اور ایک کچے راستے پر دوڑتی ہوئی آگے بڑھتی چلی گئی۔ کچھ دور جانے کے بعد ویگن رک گئی اور شہاب نیچے اتر آیا۔

"اب یہاں سے تمہیں اکیلے پیدل چل کر آگے جانا ہو گا۔ ورنہ آگے چیک پوسٹ ہے اور وہاں تم یقیناً پکڑی جاؤ گی اور آگے پیدل کا راستہ ہے۔ ویگن نہیں جا سکتی۔ کیونکہ آگے تھوڑا سا پہاڑی علاقہ ہے میں ویگن سڑک کے راستے سے لاؤں گا۔ جب تم اس پہاڑی علاقے کو کراس کر کے دوبارہ میدانی علاقے میں پہنچو گی تو میں وہاں تمہارے لئے موجود ہوں گا"۔۔۔۔ شہاب نے ڈومیری سے کہا۔

"لیکن مجھے راستہ بھی معلوم نہیں اور میرے پاس اسلحہ بھی نہیں ہے۔ اگر راستے میں کوئی گڑبڑ ہوئی تو پھر"۔۔۔۔ ڈومیری نے تشویش بھرے لہجے میں کہا۔

"تم اسلحہ چلا لیتی ہو"۔۔۔۔ شہاب نے حیران ہو کر پوچھا۔

"کیا تمہارے پاس اسلحہ ہے"۔۔۔۔ ڈومیری نے کہا۔

"ہاں۔ ایک پستول ہے"۔۔۔۔ شہاب نے کہا اور پھر اس نے ویگن کے ڈیش بورڈ سے ایک چھوٹا سا لیکن جدید ساخت کا پستول نکال کر ڈومیری کی طرف بڑھا دیا۔

"اب ٹھیک ہے۔ میں راستے کی گڑبڑ سے نمٹ لوں گی لیکن راستے کا کیا ہو گا"۔۔۔۔ ڈومیری نے مطمئن ہوتے ہوئے کہا۔

"بس اسی سڑک پر چلتی جاؤ۔ جب کھیت ختم ہو جائیں تو پہاڑی سلسلہ آ جائے گا۔ یہ ویران پہاڑی علاقہ ہے۔ اسے کراس کر کے دوسری طرف پہنچ جانا"۔۔۔۔ شہاب نے کہا تو ڈومیری نے اثبات میں سر ہلا دیا اور اسی طرح چادر اوڑھے وہ تیزی سے آگے بڑھنے لگی جبکہ

Scanned & PDF Copy by RFI

شہاب ویگن واپس لے گیا۔ راستے میں اسے کوئی آدمی بھی نظر نہ آیا تھا۔ پھر تقریباً دو گھنٹے مسلسل چلنے کے بعد آخر کار وہ اس پہاڑی علاقے کو عبور کر کے دوسری طرف کھیتوں میں پہنچی تو اسے دور سے شہاب کی ویگن کھڑی نظر آئی اور وہ تیزی سے اس طرف کو بڑھنے لگی۔ شہاب ویگن کے قریب موجود تھا۔

"تم نے بہت دیر لگا دی۔ میں تو پریشان ہو رہا تھا"۔ شہاب نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اس بھاری چادر کی وجہ سے مجھے چلنے میں دشواری پیش آئی ہے لیکن میں چادر اس لئے نہیں اتارنا چاہتی تھی کہ اس طرح مجھے دور سے چیک کر لیا جاتا"۔۔۔ ڈومیری نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"آؤ اب فرنٹ سائیڈ سیٹ پر بیٹھ جاؤ۔ اب آگے کوئی چیکنگ نہیں ہے۔ ہم اطلس سے باہر موجود ہیں"۔۔۔ شہاب نے کہا تو ڈومیری سرہلاتی ہوئی سائیڈ سیٹ پر بیٹھ گئی اور شہاب نے ویگن سٹارٹ کر کے آگے بڑھا دی۔ تھوڑی دیر بعد وہ سڑک پر پہنچ گئے اور پھر تقریباً دو گھنٹوں کے مزید سفر کے بعد وہ ایک چھوٹے سے قصبے میں پہنچ گئے۔ شہاب نے ویگن قصبے سے ہٹ کر بنے ہوئے ایک زرعی فارم میں لے جا کر کھڑی کر دی۔

"یہ زرعی فارم میرے بھائی شعیب کا ہے۔ وہ یہاں کا زمیندار بھی ہے اور تاجر بھی۔ اس کا گھر تو قصبے کے اندر ہے لیکن میرا خیال ہے کہ تمہارا قصبے کے اندر جانا ٹھیک نہیں ہے تم یہیں ٹھہرو میں جا کر

اپنے بھائی کو بلا لاتا ہوں"۔۔۔ شہاب نے کہا اور تیزی سے واپس مڑ گیا۔ ڈومیری فارم کے اندر گئی تو وہ یہ دیکھ کر حیران ہو گئی کہ فارم میں باقاعدہ فون موجود تھا۔ تھوڑی دیر بعد شہاب کا بھائی شہاب کے ساتھ وہاں آ گیا۔ وہ ادھیڑ عمر آدمی تھا۔

"ہماری اماں نے اور بھائی نے آپ کو پناہ دی ہے۔ اس لئے آپ بے فکر رہیں۔ اب یہاں آپ کو کوئی خطرہ نہیں ہے"۔۔۔ شہاب کے بڑے بھائی نے ڈومیری سے مخاطب ہو کر کہا۔

"لیکن مجھے یہاں نہیں رہنا بلکہ جلد از جلد تل ابیب پہنچنا ہے"۔ ڈومیری نے کہا۔

"یہاں سے تل ابیب جانے کے لئے دو سواریاں مل سکتی ہیں۔ ایک تو ریل گاڑی ہے اور دوسری بسیں۔ ریل گاڑی روزانہ رات کو یہاں سے گزرتی ہے۔ وہ ساری رات کے سفر کے بعد صبح آپ کو تل ابیب پہنچا دے گی اور بس میں آپ کو دو روز بھی لگ سکتے ہیں اور راستے میں آپ کو بسیں بھی تبدیل کرنا پڑیں گی"۔۔۔ شعیب نے کہا۔

"تو آپ مجھے گاڑی پر بٹھا دیں۔ آپ فکر نہ کریں۔ آپ کا جتنا بھی خرچہ ہو گا میں تل ابیب پہنچ کر آپ کو بھجوا دوں گی"۔۔۔ ڈومیری نے کہا۔

"خرچے کی فکر نہ کریں۔ یہ ہمارا فرض ہے کیونکہ آپ ہماری پناہ میں ہیں۔ ہم جسے پناہ دے دیں اس کے لئے جان بھی قربان کر دیتے

ہیں۔ رات کو آٹھ بجے گاڑی آتی ہے۔ میں ٹکٹ وغیرہ لے کر رات کو آپ کو گاڑی میں بٹھا دوں گا۔ کل صبح آپ تل ابیب پہنچ جائیں گی۔ فی الحال آپ آرام کریں۔ میں آپ کے کھانے کا بندوبست کرتا ہوں"۔ شعیب نے کہا اور ڈومیری نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"یہاں سے اطلس فون ہو سکتا ہے"۔۔۔۔ ڈومیری نے اچانک پوچھا۔

"جی ہاں۔ کیوں"۔۔۔۔ شعیب نے حیران ہو کر کہا۔

"وہاں کا رابطہ نمبر بتا دیں۔ شاید میں فون کر کے معلوم کروں کہ وہاں ان مجرموں کا کیا ہوا ہے"۔۔۔۔ ڈومیری نے کہا تو شعیب نے اسے رابطہ نمبر بتا دیا۔ شہاب بھی اس سے اجازت لے کر ویگن سمیت واپس چلا گیا۔ جبکہ شعیب بھی اس کے کھانے کا انتظام کرنے کے لئے واپس چلا گیا۔ اب ڈومیری یہاں اکیلی رہ گئی۔ ان دونوں کے جانے کے کچھ دیر بعد ڈومیری نے فون کا رسیور اٹھایا اور رابطہ نمبر ڈائل کر کے اس نے اطلس کے انکوائری آپریٹر سے پولیس ہیڈ کوارٹر کا نمبر لیا اور پھر کریڈل دبا کر اس نے ایک بار پھر رابطہ نمبر ڈائل کیا اور پھر پولیس ہیڈ کوارٹر کے نمبر ڈائل کر دیئے۔

"یس۔ پولیس ہیڈ کوارٹر"۔۔۔۔ رابطہ قائم ہوتے ہی ایک آواز سنائی دی۔

"میں تل ابیب سے پرائم منسٹر سیکرٹریٹ سے بول رہی ہوں۔ پاکیشیائی ایجنٹ پکڑے گئے ہیں یا نہیں"۔۔۔۔ ڈومیری نے کہا۔

"اوہ نہیں مس۔ ابھی تک کسی کا پتہ نہیں چل سکا"۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"جی پی فائیو کا کرنل ڈیوڈ کہاں ہے"۔۔۔۔ ڈومیری نے پوچھا۔

"وہ علیحدہ عمارت میں ہیں مس صاحبہ"۔۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ان کا فون نمبر کیا ہے"۔۔۔۔ ڈومیری نے پوچھا تو اسے فون نمبر بتا دیا گیا اور پھر اس نے رسیور رکھ دیا۔ اس نے سوچا تھا کہ رات کو جانے سے پہلے کرنل ڈیوڈ کو فون کر کے اسے بتائے گی کہ اس کی وجہ سے عمران اور اس کے ساتھی نکل جانے میں کامیاب ہو گئے ہیں اور وہ یہ بات صدر صاحب سے کرے گی۔ وہ فوری طور پر کرنل ڈیوڈ کو کال اس لئے نہ کرنا چاہتی تھی کیونکہ اسے خطرہ تھا کہ کرنل ڈیوڈ پولیس کے ساتھ مل کر کہیں یہاں کا سراغ نہ لگا لے اور اسے معلوم تھا کہ اگر اس بار اس کا سراغ لگا لیا گیا تو پھر کرنل ڈیوڈ یہ نہ چاہے گا کہ وہ صدر صاحب تک صحیح سلامت پہنچ سکے۔ ویسے اگر وہ چاہتی تو یہاں سے ہی تل ابیب کال کر کے صدر سے بات کر سکتی تھی لیکن وہ چاہتی تھی کہ صدر کو اپنی ناکامی کی رپورٹ دینے کی بجائے اس وقت رپورٹ دے جب عمران اور اس کے ساتھیوں کو ہلاک کر دے۔ فی الحال تو وہ اکیلی تھی لیکن اس کا پلان یہی تھا کہ وہ تل ابیب پہنچ کر کارمن سے فوری طور پر اپنے دوسرے گروپ کو کال کرے گی اور پھر باقاعدہ ہیڈ کوارٹر بنا کر وہ عمران اور اس کے ساتھیوں کے خلاف کام

Scanned & PDF Copy by RFI

کرے گی۔ ویسے اسے معلوم تھا کہ عمران اور اس کے ساتھی آسانی سے کرنل ڈیوڈ کے ہاتھ نہیں آئیں گے۔ اسے واقعی اپنے آپ پر غصہ آ رہا تھا کہ اس نے فوری طور پر ان لوگوں کو ہلاک کرنے کی بجائے ان سے پوچھ گچھ شروع کیوں کر دی اور اس طرح وہ فرار ہونے میں کامیاب ہو گئے۔ کیونکہ یہ بات تو وہ بھی جانتی تھی کہ کرنل ڈیوڈ تو بعد میں پہنچا ہو گا پہلے تو عمران اور اس کے ساتھیوں نے حیرت انگیز طور پر راڈز والی کرسیوں سے آزادی حاصل کر کے اس پر اور اس کے ساتھیوں پر حملہ کر کے اسے بے ہوش کر دیا تھا۔ اس نے فیصلہ کر لیا تھا کہ اب وہ عمران اور اس کے ساتھیوں کو کوئی موقع نہ دے گی۔ تھوڑی دیر بعد شعیب اس کے لئے کھانا لے کر آگیا اور ڈومیری نے اس کا شکریہ ادا کیا اور پھر کھانا کھانے کے بعد وہ اندر کمرے میں جا کر لیٹ گئی۔ لیکن اسے اندر بند کمرے سے وحشت ہونے لگی تو وہ کمرے سے باہر آ گئی باہر کا موسم قدرے اچھا تھا لیکن ابھی وہ باہر صحن میں پہنچی ہی تھی کہ اس نے ایک ہیلی کاپٹر کو فارم ہاؤس کے اوپر سے گزر کر جاتے ہوئے دیکھا تو وہ تیزی سے اندر کی طرف دوڑ پڑی کیونکہ ہیلی کاپٹر جی پی فائیو کا تھا اور اس کا رخ بتا رہا تھا کہ وہ اطلس کی طرف سے آ رہا ہے۔ اسی لمحے شعیب دوڑتا ہوا اندر آیا۔

"آپ جی پی فائیو کی بات کر رہی تھیں۔ وہ تو تل ابیب جا رہے ہیں۔ میں نے ہیلی کاپٹر جاتے ہوئے دیکھا ہے" ---- شعیب نے کہا۔

"لیکن وہ یہاں اترا نہیں۔ میرا تو خیال ہے کہ وہ یہاں مجھے تلاش کرنے آئے ہوں گے" ---- ڈومیری نے کہا۔

"یہاں نہیں اترا وہ۔ بلکہ یہاں سے ہی وہ فضا میں بلند ہوا ہے اور اس کا رخ تل ابیب کی طرف ہے" ---- شعیب نے کہا تو ڈومیری اچھل پڑی۔

"یہاں سے کیسے وہ فضا میں بلند ہو سکتا ہے۔ جی پی فائیو تو اطلس میں موجود ہے" ---- ڈومیری نے کہا۔

"میں نے خود اسے کھیتوں کے پیچھے سے بلند ہوتے دیکھا ہے۔ قصبے کی شمالی سمت سے۔ کل ادھر ایک ہیلی کاپٹر اترا تھا۔ ادھر ایک ٹریکٹروں کی بہت بڑی ورکشاپ ہے" ---- شعیب نے کہا۔

"اس کا مطلب ہے کہ وہ ہیلی کاپٹر پہلے سے یہاں موجود تھا۔ اوہ۔ اوہ۔ لیکن وہ یہاں کیسے پہنچ گیا" ---- ڈومیری نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ہاتھ بڑھا کر فون کا رسیور اٹھایا اور تیزی سے اطلس کا رابطہ نمبر ڈائل کر کے اس نے کرنل ڈیوڈ کے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"یس" ---- دوسری طرف سے ایک آواز سنائی دی۔ بولنے والے کا لہجہ خاصا تیز تھا۔

"کون بول رہا ہے" ---- ڈومیری نے پوچھا۔

"کرنل ڈیوڈ۔ چیف آف جی پی فائیو" ---- دوسری طرف سے

Scanned & PDF Copy by RFI

کرنل ڈیوڈ کی چیختی ہوئی آواز سنائی دی اور ڈومیری بے اختیار اچھل پڑی۔ اس کے چہرے پر شدید حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"کیا۔ تم واقعی تم کرنل ڈیوڈ ہو۔ کیا واقعی"۔۔۔۔ ڈومیری کے منہ سے بے اختیار حیرت بھری آواز نکلی۔

"تم۔ ڈومیری تم۔ تم کہاں سے بول رہی ہو۔ کہاں غائب ہو گئی ہو اور تم میری یہاں موجودگی پر حیران کیوں ہو رہی ہو۔ یہ سب تمہاری وجہ سے ہوا ہے کہ عمران اور اس کے ساتھی نکل جانے میں کامیاب ہو گئے ہیں۔ میں صدر صاحب سے بات کروں گا"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے تلخ لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"اگر تم یہاں موجود ہو تو پھر تمہارا ہیلی کاپٹر کون تل ابیب لے جا رہا ہے۔ اوہ۔ اوہ۔ میں سمجھ گئی۔ تو عمران اور اس کے ساتھی تمہارے ہیلی کاپٹر پر تل ابیب جا رہے ہیں۔ اوہ۔ اوہ۔ میں سمجھ گئی"۔۔۔۔ ڈومیری نے حیرت کی شدت سے چیختے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھ دیا۔

"یہ آپ کرنل ڈیوڈ سے بات کر رہی تھیں۔ وہ انتہائی خطرناک آدمی ہے"۔۔۔۔ شعیب نے خوفزدہ ہوتے ہوئے کہا۔

"شعیب پلیز۔ تل ابیب کا رابطہ نمبر کیا ہے۔ جلدی بتاؤ۔ مجھے اب فوری طور پر پریذیڈنٹ ہاؤس بات کرنا ہو گی"۔۔۔۔ ڈومیری نے کہا تو شعیب بے اختیار اچھل پڑا۔

"پریذیڈنٹ ہاؤس"۔۔۔۔ شعیب کے چہرے پر اب حیرت کے

ساتھ ساتھ خوف کی جھلکیاں ابھر آئی تھیں۔

"ہاں۔ جلدی کرو۔ نمبر بتاؤ۔ اور فکر نہ کرو۔ تم لوگوں نے میری مدد کی ہے اس لئے اب تمہیں اس کا اتنا انعام ملے گا کہ تم اور تمہارا خاندان یہاں کا سب سے بڑا خاندان بن جائے گا"۔۔۔۔ ڈومیری نے کہا تو شعیب نے جلدی سے رابطہ نمبر بتا دیا۔ ڈومیری نے رسیور اٹھایا اور پھر اس نے رابطہ نمبر ڈائل کر کے پریذیڈنٹ ہاؤس کے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔ اسے چونکہ پریذیڈنٹ ہاؤس کا نمبر معلوم تھا اس لئے اسے یہ نمبر معلوم کرنے کی ضرورت نہ تھی۔

"یس پریذیڈنٹ ہاؤس"۔۔۔۔ چند لمحوں بعد ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"پریذیڈنٹ صاحب کے ملٹری سیکرٹری کا نمبر بتائیں۔ میں نے اس سے ملکی سطح کی اہم بات کرنا ہے۔ میرا نام ڈومیری ہے"۔ ڈومیری نے تیز لہجے میں کہا۔

"میں بات کرا دیتی ہوں"۔۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"یس ملٹری سیکرٹری ٹو پریذیڈنٹ"۔۔۔۔ چند لمحوں بعد ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

"صدر صاحب سے فوری بات کرائیں۔ میں ڈومیری بول رہی ہوں۔ صدر صاحب کو میرے متعلق علم ہے۔ انہیں کہیں کہ پاکیشیائی ایجنٹوں کے بارے میں انتہائی اہم بات کرنی ہے"۔۔۔۔ ڈومیری نے تیز لہجے میں کہا۔

Scanned & PDF Copy by RFI

"سوری مس ڈومیری۔ صدر صاحب اس وقت آرام فرما رہے ہیں اور ان کا حکم ہے کہ انہیں کسی صورت بھی ڈسٹرب نہ کیا جائے۔ آپ دو گھنٹے بعد کال کر لیجئے"---- دوسری طرف سے سرد لہجے میں جواب دیا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔

"ویری سیڈ۔ اس دوران تو یہ لوگ تل ابیب پہنچ جائیں گے۔ اوہ۔ اوہ۔ کاش میں صدر صاحب سے ریڈ اتھارٹی ہی لے لیتی"۔ ڈومیری نے رسیور رکھ کر بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

"صدر صاحب سے آپ کی بات ہو سکتی تھی۔ میرا خیال ہے اس ملٹری سیکرٹری نے آپ کو ٹال دیا ہے"---- شعیب نے کہا۔

"تم جاؤ اور میری سیٹ کا بندوبست کرو۔ پلیز"---- ڈومیری نے شعیب سے کہا اور شعیب سر ہلاتا ہوا واپس چلا گیا۔ ڈومیری کچھ دیر تو بے چینی کے عالم میں ٹہلتی رہی۔ پھر اچانک اسے خیال آ گیا کہ وہ یہاں سے تل ابیب کے ذریعے کارمن میں اپنے گروپ کو تو کال کر لے تاکہ جب وہ کل تل ابیب پہنچے تو اس کا گروپ بھی وہاں پہنچ چکا ہو۔ اس نے جلدی سے رسیور اٹھایا اور ایک بار پھر تیزی سے تل ابیب کا رابطہ نمبر ڈائل کر کے اس نے تل ابیب کی انکوائری کا نمبر ڈائل کر دیا۔

"یس انکوائری پلیز"---- رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"میں اطلس کے قریب ایک قصبے سوکانی سے بول رہی ہوں میں

یہاں سے کارمن دارالحکومت ڈائریکٹ فون کرنا چاہتی ہوں مجھے رابطہ نمبر بتایا جائے"---- ڈومیری نے کہا۔

"کارمن دارالحکومت کا رابطہ نمبر میں بتا دیتی ہوں آپ اسرائیل سے جہاں سے بھی چاہیں اس نمبر پر فون کر کے بات کر سکتی ہیں"۔ دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ نمبر بتا دیا گیا تو ڈومیری نے جلدی سے کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر اس نے تیزی سے رابطہ نمبر ڈائل کیا اور پھر اپنے ہیڈ کوارٹر کا نمبر ڈائل کر دیا۔

"یس۔ ریڈ فلیگ ہاؤس"---- رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"ڈومیری بول رہی ہوں"---- ڈومیری نے اس بار تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"اوہ مادام آپ۔ فرمائیے"---- دوسری طرف سے انتہائی مودبانہ لہجے میں کہا گیا۔

"ڈیوک سے میری بات کراؤ"- ڈومیری نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس مادام"---- دوسری طرف سے اسی طرح مودبانہ لہجے میں کہا گیا۔

"ہیلو مادام۔ میں ڈیوک بول رہا ہوں"---- چند لمحوں بعد ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"ڈیوک۔ کراسٹن اور اس کا پورا گروپ یہاں پاکیشیائی ایجنٹوں کے ہاتھوں مارا گیا ہے صرف میں ہی زندہ بچ سکی ہوں جبکہ کرنل ڈیوڈ

Scanned & PDF Copy by RFI

اور اس کی جی پی فائیو بھی میرے پیچھے لگی ہوئی ہے تم ایسا کرو کہ اپنے پورے گروپ سمیت فوری طور پر چارٹرڈ طیاروں کے ذریعے تل ابیب پہنچ جاؤ اور وہاں فوری طور پر اپنا ہیڈ کوارٹر قائم کرو تاکہ کہ ہم مل کر پاکیشائی ایجنٹوں کے خلاف کام کر سکیں میں اس کرنل ڈیوڈ کو بھی شکست دینا چاہتی ہوں اور پاکیشائی ایجنٹوں کو بھی"۔۔۔۔ ڈومیری نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس مادام۔ لیکن تل ابیب میں تو ہمارا ہیڈ کوارٹر پہلے سے موجود ہے نیا ہیڈ کوارٹر بنانے کی کیا ضرورت ہے"۔۔۔۔ ڈیوک نے کہا تو ڈومیری اچھل پڑی۔

"تل ابیب میں ہمارا ہیڈ کوارٹر۔ وہ کب سے قائم ہوا ہے مجھے تو معلوم ہی نہیں ہے"۔۔۔۔ ڈومیری نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"جناب لارڈ پیٹر صاحب نے اسے قائم کیا ہوا ہے تاکہ تل ابیب میں اپنے خاص کام سرانجام دیئے جا سکیں اس کی انچارج کیتھی ہے۔ آپ کی دوست کیتھی"۔۔۔۔ ڈیوک نے کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ تو کیتھی کے اڈے کو تم ہیڈ کوارٹر کہہ رہے ہو۔ وہ تو معمولی سا اڈہ ہے صرف مخصوص مقاصد کے لئے قائم کیا گیا ہے"۔ ڈومیری نے کہا۔

"وہ پہلے معمولی اڈہ تھا مادام۔ اب تو کیتھی نے اسے واقعی ہیڈ کوارٹر میں تبدیل کر دیا ہے وہاں ہر قسم کا سامان بھی موجود ہے حتیٰ کہ خصوصی تیز رفتار ہیلی کاپٹر بھی ہیں۔ ایک ٹریولنگ ایجنسی کے نام پر یہ

کام کرتے ہیں"۔۔۔۔ ڈیوک نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اس کا فون نمبر کیا ہے۔ تمہیں معلوم ہے"۔۔۔۔ ڈومیری نے کہا۔

"یس مادام۔ میں چار ماہ پہلے دو ہفتے وہاں گزار چکا ہوں"۔ ڈیوک نے جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی اس نے فون نمبر بتا دیا۔

"وہاں کیتھی کے ساتھ اس کا گروپ بھی تو ہوگا"۔۔۔۔ ڈومیری نے کہا۔

"یس مادام۔ لیکن یہ گروپ صرف مخبری کا کام کرتا ہے فیلڈ میں کام نہیں کرتا"۔۔۔۔ ڈیوک نے جواب دیا۔

"اوکے۔ تم فوری طور پر اپنے گروپ کے ساتھ وہاں پہنچ جاؤ میں کیتھی سے بات کرتی ہوں"۔۔۔۔ ڈومیری نے تحکمانہ لہجے میں کہا اور کریڈل دبا کر اس نے ایک بار پھر تل ابیب کے رابطہ نمبر ڈائل کئے اور پھر ڈیوک کا بتایا ہوا نمبر ڈائل کر دیا۔

"یس۔ ریڈ فلیگ ہاؤس"۔۔۔۔ ایک نسوانی آواز سنائی دی اور ڈومیری سمجھ گئی کہ یہی کیتھی کا اڈہ ہے کیونکہ جس تنظیم سے وہ متعلق تھی اس کا کوڈ ریڈ فلیگ ہی تھا۔

"میں ڈومیری بول رہی ہوں چیف آف ریڈ فلیگ۔ کیتھی سے بات کراؤ"۔ ڈومیری نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"اوہ۔ یس مادام۔ ہولڈ آن کریں"۔۔۔۔ دوسری طرف سے انتہائی مودبانہ لہجے میں کہا گیا۔

Scanned & PDF Copy by RFI

"ہیلو کیتھی بول رہی ہوں" ---- چند لمحوں بعد ایک اور مترنم نسوانی آواز سنائی دی۔

"ڈومیری بول رہی ہوں کیتھی" ---- ڈومیری نے کہا۔

"اوہ۔ ڈومیری تم۔ تم کہاں سے بول رہی ہو کیا کارمن سے۔ آج کیسے میری یاد آگئی" ---- کیتھی نے انتہائی بے تکلفانہ لہجے میں کہا کیونکہ کیتھی اس کی خاصی بے تکلف دوست تھی۔

"میں اسرائیل سے ہی بول رہی ہوں میرا تو خیال تھا کہ یہاں تل ابیب میں تمہارا چھوٹا سا مخبری کا دھندہ ہے لیکن ابھی ڈیوک نے بتایا ہے کہ تم نے تو وہاں پورا ہیڈ کوارٹر بنایا ہوا ہے اور تمہارے پاس ہیلی کاپٹر تک موجود ہیں" ---- ڈومیری نے کہا۔

"دھندہ تو واقعی مخبری کا ہے لیکن ہے بڑے پیمانے پر۔ لیکن تم اسرائیل میں کہاں موجود ہو۔ کیا تل ابیب سے باہر ہو" ---- کیتھی نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ میں شام کی سرحد کے قریب ایک چھوٹے شہر اطلس کے قریب ایک قصبہ ساکانی میں موجود ہوں میری خدمات اسرائیل کے صدر نے لارڈ پیٹر کی سفارش پر پاکیشیائی ایجنٹوں کے خلاف ہائر کی تھیں۔ کراسٹن اور اس کا گروپ میرے ساتھ تھا۔ میں انہیں ٹریس کرتی ہوئی یہاں اطلس میں پہنچ گئی اور میں نے انہیں گرفتار بھی کر لیا لیکن جی پی فائیو کا کرنل ڈیوڈ وہاں پہنچ گیا اور اس کی وجہ سے وہ پاکیشیائی ایجنٹ فرار ہو گئے اور کرنل ڈیوڈ نے مجھے گرفتار کر کے پولیس

ہیڈکوارٹرز میں قید کرا دیا وہ مجھے خاموشی سے قتل کرانا چاہتا تھا لیکن میں وہاں سے نکل آئی اور پھر مقامی لوگوں کی مدد سے میں اطلس سے نکل کر یہاں ساکانی قصبے میں پہنچ گئی ہوں اب میں نے فوری طور پر تل ابیب پہنچنا ہے کیونکہ کراسٹن اور اس کا پورا گروپ مارا جا چکا ہے اس لئے میں نے ڈیوک اور اس کے گروپ کو کال کر لیا ہے فی الحال اس اہم مشن پر تمہارا ہیڈ کوارٹر استعمال کروں گی اور یہ بھی بتا دوں کہ اس مشن میں کامیابی پر اسرائیل کے صدر نے مجھ سے وعدہ کر رکھا ہے کہ وہ مجھے اسرائیل سیکرٹ سروس کا چیف بنا دیں گے اور سنو۔ ایسا ہو گیا تو پھر تم میری نمبر ٹو ہو گی اور پورا اسرائیل تمہارا ماتحت ہو گا" ---- ڈومیری نے کہا۔

"اوہ۔ گڈ شو۔ پھر تو واقعی یہ میرے لئے بہت بڑا انعام ہو گا لیکن تم وہاں سے کیسے تل ابیب آؤ گی" ---- کیتھی نے کہا۔

"تم ایسا کرو کہ فوری طور پر ہیلی کاپٹر کے ذریعے یہاں ساکانی پہنچ جاؤ۔ میں تمہیں وہ جگہ بتا دیتی ہوں جہاں میں موجود ہوں تاکہ میں ہیلی کاپٹر کی مدد سے واپس تل ابیب پہنچ سکوں" ---- ڈومیری نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ بتاؤ میں ابھی روانہ ہو جاتی ہوں اور مجھے امید ہے کہ دو گھنٹوں تک میں تمہارے پاس پہنچ جاؤں گی" ---- کیتھی نے جواب دیا تو ڈومیری نے اسے جگہ کی تفصیلات بتانی شروع کر دیں۔

"ٹھیک ہے۔ میں پہنچ جاؤں گی۔ میرا انتظار کرو" ---- کیتھی نے کہا تو ڈومیری نے اوکے کہہ کر رسیور رکھ دیا اب اس کے چہرے پر

Scanned & PDF Copy by RFI

گہرے اطمینان کے تاثرات ابھر آئے تھے پھر اس نے کلائی پر موجود گھڑی میں وقت دیکھا۔ ابھی اسے پریذیڈنٹ ہاؤس کال کئے دو گھنٹے نہ گزرے تھے اس لئے وہ ساتھ پڑی ہوئی آرام کرسی پر بیٹھ گئی اور اس نے کرسی کی پشت سے سر ٹکا کر آنکھیں بند کر لیں۔ پھر کافی دیر بعد قدموں کی آواز سن کر اس نے آنکھیں کھول دیں اور سیدھی ہو کر بیٹھ گئی چند لمحوں بعد شعیب اندر داخل ہوا۔

"مس آپ کے لئے اچھی خبر نہیں ہے"۔۔۔ شعیب نے کہا تو ڈومیری بے اختیار چونک پڑی۔

"کیا مطلب۔ کیا اچھی خبر نہیں ہے"۔۔۔ ڈومیری نے پریشان سے لہجے میں کہا۔

"رات کو تل ابیب جانے والی گاڑی کا وقت تبدیل ہو چکا ہے اب وہ دوپہر کو چلی جاتی ہے چونکہ میں ریلوے سے سفر نہیں کیا کرتا اس لئے مجھے اس بارے میں معلوم نہ تھا اب معلوم کیا ہے تو اس بات کا پتہ چلا ہے اب آپ کو کل دوپہر تک انتظار کرنا ہوگا"۔۔۔ شعیب نے کہا تو ڈومیری بے اختیار ہنس پڑی۔

"تم فکر نہ کرو۔ میں نے بندوبست کر لیا ہے تل ابیب سے ایک ہیلی کاپٹر مجھے یہاں سے لینے کے لئے روانہ ہو چکا ہے دو گھنٹوں بعد وہ یہاں پہنچ جائے گا میں نے انہیں یہاں کی نشاندہی کر دی ہے میں اس ہیلی کاپٹر میں چلی جاؤں گی اور یقین کرو تل ابیب پہنچنے کے بعد جلد از جلد واپس آؤں گی اور تمہاری والدہ' تمہارے بھائی شہاب اور

تمہارے لئے نہ صرف انتہائی قیمتی تحفے لے کر آؤں گی بلکہ اسرائیلی حکومت کی طرف سے تمہیں اور تمہارے بھائی کے لئے بڑی جاگیر کا پروانہ بھی لے کر آؤں گی"۔۔۔ ڈومیری نے کہا تو شعیب کا چہرہ کھل اٹھا۔

"یہ آپ کی مہربانی ہوگی مس"۔۔۔ شعیب نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تم لوگوں نے مشکل وقت میں میری مدد کی ہے اس لئے میں تمہاری ضرور مدد کروں گی اب تم جاؤ تاکہ میں کچھ دیر آرام کر لوں"۔۔۔ ڈومیری نے مسکراتے ہوئے کہا تو شعیب سلام کر کے واپس چلا گیا ڈومیری نے ایک بار پھر کلائی کی گھڑی دیکھی اور پھر رسیور اٹھا کر اس نے تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"پریذیڈنٹ ہاؤس"۔۔۔ رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"ملٹری سیکرٹری سے بات کراؤ۔ میں ڈومیری بول رہی ہوں"۔ ڈومیری نے کہا۔

"یس مادام"۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو۔ ملٹری سیکرٹری ٹو پریذیڈنٹ"۔۔۔ چند لمحوں بعد دوسری طرف سے پریذیڈنٹ ہاؤس کے ملٹری سیکرٹری کی بھاری آواز سنائی دی۔

"ڈومیری بول رہی ہوں۔ صدر صاحب نے آرام کر لیا ہے یا

Scanned & PDF Copy by RFI

نہیں"۔ ڈومیری نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"اوہ مادام۔ آپ کہاں سے بول رہی ہیں میں نے صدر صاحب کو آپ کی کال کی اطلاع دی تو وہ فوراً آپ سے بات کرنے پر تیار ہو گئے لیکن آپ نے اپنا فون نمبر نہیں بتایا تھا"---- ملٹری سیکرٹری نے تیز لہجے میں کہا۔

"کیا بتاتی۔ تم نے تو سیدھے منہ بات ہی نہ کی تھی"۔ ڈومیری نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"آئی ایم سوری مادام۔ مجھے آپ کے بارے میں اطلاع ہی نہ تھی"۔ ملٹری سیکرٹری نے معذرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اب تو عمران اور اس کے ساتھی تل ابیب پہنچ بھی گئے ہوں گے۔ اس وقت بات کرا دیتا تو شاید انہیں وہاں پہنچنے سے پہلے ہی پکڑا جا سکتا"---- ڈومیری نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

"یس"---- چند لمحوں بعد صدر صاحب کی باوقار آواز سنائی دی۔

"میں ڈومیری بول رہی جناب"---- ڈومیری نے انتہائی مودبانہ لہجے میں کہا۔

"آپ نے پہلے فون کیا تھا لیکن آپ نے اپنا فون نمبر ہی نہ بتایا تھا۔ بہرحال کیا ہوا۔ عمران اور اس کے ساتھیوں کے بارے میں کیا رپورٹ ہے"---- صدر نے کہا۔

"جناب۔ عمران اور اس کے ساتھی شام کی سرحد سے اسرائیل

میں داخل ہوئے میں نے اپنے ذرائع سے ان کا پتہ چلا لیا اور میں اپنے ساتھیوں سمیت وہاں کے سرحدی قصبہ نما شہر اطلس پہنچ گئی میں نے عمران اور اس کے ساتھیوں کو بیہوش کر کے ایک عمارت میں قید کر لیا اور ابھی میں ان سے بات چیت کر کے یہ کنفرم کر رہی تھی کہ وہ واقعی عمران اور اس کے ساتھی ہیں یا نہیں کہ جی پی فائیو کا کرنل ڈیوڈ اپنے ساتھیوں اور وہاں کی مقامی پولیس سمیت وہاں پہنچ گیا اور انہوں نے ہم پر حملہ کر دیا میرے تمام ساتھی مارے گئے اور میں زخمی ہو کر بیہوش ہو گئی جبکہ عمران اور اس کے ساتھیوں کو فرار ہونے کا موقع مل گیا مجھے کرنل ڈیوڈ نے پولیس ہیڈ کوارٹر میں قید کر لیا میں وہاں سے فرار ہو کر قریبی قصبے ساکانی پہنچ گئی پھر میں نے وہاں سے جی پی فائیو کا ایک ہیلی کاپٹر تل ابیب کی طرف جاتے ہوئے دیکھا میں اسے دیکھ کر حیران رہ گئی۔ میں نے اطلس میں کرنل ڈیوڈ کو فون کیا تو کرنل ڈیوڈ وہاں موجود تھا میں سمجھ گئی کہ عمران اور اس کے ساتھیوں نے بڑی خطرناک گیم کھیلی ہے وہ جی پی فائیو کا ہیلی کاپٹر اڑا کر تل ابیب جا رہے تھے اور کرنل ڈیوڈ کو اس کا علم ہی نہ تھا۔ میں نے فوراً آپ کو فون کیا تھا۔ میں آپ کو بتا سکوں اور آپ اس ہیلی کاپٹر کو روکنے کے لئے ہدایات دے سکیں اس طرح یہ لوگ تل ابیب پہنچنے سے پہلے ہی ہلاک ہو جائیں لیکن آپ کے ملٹری سیکرٹری نے بات کرانے سے صاف انکار کر دیا اور کہہ دیا کہ آپ آرام کر رہے ہیں اور دو گھنٹے سے پہلے آپ سے بات نہیں ہو سکتی اس لئے میں مجبور ہو گئی اور اب میں نے دوبارہ

Scanned & PDF Copy by RFI

آپ کو کال کی ہے لیکن اب تک تو عمران اور اس کے ساتھی جی پی فائیو کے ہیلی کاپٹر پر سوار ہو کر تل ابیب پہنچ بھی چکے ہوں گے"۔ ڈومیری نے تفصیل سے رپورٹ دیتے ہوئے کہا۔

"ویری سیڈ۔ رئیلی ویری سیڈ۔ لیکن کرنل ڈیوڈ تو بیحد ہوشیار آدمی ہے اس نے ایسا کیوں کیا۔ آپ ایسا کریں کہ پانچ منٹ بعد مجھے دوبارہ فون کریں میں اس دوران ٹرانسمیٹر پر کرنل ڈیوڈ سے رپورٹ لے لوں"۔ صدر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔ ڈومیری نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیور رکھ دیا پھر پانچ منٹ بعد اس نے دوبارہ فون کیا تو ملٹری سیکرٹری نے اس بار فوراً اس کا رابطہ صدر سے کرا دیا۔

"یس"۔۔۔۔ صدر کی بھاری آواز سنائی دی۔

"ڈومیری بول رہی ہوں جناب"۔۔۔۔ ڈومیری نے کہا۔

"میں نے کرنل ڈیوڈ سے رپورٹ لے لی ہے۔ وہ اس وقت اپنے ہیلی کاپٹر میں سوار ہو کر تل ابیب آ رہا ہے اس نے جو رپورٹ دی ہے اس کے مطابق جب اس نے اس عمارت پر ریڈ کیا جہاں آپ نے عمران اور اس کے ساتھیوں کو رکھا تھا تو آپ کے ساتھی وہاں ہلاک ہو چکے تھے آپ بے ہوش پڑی تھیں اور عمران اور اس کے ساتھی غائب ہو چکے تھے اس کے کہنے کے مطابق اس نے آپ کو حفاظت کی غرض سے پولیس ہیڈ کوارٹر میں بند کیا تھا لیکن آپ وہاں سے فرار ہو گئیں عمران اور اس کے ساتھیوں نے نجانے کس طرح جی پی فائیو کی طرح کا

ہیلی کاپٹر حاصل کر لیا۔ اس کا علم ہونے پر کرنل ڈیوڈ نے راستے میں ایئر فورس چیکنگ سپاٹ کے سب کمانڈر کو حکم دیا کہ وہ اس ہیلی کاپٹر کو فضا میں ہی میزائلوں سے اڑا دے لیکن کمانڈر نے جب ہیلی کاپٹر پائلٹ سے بات کی تو اسے جواب کرنل ڈیوڈ کی آواز میں ملا اس لئے اس نے حکم کی تعمیل نہ کی اب اسے کیا معلوم تھا کہ عمران دوسروں کی آواز اور لہجے کی بہترین نقل کر لیتا ہے۔ بہرحال جو کچھ بھی ہوا یہ بات سامنے آ گئی کہ ہماری زبردست کوششوں کے باوجود عمران اور اس کے ساتھی تل ابیب پہنچنے میں کامیاب ہو گئے ہیں اور یہ اسرائیل کی پہلی شکست ہے"۔۔۔۔ صدر نے آخری الفاظ انتہائی تلخ لہجے میں کہے۔

"سر آپ کی بات درست ہے لیکن اب ایسا نہیں ہو گا۔ عمران اور اس کے ساتھیوں کو لامحالہ مرنا پڑے گا یہ میرا وعدہ ہے سر۔ لیکن آپ کرنل ڈیوڈ کو کہہ دیں کہ وہ میرے خلاف کام نہ کریں"۔ ڈومیری نے کہا۔

"میں نے اسے پہلے ہی کہہ دیا ہے وہ اب آپ کے خلاف کام نہیں کرے گا بلکہ ضرورت پڑنے پر وہ آپ سے مکمل تعاون کرے گا اس طرح میرا آپ کو بھی حکم ہے کہ آپ بھی کرنل ڈیوڈ کے خلاف کام نہ کریں اور ضرورت پڑنے پر اس سے تعاون کریں۔ اب یہ آپ دونوں کا مشترکہ مشن ہے اور میں ہر صورت میں اس مشن میں کامیابی چاہتا ہوں۔ ایک بات اور آپ کو بتا دوں کہ آئندہ آپ نے عمران اور اس کے ساتھیوں سے کسی پوچھ گچھ کے چکر میں نہیں پڑنا بلکہ ایک لمحہ

Scanned & PDF Copy by RFI

ضائع کئے بغیر انہیں ہلاک کر دینا ہے وہ ہمیشہ اسی پوچھ گچھ کے چکر میں ہی بچ نکلتے ہیں کیونکہ انہیں پچویشن بدلنے کے لئے معمولی سا موقع چاہئے"---- صدر نے کہا۔

"یس سر۔ اب میں اچھی طرح سمجھ گئی ہوں آئندہ ایسا ہی ہوگا سر۔ اور میں آپ کو یقین دلاتی ہوں کہ جلد ہی آپ کو کامیابی کی خبر سناؤں گی"---- ڈومیری نے کہا۔

"اوکے۔ وش یو گڈ لک"---- صدر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا ڈومیری نے رسیور رکھ دیا۔

"اس کا مطلب ہے کہ کرنل ڈیوڈ بھی کارکردگی کے لحاظ سے کم نہیں ہے مجھے اب زیادہ تیزی دکھانی ہوگی ورنہ کرنل ڈیوڈ مجھ سے پہلے کام دکھا جائے گا"---- ڈومیری نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر آنکھیں بند کر کے اس نے کرسی کی پشت سے سر ٹکا دیا اب اسے کیتھی کا انتظار تھا۔ اس کا دل چاہ رہا تھا کہ وہ پلک جھپکنے میں تل ابیب پہنچ جائے لیکن ظاہر ہے ایسا ممکن نہ تھا۔ اسے بہرحال کیتھی اور اس کے ہیلی کاپٹر کا انتظار کرنا تھا۔

تل ابیب سے تقریباً بیس کلو میٹر پہلے عمران نے ہیلی کاپٹر کھیتوں میں اتار دیا اور وہ سب ہیلی کاپٹر سے نیچے اترے ہی تھے کہ انہیں دور درختوں کے ایک جھنڈ میں سے سرخ رنگ کی روشنی چمکتی دکھائی دی۔ روشنی وقفے وقفے سے جل بجھ رہی تھی۔

"آؤ"---- عمران نے کہا اور تیزی سے اس جھنڈ کی طرف بڑھ گیا عمران کے ساتھی اس کے پیچھے تھے جب وہ درختوں کے جھنڈ کے قریب پہنچے تو اچانک درختوں میں سے پانچ نقاب پوش باہر آگئے ان کے ہاتھوں میں مشین گنیں تھیں۔

"کون ہو تم"---- ان میں سے ایک نے غراتے ہوئے کہا۔

"پرنس آف ڈھمپ"---- عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کس سے ملنا ہے تمہیں"---- اسی نوجوان نے پوچھا۔

"سردار ابو ناصر سے"---- عمران نے جواب دیا۔

Scanned & PDF Copy by RFI

"وہ کون ہے"۔۔۔۔ نوجوان نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"ریڈ ایگل کا سربراہ"۔۔۔۔ عمران نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے جناب۔ آیئے جلدی کیجئے ہمارے پیچھے آجائیں"۔ اسی نوجوان نے مشین گن نیچے جھکاتے ہوئے کہا اور تیزی سے درختوں کے اندر غائب ہو گیا۔ عمران اور اس کے ساتھی بھی اس کے اور اس کے ساتھیوں کے بعد اس جھنڈ میں پہنچے تھے وہاں بند باڈی کی ایک بڑی سی ویگن کھڑی تھی ساتھ ہی ایک جیپ بھی تھی۔

"بیٹھ جایئے جناب۔ جلدی کیجئے"۔۔۔۔ اس نوجوان نے جس نے پوچھ گچھ کی تھی ویگن کا دروازہ کھولتے ہوئے کہا۔

"اتنا لمبا انٹرویو لینے کے بعد اب جلدی بھی تمہیں ہی ہے"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو نوجوان مسکرا دیا۔ عمران اور اس کے ساتھی ویگن میں سوار ہوئے تو نوجوان بھی اچھل کر اندر داخل ہوا اور پھر اس نے ویگن کا دروازہ اندر سے بند کر دیا اور ویگن کی فرنٹ سائیڈ پر دو بار ہاتھ سے مخصوص انداز میں دستک دی تو ویگن ایک جھٹکے سے آگے بڑھی اور پھر تیزی سے چلنے لگی ویگن کی باڈی مکمل طور پر بند تھی اس لئے باہر کا منظر عمران اور اس کے ساتھیوں کو نظر نہ آرہا تھا تقریباً ایک گھنٹے کے مسلسل سفر کے بعد ویگن ایک جھٹکے سے رکی اور اس کے ساتھ ہی نوجوان نے ہاتھ بڑھا کر ویگن کا دروازہ اندر سے کھولا اور اچھل کر باہر چلا گیا۔

"آیئے جناب"۔۔۔۔ نوجوان نے ادھر ادھر دیکھتے ہوئے کہا اور

عمران اور اس کے ساتھی ویگن سے نیچے اتر آئے وہ اس وقت ایک عمارت کے پورچ میں موجود تھے پورچ میں دو سیاہ رنگ کی کاریں کھڑی تھیں۔

"آیئے جناب۔ اب باقی سفر کاروں میں ہو گا"۔۔۔۔ نوجوان نے کہا۔

"شکر ہے پیدل نہیں چلنا پڑا"۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو نوجوان اس بار بے اختیار ہنس پڑا۔ تھوڑی دیر بعد وہ سب کاروں میں سوار ہو کر اس عمارت سے نکلے اور تل ابیب کی سڑکوں پر آگے بڑھنے لگے تھوڑی دیر بعد وہ ایک رہائشی کالونی میں داخل ہوئے اور پھر دونوں کاریں ایک کوٹھی کے گیٹ پر جا کر رک گئیں اس کے ساتھ ہی پھاٹک کھلا اور دونوں کاریں اندر داخل ہو کر پورچ میں جا کر رک گئیں۔ اور عمران اپنے ساتھیوں سمیت نیچے اتر آیا۔

"کاریں واپس لے جاؤ"۔۔۔۔ نوجوان نے اپنے ساتھیوں سے کہا اور اس کے ساتھ ہی دونوں کاریں بیک ہو کر مڑیں اور پھر تیزی سے پھاٹک کی طرف بڑھ گئیں پھاٹک کے قریب ایک نوجوان موجود تھا۔ اس نے پھاٹک کھول دیا اور پھر دونوں کاریں جب باہر جا کر مڑ گئیں تو اس نوجوان نے پھاٹک بند کر دیا۔

"تشریف رکھیں۔ میں سردار ابو ناصر کو آپ کی بخیریت پہنچنے کی اطلاع کر دوں"۔۔۔۔ نوجوان نے کہا اور ایک سائیڈ پر پڑے ہوئے فون کی طرف بڑھ گیا اس نے رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر ڈائل

Scanned & PDF Copy by RFI

کرنے شروع کر دیئے۔

"صالح بول رہا ہوں جناب۔ مال ڈلیور کر دیا گیا ہے جناب"۔ نوجوان نے کہا۔

"نہیں سر۔ مال درست حالت میں ڈلیور ہوا ہے"۔۔۔۔ نوجوان نے دوسری طرف سے بات سننے کے بعد کہا اور پھر رسیور رکھ دیا پھر وہ واپس مڑ کر عمران اور اس کے ساتھیوں کی طرف بڑھا۔

"اب تعارف ہو جائے جناب۔ میرا نام صالح ہے اور میں ریڈ ایگل کی ایک شاخ ریڈ ہاک کا انچارج ہوں۔ آپ اس وقت ریڈ ہاک کی عمارت میں ہیں سردار ابو ناصر کے حکم پر ریڈ ہاک کو آپ کی خدمت کے لئے وقف کر دیا گیا ہے اور مجھے اس پر فخر ہے کیونکہ آپ ہم سب کے لئے ہیرو کا درجہ رکھتے ہیں"۔۔۔۔ نوجوان نے کہا تو عمران مسکرا دیا۔

"آپ واقعی صالح ہیں کیونکہ آپ نے مال کی ڈلیوری صحیح سلامت کرا دی ہے ڈنڈی نہیں ماری۔ ورنہ تو آدھا مال راستے میں ہی غائب ہو جاتا ہے"۔۔۔۔ عمران نے کہا تو صالح بے اختیار ہنس پڑا۔

"آپ کا بیحد شکریہ جناب۔ اب آپ آرام کرنا چاہیں تو کمرے موجود ہیں اور کوئی حکم ہو تو فرمایئے"۔۔۔۔ صالح نے کہا۔

"یہاں میک اپ کا سامان اور ہمارے ناپ کے لباس موجود ہیں"۔ عمران نے کہا۔

"جی ہاں"۔۔۔۔ صالح نے جواب دیا۔

"آپ کی تنظیم ریڈ ہاک تل ابیب کے اندر کام کرتی ہے یا تل ابیب سے باہر"۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"ہم تل ابیب کے اندر ہی کام کرتے ہیں۔ ہمارا کام گوریلا کارروائیاں ہیں لیکن ہم ایسے ٹارگٹ منتخب کرتے ہیں جن سے اسرائیل کو نقصان پہنچایا جا سکے"۔۔۔۔ صالح نے جواب دیا۔

"بظاہر آپ اور آپ کے ساتھی کیا کام کرتے ہیں"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ویسے ہمارا ٹرانسپورٹ کا کام ہے جناب۔ باقاعدہ اڈہ ہے ٹرک ہیں"۔۔۔۔ صالح نے جواب دیا۔

"دیکھیں جناب صالح صاحب"۔۔۔۔ عمران نے کہنا شروع کیا۔

"میری ایک درخواست ہے جناب کہ آپ مجھے جناب، مسٹر اور آپ نہ کہیں۔ میں تو آپ کا ادنیٰ خادم ہوں"۔۔۔۔ صالح نے عمران کی بات کاٹتے ہوئے کہا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

"اچھا پھر ایک کام کرو کہ تل ابیب کے شمال مشرق میں پہاڑیاں ہیں۔ ان کے نیچے لیبارٹری ہے۔ طیارہ ساز خفیہ فیکٹری ہے۔ ہم نے اسے تباہ کرنا ہے۔ تم مجھے اس کا سروے کر کے تازہ ترین صورت حال سے آگاہ کرو کہ وہاں کس قسم کے حفاظتی انتظامات وغیرہ ہیں۔ کیا تم یہ کام کر لو گے"۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"وہاں پہاڑیوں پر باقاعدہ فوج کا سخت پہرہ ہے اور یہ پہرہ ابھی حال ہی میں شروع ہوا ہے۔ اس سے پہلے نہیں تھا۔ اتنا تو مجھے معلوم ہے۔

Scanned & PDF Copy by RFI

اس کے علاوہ تفصیل میں معلوم کرلوں گا۔ یہ میری ذمہ داری رہی"۔ صالح نے جواب دیا۔

"اس کے علاوہ ایک اور کام بھی کرنا ہے کہ اس طیارہ ساز فیکٹری یا لیبارٹری میں بہرحال سامان خوراک' سائنسی سامان یا دیگر سامان وغیرہ جاتا ہو گا مجھے ان سامان سپلائی کرنے والوں کے بارے میں تفصیلات چاہئیں"۔ عمران نے کہا۔

"یہ کام تو زیادہ آسانی سے ہو جائے گا جناب۔ کیونکہ ہمارا دھندہ ہی یہی ہے"۔۔۔۔ صالح نے کہا۔

"او کے۔ پھر ٹھیک ہے۔ اب تم جا سکتے ہو۔ لیکن پہلے میرے ایک ساتھی کو اس عمارت کی سیر کرا دو"۔۔۔۔ عمران نے کہا تو صالح اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

"آیئے میں آپ کے ساتھ چلتا ہوں"۔۔۔۔ صفدر نے اٹھتے ہوئے کہا۔

"یہ صالح ہے۔ صالحہ نہیں ہے"۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو سب ساتھی بے اختیار ہنس پڑے۔ جبکہ صالح حیرت سے انہیں ہنستے ہوئے دیکھنے لگا۔

"آیئے صالح صاحب۔ عمران صاحب کی تو ویسے ہی مذاق کرنے کی عادت ہے"۔۔۔۔ صفدر نے شرمندہ سے انداز میں مسکراتے ہوئے صالح سے کہا تو صالح کاندھے اچکا کر اس کے ساتھ بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

"عمران صاحب۔ میرا خیال ہے کہ ہمیں یہ اہم کام ان نوجوانوں پر نہیں چھوڑنا چاہئے"۔۔۔۔ کیپٹن شکیل نے کہا۔

"کونسا اہم کام"۔۔۔۔ عمران نے چونک کر پوچھا۔

"یہی ان پہاڑیوں کے حفاظتی انتظامات کی چیکنگ"۔۔۔۔ کیپٹن شکیل نے کہا۔

"میں کب چھوڑ رہا ہوں۔ لیکن انہیں فوری طور پر لاتعلق بھی تو نہیں کیا جا سکتا۔ یہ کام تم لوگوں نے کرنا ہے"۔۔۔۔ عمران نے کہا تو کیپٹن شکیل نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ تھوڑی دیر بعد صفدر واپس آگیا۔ صالح اس کے ساتھ تھا۔

"میں نے صفدر صاحب کو پوری کوٹھی اور اس میں موجود تمام سامان وغیرہ کے متعلق بتا دیا ہے۔ اب مجھے اجازت"۔۔۔۔ صالح نے کہا۔

"ہاں۔ اور یہاں موجود اپنے ساتھیوں کو بھی ساتھ لے جاؤ اور دوسری بات یہ کہ اب یہاں آپ کا ہمارا لنک صرف فون پر ہو گا۔ آپ کو کوئی کوڈ آتا ہے"۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"کوڈ۔ جی ہاں۔ ہمارے ریڈ ایگل کا خصوصی کوڈ ہے"۔۔۔۔ صالح نے کہا۔

"کون سا کوڈ ہے ذرا مجھے بتاؤ"۔۔۔۔ عمران نے کہا تو صالح نے بتانا شروع کر دیا۔

"ٹھیک ہے۔ میں سمجھ گیا ہوں۔ تم نے بس اب اسی کوڈ میں ہی

Scanned & PDF Copy by RFI

بات کرنی ہے"۔۔۔ عمران نے کہا تو صالح نے اثبات میں سرہلا دیا۔

"صفدر۔ تم جا کر پھاٹک بند کر آؤ"۔۔۔ عمران نے صفدر سے کہا تو صفدر نے اثبات میں سرہلا دیا اور تھوڑی دیر بعد وہ کمرے سے باہر چلے گئے۔ عمران نے ہاتھ بڑھا کر فون کا رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"یس شیلا گیم کلب"۔۔۔ رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"حسن لبیب صاحب سے بات کرائیں۔ میں ان کا دوست بول رہا ہوں ٹمبکٹو"۔۔۔ عمران نے لہجہ بدل کر بات کرتے ہوئے کہا۔

"ٹمبکٹو۔ کیا مطلب ہے۔ یہ کیسا نام ہے"۔۔۔ دوسری طرف سے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا گیا۔

"ٹمبک تھری اور ٹمبک فور بھی ہو سکتا ہے مسٹر۔ تم اس چکر میں نہ پڑو"۔ عمران نے اسی طرح بدلے ہوئے لہجے میں کہا۔

"ٹھیک ہے۔ ہولڈ آن کریں"۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو حسن لبیب بول رہا ہوں"۔۔۔ چند لمحوں بعد ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

"لبیب کا مطلب تو ہوا دانا اور عقل مند۔ لیکن لعین کا کیا مطلب ہوتا ہے"۔۔۔ عمران نے اسی طرح بدلے ہوئے لہجے میں کہا۔

"اوہ۔ واہ۔ تو آپ صاحب ہیں۔ کہاں سے بول رہے ہیں"۔ دوسری طرف سے ہنستے ہوئے کہا گیا۔

"میں تل ابیب سے ہی بول رہا ہوں۔ اب پتہ نہیں یہ ابیب کا کیا مطلب ہوتا ہے"۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"اسی نمبر پر پانچ منٹ بعد کال کریں"۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔ عمران نے مسکراتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔

"یہ لبیب صاحب کون ہیں"۔۔۔ جولیا نے کہا۔

"یہاں کے ٹائیگر ہیں"۔۔۔ عمران نے جواب دیا تو سب بے اختیار مسکرا دیئے پھر پانچ منٹ بعد عمران نے ایک بار پھر رسیور اٹھایا اور نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"یس سر"۔ اس بار براہ راست حسن لبیب کی آواز سنائی دی۔

"لغت دیکھ لی۔ کچھ پتہ چلا کہ لعین کا کیا مطلب ہوتا ہے"۔ عمران نے اس بار اصل لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"ایک صورت میں معنی بتا سکتا ہوں کہ آپ اپنا نام یہی رکھ لیں"۔ دوسری طرف سے ہنستے ہوئے کہا گیا اور عمران بھی اس کے خوبصورت بات پر بے اختیار ہنس پڑا۔

"کمال ہے۔ نام تمہارے مطلب کا ہے اور رکھ میں لوں۔ بہرحال یہ بتاؤ کہ وہ یہودی لڑکیوں سے دوستی چل رہی ہے یا نہیں"۔ عمران نے ہنستے ہوئے کہا۔

"ارے۔ ارے۔ آپ تو ہمیشہ ہی مجھ پر یہ الزام لگا دیتے ہیں۔ بزنس کے سلسلے میں تو ظاہر ہے لڑکیاں آتی جاتی رہتی ہیں لیکن کیا آپ

Scanned & PDF Copy by RFI

کو کسی خاص لڑکی کی تلاش ہے"۔۔۔۔ لبیب نے ہنستے ہوئے کہا۔

"پریذیڈنٹ ہاؤس میں بھی تو بہرحال ملازم لڑکیاں ہوں گی"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔اوہ۔ تو کیا وہاں کا کوئی مسئلہ ہے"۔۔۔۔ لبیب نے چونک کر کہا۔

"تمہارے لئے تو یہ کوئی مسئلہ نہیں ہے لیکن میرے لئے بڑا مسئلہ ہے۔ اس لئے میں نے سوچا کہ حسن لبیب سے بات کی جائے"۔ عمران نے کہا۔

"آپ فرمائیں۔ میرے بس میں ہوا تو ضرور ہو گا"۔۔۔۔ حسن لبیب نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"یہاں اسرائیل میں ایک جدید ساخت کا طیارہ تیار کیا جا رہا ہے۔ اس کا کوڈ نام لانگ برڈ بتایا گیا ہے۔ یہ طیارہ براہ راست پاکیشیا کے ایٹمی مراکز پر حملہ کر سکے گا اور اب یہ طیارہ تکمیل کے آخری مراحل میں ہے۔ میں نے اپنے طور پر یہ تو معلوم کر لیا ہے اس لانگ برڈ کی لیبارٹری یا فیکٹری وغیرہ تل ابیب کے شمال مشرق میں واقع پہاڑیوں کے نیچے ہے اور وہاں پہاڑیوں پر فوج بھی تعینات ہے لیکن میں چاہتا ہوں کہ وہاں اٹیک کرنے سے پہلے اس بات کو کنفرم کر لوں اور اگر ہو سکے تو اس کا نقشہ وغیرہ بھی مل جائے تو زیادہ بہتر ہے۔ شاکر سرات صاحب کی تنظیمیں تو اب مشکوک ہو چکی ہیں البتہ ریڈ ایگل ہماری مدد کر رہی ہے لیکن بہرحال یہ شاکر سرات کی تنظیموں کی طرح فعال۔ تجربہ کار

اور مؤثر نہیں ہیں۔ اس میں زیادہ تر نوجوان لڑکے شامل ہیں جبکہ تمہیں معلوم ہے کہ یہ مشن انتہائی اہم ہے۔ میں نے سوچا کہ تمہاری یہودی لڑکیوں سے دوستی کا فائدہ اٹھایا جائے۔ پریذیڈنٹ ہاؤس میں لامحالہ اس پراجیکٹ کی فائل یا اس بارے میں کچھ نہ کچھ مواد تو موجود ہو گا"۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"لانگ برڈ نام بتایا ہے ناں اس کا"۔۔۔۔ لبیب نے کہا۔

"ہاں۔ بتایا تو یہی گیا ہے"۔۔۔۔ عمران نے جواب دیا۔

"آپ کس فون نمبر پر ہیں"۔۔۔۔ لبیب نے پوچھا۔

"فی الحال تو پبلک فون سے بات کر رہا ہوں۔ اب جلد ہی کوئی نہ کوئی ٹھکانہ تلاش کروں گا لیکن تم فکر نہ کرو۔ میں تمہیں خود فون کر لوں گا"۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"پریذیڈنٹ ہاؤس میں صدر صاحب کی پرسنل سیکرٹری میری دوست ہے۔ وہ صدر کی بہت منہ چڑھی ہوئی ہے اور صدر اس پر اعتماد بھی بہت کرتے ہیں۔ میں دیکھتا ہوں۔ شاید کوئی بات بن جائے"۔ لبیب نے کہا۔

"لیکن خیال رکھنا۔ صدر کے کانوں تک یہ بات نہ پہنچ جائے۔ ورنہ اس لڑکی کے ساتھ تو جو ہو گا سو ہو گا تمہارے ساتھ بھی بہت کچھ ہو سکتا ہے"۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"آپ فکر نہ کریں۔ میری تو اسی کام میں عمر گزر گئی ہے"۔ لبیب نے کہا۔

Scanned & PDF Copy by RFI

"حتمی اور درست معلومات کا معاوضہ جو تم کہو گے"۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"اوکے۔ آپ ایسا کریں کہ چار گھنٹوں بعد مجھے پھر فون کر لیں"۔۔۔۔ لبیب نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا اور عمران نے مسکراتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔

"تو آپ کو شک ہے کہ لانگ برڈ ان پہاڑیوں کے نیچے نہیں بنایا گیا"۔ کیپٹن شکیل نے کہا۔

"شک کی بات نہیں۔ کنفرمیشن کا مسئلہ ہے۔ یہ مشن ہماری زندگی کا آخری مشن بھی ثابت ہو سکتا ہے۔ اور ظاہر ہے کہ اسرائیل نے اس کی حفاظت کے انتظامات اپنی طرف سے مکمل کر رکھے ہوں گے اس لئے اس پر اٹیک بھی اسی انداز میں کرنا پڑے گا۔ اب ہم تل ابیب تو پہنچ ہی گئے ہیں۔ اس لئے چند گھنٹوں کے آگے پیچھے ہو جانے سے کوئی فرق نہیں پڑتا"۔۔۔۔ عمران نے کہا تو سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔ اس دوران صفدر بھی آگیا تھا۔

"آپ سب لوگ میک اپ کر لیں اور لباس وغیرہ بھی تبدیل کر لیں۔ اس کے بعد آپ سب نے ان پہاڑیوں کا باقاعدہ سروے کرنا ہے تاکہ اس پر اٹیک کرنے کا کوئی حتمی لائحہ عمل طے کیا جا سکے۔ میں اس دوران یہیں رہوں گا تاکہ لبیب سے مزید بات چیت ہو سکے"۔ عمران نے کہا۔

"عمران صاحب۔ وہ ڈومیری کے سارے ساتھی تو ختم ہو گئے ہیں

لیکن ڈومیری وہاں سے فرار ہو گئی تھی۔ اس کے بارے میں پھر کوئی اطلاع نہیں ملی۔ اس بارے میں پھر آپ نے کچھ سوچا ہے"۔ صفدر نے کہا۔

"فی الحال ٹارگٹ کا تعین ہمارے سامنے ہے۔ جب یہ تعین ہو جائے گا تو پھر کرنل ڈیوڈ اور اس ڈومیری دونوں کو روکنا بھی ہو گا اس بارے میں بعد میں سوچ لیں گے"۔۔۔۔ عمران نے کہا تو صفدر اور باقی ساتھیوں نے اثبات میں سر ہلا دیئے اور پھر وہ سب اٹھ کر بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گئے۔

"میں بھی اس دوران میک اپ کر لیتا ہوں۔ ہو سکتا ہے کہ لبیب کی اطلاع ملنے پر مجھے فوری حرکت میں آنا پڑ جائے"۔۔۔۔ عمران نے بھی کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا۔

"پھر آجائیں۔ اکٹھا ہی سارا کام ہو جائے۔ لیکن میک اپ تو مقامی ہی کرنا ہو گا"۔۔۔۔ صفدر نے کہا۔

"ہاں۔ سو فیصد مقامی"۔۔۔۔ عمران نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے جواب دیا اور صفدر نے بھی اثبات میں سر ہلا دیا۔

سیاہ رنگ کی کار انتہائی تیز رفتاری سے تل ابیب کے مغربی حصے کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی۔ تل ابیب کے مغربی حصے میں جدید آبادیاں تھیں اس لئے اس حصے کو جدید تل ابیب بھی کہا جاتا تھا۔ یہ نہ صرف انتہائی جدید کالونیاں تھیں بلکہ یہاں بے شمار کلب اور ہوٹل بھی بن گئے تھے۔ جن کی وجہ سے یہاں تل ابیب کے امراء اور سیاحوں کا ہروقت ہجوم رہتا تھا۔ کہا جاتا تھا کہ یہاں دن سوتے ہیں اور راتیں جاگتی ہیں۔ سیاہ کار کا رخ بھی اسی علاقے کی طرف تھا جس کا نام سوانگ تھا۔ سیاہ کار میں اس وقت کرنل ڈیوڈ بیٹھا ہوا تھا لیکن یہ کار سرکاری کار نہیں تھی بلکہ یہ اس کی پرائیویٹ کار تھی۔ اس لئے اس کار کا ڈرائیور بھی سرکاری نہیں تھا۔ کرنل ڈیوڈ عقبی سیٹ پر بیٹھا ہوا تھا۔ اس کے ساتھ والی سیٹ پر ایک نوجوان بڑے مودبانہ انداز میں بیٹھا ہوا تھا۔

"تمہیں یقین ہے کیپٹن رینڈل کہ تم نے درست معلومات حاصل کی ہیں"—— اچانک خاموش بیٹھے ہوئے کرنل ڈیوڈ نے ساتھ بیٹھے ہوئے نوجوان سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یس کرنل۔ مجھے سو فیصد یقین ہے"—— کیپٹن رینڈل نے جواب دیا۔

"گڈ۔ میں اپنے ماتحتوں میں ایسا ہی اعتماد چاہتا ہوں"—— کرنل ڈیوڈ نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔ تھوڑی دیر بعد کار ایک کلب کے کمپاؤنڈ گیٹ میں مڑی اور پھر ایک طرف پارکنگ میں جا کر رک گئی۔ کرنل ڈیوڈ دروازہ کھول کر نیچے اترا تو دوسری طرف سے کیپٹن رینڈل بھی نیچے اتر آیا۔ دونوں کے جسموں پر سوٹ تھے۔

"کیا کام کرتا ہے وہ نوجوان۔ کیا نام بتایا تھا تم نے روشن"۔ کرنل ڈیوڈ نے کلب کے مین گیٹ کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔

"یس سر۔ روشن اس کا نام ہے۔ وہ کلب کے کچن کا سپروائزر ہے"—— کیپٹن رینڈل نے جواب دیا اور کرنل ڈیوڈ نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ کلب کے مین ہال میں داخل ہو کر وہ کاؤنٹر کی طرف بڑھنے کی بجائے سیدھے لفٹ کی طرف بڑھ گئے۔ کرنل ڈیوڈ چونکہ اکثر یہاں آتا رہتا تھا اس لئے اسے معلوم تھا کہ کلب کے مینجر راسٹن کا دفتر سب سے اوپر والی منزل میں تھا۔ لفٹ کے ذریعے وہ سب سے اوپر والی منزل میں پہنچے اور چند لمحوں بعد وہ مینجر کے دفتر کے سامنے پہنچ چکے تھے۔ دفتر کے باہر ایک باوردی دربان موجود تھا۔

Scanned & PDF Copy by RFI

"لیس سر"---- دربان نے کرنل ڈیوڈ اور اس کے پیچھے آتے ہوئے کیپٹن رینڈل سے مخاطب ہو کر کہا۔

"مجھے پہچانتے ہو"---- کرنل ڈیوڈ نے غراتے ہوئے کہا تو دربان بے اختیار جھک کر پیچھے ہٹ گیا۔

"نو سر"---- دربان شاید کرنل ڈیوڈ کی شخصیت اور اس کے لہجے سے ہی مرعوب ہو گیا تھا۔

"ابھی تھوڑی دیر بعد پہچان جاؤ گے"---- کرنل ڈیوڈ نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا اور دفتر کا دروازہ کھول کر اندر داخل ہو گیا۔ سامنے میز کے پیچھے کلب کا ادھیڑ عمر مینیجر راشٹن بیٹھا فون پر باتیں کرنے میں مصروف تھا۔ اس نے جب دروازہ کھلنے پر چونک کر دروازے کی طرف دیکھا تو دوسرے لمحے اس نے بجلی کی سی تیزی سے رسیور کریڈل پر رکھا اور اٹھ کر میز کی سائیڈ سے باہر آکر دروازے کی طرف بڑھنے لگا۔ اس کے چہرے پر حیرت کے ساتھ ساتھ خوف کے تاثرات بھی نمایاں تھے۔

"کرنل صاحب۔ آپ اور یہاں۔ مجھے آپ نے اطلاع ہی نہیں دی ورنہ میں گیٹ پر آکر آپ کا استقبال کرتا"---- مینیجر راشٹن نے آگے بڑھتے ہوئے انتہائی خوشامدانہ لہجے میں کہا کیونکہ وہ کرنل ڈیوڈ اور اس کی دولت سے اچھی طرح واقف تھا۔

"یہ کاروباری باتیں بعد میں کرنا۔ پہلے اپنے کچن کے سپروائزر روشن کو یہاں بلاؤ اور سنو۔ اسے یہاں آنے تک کسی طرح بھی معلوم

نہ ہو سکے کہ ہم یہاں موجود ہیں"---- کرنل ڈیوڈ نے کہا اور ایک طرف صوفے پر بیٹھ گیا۔

"لیس سر"---- راشٹن نے کہا اور سر ہلاتا ہوا تیزی سے واپس مڑا۔ اس نے میز پر رکھے ہوئے انٹرکام کا رسیور اٹھایا اور تیزی سے تین نمبر پریس کر دیئے۔

"لیس کچن سپروائزر"---- رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے ایک آواز سنائی دی۔

"روشن۔ فوراً میرے آفس میں آؤ۔ تم سے کچن کے سلسلے میں اہم بات کرنی ہے۔ ابھی اور اسی وقت"---- مینیجر راشٹن نے کہا۔

"لیس سر"---- دوسری طرف سے کہا گیا اور مینیجر نے رسیور رکھ دیا۔

"آپ کیا پینا پسند فرمائیں گے جناب۔ میرے تو خوشی کے مارے ہاتھ پیر پھول رہے ہیں کہ آپ نے بڑے عرصے بعد ہمارے کلب کو رونق بخشی ہے"---- مینیجر نے انتہائی خوشامدانہ لہجے میں کہا۔

"خاموشی سے بیٹھ جاؤ راشٹن۔ اب اگر تم نے کوئی فضول بات کی تو گولی مار دوں گا سمجھے"---- کرنل ڈیوڈ چونکہ ذہنی طور پر الجھا ہوا تھا۔ اس لئے اس نے بجائے خوشامد پر خوش ہونے کے الٹا اسے بری طرح ڈانٹ دیا اور مینیجر منہ بنا کر میز کے پیچھے خاموشی سے کرسی پر بیٹھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد دروازہ کھلا اور ایک مقامی عرب نوجوان اندر داخل ہوا۔ اس نے حیرت سے کرنل ڈیوڈ اور کیپٹن رینڈل کو دیکھا اور

Scanned & PDF Copy by RFI

پھر آگے مینجر کی میز کی طرف بڑھ گیا۔

"یس سر"---- آنے والے نے سلام کرتے ہوئے کہا۔

"تمہارا نام روشن ہے"---- کرنل ڈیوڈ نے ایک جھٹکے سے اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔

"یس سر۔ میرا نام روشن ہے جناب"---- نوجوان نے کہا۔

"اور تمہارا تعلق ریڈ ایگل سے ہے۔ کیوں"---- کرنل ڈیوڈ نے یکلخت غراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جیب سے ریوالور نکال لیا۔ اس کے ریوالور نکالتے ہیں کیپٹن رینڈل نے بھی ریوالور نکال لیا اور وہ دروازے کے سامنے اس طرح کھڑا ہو گیا تھا جیسے وہ اس نوجوان کو بھاگنے سے روکنا چاہتا ہو۔

"ریڈ ایگل۔ وہ کیا ہوتا ہے جناب۔ میں تو یہاں کچن سپروائزر ہوں۔ آپ مینجر صاحب سے پوچھ لیں جناب۔ میں یہاں گزشتہ آٹھ سالوں سے ملازم ہوں اور میری آج تک کسی نے کوئی شکایت نہیں کی"۔ روشن نے سادہ سے لہجے میں کہا لیکن کرنل ڈیوڈ ریڈ ایگل کے نام پر اس کی آنکھوں میں پیدا ہونے والی چمک دیکھ چکا تھا۔

"کیوں راسٹن۔ کیا یہ درست کہہ رہا ہے جبکہ مجھے اطلاع ملی ہے کہ اس کا فلسطینی تنظیم ریڈ ایگل سے تعلق ہے"---- کرنل ڈیوڈ نے مینجر راسٹن سے مخاطب ہو کر کہا۔

"آج تک تو کبھی اس کی کوئی شکایت نہیں سنی جناب"۔ راسٹن نے جو کرنل ڈیوڈ کے اٹھ کر کھڑا ہونے پر خود بھی اٹھ کر کھڑا ہو چکا تھا

بڑے مودبانہ لہجے میں کہا۔

"ہونہہ۔ مجھے جانتے ہو"---- کرنل ڈیوڈ نے ایک بار پھر روشن سے مخاطب ہو کر کہا۔

"آپ کو کون نہیں جانتا جناب۔ آپ کرنل ڈیوڈ ہیں۔ جی پی فائیو کے سربراہ اور اسرائیل کے اصل حاکم"---- روشن نے جواب دیا تو کرنل ڈیوڈ کے چہرے پر پہلی بار مسکراہٹ رینگ گئی۔

"کیپٹن رینڈل"---- کرنل ڈیوڈ اب کیپٹن رینڈل سے مخاطب ہو گیا۔

"یس کرنل"---- کیپٹن رینڈل نے جواب دیا۔

"یہ روشن واقعی بے گناہ ہے۔ اس کے متعلق غلط خبر ملی ہے۔ اس لئے اسے جانے دو"---- کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

"یس سر"---- کیپٹن رینڈل نے کہا اور دروازے کے سامنے سے ایک طرف ہٹ گیا۔

"اب تم جا سکتے ہو روشن"---- کرنل ڈیوڈ نے کہا تو روشن نے مسرت بھرے انداز میں سلام کیا اور پھر دروازے کی طرف مڑ گیا۔ پھر جیسے ہی دروازے تک پہنچا' اچانک کیپٹن رینڈل کا ہاتھ گھوما اور اس کے ہاتھ میں موجود ریوالور کا بھاری دستہ روشن کے سر کے عقبی حصے پر پوری قوت سے پڑا تو روشن چیختا ہوا سامنے بند دروازے سے ٹکرا کر نیچے گرا۔ اسی لمحے رینڈل کی لات بجلی کی سی تیزی سے حرکت میں آئی اور اس کے بھاری بوٹ کی ٹو پوری قوت سے نیچے گر کر اٹھنے کی

Scanned & PDF Copy by RFI

کوشش کرتے ہوئے روشن کی کنپٹی پر پڑی تو روشن ایک دھماکے سے نیچے گرا اور چند لمحوں تک تڑپنے کے بعد ساکت ہو گیا۔ مینجر راسٹن ہونٹ بھینچے خاموش کھڑا رہا۔ اس نے اس سارے عمل میں کوئی مداخلت نہ کی تھی۔

"راسٹن۔ یہاں تمہارے دفتر سے کوئی ایسا راستہ باہر جاتا ہے کہ ہم اس روشن کو اس راستے سے باہر لے جائیں اور کسی کو اس بارے میں علم نہ ہو سکے۔ کیونکہ اس کا تعلق واقعی ریڈ ایگل سے ہے اور اگر اس کی گرفتاری کی اطلاع یہاں اس کے ساتھیوں کو ہو گئی تو وہ اسے ہر قیمت پر گولی مار دیں گے اور یہ بھی بتا دوں کہ ابھی میں تمہیں ریڈ ایگل کے ساتھ سازباز کرنے کا مجرم نہیں بنا رہا۔ ورنہ تم جانتے ہو کہ تمہارا اور تمہارے کلب کا کیا حشر ہو سکتا ہے"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

"یس سر۔ آپ کی مہربانی ہے سر۔ ایک راستہ موجود ہے سر۔ آیئے۔ میں آپ کے ساتھ چلتا ہوں سر"۔۔۔۔ راسٹن نے کرنل ڈیوڈ کی بات سن کر بری طرح بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"اسے اٹھا لو کیپٹن رینڈل"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے فرش پر بے ہوش پڑے ہوئے روشن کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا اور کیپٹن رینڈل نے بے ہوش روشن کو اٹھا کر اپنے کاندھے پر ڈالا اور پھر وہ مینجر کے پیچھے چلتے ہوئے ایک خفیہ راستے سے گزر کر کلب کی عقبی سمت ایک ویران گلی میں پہنچ گئے۔

"اسے نیچے لٹاؤ اور جا کر کار یہاں لے آؤ"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے کیپٹن رینڈل سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یس کرنل"۔۔۔۔ کیپٹن رینڈل نے کہا اور کاندھے پر لادے ہوئے بے ہوش روشن کو وہیں راستے کے فرش پر لٹا کر وہ تیزی سے دروازہ کھول کر باہر گلی میں نکل گیا۔

"اور سنو راسٹن۔ تمہاری زبان بھی بند رہے گی اور تمہارے دفتر کے باہر جو دربان ہے اس کی زبان بھی بند کرا دینا۔ اگر مجھے اطلاع ملی کہ تمہاری یا تمہارے دربان کی وجہ سے ریڈ ایگل تک یہ اطلاع پہنچی ہے تو پھر نہ تم زندہ رہو گے اور نہ تمہارا دربان"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے تیز لہجے میں راسٹن سے مخاطب ہو کر کہا۔

"آپ بے فکر رہیں کرنل صاحب۔ آپ کے احکامات کی حرف بحرف تعمیل ہو گی"۔۔۔۔ راسٹن نے کہا۔

"میں تمہارے اور تمہارے دربان کے ساتھ اس لئے رعایت کر رہا ہوں کہ کلب میرے دوست لارڈ میکسن کا ہے۔ ورنہ تو اب تک تمہارا آدھے سے زیادہ کلب مٹی میں مل چکا ہوتا"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

"آپ کی مہربانی ہے جناب۔ آپ ہمیشہ ہم پر مہربان رہے ہیں جناب"۔ راسٹن نے جواب دیا اور کرنل ڈیوڈ نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ جیسے کہہ رہا ہو کہ وہ واقعی مہربان رہا ہے۔ تھوڑی دیر بعد کار گلی میں پہنچ گئی۔ اور پھر کرنل ڈیوڈ کے حکم پر کیپٹن رینڈل نے بے ہوش

81Scanned & PDF Copy by RFI

روشن کو اٹھا کر کار کی عقبی سیٹ اور فرنٹ سیٹ کے درمیانی حصے میں ڈال دیا۔ اس کے بعد وہ دونوں عقبی سیٹ پر بیٹھ گئے جبکہ ڈرائیور نے کار بیک کی اور سڑک پر لے جا کر اسے آگے بڑھا دیا۔

"پوائنٹ تھرٹی پر چلو"۔۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے ڈرائیور سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یس سر"۔۔۔۔۔ ڈرائیور نے جواب دیا۔

"تمہاری اطلاع درست نکلی ہے رینڈل۔ میں نے اس روشن کی آنکھوں میں ریڈ ایگل کے نام پر ابھر آنے والی چمک دیکھ لی ہے"۔ کرنل ڈیوڈ نے ساتھ بیٹھے ہوئے کیپٹن رینڈل سے مخاطب ہو کر کہا۔

"میں ہر اطلاع کی انتہائی گہرائی میں جا کر چھان بین کرتا ہوں کرنل۔ پھر آپ تک اسے پہنچاتا ہوں تاکہ آپ تک پہنچنے والی کوئی اطلاع غلط ثابت نہ ہو۔ اس روشن کے بارے میں ہمیں شک اس طرح پڑا کہ اس روشن کو ہمارے مخبر نے ایک ایسی لڑکی کے ساتھ پراسرار انداز میں باتیں کرتے ہوئے دیکھا جس کا تعلق شاکر سرات کی ایک خفیہ تنظیم کے ساتھ رہا تھا۔ جب مجھے اطلاع ملی تو میں نے اس روشن کا فون ٹیپ کرایا۔ وہاں سے معلوم ہوا کہ روشن نے کسی نامعلوم کوڈ میں کسی سے بات کی ہے۔ یہ کوڈ ہم حل نہ کر سکے لیکن ہمارے ہیڈ کوارٹر کے ایک آدمی نے بتایا کہ یہ خصوصی کوڈ ریڈ ایگل استعمال کرتا ہے اور ہمارے ماہرین باوجود کوشش کے اسے حل نہیں کر سکے۔ اس پر یہ بات کنفرم ہو گئی کہ روشن کا تعلق بہرحال ریڈ ایگل سے ہے۔ چنانچہ اس کنفریشن کے بعد میں نے آپ کو اطلاع دی تاکہ آپ کی ہدایت کے مطابق اس سے پوچھ گچھ کی جا سکے"۔ کیپٹن رینڈل نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"گڈ شو۔ تمہیں معلوم ہے کہ میں نے خود اس روشن کو کیوں پکڑا ہے اور کیوں اتنی رازداری برتی ہے"۔۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

"آپ بہتر جانتے ہیں کرنل"۔۔۔۔۔ کیپٹن رینڈل نے کہا۔

"اس لئے کہ مجھے اطلاع ملی ہے کہ علی عمران نے تل ابیب میں ریڈ ایگل کی پناہ لی ہوئی ہے یہ اطلاع شاکر سرات کی ایک خفیہ تنظیم سے ڈارک آئی نے حاصل کی ہے لیکن وہ اسے آگے نہیں چلا سکے مگر اب اس روشن کے ذریعے ہم حتمی بات معلوم کر لیں گے"۔ کرنل ڈیوڈ نے کہا تو کیپٹن رینڈل نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ تھوڑی دیر بعد کار ایک رہائشی کالونی کے بند گیٹ کے سامنے جا کر رک گئی ڈرائیور نے مخصوص انداز میں تین بار ہارن بجایا تو چھوٹا پھاٹک کھلا اور ایک مسلح نوجوان باہر آگیا۔

"پھاٹک کھولو"۔۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے تحکمانہ لہجے میں اس نوجوان سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یس سر"۔۔۔۔۔ باہر آنے والے نوجوان نے تیزی سے سیلوٹ مارتے ہوئے کہا اور پھر وہ مڑ کر پھاٹک میں غائب ہو گیا چند لمحوں بعد بڑا پھاٹک کھلا اور ڈرائیور کار اندر لے گیا۔ پورچ میں لے جا کر اس نے کار روکی تو کرنل ڈیوڈ اور کیپٹن رینڈل دونوں نیچے اترے اسی لمحے

پورچ میں موجود ایک نوجوان نے جلدی سے آگے بڑھ کر کرنل ڈیوڈ کو سیلوٹ کیا یہ پوائنٹ تھرٹی کا انچارج کیپٹن ڈیوس تھا۔

"کیپٹن ڈیوس۔ کار کی عقبی سیٹ کے سامنے ایک بے ہوش نوجوان پڑا ہوا ہے اسے اٹھا کر ٹارچنگ سیل میں لے جاؤ اور اسے کراس آرے میں جکڑ دو اور پھر مجھے اطلاع دو"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے کیپٹن ڈیوس سے کہا اور پھر آگے بڑھ گیا۔ کیپٹن رینڈل اس کے پیچھے تھا وہ دونوں راہداری کے آخر میں بنے ہوئے دفتر نما کمرے میں داخل ہوئے تو کرنل ڈیوڈ نے میز پر پڑے ہوئے فون کا رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"یس۔ جی پی فائیو ہیڈ کوارٹر"۔۔۔۔ ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"کرنل ڈیوڈ بول رہا ہوں براؤن سے بات کراؤ"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے تیز اور تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"یس سر"۔۔۔۔ دوسری طرف سے انتہائی مودبانہ لہجے میں جواب دیا گیا۔

"یس سر۔ میجر براؤن بول رہا ہوں۔ آپ کا خادم"۔۔۔۔ چند لمحوں بعد میجر براؤن کی آواز سنائی دی اس کا لہجہ اسی طرح انتہائی خوشامدانہ تھا۔

"عمران اور اس کے ساتھیوں کے بارے میں کیا رپورٹ ہے"۔ کرنل ڈیوڈ نے تیز لہجے میں کہا۔

"ان کی تلاش جاری ہے سر"۔۔۔۔ میجر براؤن نے کہا۔

"کیا گٹروں میں جھانک کر تلاش کر رہے ہو انہیں۔ تم ہو ہی احمق آدمی۔ یہاں دفتر میں بیٹھ کر اسے کیسے تلاش کیا جا سکتا ہے کہ وہ خود ہیڈ کوارٹر میں آ کر تمہیں بتا جائے گا۔ ناسس"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے غصے سے چیختے ہوئے کہا۔

"سر جی پی فائیو کے مخبر پورے تل ابیب میں انہیں تلاش کر رہے ہیں سر"۔ میجر براؤن نے کہا۔

"ان ہیلی کاپٹروں کا پتہ چلا جن پر سوار ہو کر وہ یہاں آئے تھے"۔ کرنل ڈیوڈ نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"نو سر۔ ابھی تک تو پتہ نہیں چل سکا سر۔ البتہ اتنا معلوم ہوا ہے کہ وہ ہیلی کاپٹر آکانہ شہر کی طرف جاتے ہوئے دیکھا گیا ہے میں نے وہاں جی پی فائیو گروپ کو الرٹ کر دیا تھا لیکن ابھی تک وہاں سے کوئی رپورٹ نہیں آئی"۔۔۔۔ میجر براؤن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"وہاں سے رپورٹ لو۔ اور فوراً اس ہیلی کاپٹر کو برآمد کرو ہر صورت میں کرو اور سنو ان لوگوں کو ریڈ ایگل نے پناہ دے رکھی ہے اس لئے ریڈ ایگل کے مقامی گروپ کا پتہ چلاؤ کچھ کام کرو سمجھے۔ ورنہ۔۔۔۔" کرنل ڈیوڈ نے غصے سے چیختے ہوئے کہا اور پھر فقرہ مکمل کئے بغیر اس نے رسیور کریڈل پر پٹخ دیا۔

"ناسس۔ قطعی احمق آدمی ہے"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے مڑ کر مودبانہ انداز میں کھڑے ہوئے کیپٹن رینڈل کی طرف دیکھتے ہوئے کہا کیپٹن رینڈل نے کوئی جواب نہ دیا وہ اسی طرح خاموش کھڑا رہا اسی

Scanned & PDF Copy by RFI

لمحے دروازہ کھلا اور کیپٹن ڈیوس اندر داخل ہوا۔

"آئیے سر۔ آپ کے حکم کی تعمیل ہو چکی ہے"۔۔۔۔ کیپٹن ڈیوس نے کہا۔

"ہاں چلو"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے کہا اور دروازے کی طرف بڑھ گیا کیپٹن ڈیوس اور کیپٹن رینڈل دونوں اس کے پیچھے کمرے سے باہر آ گئے تھوڑی دیر بعد وہ تینوں ایک وسیع و عریض کمرے میں پہنچ گئے جہاں ہر طرف انتہائی جدید ترین ٹارچنگ کے آلات نصب تھے وہاں چار پہلوان نما آدمی بھی موجود تھے اور اس ٹارچنگ روم کے انچارج تھے پوائنٹ تھرٹی بنایا ہی اسی لئے گیا تھا کہ یہاں جی پی فائیو کے مخالفوں پر ٹارچر کر کے ان سے راز اگلوائے جا سکیں اور یہ ٹارچنگ روم جسے کرنل ڈیوڈ ٹرتھ روم کہا کرتا تھا پورے اسرائیل میں مشہور تھا اور کہا جاتا تھا کہ ٹرتھ روم میں جو ایک بار داخل ہوا وہ کبھی صحیح سلامت باہر نہیں آیا روشن کمرے کے ایک کونے میں فرش پر لوہے کے کنڈوں میں جکڑا ہوا بیٹھا تھا اس کی دونوں ٹانگیں آگے کی طرف پھیلی ہوئی تھیں اس کا جسم دیوار کے ساتھ راڈز سے فکس کر دیا گیا تھا جبکہ اس کی گردن ڈھلکی ہوئی تھی اوپر ایک لمبے سے راڈ کے ساتھ ایک چھوٹا سا گول آرا لگا ہوا تھا جس کے ساتھ ایک بڑا سا ہینڈل دونوں طرف سے لگا ہوا تھا۔

"پہلے اسے ہوش میں لے آؤ اور کرسیاں یہاں رکھ دو"۔ کرنل ڈیوڈ نے کہا تو چاروں پہلوان نما آدمیوں نے جلدی سے تین کرسیاں

اٹھائیں اور اس آرے والے حصے کے قریب روشن کی طرف منہ کر کے رکھ دیں۔ ایک کرسی آگے کر کے رکھی گئی تھی جبکہ دو اس کی سائیڈوں میں لیکن ذرا پیچھے کر کے رکھی گئی تھیں آگے والی کرسی پر کرنل ڈیوڈ اور پچھلی کرسیوں پر کیپٹن رینڈل اور کیپٹن ڈیوس بیٹھ گئے۔ ایک پہلوان نما آدمی نے آگے بڑھ کر بے ہوش روشن کے چہرے پر زور زور سے تھپڑ مارنے شروع کر دیئے تیسرے یا چوتھے تھپڑ پر روشن چیخ مار کر ہوش میں آگیا تو وہ پہلوان نما آدمی پیچھے ہٹ گیا۔

"روشن۔ اچھی طرح دیکھ لو کہ تم جی پی فائیو کے ٹرتھ روم میں موجود ہو یہاں پہنچ کر تمہیں ہر حالت میں سچ بولنا پڑے گا اگر تم نے جھوٹ بولنے کی کوشش کی تو اس آرے کو دیکھ رہے ہو یہ تمہارے جسم کو تمہارے پیر کی انگلیوں سے کاٹنا شروع کرے گا اور گردن تک کاٹتا چلا جائے گا"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے تیز آواز میں کہا تو روشن نے گردن موڑی اور کرنل ڈیوڈ کی طرف دیکھنے لگا اس کے چہرے پر خوف کے تاثرات نمایاں تھے۔

"ج۔ ج۔ جناب میں تو بے قصور ہوں۔ میں نے تو جو سچ تھا وہ آپ کو بتا دیا تھا جناب"۔۔۔۔ روشن نے ہکلاتے ہوئے کہا۔

"ہم جانتے ہیں کہ وہ سچ نہیں ہے ہمارے پاس حتمی ثبوت موجود ہیں کہ تمہارا تعلق ریڈ ایگل سے ہے تمہاری گفتگو کی ٹیپ ہمارے پاس موجود ہے وہ گفتگو جو تم نے ریڈ ایگل کے ساتھ کوڈ میں کی تھی اس کے علاوہ بھی بے شمار ثبوت ہیں اگر تم سب کچھ سچ بتا دو گے تو

Scanned & PDF Copy by RFI

نہ صرف تمہیں معاف کر دیا جائے گا بلکہ تمہیں جی پی فائیو میں ایک اہم خفیہ عہدہ بھی دیا جائے گا"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

"جناب۔ میرا واقعی کسی ریڈ ایگل سے کوئی تعلق نہیں ہے میں تو ایک غریب آدمی ہوں بال بچے دار ہوں"۔۔۔۔ روشن نے کہا۔

"دیکھو روشن۔ آخری بار کہہ رہا ہوں کہ سچ سچ بتا دو"۔ کرنل ڈیوڈ نے غصے سے چیختے ہوئے کہا۔

"میں نے سچ ہی کہا ہے جناب"۔۔۔۔ روشن نے جواب دیا۔

"کیپٹن ڈیوس"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے یکلخت چیختے ہوئے کہا۔

"یس سر"۔۔۔۔ کیپٹن ڈیوس نے کرسی سے اٹھتے ہوئے مودبانہ لہجے میں کہا۔

"اس روشن کے دائیں پیر کی تمام انگلیاں کاٹ دو"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

"یس سر"۔۔۔۔ کیپٹن ڈیوس نے کہا اور پھر اس نے ان پہلوانوں کو اشارہ کیا تو ان میں سے ایک تیزی سے آگے بڑھا اور اس نے ایک جھٹکے سے روشن کے دائیں پیر میں موجود جوتا اتار کر ایک طرف پھینکا اور پھر جراب بھی اتار دی۔

"میں سچ کہہ رہا جناب۔ مجھ پر ظلم نہ کریں میں بے قصور ہوں جناب"۔ روشن اس دوران مسلسل چیخ چیخ کر کہتا رہا لیکن کرنل ڈیوڈ سمیت کسی نے اس کی بات کا جواب نہ دیا۔ یوں لگتا تھا کہ جیسے وہ سب مکمل طور پر بہرے ہو چکے ہوں پھر ایک پہلوان نے آرے کے

ہینڈل کو پکڑا اور اس کے ساتھ لگا ہوا بٹن دبایا تو آرا سرر کی تیز آواز کے ساتھ انتہائی تیزی سے گھومنے لگا اس کے ساتھ ہی اس پہلوان نے آرے کو نیچے جھکانا شروع کر دیا آرا آہستہ آہستہ نیچے آتا چلا گیا۔

"اب بھی وقت ہے سچ بتا دو۔ ورنہ ہمیشہ کے لئے معذور ہو جاؤ گے"۔ کرنل ڈیوڈ نے چیختے ہوئے کہا۔

"میں سچ کہہ رہا ہوں۔ میں سچ کہہ رہا ہوں"۔۔۔۔ روشن نے چیختے ہوئے کہا۔ اسی لمحے آرا اس کے پیر کی انگلیوں کے قریب پہنچ گیا۔ روشن کا پورا جسم پسینے میں بھیگ گیا تھا۔

"رک جاؤ۔ رک جاؤ۔ مت کاٹو میری انگلیاں میں بتاتا ہوں"۔ اچانک روشن نے ہذیانی انداز میں چیختے ہوئے کہا تو کرنل ڈیوڈ نے ہاتھ سے پہلوان کو روک دیا تو پہلوان نے آرے کو مزید نیچے کرنا روک دیا اب آرا روشن کی انگلیوں سے صرف ایک انچ اوپر گھوم رہا تھا۔

"بولو ورنہ"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے روشن سے کہا۔

"ہاں ہاں۔ میرا تعلق ریڈ ایگل سے ہے میں ریڈ ایگل کا ممبر ہوں"۔ روشن نے ہذیانی انداز میں کہا۔

"ریڈ ایگل کے کس گروپ سے تمہار تعلق ہے"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے فاتحانہ لہجے میں پوچھا۔

"ریڈ ہاک سے"۔۔۔۔ روشن نے جواب دیا۔

"پاکیشیائی ایجنٹ عمران اور اس کے ساتھیوں کو کس گروپ نے پناہ دی ہوئی ہے"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے پوچھا۔

Scanned & PDF Copy by RFI

"مجھے معلوم نہیں میں نہیں جانتا"۔۔۔ روشن نے کہا۔

"سوچ لو۔ آخری موقع دے رہا ہوں ابھی میرے اشارے پر تمہاری انگلیاں کٹ کر دور جا گریں گی اور تم ہمیشہ کے لئے معذور ہو جاؤ گے"۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

"وہ۔ وہ ریڈ ہاک کے صالح گروپ کی پناہ میں ہیں۔ صالح گروپ کی پناہ میں۔ بس مجھے اتنا ہی معلوم ہے"۔۔۔ روشن نے کہا۔

"تمہارا صالح گروپ سے تعلق نہیں ہے"۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے پوچھا۔

"نہیں۔ میرا تعلق ہاشمی گروپ سے ہے"۔۔۔ روشن نے جواب دیا۔

"صالح گروپ کے کسی آدمی کے بارے میں بتاؤ۔ اگر تم نے درست بتا دیا تو تمہیں معاف کر دیا جائے گا یہ میرا وعدہ ہے۔ کرنل ڈیوڈ کا وعدہ"۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

"اوک ٹرانسپورٹ کمپنی لارسن روڈ کا مینجر عاطف صالح گروپ کا خاص آدمی ہے"۔۔۔ روشن نے جواب دیا۔

"کیپٹن رینڈل"۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے کیپٹن رینڈل سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یس کرنل"۔۔۔ کیپٹن رینڈل نے اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے مودبانہ لہجے میں کہا۔

"جس طرح روشن کو یہاں لایا گیا ہے اس طرح میں اس عاطف کو

ذرا یہاں دیکھنا چاہتا ہوں۔ لیکن خیال رکھنا کہ کسی کو معلوم نہ ہو کہ اس عاطف کو جی پی فائیو نے پکڑا ہے"۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

"یس کرنل"۔۔۔ کیپٹن رینڈل نے کہا اور تیزی سے مڑ کر بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

"آرا بند کر کے اوپر کر دو اور اسے پانی پلاؤ۔ اگر اس کی اطلاع درست ثابت ہوئی تو نہ صرف اسے معاف کر دیا جائے گا بلکہ اسے انعام بھی دیا جائے گا"۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا۔

"یس سر"۔۔۔ کیپٹن ڈیوس نے کہا۔

"ہم اس دوران تمہارے دفتر میں رہیں گے جب یہ عاطف آجائے تو مجھے اطلاع کر دینا"۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے کہا اور تیزی سے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ دفتر میں میز کے پیچھے کرسی پر موجود تھا۔ اس کے چہرے پر فاتحانہ تاثرات موجود تھے اسے یقین تھا کہ عاطف کے ہاتھ آتے ہی وہ عمران اور اس کے ساتھیوں کا کھوج نکال لے گا۔ اس نے رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"یس رابنسن سپیکنگ"۔۔۔ رابطہ قائم ہوتے ہی ایک سخت سی مردانہ آواز سنائی دی۔

"کرنل ڈیوڈ بول رہا ہوں رابنسن"۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

"اوہ یس سر۔ حکم سر"۔۔۔ دوسری طرف سے بولنے والے کا

Scanned & PDF Copy by RFI

لہجہ یکلخت مودبانہ ہو گیا۔

"ڈومیری کے بارے میں کیا رپورٹ ہے"---- کرنل ڈیوڈ نے پوچھا۔

"اس کا سراغ لگا لیا گیا ہے سر۔ ایک ریڈ فلیگ کلب ہے جس کی مالکہ کیتھی نامی ایک عورت ہے۔ ڈومیری اس کیتھی کے پاس موجود ہے"---- رابنسن نے کہا تو کرنل ڈیوڈ بے اختیار چونک پڑا۔

"کیسے معلوم ہوا"---- کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

"آپ کے حکم پر میں نے کارمن کو کی جانے والی اور کارمن سے آنے والی تمام کالز کو ٹیپ کرنا شروع کر دیا اور پھر ایک کال ایسی مل گئی جس میں ڈومیری کا نام موجود تھا۔ اس کال کو چیک کیا گیا تو پتہ چلا کہ یہ آواز کیتھی کی ہے اور کال ریڈ فلیگ کلب سے ہو رہی ہے۔ ڈومیری نے وہیں آنا تھا۔ چنانچہ میں نے ریڈ فلیگ کلب کی خفیہ نگرانی شروع کرا دی۔ اس کا فون بھی ٹیپ کرا دیا۔ پھر چھ افراد کا گروپ جس کا انچارج ڈیوک نامی ایک نوجوان ہے کارمن سے ریڈ فلیگ کلب میں پہنچا جبکہ کیتھی خود ایک ٹریولنگ ایجنسی کے ہیلی کاپٹر میں سوار ہو کر کلب میں آئی۔ اس کے ساتھ وہی عورت تھی جس کا حلیہ آپ نے بتایا تھا اور جس کا نام آپ نے ڈومیری بتایا تھا یہ سب ابھی تک کلب میں ہی موجود ہیں"---- رابنسن نے جواب دیا۔

"لیکن تم نے ابھی تک رپورٹ کیوں نہیں دی"---- کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

"میں نے ہیڈ کوارٹر رپورٹ دے دی تھی جناب لیکن آپ ہیڈ کوارٹر میں موجود نہ تھے"---- رابنسن نے جواب دیا۔

"اس کلب کی سخت ترین نگرانی کرتے رہو تاکہ اس ڈومیری اور کیتھی کی تمام سرگرمیاں ہماری نظروں میں رہ سکیں"---- کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

"یس سر"---- رابنسن نے جواب دیا اور کرنل ڈیوڈ نے رسیور رکھ دیا۔

"اس ڈومیری کو تو میں وہاں لے جا کر ماروں گا جہاں پانی بھی نہ ملے۔ نانسنس میرے مقابلے پر آ رہی ہے۔ احمق عورت"۔ کرنل ڈیوڈ نے رسیور رکھ کر بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر تقریباً نصف گھنٹے بعد کمرے کا دروازہ کھلا اور کیپٹن رینڈل اندر داخل ہوا۔

"لو کیپٹن۔ مل گیا وہ عاطف"---- کرنل ڈیوڈ نے اسے دیکھتے ہی [illegible] کر کہا۔

"یس کرنل۔ وہ اپنے ٹرانسپورٹ آفس میں پہنچا ہی تھا۔ کہ میں نے اسے بے ہوش کیا اور پھر آفس کے عقبی دروازے سے اسے لے کر باہر کھڑی ہوئی کار میں ڈالا اور یہاں لے آیا۔ مجھے اس کے آفس جاتے بھی کسی نے نہیں دیکھا اور باہر نکلتے ہوئے بھی"۔ کیپٹن رینڈل نے جواب دیا۔

"اوکے۔ آؤ"---- کرنل ڈیوڈ نے اطمینان بھرے لہجے میں کہا اور پھر تیزی سے اٹھ کر وہ بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

99Scanned & PDF Copy by RFI

صفدر، کیپٹن شکیل، تنویر اور جولیا چاروں کار میں سوار تل ابیب کے اس حصے کی طرف بڑھے چلے جا رہے تھے جہاں وہ پہاڑیاں تھیں جن کے نیچے لانگ برڈ کی لیبارٹری اور فیکٹری تھی۔ یہ چاروں مقامی میک اپ میں تھے۔ ڈرائیونگ سیٹ پر صفدر تھا جبکہ سائیڈ سیٹ پر جولیا اور عقبی سیٹ پر کیپٹن شکیل اور تنویر موجود تھے۔

"صفدر کار کسی ریستوان کی طرف موڑ دو"۔۔۔۔ اچانک عقبی سیٹ پر موجود تنویر نے کہا۔

"کیوں۔ کیا ہوا"۔۔۔۔ صفدر نے چونک کر پوچھا۔ باقی ساتھی بھی حیرت سے تنویر کو دیکھنے لگے کیونکہ اس اچانک تبدیلی کی انہیں بھی سمجھ نہ آ رہی تھی۔ حالانکہ اپنی رہائش گاہ سے وہ یہ فیصلہ کر کے چلے تھے کہ اس حصے کے قریب جا کر وہ کسی مناسب جگہ پر کار چھوڑ دیں گے اور پھر عام سیاحوں کے انداز میں ادھر ادھر گھوم پھر کر وہ صورتحال کا جائزہ لیں گے لیکن ابھی وہ پہاڑیوں والا علاقہ کافی دور تھا کہ اور اچانک کار کو کسی ریستوران کی طرف موڑنے کا کہہ رہا تھا۔

"کچھ نہیں ہوا۔ جیسے میں کہہ رہا ہوں ویسے ہی کرو"۔ تنویر نے اصرار کرتے ہوئے کہا تو صفدر نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کچھ آگے جا کر کار کو سائیڈ روڈ پر موڑ دیا اور پھر ایک ریستوران کی پارکنگ میں جا کر اس نے کار روک دی۔ لارڈ ریستوران تل ابیب کا بڑا مشہور ریستوران تھا اور صفدر چونکہ کئی بار یہاں آیا تھا اس لئے اس نے فوری طور پر اسی ریستوران کا ہی انتخاب کیا تھا اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ چاروں لارڈ ریستوران کے ایک علیحدہ سپیشل کیبن میں موجود تھے۔ تنویر نے ویٹر کو کافی کا آرڈر دے دیا تھا اور اب وہ سب کافی کے انتظار میں بیٹھے ہوئے تھے۔

"کیا واقعی تمہارا اچانک کافی پینے کا موڈ بن گیا تھا"۔۔۔۔ جولیا نے حیران ہو کر کہا۔

"کافی سرو ہو جائے پھر بات کریں گے"۔۔۔۔ تنویر نے کہا تو سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔ ویسے تنویر کے چہرے پر موجود تاثرات سے وہ سمجھ گئے تھے کہ تنویر ذہنی طور پر کسی خاص فیصلے پر پہنچ گیا ہے اور اسی سلسلے میں بات کرنا چاہتا ہے۔ تھوڑی دیر بعد کافی سرو کر دی گئی تو تنویر نے اٹھ کر کیبن کا دروازہ اندر سے بند کر دیا۔ جولیا کافی پینے میں مصروف ہو گئی۔

"میں آپ سے ایک بات کرنا چاہتا ہوں۔ اس لئے میں نے

Scanned & PDF Copy by RFI

ریستوران میں بیٹھنے کی بات کی تھی۔ اصل بات یہ ہے کہ عمران فطرتاً اور عادتاً ہر کام کو بڑے وسیع دائرے میں لے جا کر کرنے کا عادی ہو چکا ہے۔ اس لئے وہ ادھر ادھر سے معلومات حاصل کرنے اور پلاننگ بنانے اور اس طرح کے دوسرے کاموں میں زیادہ وقت ضائع کرتا ہے۔ یہ بات میں تسلیم کرتا ہوں کہ آخرکار وہ اپنے مشن میں بہرحال کامیاب ہو جاتا ہے لیکن اس طرح بے شمار مسائل بھی پیدا ہو جاتے ہیں اور وقت بھی ضائع ہوتا رہتا ہے۔ اب جبکہ ہمیں معلوم ہے کہ شمالی پہاڑیوں کے نیچے لانگ برڈ کی فیکٹری اور لیبارٹری یا ان میں سے کوئی ایک چیز موجود ہے اور اسرائیل حکام کو بھی اس بات کا علم ہے کہ ہم یہاں اسی مشن کے لئے پہنچ چکے ہیں تو ظاہر ہے کہ جیسے جیسے وقت گزرتا جائے گا ایک تو اس مشن کے گرد حفاظتی اقدامات سخت سے سخت ترین ہوتے چلے جائیں گے اور دوسرا ہمارے لئے خطرہ بڑھتا چلا جائے گا۔ یہ درست ہے کہ عمران نے ریڈ ایگل کی مدد سے یہاں ایک پناہ گاہ حاصل کر لی ہے لیکن ریڈ ایگل بہرحال ہمارے لئے نئی پارٹی ہے اور اس کے انچارج صالح کو دیکھ کر ہی اندازہ ہوتا ہے کہ یہ لوگ جذباتی ہیں جبکہ دوسری طرف جی پی فائیو اور وہ ڈومیری اور اس کا گروپ ہمارے خلاف مسلسل کام کر رہے ہیں اور ہمیں کسی بھی وقت گھیرا جا سکتا ہے۔ اس صورت میں ہمیں مشن سے زیادہ اپنی جانیں بچانے کی فکر پڑ جائے گی جبکہ یہ لانگ برڈ کسی بھی وقت مکمل ہو کر پاکیشیا کے ایٹمی مراکز کو ہٹ کر سکتا ہے۔ اس لئے میں نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ بجائے اس ٹارگٹ کے بارے میں سروے کرنے کے اور اس کے حفاظتی انتظامات چیک کرنے کے ہم اس پر ریڈ کر دیں اور اس کا خاتمہ کر دیں اور اس کا خاتمہ کر کے ہی واپس جائیں۔ اس کے بعد اگر ہمیں گھیر لیا گیا تو کم از کم ہمیں یہ تو تسلی ہو گی کہ ہم نے پاکیشیا کی طرف بڑھتا ہوا خوفناک خطرہ ختم کر دیا"۔۔۔ تنویر نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"لیکن اس کے لئے اسلحہ اور معلومات وغیرہ کہاں سے آئیں گی۔ کیا تمہارا یہ خیال ہے کہ ہم مشین گنیں یا میزائل گنیں کاندھوں پر رکھ کر فلمی انداز میں وہاں پہنچ جائیں اور ایکشن شروع کر دیں۔ پتہ ہے اس کا نتیجہ کیا ہو گا۔ یہی کہ ہماری زندگیاں ختم ہو جائیں گی اور کچھ بھی نہ ہو گا"۔۔۔ جولیا نے کہا۔

"مس جولیا۔ پہلی بات تو یہ سن لیں کہ جب پاکیشیا کے مستقبل اور اس کی سلامتی کی طرف خطرہ بڑھ رہا ہو تو ہمیں اپنی جانوں کی پرواہ نہیں کرنی چاہئے۔ اگر ہماری سو بار زندگیاں ختم ہونے سے پاکیشیا کے کروڑوں افراد سلامت رہ سکتے ہیں تو یہ سودا برا نہیں ہے۔ رہی دوسری بات۔ تو اسلحہ یہاں سے مل سکتا ہے ہر قسم کا۔ اور اسلحہ کہاں سے ملتا ہے۔ یہ بات میں بھی جانتا ہوں اور صفدر اور کیپٹن شکیل بھی جانتے ہیں اور معلومات حاصل کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ جب حملہ ہو گا تو راستہ خود بخود بنتا چلا جائے گا۔ ہمت، حوصلہ اور جذبہ تینوں اپنا راستہ خود بناتے ہیں"۔۔۔ تنویر نے کہا۔

Scanned & PDF Copy by RFI

"تنویر کی بات درست ہے مس جولیا۔ میں نے محسوس کیا ہے کہ عمران صاحب یہاں پہنچ جانے کے باوجود ذہنی طور پر بیحد الجھے ہوئے محسوس ہو رہے ہیں اور واقعی ہمارے گرد خطرات بڑھتے جا رہے ہیں کسی بھی لمحے ہم پر ریڈ ہو سکتا ہے اور ایسی صورت میں ظاہر ہے مشن ہماری نظروں سے اوجھل ہو جاتا ہے اور ہمیں اپنی جانیں بچانے کے لئے دوڑنا پڑے گا۔ اسلحہ بھی مل سکتا ہے۔ لیکن اصل بات یہ ہے کہ اس لیبارٹری یا فیکٹری تک پہنچا کیسے جائے"۔۔۔۔ صفدر نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"اس کا طریقہ میں بتا دیتا ہوں"۔۔۔۔ اچانک خاموش بیٹھے ہوئے کیپٹن شکیل نے کہا تو سب بے اختیار چونک پڑے۔

"پہاڑیوں پر فوج کا پہرہ ہے۔ فوج کے کسی بڑے افسر کو پکڑو اور اس سے معلومات حاصل کرو اور آگے بڑھ جاؤ۔ کچھ نہ کچھ تو وہ بہرحال بتائے گا ہی سہی"۔۔۔۔ کیپٹن شکیل نے کہا۔

"لیکن اس لیبارٹری کو تباہ کرنے کے لئے خصوصی ساخت کا اسلحہ چاہئے اور ایسا اسلحہ بیحد قیمتی ہوتا ہے اس کے لئے رقم کہاں سے آئے گی"۔۔۔۔ جولیا نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"رقم کی فکر نہ کریں۔ میری جیبوں میں دو ایسی چیک بکیں موجود ہیں جو انتہائی بھاری مالیت کے گارنٹڈ چیکوں سے بھری ہوئی ہیں۔ اتنی رقم ہے کہ ہم پوری فوج کے لئے اسلحہ خرید سکتے ہیں"۔ صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"یہ رقم تمہارے پاس کہاں سے آئی"۔۔۔۔ جولیا نے چونک کر پوچھا۔

"عمران صاحب نے دی ہے۔ انہیں معلوم ہے کہ ہمیں تل ابیب پہنچ کر انتہائی قیمتی اسلحہ خریدنا پڑے گا اس لئے انہوں نے اس کا انتظام پہلے سے کر لیا تھا۔ یہی تو اس شخص میں خوبی ہے کہ کسی پہلو کو تشنہ نہیں چھوڑتا"۔۔۔۔ صفدر نے جواب دیا۔

"لیکن اس کے باوجود میں اس بات کی اجازت نہیں دے سکتی۔ یہ سراسر خودکشی ہے۔ اندھا فیصلہ ہے۔ ہاں اگر کوئی ٹھوس لائحہ عمل ہو تو پھر بات دوسری ہے"۔۔۔۔ جولیا نے کہا۔

"اچھا آپ بتائیں کہ فوری طور پر کیا ٹھوس لائحہ عمل ہو سکتا ہے"۔ تنویر نے جولیا کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"پہلے ہمیں حتمی طور پر معلوم تو ہو جائے کہ لیبارٹری یا فیکٹری کا راستہ کہاں ہے اور اسے کس طرح کھولا یا تباہ کیا جا سکتا ہے اور اس لیبارٹری کے اندر کس قسم کے حفاظتی انتظامات ہیں۔ جب تک یہ سب باتیں معلوم نہ ہوں۔ اس طرح کا اقدام سوائے حماقت کے اور کچھ نہیں"۔۔۔۔ جولیا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔ وہ سب باتیں کرنے کے ساتھ ساتھ کافی کی چسکیاں بھی لیتے جا رہے تھے۔

"تم بھی اس عمران کی صحبت میں رہ کر اس کے رنگ میں رنگی جا چکی ہو۔ انہی باتوں سے بچنے کے لئے تو میں فوری ایکشن کی بات کر رہا ہوں اور تم پھر وہی لمبی پلاننگ کر رہی ہو"۔۔۔۔ تنویر نے کہا۔

میرا خیال ہے کہ ہمیں یہ بات عمران صاحب سے کرنی چاہئے اور اس پر زور دینا چاہئے کہ وہ تنویر کی بات مان لے"۔۔۔۔ صفدر نے کہا۔

"نہیں۔ وہ اپنی عادت اور فطرت سے باہر نہیں جائے گا"۔ تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"تنویر تمہاری یہ بات تو اصولاً درست ہے کہ ہمیں جلد از جلد اس مشن کو مکمل کرنا چاہئے لیکن تم خود سوچو کہ ہم کیسے یہ کام کر سکتے ہیں یہ سٹیج ڈرامہ تو نہیں ہے کہ بس ہم بچوں کی طرح اسلحہ اٹھائے وہاں پہنچ جائیں۔ نہیں۔ ہمیں اس سلسلے میں ٹھوس لائحہ عمل اختیار کرنا چاہئے"۔۔۔۔ جولیا نے کہا۔

"تو پھر ایک کام کرو"۔۔۔۔ تنویر نے کہا۔

"کون سا"۔۔۔۔ جولیا نے چونک کر پوچھا۔

"انتہائی طاقتور ڈائنامیٹ وائرلیس چارجر ہم مارکیٹ سے خرید لیتے ہیں اور اسے ان پہاڑیوں میں لے جا کر فٹ کر دیتے ہیں اس کے بعد پہلے اسے فائر کر دیں گے ان سے پہاڑیاں اس طرح پھٹ جائیں گی جیسے خفیہ آتش فشاں پھٹتا ہے اس طرح اور کچھ ہو نہ ہو کم از کم اس لیبارٹری یا فیکٹری کا راستہ یا اس کا محل وقوع تو سامنے آجائے گا اس کے بعد مزید کارروائی کی جا سکتی ہے"۔۔۔۔ تنویر نے کہا۔

"ہاں۔ تمہاری یہ بات واقعی قابل عمل ہے لیکن کیا یہاں سے ایسا ڈائنامنٹ وائرلیس چارجر مل جائے گا"۔۔۔۔ جولیا نے کہا۔

"یہ بات تو تم مجھ پر چھوڑ دو۔ اسے حاصل کرنا میرا کام ہے تم بس ہامی بھرو۔ پھر دیکھو میں کیا کرتا ہوں"۔۔۔۔ تنویر نے انتہائی پرجوش لہجے میں کہا۔

"لیکن یہ ڈائنامیٹ وہاں نصب کیسے ہو گا تم کیسے جا کر اسے نصب کرو گے"۔۔۔۔ کیپٹن شکیل نے کہا۔

"میں وہاں موجود کسی بھی فوجی کو ہلاک کر کے اس کی یونیفارم پہن لوں گا اور پھر آگے بڑھ جاؤں گا یہ میرا کام ہے تم اسے مجھ پر چھوڑ دو"۔۔۔۔ تنویر نے کہا۔

"او کے۔ اگر ایسا ہو سکتا ہے تو پھر میں اس کی حمایت کرتی ہوں اس سے اور کچھ ہو نہ ہو کم از کم یہ لیبارٹری یا فیکٹری تو سامنے آ ہی جائے گی"۔۔۔۔ جولیا نے کہا تو تنویر بے اختیار اچھل پڑا۔

"اوہ۔ اوہ۔ گڈ۔ اب دیکھنا کس طرح کام ہوتا ہے اور جب ہم کام مکمل کر کے واپس جائیں گے تو پھر دیکھنا عمران کا منہ کیسے لٹکتا ہے"۔ تنویر نے انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا اور کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا۔

چند لمحوں بعد وہ سب ایک بار پھر کار میں بیٹھے آگے بڑھے چلے جا رہے تھے لیکن اب ان کا رخ شمالی پہاڑیوں کی بجائے اس طرف تھا جہاں ایسے اسلحے کی بڑی مارکیٹ تھی۔

"میرا خیال ہے کہ تنویر اور صفدر دونوں جا کر اسلحہ خریدیں جبکہ میں اور کیپٹن شکیل اس دوران وہاں حالات کا جائزہ اس صورت میں لیں کہ تنویر اور صفدر کی واپسی تک ڈائنامیٹ نصب کرنے کا کوئی پلان

Scanned & PDF Copy by RFI

بن سکے"۔۔۔۔ جولیا نے کہا۔

"مس جولیا ٹھیک کہہ رہی ہیں تم ایسا کرو صفدر کہ مجھے اور جولیا کو یہیں اتار دو یہاں سے ہم ٹیکسی میں بیٹھ کر چلے جائیں گے۔ ہاں کوئی ایسا پوائنٹ طے کر لو جہاں تم پہنچو گے اور ہم بھی سروے کر کے واپس اس جگہ پہنچ جائیں"۔۔۔۔ کیپٹن شکیل نے کہا۔

"ان شمالی پہاڑیوں کے تقریباً آغاز میں ہی ایک فال ہے جسے جیوش فال کہتے ہیں وہاں خوبصورت پارک بھی ہے ریستوران بھی اور ہوٹل بھی۔ وہاں ہر وقت عورتوں اور مردوں کا ہجوم رہتا ہے اور جوڑے اکثر ان ویران پہاڑیوں کی طرف بھی نکل جاتے ہیں"۔۔۔۔ صفدر نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ تم نے واپس اس پارک میں ملنا ہے ہم وہاں موجود ہوں گے اور اگر نہ بھی ہوں تو انتظار کر لینا"۔۔۔۔ کیپٹن شکیل نے کہا تو صفدر نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کار کو ایک سائیڈ پر کرنا شروع کر دیا اور تھوڑی دیر بعد اس نے کار کو سائیڈ پر لے جا کر روک دیا تو فرنٹ سیٹ سے جولیا اور عقبی سیٹ سے کیپٹن شکیل نیچے اتر آئے جبکہ تنویر عقبی سیٹ سے اتر کر صفدر کے ساتھ فرنٹ سیٹ پر بیٹھ گیا اور دوسرے لمحے کار تیزی سے آگے بڑھ گئی جولیا اور کیپٹن شکیل کچھ فاصلے پر بنے ہوئے ٹیکسی اسٹینڈ کی طرف بڑھ گئے۔ یہاں شاہراہوں کی سائیڈوں میں باقاعدہ ٹیکسی سٹینڈ بنے ہوئے تھے جہاں اگر ٹیکسی نہ موجود ہو تو وہاں موجود آپریٹر فون کر کے ٹیکسی منگوا سکتا تھا

ورنہ عام حالات میں وہاں ایک نہ ایک ٹیکسی بہرحال موجود رہتی تھی لیکن جس وقت کیپٹن شکیل اور جولیا وہاں پہنچے تو وہاں کوئی ٹیکسی موجود نہ تھی۔

"ہمیں ٹیکسی چاہئے"۔۔۔۔ کیپٹن شکیل نے وہاں موجود آپریٹر سے کہا۔

"کہاں کے لئے جناب"۔۔۔۔ آپریٹر نے کاروباری انداز میں پوچھا۔

"فال ہلز پارک کے لئے"۔۔۔۔ کیپٹن شکیل نے جواب دیا۔

"یس سر۔ ابھی آجاتی ہے ٹیکسی"۔۔۔۔ آپریٹر نے کہا اور رسیور اٹھا کر اس نے نمبر ڈائل کئے اور اس نے اپنا اڈہ بتا کر اس نے یہ بتا دیا کہ مسافروں کو کہاں کے لئے ٹیکسی چاہئے اور پھر واقعی چند لمحوں بعد ایک خالی ٹیکسی وہاں پہنچ گئی۔ جولیا اور کیپٹن شکیل دونوں عقبی سیٹ پر بیٹھ گئے ٹیکسی ڈرائیور ایک مقامی عرب تھا اور نوجوان آدمی تھا۔

"آج کل فال ہلز پارک کی رونقیں آدھی بھی نہیں رہیں۔ ورنہ تو وہاں اس قدر رش رہتا تھا کہ آدمی کو اپنی آنکھوں پر بھی یقین نہ آتا تھا"۔ ٹیکسی ڈرائیور نے کار آگے بڑھاتے ہی بولنا شروع کر دیا۔

"کیوں۔ کیا ہو گیا ہے وہاں۔ کیا کوئی جن بھوت وہاں پہنچ گئے ہیں"۔ کیپٹن شکیل نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"آپ شاید باہر سے تشریف لائے ہیں"۔۔۔۔ ٹیکسی ڈرائیور نے کہا۔

Scanned & PDF Copy by RFI

"ہاں ہم قبرص سے آئے ہیں اور سیاح ہیں"۔۔۔۔ کیپٹن شکیل نے جواب دیا۔

"جناب۔ اس فال ہلز پارک کے ساتھ پہاڑیوں کا سلسلہ ہے اور آج کل وہاں چپے چپے پر فوج موجود رہتی ہے اور یہاں کے لوگ موت سے اس قدر نہیں ڈرتے جس قدر فوج سے ڈرتے ہیں اس لئے لوگ وہاں کا رخ کرنے سے ہی کتراتے ہیں"۔۔۔۔ ٹیکسی ڈرائیور نے جواب دیا۔ وہ کوئی باتونی نوجوان تھا اس لئے مسلسل بولے چلا جا رہا تھا۔

"لیکن فوجی تو پہاڑیوں پر ہوتے ہوں گے ان کا پارک سے کیا تعلق"۔۔۔۔ کیپٹن شکیل نے کہا۔

"اب کیا بتاؤں جناب۔ بس کچھ نہ پوچھئے میں اتنا ضرور کہوں گا کہ آپ اپنی ساتھی کا خیال رکھیں یہاں کے فوجی اخلاقی طور پر انتہائی پست ہیں بس اس سے زیادہ میں کچھ نہیں کہہ سکتا"۔۔۔۔ ٹیکسی ڈرائیور نے کہا۔

"میں تمہارا مطلب سمجھ گیا ہوں لیکن افسر تو ایسے نہیں ہوں گے کیونکہ ایسے کام تو عام سپاہی کرتے ہیں ان کے افسر انہیں روکتے نہیں ہیں"۔ کیپٹن شکیل نے کہا۔

"یہی تو رونا ہے جناب کہ یہ کام سپاہی نہیں بلکہ خود افسر کرتے ہیں انہوں نے پہاڑیوں کے اندر ایسی ایسی خفیہ جگہیں بنائی ہوئی ہیں کہ وہاں سے کسی کی لاش بھی دستیاب نہیں ہوتی"۔۔۔۔ ڈرائیور نے

کہا۔

"تمہارا شکریہ کہ تم نے ہمیں الرٹ کر دیا"۔۔۔۔ کیپٹن شکیل نے کہا۔

"ویسے وہاں کا انچارج کرنل جیکب بہت اچھا آدمی ہے اس نے پارک میں ہی اپنا آفس بنایا ہوا ہے اور اس کے آدمی وہاں گھومتے رہتے ہیں تاکہ ایسی کوئی واردات نہ ہو جب سے یہ انتظام ہوا ہے تب سے کچھ معاملات سنبھل گئے ہیں البتہ اب بھی کچھ جوڑے پہاڑیوں کی طرف چلے جاتے ہیں اور پھر واردات ہو جاتی ہے"۔۔۔۔ ڈرائیور نے کہا۔

"کیا اس کرنل جیکب سے ملاقات ہو سکتی ہے"۔۔۔۔ کیپٹن شکیل نے کہا۔

"کیوں نہیں جناب۔ وہیں پارک میں ہی اس کا دفتر ہے اس پر فوجی جھنڈا لہراتا رہتا ہے لیکن بہتر یہی ہے کہ آپ ان معاملات میں نہ ہی پڑیں"۔۔۔۔ ڈرائیور نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ایک موڑ کاٹا اور پھر وہ پارک کے باہر بنی ہوئی پارکنگ میں جا کر رک گیا۔

"اگر آپ کا پروگرام تھوڑی دیر رکنے کا ہو تو میں بغیر کسی چارج کے ویٹ کر سکتا ہوں"۔۔۔۔ ڈرائیور نے کہا۔

"نہیں۔ تمہارا شکریہ۔ ہم نے یہاں روز روز تو نہیں آنا اس لئے ہمارا یہاں کافی وقت گزارنے کا ارادہ ہے"۔۔۔۔ کیپٹن شکیل نے نیچے اتر کر کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے میٹر دیکھ کر کرایہ دیا اور

Scanned & PDF Copy by RFI

ساتھ ہی ایک نوٹ ٹپ کے طور پر دے دیا۔ ڈرائیور نے سلام کیا اور ٹیکسی واپس لے جانے لگا تو جولیا اور کیپٹن شکیل پارک کی طرف بڑھ گئے۔

"اس کا مطلب ہے کہ پہاڑیوں میں جانے کا سکوپ بن سکتا ہے"۔ جولیا نے کہا۔

"ہاں۔ لیکن میرا خیال ہے کہ ہم اس کرنل جیکب سے معلومات حاصل کر سکتے ہیں وہ وہاں کا انچارج ہے تو اسے لازماً وہاں کے تمام راستوں کا بھی علم ہو گا"۔۔۔۔ کیپٹن شکیل نے کہا۔

"لیکن اس سے معلومات کیسے حاصل ہو سکتی ہیں"۔۔۔۔ جولیا نے کہا۔

"دو ترکیبیں ہو سکتی ہیں ایک عمران والی اور دوسری تنویر والی"۔ کیپٹن شکیل نے جواب دیا تو جولیا نے بے اختیار ہنس پڑی۔

"تم نے واقعی خوبصورت بات کی ہے جب ہم تنویر کے لائحہ عمل پر کام کر رہے ہیں تو پھر ہمیں ترکیب بھی تنویر والی ہی استعمال کرنی چاہئے"۔۔۔۔ جولیا نے ہنستے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ پارک میں داخل ہو گئے۔ پارک واقعی بیحد وسیع اور خوبصورت تھا وہاں ہر طرف انتہائی خوبصورت پھول ہی پھول نظر آ رہے تھے سامنے پہاڑی کے ساتھ کافی بلندی سے ایک قدرتی آبشار بھی گر رہی تھی وہاں ریستوران بھی تھا اور ہوٹل بھی۔ اس کے علاوہ ایک کونے میں ایک سفید رنگ کی چھوٹی سی عمارت بھی تھی جس پر اسرائیل کا مخصوص

قومی جھنڈا لہرا رہا تھا عمارت کے سامنے دو باوردی فوجی ہاتھوں میں مشین گنیں اٹھائے بڑے چوکنا انداز میں کھڑے تھے جبکہ فوجی رنگ کی ایک جیپ بھی عمارت کے سامنے موجود تھی جس پر فلیگ لگا ہوا تھا۔

"آؤ پہلے اس کرنل جیکب سے مل لیں ہو سکتا ہے کہ کوئی نئی بات سامنے آ جائے"۔۔۔۔ کیپٹن شکیل نے کہا تو جولیا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ چند لمحوں بعد وہ اس جھنڈے والی عمارت کے سامنے پہنچ گئے۔

"کرنل صاحب اندر موجود ہیں"۔۔۔۔ کیپٹن شکیل کے بولنے سے پہلے جولیا نے وہاں پہرے پر موجود ایک فوجی سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یس مس۔ موجود ہیں"۔۔۔۔ فوجی نے جولیا کو غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"انہیں اطلاع دو کہ فن لینڈ کی لیڈی مارتھا اپنے سیکرٹری کے ساتھ باہر موجود ہے اور ان سے ملاقات چاہتی ہے"۔۔۔۔ جولیا نے بڑے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"فن لینڈ کی لیڈی مارتھا۔ مگر"۔۔۔۔ فوجی سپاہی نے حیرت بھرے انداز میں جولیا کی بات دوہراتے ہوئے کہا شاید اس کی سمجھ میں یہ بات نہ آ رہی تھی کہ کرنل صاحب کا فن لینڈ کی لیڈی مارتھا سے کیا تعلق ہو سکتا ہے یا فن لینڈ کی لیڈی کرنل سے کیوں ملنا چاہتی ہے۔

"جلدی اطلاع دو۔ تمہیں شاید معلوم نہیں کہ ہم بھی فن لینڈ کی فوج کا ایک حصہ ہیں اور کرنل جیکب ہمارے ساتھ ٹریننگ حاصل کرتے رہے ہیں"۔۔۔۔ جولیا نے اور زیادہ سخت لہجے میں کہا۔

Scanned & PDF Copy by RFI

"اوہ اچھا لیڈی صاحبہ۔ ادھر آجائیں ویٹنگ روم میں تشریف رکھیئے میں اطلاع دیتا ہوں"---- جولیا کی بات سنتے ہی سپاہی کا لہجہ اور انداز یکلخت بدل گیا اور پھر دونوں کو ایک چھوٹے سے لیکن خاصے قیمتی فرنیچر سے مزین ویٹنگ روم میں پہنچا دیا گیا تھوڑی دیر بعد وہی سپاہی واپس آگیا۔

"آیئے لیڈی صاحبہ"---- سپاہی نے کہا تو وہ دونوں اٹھے اور سپاہی انہیں ساتھ لئے اندرونی حصے میں ایک کمرے میں پہنچ گیا یہ کمرہ انتہائی شاندار انداز میں سجا ہوا تھا بڑی سی میز کے پیچھے ایک لمبے قد اور بھاری جسم کا آدمی بیٹھا ہوا تھا اس کے جسم پر فوجی یونیفارم تھی اور کاندھوں پر موجود شار بتا رہے تھے کہ وہ کرنل ہے۔ اس کی بڑی بڑی مونچھیں تھیں اور چہرے پر شیطینت جیسے ثبت نظر آرہی تھی۔ آنکھوں میں بھی شیطانی چمک تھی۔ وہ اپنی شکل و صورت سے ہی کوئی غنڈہ اور بدمعاش دکھائی دے رہا تھا۔ جولیا اور کیپٹن شکیل دونوں اسے دیکھ کر حیران رہ گئے کیونکہ ٹیکسی ڈرائیور نے تو انہیں بتایا تھا کہ کرنل جیکب انتہائی نیک نیت اور شریف آدمی ہے جبکہ سامنے بیٹھا ہوا آدمی مجسم شیطان نظر آرہا تھا لیکن دوسرے لمحے جب میز پر پڑی ہوئی نیم پلیٹ پر ان کی نظریں پڑی تو ساری بات خود بخود ان کی سمجھ میں آگئی اس لکڑی کی پلیٹ پر جیکب کی بجائے کرنل کلارک لکھا ہوا صاف دکھائی دے رہا تھا اور وہ سمجھ گئے کہ کرنل جیکب جو کہ یقیناً شریف اور نیک نیت آدمی ہوگا تبدیل ہو گیا ہے یا کر دیا گیا ہے اور اس کی

جگہ اس شیطان شکل والے کرنل کلارک نے لے لی ہے جولیا اور کیپٹن شکیل کے اندر داخل ہوتے ہی کرنل کلارک اٹھ کر کھڑا ہو گیا اور اس کی نظریں جولیا پر اس طرح جمی ہوئی تھیں جیسے لوہا مقناطیس سے چپک جاتا ہے اور آنکھوں میں موجود شیطانی چمک کچھ اور بڑھ گئی تھی۔

"خوش آمدید لیڈی مارتھا۔ میرا نام کرنل کلارک ہے لیکن مجھے تو سپاہی نے بتایا ہے کہ آپ میرے ساتھ ٹریننگ حاصل کرتی رہی ہیں حالانکہ میں کبھی فن لینڈ نہیں گیا میں نے بہرحال اس لئے ملاقات کی اجازت دے دی ہے کہ آپ لیڈی ہیں"---- کرنل کلارک نے مصافحہ کے لئے ہاتھ بڑھاتے ہوئے کہا۔

"شکریہ کرنل۔ لیکن مجھے معلوم ہوا تھا کہ یہاں کے انچارج کرنل جیکب ہیں لیکن یہاں تو آپ ہیں۔ اوہ ویری سوری میرے ہاتھ میں الرجی ہے اس لئے میں مصافحہ نہیں کر سکتی"---- جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا اور کرنل کلارک نے ہاتھ واپس کھینچ لیا۔

"اوہ تو یہ بات ہے۔ کرنل جیکب واقعی یہاں کا انچارج تھا لیکن اس کا کل ہیڈکوارٹر ٹرانسفر ہو گیا ہے اور اب میں یہاں کا انچارج ہوں۔ بہرحال تشریف رکھیئے آپ جیسی خوبصورت اور حسین لیڈی کی صحبت ہمارے لئے اعزاز ہے"---- کرنل کلارک نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"شکریہ کرنل کلارک۔ ویسے میں آپ کو دیکھ کر حیران ہو رہی

Scanned & PDF Copy by RFI

ہوں کہ آپ جیسے وجیہہ اور شاندار افسر بھی اسرائیل فوج میں ہوتے ہیں"۔ جولیا نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اس کی آواز اور لہجے میں ایسا لوچ تھا کہ کرنل کلارک کا چہرہ یکلخت گلاب کے پھول کی طرح کھل اٹھا۔

"اوہ۔ اوہ۔ شکریہ مس مارتھا۔ آئی ایم سوری لیڈی مارتھا"۔ کرنل کلارک نے میز سے باہر آتے ہوئے کہا۔

"آپ مجھے خالی مارتھا بھی کہہ سکتے ہیں کرنل کلارک۔ آپ کی وجاہت اور شخصیت نے ہمیں واقعی بیحد متاثر کیا ہے۔ آپ جیسا شاندار آدمی میں نے بہت کم دیکھا ہے"—— جولیا نے اور زیادہ لوچدار لہجے میں کہا تو کرنل کلارک کا سینہ اور زیادہ پھول گیا۔

"شکریہ مس مارتھا۔ آپ بھی تو حسن کا شاہکار ہیں آیئے ادھر سپیشل روم ہے وہاں بیٹھتے ہیں آپ کا سیکرٹری یہاں بیٹھے گا"۔ کرنل کلارک نے ریشہ خطمی ہوتے ہوئے کہا اور دیوار میں بنے ہوئے ایک دروازے کی طرف بڑھنے لگا۔

"ایک منٹ کرنل کلارک"—— جولیا نے کہا تو کرنل کلارک رک کر اس کی طرف مڑ گیا۔

"جی"—— کرنل کلارک نے کہا۔

"آپ تو بیحد مصروف آدمی ہیں اس لئے آپ یہاں تو زیادہ وقت نہ دے سکیں گے اس لئے کیا کسی ہوٹل میں ملاقات نہیں ہو سکتی"۔ جولیا نے کہا۔

"کیوں نہیں مس مارتھا۔ ایسی کوئی بات نہیں۔ میں یہاں کا انچارج ہوں۔ میری اجازت کے بغیر چڑیا بھی یہاں پر نہیں مار سکتی۔ ویسے اگر آپ چاہیں تو میں آپ کو پہاڑیوں پر واقع اپنے آفس میں لے جا سکتا ہوں۔ وہاں تو ظاہر ہے کسی قسم کی کوئی مداخلت نہیں ہو سکتی"۔ کرنل کلارک نے کہا۔

"وہاں بھی چلیں گے کرنل کلارک لیکن رات کو۔ فی الحال تو میرا خیال ہے کہ یہیں بیٹھ کر ہی کچھ پی پلا لیا جائے۔ آپ کسی کو کہہ دیں کہ آپ کو ڈسٹرب نہ کرے اور ہاں میرا سیکرٹری یہاں اکیلا بیٹھا بیٹھا بور ہو جائے گا اس لئے آپ باہر موجود اپنے سپاہیوں سے کہہ دیں کہ اگر میرا سیکرٹری بور ہو کر باہر جانا چاہے یا واپس جانا چاہے تو وہ اسے نہ روکیں"—— جولیا نے کہا تو کرنل کلارک سر ہلاتا ہوا مڑا اور اس نے میز پر رکھے ہوئے انٹرکام کا رسیور اٹھایا اور دو بٹن پریس کر دیئے۔

"سنو۔ اب جب تک میں نہ کہوں۔ کوئی میرے آفس میں نہ آئے اور تمام فون اور ملاقاتیں منسوخ کر دو سمجھے"—— کرنل کلارک نے بھیڑیئے کی طرح غراتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"یس کرنل"—— دوسری طرف سے جواب دیا گیا۔

"باہر موجود سیکورٹی آفیسر کو بھیجو"—— کرنل کلارک نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"آپ کا سیکرٹری تو بڑا خاموش طبع آدمی ہے۔ ویسے شخصیت تو اس

Scanned & PDF Copy by RFI

کی بھی شاندار ہے"۔۔۔۔ کرنل کلارک نے کیپٹن شکیل کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"مجھے شخصیتیں ہی تو پسند ہیں"۔۔۔۔ جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا اور کرنل کلارک نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ چند لمحوں بعد دروازہ کھلا اور ایک کیپٹن اندر داخل ہوا۔ اس نے کرنل کو باقاعدہ سلیوٹ مارا۔

"کیپٹن کرک۔ یہ صاحب لیڈی صاحبہ کے سیکرٹری ہیں۔ ہم نے لیڈی صاحبہ سے اہم سرکاری مذاکرات کرنے ہیں۔ اس لئے ہم سپیشل روم میں رہیں گے۔ سیکرٹری صاحب ظاہر ہے یہاں اکیلے بیٹھے بور بھی ہو سکتے ہیں۔ اس لئے سب کو کہہ دو کہ ان کی آمدورفت میں کوئی رکاوٹ نہ ڈالی جائے"۔۔۔۔ کرنل کلارک نے درشت لہجے میں کیپٹن سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یس سر"۔۔۔۔ کیپٹن کرک نے ایک بار پھر سلیوٹ مارتے ہوئے جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی وہ مڑا اور تیزی سے دفتر سے باہر نکل گیا۔

"یس مس مارتھا۔ آئیے آپ"۔۔۔۔ کرنل کلارک نے کہا اور جولیا نے مسکراتے ہوئے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر معنی خیز نظروں سے کیپٹن شکیل کی طرف دیکھا تو کیپٹن شکیل نے آہستہ سے سر ہلا دیا تو جولیا مڑ کر دروازے کی طرف بڑھ گئی جدھر کرنل کلارک جا رہا تھا۔ یہ بھی کافی بڑا کمرہ تھا اور اسے واقعی انتہائی شاندار انداز میں سجایا گیا

تھا۔ یہاں ایک کونے میں ایک بیڈ بھی موجود تھا اور ایک طرف میز اور کرسیاں بھی رکھی ہوئی تھیں۔ دیوار کے ساتھ ایک بڑا سا ریک تھا جس میں انتہائی قیمتی شراب کی بوتلیں موجود تھیں۔

"بیٹھو مارتھا"۔۔۔۔ کرنل کلارک نے انتہائی بے تکلفانہ لہجے میں کہا اور خود وہ ریک کی طرف بڑھ گیا۔ جولیا نے اس کے مڑتے ہی بجلی کی سی تیزی سے ہاتھ میں پکڑے ہوئے پرس کو کھولا اور اس میں موجود ایک شیشی نکال کر انگوٹھے کی مدد سے اس کا ڈھکن کھولا تو اس میں موجود دو سفید رنگ کی چھوٹی چھوٹی گولیاں اس کی ہتھیلی پر آ گئیں۔ جولیا نے بڑے ماہرانہ انداز میں شیشی کا ڈھکن انگوٹھے کی مدد سے ہی بند کیا اور شیشی پرس میں ڈال کر پرس بند کر لیا۔ اس سارے کام میں اس نے اس قدر پھرتی دکھائی تھی کہ جب تک کرنل کلارک شراب کی بوتل اور ریک کے نچلے خانے میں موجود جام اٹھ کر مڑتا' جولیا پرس بند کر چکی تھی۔

"یہ اٹلی کی بہترین شراب ہے مارتھا۔ یقیناً تمہیں یہ پسند آئے گی"۔ کرنل کلارک نے میز کے قریب آ کر کہا اور پھر بوتل اور دونوں جام اس نے میز پر رکھے اور خود کرسی پر بیٹھ گیا۔

"میں تو حیران ہوں کرنل کلارک کہ تمہیں کیسے معلوم ہو گیا کہ یہ میری پسندیدہ شراب ہے البتہ اس شراب کا اثر مجھ پر انتہائی شدید ہوتا ہے لیکن ہوتا ذرا دیر سے ہے تقریباً آدھے گھنٹے بعد۔ اور جب اثر ہوتا ہے تو پھر میرا جی چاہتا ہے کہ تم جیسی شاندار شخصیت کے ساتھ

Scanned & PDF Copy by RFI

میں ہمیشہ بیٹھی باتیں کرتی رہوں"۔۔۔۔ جولیا نے کہا تو کرنل کلارک کی آنکھوں میں چمک اور تیز ہو گئی۔

"یہ ہے ہی ایسی شراب مارتھا کہ انسان کو زندگی میں ہی جنت کی سیر کرا دیتی ہے"۔۔۔۔ کرنل کلارک نے کہا۔

"ارے کہیں تم اسے پی کر آؤٹ تو نہیں ہو جاتے۔ خیال رکھنا۔ مجھے شراب پی کر آؤٹ ہونے والے افراد قطعی پسند نہیں آتے"۔ جولیا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"ارے ایسی کوئی بات نہیں مارتھا۔ تھوڑا سا سرور تو بہرحال آہی جاتا ہے لیکن بہرحال میں خیال رکھوں گا"۔۔۔۔ کرنل کلارک نے مسکراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی بوتل کھول کر اس نے دونوں جام آدھے آدھے بھرے اور بوتل رکھ دی۔ جولیا نے وہی ہاتھ آگے بڑھایا جس ہتھیلی میں دونوں چھوٹی چھوٹی گولیاں موجود تھیں۔ ایک لمحے کے لئے اس کا ہاتھ جام پر آیا اور پھر اس نے ہاتھ کو موڑ کر جام اٹھایا۔ گولیاں سرخ رنگ کی اس شراب میں جا کر غائب ہو چکی تھیں۔ پھر ان دونوں نے جام ٹکرائے اور کرنل کلارک نے یکلخت جام منہ سے لگا لیا اور ایک ہی جھٹکے میں اس نے اسے اپنے حلق میں انڈیل لیا جبکہ جولیا نے جام کے کنارے سے منہ لگایا اور پھر جام واپس میز پر رکھ دیا۔

"اوہ۔ بڑی سست رفتاری سے شراب پی رہی ہو تم۔ ٹھیک ہے۔ نفیس عورت کو نفاست سے ہی سب کام کرنے چاہئیں"۔۔۔۔ کرنل

لارک نے مسکراتے ہوئے کہا اس کا لہجہ اور انداز بڑا بے تکلفانہ چلا جا رہا تھا۔

"تم وہاں پہاڑیوں پر بور تو ہوتے ہو گے۔ کیا ہے ان پہاڑیوں میں۔ کیا سونے اور چاندی کی کانیں ہیں وہاں"۔۔۔۔ جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کچھ بھی نہیں ہے۔ بس حکومت کے چونچلے ہیں"۔۔۔۔ کرنل کلارک نے دوبارہ اپنا جام بھرتے ہوئے منہ بنا کر کہا اور پھر اس نے دوسرا جام بھی اسی طرح اٹھا کر اپنے حلق میں انڈیل لیا۔

"تم شاید بوتل سے شراب پینے کے عادی ہو اور یقیناً میری وجہ سے جام سے پی رہے ہو۔ اس تکلف کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ تم بوتل سے منہ لگا سکتے ہو"۔۔۔۔ جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ واقعی تم خوبصورت ہونے کے ساتھ ساتھ ذہین بھی ہو۔ میں واقعی بوتل سے ہی شراب پینے کا عادی ہوں"۔۔۔۔ کرنل کلارک نے کہا اور پھر اس نے بوتل اٹھا کر منہ سے لگا لی۔ جولیا نے ایک بار پھر جام اٹھایا اور اسے منہ سے لگا کر اس نے واپس میز پر رکھ دیا۔

"کیا ہوا۔ تم پی نہیں رہی ہو"۔۔۔۔ کلارک نے چونک کر کہا۔

"فی الحال میں تمہیں پیتا دیکھ رہی ہوں۔ یہ بتاؤ کہ ان پہاڑیوں پر کتنی فوج ہے اور تم یہاں کیوں ہو۔ پہاڑیوں پر کیوں نہیں"۔ جولیا نے کہا۔

Scanned & PDF Copy by RFI

"کیا پوچھتی ہو ڈیئر مارتھا۔ چھوڑو ان فضول باتوں کو۔ یہ احمقانہ سرکاری کام ہیں۔ ان پہاڑیوں کے نیچے کچھ بھی نہیں ہے۔ عام سی پہاڑیاں ہیں۔ لیکن کچھ دشمن ایجنٹ یہاں آئے ہیں۔ انہیں دھوکہ دیا جا رہا ہے کہ ان پہاڑیوں کے نیچے لیبارٹری ہے تاکہ وہ یہاں آئیں اور مارے جائیں۔ یہ ٹریپ ہے ٹریپ۔ اب اٹھو اور چلو ادھر بستر پر بیٹھتے ہیں"۔ کلارک نے مخمور سے لہجے میں کہا اور اٹھ کھڑا ہوا۔

"اس کا مطلب ہے کہ تمہیں نشہ ہو گیا ہے اور تم اس طرح بہکی بہکی باتیں کر رہے ہو۔ میں کیسے مان لوں کہ پہاڑیوں کے نیچے کچھ بھی نہیں اور یہاں فوج کا اتنا بڑا اجتماع کیوں ہے"۔۔۔۔ جولیا نے اٹھتے ہوئے کہا۔

"ارے ارے میں پوری طرح ہوش میں ہوں۔ یہ بات درست ہے لیکن ٹاپ سیکرٹ ہے۔ بس میں نے تمہیں بتا دیا ہے لیکن تم کسی کو نہ بتانا"۔۔۔۔ کلارک نے آگے بڑھ کر جولیا کا بازو پکڑا اور اسے بستر کی طرف لے جانے لگا۔

"کھاؤ میری قسم کہ تم سچ کہہ رہے ہو"۔۔۔۔ جولیا نے کہا۔

"تمہارے سر کی قسم۔ میں سچ کہہ رہا ہوں"۔۔۔۔ کلارک اب کھل کر بے تکلفی پر اتر آیا تھا۔

"اوکے۔ میرا بازو چھوڑو"۔۔۔۔ جولیا نے کہا تو کلارک نے بازو چھوڑ دیا تو جولیا ایک قدم پیچھے ہٹی اور دوسرے لمحے اس کا بازو بجلی کی سی تیزی سے گھوما اور اس کی کھڑی ہتھیلی کا وار پوری قوت سے کرنل

کلارک کی گردن پر پڑی تو کرنل کلارک چیختا ہوا اچھل کر نیچے گرا ہی تھا کہ جولیا کی لات حرکت میں آئی اور اس کے جوتے کی ٹو کرنل کلارک کی کنپٹی پر پڑی اور پھر تو جیسے جولیا کے جسم میں پارہ سا بھر گیا۔ چند لمحوں بعد کرنل کلارک فرش پر بے سدھ پڑا ہوا تھا۔ جولیا نے جھک کر اس کی نبض پکڑی اور پھر اس نے سر ہلا دیا۔ اس کی نبض بتا رہی تھی کہ وہ اب جلدی ہوش میں نہیں آ سکتا۔ پھر جولیا تیزی سے دروازے کی طرف دوڑ پڑی۔ باہر کیپٹن شکیل موجود تھا۔ اس کی نظریں دروازے پر جمی ہوئی تھیں۔

"کیا ہوا مس جولیا۔ اندر سے چیخنے کی آوازیں آ رہی تھیں"۔ کیپٹن شکیل نے کہا۔

"میں نے اسے بے ہوش کر دیا ہے۔ لیکن اس نے ایک عجیب بات بتائی ہے"۔۔۔۔ جولیا نے کہا۔

"عجیب بات۔ کیا مطلب"۔۔۔۔ کیپٹن شکیل نے چونک کر کہا تو جولیا نے اسے ٹریپ کے بارے میں بتا دیا۔

"یہ جھوٹ بول رہا ہوگا۔ جان بوجھ کر ایسا کہہ رہا ہو گا"۔ کیپٹن شکیل نے کہا۔

"تم ایسا کرو کہ اس کے آفس کی مکمل تلاشی لو۔ کوئی نہ کوئی اشارہ اس سلسلے میں مل جائے گا۔ میں اس سپیشل روم کی تلاشی لیتی ہوں"۔ جولیا نے کہا تو کیپٹن شکیل نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ پھر وہ تیزی سے مڑا اور اس نے اس کمرے میں موجود الماریاں کھول کر انہیں چیک

Scanned & PDF Copy by RFI

کرنا شروع کر دیا۔

"مس جولیا۔ یہ ایک فائل ملی ہے"۔۔۔۔ تھوڑی دیر بعد کیپٹن شکیل نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"کیا ہے اس میں"۔۔۔۔ جولیا نے چونک کر پوچھا۔

"اس میں ملٹری ہیڈ کوارٹر سے باقاعدہ آرڈر موجود ہے کہ پہاڑیوں پر اس انداز میں فوج کو رکھا جائے کہ دیکھنے والا یہ محسوس کرے کہ ان پہاڑیوں پر کسی انتہائی اہم پراجیکٹ کی حفاظت کی جا رہی ہے"۔ کیپٹن شکیل نے کہا اور فائل جولیا کی طرف بڑھا دی۔ جولیا نے جلدی سے فائل کھولی اور اس میں موجود ٹائپ شدہ دو کاغذ پڑھنے لگ گئی۔

"اوہ۔ اوہ۔ اس کا مطلب ہے کہ یہ احمق کرنل کلارک درست کہہ رہا تھا۔ یہ واقعی ٹریپ ہے۔ چلو اب یہاں سے نکل چلیں جلدی کرو۔ یہ فائل اپنے کوٹ کے اندر رکھ لو"۔۔۔۔ جولیا نے کہا اور فائل کیپٹن شکیل کی طرف بڑھا دی۔

"اس کرنل کلارک کا کیا کرنا ہے۔ اسے ہلاک نہ کر دیا جائے"۔ کیپٹن شکیل نے کہا۔

"نہیں۔ یہ نشے میں آؤٹ ہے۔ اس لئے اسے معلوم ہی نہ ہو گا کہ اس نے مجھے کیا بتایا ہے لیکن اگر اسے ہلاک کر دیا گیا تو پھر حکومت چونک پڑے گی۔ اس طرح ہو سکتا ہے کہ وہ سمجھ جائیں کہ ان کے ٹریپ کا راز کھل گیا ہے جبکہ اب وہ پوری طرح مطمئن ہوں گے"۔ جولیا نے جواب دیا تو کیپٹن شکیل نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"آپ بھی علی عمران صاحب کی طرح انتہائی گہری بات سوچتی ہیں"۔۔۔۔ کیپٹن شکیل نے مسکراتے ہوئے کہا تو جولیا بے اختیار ہنس پڑی اس کے چہرے پر مسرت کے تاثرات ابھر آئے تھے کیونکہ وہ بھی جانتی تھی کہ کیپٹن شکیل ذہانت میں کسی سے کم نہیں ہے اور عمران بھی اس کی ذہانت کا قائل ہے۔ اس لئے کیپٹن شکیل کی طرف سے اس کی ذہانت کا اعتراف اس کے لئے مسرت کا باعث تھا۔

"کرنل صاحب آرام کر رہے ہیں۔ ان کا حکم ہے کہ انہیں ڈسٹرب نہ کیا جائے"۔۔۔۔ جولیا نے باہر موجود سپاہیوں سے کہا اور سپاہیوں نے اثبات میں سر ہلا دیئے اور چند لمحوں بعد جولیا اور کیپٹن شکیل دونوں پارک میں موجود افراد میں شامل ہو گئے۔ ان کی نظریں ادھر ادھر گھوم رہی تھیں اور صفدر اور تنویر کو تلاش کر رہی تھیں۔ شاید انہیں یہ بھی خطرہ تھا کہ اگر کرنل کلارک کو ہوش آگیا تو لازماً انہیں تلاش کرنے کی کوشش کرے گا۔

"وہ دونوں باہر موجود نہیں ہیں۔ آؤ باہر پارکنگ میں چلیں۔ وہاں ان کا انتظار کرنا یہاں کی نسبت زیادہ مناسب رہے گا"۔۔۔۔ جولیا نے کہا تو کیپٹن شکیل نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر وہ دونوں جیسے ہی پارکنگ میں پہنچے انہوں نے صفدر اور تنویر کی کار کو مڑ کر پارکنگ میں داخل ہوتے ہوئے دیکھا۔ جولیا نے ہاتھ ہلایا تو کار ان کے قریب پہنچ کر رک گئی۔

"کیا ہوا"۔۔۔۔ جولیا نے سائیڈ سیٹ پر بیٹھے ہوئے تنویر سے

Scanned & PDF Copy by RFI

مخاطب ہو کر کہا۔

"کام ہو گیا ہے۔ میں ڈائنامیٹ وائرلیس چارجر لے آیا ہوں"۔ تنویر نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"لیکن اب اس کی ضرورت نہیں رہی۔ ہمیں فوراً واپس جانا ہے"۔ جولیا نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ مڑی اور عقبی سیٹ کا دروازہ کھول کر اندر بیٹھ گئی جبکہ کیپٹن شکیل دوسری طرف سے عقبی سیٹ پر بیٹھ چکا تھا۔

"کیا مطلب۔ ہم نے بڑی مشکل سے ڈائنامیٹ وائرلیس چارجر حاصل کیا ہے۔ انتہائی خطیر رقم دے کر اور تم کہہ رہی ہو کہ اب اس کی ضرورت نہیں ہے"۔۔۔۔ تنویر کے لہجے میں ہلکا سا غصہ ابھر آیا تھا۔

"جو میں کہہ رہی ہوں وہ کرو۔ چلو صفدر کار واپس لے چلو۔ اور اسی ریسٹوران میں چلو جہاں ہم نے میٹنگ کی تھی"۔۔۔۔ جولیا نے اس بار فیصلے لہجے میں کہا اور صفدر نے کار سٹارٹ کی اور اسے پارکنگ کے دوسرے دروازے سے نکال کر سڑک پر لے آیا۔ اس کے چہرے پر بھی حیرت تھی لیکن وہ خاموش تھا جبکہ تنویر کا چہرہ اچھا خاصا بگڑا ہوا نظر آرہا تھا اور کچھ دیر بعد وہ پھر ریسٹوران پہنچ گئے۔

"اب چلو اسی کیبن میں"۔ جولیا نے کار سے نیچے اترتے ہوئے کہا تو سب نیچے اتر آئے۔ صفدر نے کار کو لاک کیا اور پھر خاص طور پر اس کی ڈگی کو چیک کیا کہ پوری طرح بند ہے یا نہیں۔ کیونکہ ڈگی میں

انتہائی طاقتور ڈائنامیٹ چارجر موجود تھا۔ تھوڑی دیر بعد وہ سب ایک بار پھر اسی کیبن میں موجود تھے لیکن اس بار ویٹر کو کافی لانے کا آرڈر جولیا نے دیا۔ تنویر ہونٹ بھینچے خاموش بیٹھا ہوا تھا۔

"آخر کیا ہوا ہے مس جولیا۔ کچھ بتائیں گی بھی تو سہی"۔ صفدر نے اچانک کہا۔

"ابھی نہیں۔ کافی آلینے دو"۔۔۔۔ جولیا نے جواب دیا تو صفدر بے اختیار ہنس پڑا۔

"آپ شاید تنویر سے بدلہ لے رہی ہیں۔ اسی کیبن میں ہونے والی میٹنگ میں تنویر نے بھی آپ کو یہی جواب دیا تھا"۔۔۔۔ صفدر نے ہنستے ہوئے کہا۔

"نہیں۔ تنویر کی وجہ سے ہم ایک خوفناک ٹریپ سے بچ نکلے ہیں۔ ورنہ شاید ہم سب اس بار مفت میں مارے جاتے"۔۔۔۔ جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا تو تنویر کا ستا ہوا چہرہ قدرے نارمل ہو گیا۔ تھوڑی دیر بعد ویٹر نے کافی کے برتن لا کر میز پر رکھ دیئے اور واپس چلا گیا۔

"کیپٹن شکیل۔ دروازہ بند کر دو"۔۔۔۔ جولیا نے کیپٹن شکیل سے کہا تو کیپٹن شکیل سر ہلاتا ہوا اٹھا اور اس نے جا کر دروازہ اندر سے لاک کر دیا۔ پھر وہ واپس آکر اپنی کرسی پر بیٹھ گیا۔ جولیا نے کافی تیار کی اور ایک ایک پیالی اپنے ساتھ ساتھ سب ساتھیوں کے بھی سامنے رکھ دی۔

"ان پہاڑیوں کے نیچے نہ ہی کوئی لیبارٹری ہے اور نہ کوئی فیکٹری۔

Scanned & PDF Copy by RFI

مخاطب ہو کر کہا۔

"کام ہو گیا ہے۔ میں ڈائنامیٹ وائرلیس چارجر لے آیا ہوں"۔ تنویر نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"لیکن اب اس کی ضرورت نہیں رہی۔ ہمیں فوراً واپس جانا ہے"۔ جولیا نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ مڑی اور عقبی سیٹ کا دروازہ کھول کر اندر بیٹھ گئی جبکہ کیپٹن شکیل دوسری طرف سے عقبی سیٹ پر بیٹھ چکا تھا۔

"کیا مطلب۔ ہم نے بڑی مشکل سے ڈائنامیٹ وائرلیس چارجر حاصل کیا ہے۔ انتہائی خطیر رقم دے کر اور تم کہہ رہی ہو کہ اب اس کی ضرورت نہیں ہے"۔۔۔۔ تنویر کے لہجے میں ہلکا سا غصہ ابھر آیا تھا۔

"جو میں کہہ رہی ہوں وہ کرو۔ چلو صفدر کار واپس لے چلو۔ اور اسی ریستوران میں چلو جہاں ہم نے میٹنگ کی تھی"۔۔۔۔ جولیا نے اس بار فیصلے لہجے میں کہا اور صفدر نے کار سٹارٹ کی اور اسے پارکنگ کے دوسرے دروازے سے نکال کر سڑک پر لے آیا۔ اس کے چہرے پر بھی حیرت تھی لیکن وہ خاموش تھا جبکہ تنویر کا چہرہ اچھا خاصا بگڑا ہوا نظر آرہا تھا اور کچھ دیر بعد وہ پھر ریستوران پہنچ گئے۔

"اب چلو اسی کیبن میں"۔ جولیا نے کار سے نیچے اترتے ہوئے کہا تو سب نیچے اتر آئے۔ صفدر نے کار کو لاک کیا اور پھر خاص طور پر اس کی ڈگی کو چیک کیا کہ پوری طرح بند ہے یا نہیں۔ کیونکہ ڈگی میں

انتہائی طاقتور ڈائنامیٹ چارجر موجود تھا۔ تھوڑی دیر بعد وہ سب ایک بار پھر اسی کیبن میں موجود تھے لیکن اس بار ویٹر کو کافی لانے کا آرڈر جولیا نے دیا۔ تنویر ہونٹ بھینچے خاموش بیٹھا ہوا تھا۔

"آخر کیا ہوا ہے مس جولیا۔ کچھ بتائیں گی بھی تو سہی"۔ صفدر نے اچانک کہا۔

"ابھی نہیں۔ کافی آلینے دو"۔۔۔۔ جولیا نے جواب دیا تو صفدر بے اختیار ہنس پڑا۔

"آپ شاید تنویر سے بدلہ لے رہی ہیں۔ اسی کیبن میں ہونے والی میٹنگ میں تنویر نے بھی آپ کو یہی جواب دیا تھا"۔۔۔۔ صفدر نے ہنستے ہوئے کہا۔

"نہیں۔ تنویر کی وجہ سے ہم ایک خوفناک ٹریپ سے بچ نکلے ہیں۔ ورنہ شاید ہم سب اس بار مفت میں مارے جاتے"۔۔۔۔ جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا تو تنویر کا ستا ہوا چہرہ قدرے نارمل ہو گیا۔ تھوڑی دیر بعد ویٹر نے کافی کے برتن لا کر میز پر رکھ دیئے اور واپس چلا گیا۔

"کیپٹن شکیل۔ دروازہ بند کر دو"۔۔۔۔ جولیا نے کیپٹن شکیل سے کہا تو کیپٹن شکیل سر ہلاتا ہوا اٹھا اور اس نے جا کر دروازہ اندر سے لاک کر دیا۔ پھر وہ واپس آکر اپنی کرسی پر بیٹھ گیا۔ جولیا نے کافی تیار کی اور ایک ایک پیالی اپنے ساتھ ساتھ سب ساتھیوں کے بھی سامنے رکھ دی۔

"ان پہاڑیوں کے نیچے نہ ہی کوئی لیبارٹری ہے اور نہ کوئی فیکٹری۔

Scanned & PDF Copy by RFI

یہ سب کچھ صرف ہمیں ٹریپ کرنے کے لئے ظاہر کیا جا رہا ہے"۔ جولیا نے کہا تو صفدر اور تنویر دونوں ہی اس طرح اچھل پڑے جیسے ان کی کرسیوں میں اچانک طاقتور الیکٹرک کرنٹ دوڑنے لگ گیا ہو۔

"کیا۔ کیا مطلب۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے"۔۔۔۔ صفدر اور تنویر دونوں نے بیک وقت بولتے ہوئے کہا۔

"ایسا ہوا ہے"۔۔۔۔ جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر ٹیکسی ڈرائیور کی دی ہوئی معلومات سمیت اس نے کرنل کلارک سے ملنے اور پھر کرنل کلارک سے ہونے والی تمام گفتگو دوہرا دی۔

"لیکن وہ کرنل جھوٹ بھی تو بول سکتا ہے۔ ظاہر ہے وہ آپ کو اصل بات تو نہیں بتا سکتا تھا۔ اس لئے اس نے آپ کو ٹالنے کے لئے یہ بات کر دی ہو گی"۔۔۔۔ صفدر نے کہا۔

"تم نے کرنل کو اتنی لفٹ ہی کیوں کرائی"۔۔۔۔ تنویر نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"اگر میں ایسا نہ کرتی تو اس سے معلومات کیسے حاصل ہوتیں"۔ جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اسے معلوم تھا کہ تنویر کو اس بات پر غصہ آ رہا ہے کہ جولیا نے کرنل سے ایسے انداز میں کیوں باتیں کی ہیں۔

"اس کے حلق میں ہاتھ ڈال کر اس سے معلومات اگلوائی جا سکتی تھیں"۔ تنویر بدستور اسی موڈ میں تھا۔

"مس جولیا نے جو کچھ کیا ہے۔ ظاہر ہے ایک خاص مقصد کے

تحت ہی کیا ہے۔ اس لئے تمہیں اس بات پر غصہ کرنے کی بجائے یہ بات سوچنی چاہئے کہ کیا جو کچھ کرنل کلارک نے بتایا ہے وہ درست بھی ہے یا نہیں"۔۔۔۔ صفدر نے تنویر کو سمجھاتے ہوئے کہا۔

"کیپٹن شکیل۔ وہ فائل نکالو"۔۔۔۔ جولیا نے کیپٹن شکیل سے کہا تو کیپٹن شکیل نے خاموشی سے کوٹ کی اندرونی جیب سے فائل نکال کر جولیا کی طرف بڑھا دی۔

"لو اسے پڑھ لو۔ اس میں ملٹری ہیڈ کوارٹر کی طرف سے ہدایات ہیں۔ ان میں ایسے اشارات موجود ہیں جن سے پتہ چلتا ہے کہ کرنل کلارک نے جھوٹ نہیں بولا بلکہ اس نے سچی بات ہی کی ہے"۔ جولیا نے فائل لے کر تنویر کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔

تنویر کا چہرہ جولیا کے اس انداز پر بے اختیار کھل اٹھا۔ ظاہر ہے جولیا نے فائل اسے دے کر اس کو اہمیت دی تھی۔ اس نے فائل کھولی اور اس میں موجود کاغذات کو پڑھنا شروع کر دیا۔ فائل میں موجود دونوں کاغذات پڑھنے کے بعد اس نے ایک طویل سانس لیا اور فائل صفدر کی طرف بڑھا دی۔ اس بار صفدر نے اسے پڑھنا شروع کر دیا۔

"اس فائل کے مطابق تو واقعی کرنل کلارک کی بات درست ہے"۔ صفدر نے فائل بند کرتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ اس سے تو یہی معلوم ہوتا ہے۔ پھر تو ہم نے خواہ مخواہ اتنی کثیر رقم صرف کی اور اس قدر طاقتور ڈائنامیٹ چارجر خریدا۔ اب

Scanned & PDF Copy by RFI

اسے کہاں ساتھ ساتھ اٹھائے پھریں گے"۔۔۔۔ تنویر نے برا سامنہ بناتے ہوئے کہا۔

"اسے چھوڑو۔ اصل بات یہ ہے کہ اگر ان پہاڑیوں کے نیچے لانگ برڈ کی لیبارٹری یا فیکٹری نہیں ہے تو پھر کہاں ہے"۔۔۔۔ صفدر نے کہا تو تنویر بے اختیار چونک پڑا۔

"یہاں کیبن میں فون موجود ہے۔ ہمیں عمران سے بات کرنی چاہئے"۔۔۔۔ جولیا نے کہا۔

"نہیں مس جولیا۔ ہو سکتا ہے کہ فون ٹیپ کئے جا رہے ہوں۔ ہمیں اب واپس تو جانا ہی ہے اس لئے وہیں چلتے ہیں پھر عمران سے بھی بات ہو جائے گی"۔۔۔۔ صفدر نے کہا تو سب نے سرہلا دیئے اور پھر وہ سب اٹھ کھڑے ہوئے۔

ڈومیری جیسے ہی کمرے میں داخل ہوئی۔ کمرے میں موجود فون کی گھنٹی بج اٹھی تو ڈومیری نے آگے بڑھ کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"۔۔۔۔ ڈومیری نے کہا۔

"کیتھی بول رہی ہوں۔ ہم نے پاکیشائی ایجنٹوں کا سراغ لگا لیا ڈومیری"۔ دوسری طرف سے کیتھی کی انتہائی پرجوش آواز سنائی دی تو ڈومیری بھی چونک پڑی۔

"اچھا۔ کیسے۔ کہاں ہیں وہ۔ کیا کر رہے ہیں"۔۔۔۔ ڈومیری نے تیز لہجے میں پوچھا۔

"تم ڈیوک کو کہہ دو کہ وہ اپنے آدمیوں سمیت تیار رہے۔ میں آ رہی ہوں"۔۔۔۔ دوسری طرف سے کیتھی نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔ ڈومیری نے رسیور رکھا اور اس کے ساتھ ہی اس نے میز پر پڑے ہوئے انٹرکام کا رسیور اٹھایا اور دو نمبر پریس کر

Scanned & PDF Copy by RFI

دیئے۔

"یس"—— دوسری طرف سے ڈیوک کی آواز سنائی دی۔

"میرے کمرے میں آجاؤ"—— ڈومیری نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ اس نے کیتھی کی مدد سے تل ابیب کی ایک کالونی میں یہ کوٹھی حاصل کر کے یہاں اپنا ہیڈ کوارٹر بنا لیا تھا۔ ڈیوک بھی اپنے ساتھیوں سمیت تل ابیب پہنچ گیا تھا اور اس وقت اسی کوٹھی میں موجود تھا۔ گو کیتھی نے ڈومیری سے کہا تھا کہ وہ ریڈ فلیگ میں رہے لیکن ڈومیری نے اسے سمجھایا کہ کرنل ڈیوڈ اس کے پیچھے لگا ہوا ہے۔ اگر ریڈ فلیگ ہاؤس اس کی نظروں میں آگیا تو پھر کیتھی کو اسے بند کرنا پڑ جائے گا۔ چنانچہ کیتھی بھی رضا مند ہو گئی تھی۔ ڈومیری نے کیتھی کے ذمے لگایا تھا کہ وہ پاکیشیائی ایجنٹوں کو تلاش کرے کیونکہ کیتھی کا بنیادی کام ہی مخبری کرنا تھا۔ ڈومیری نے اسے عمران اور اس کے ساتھیوں کی تعداد اور قدوقامت کے بارے میں تفصیلات بتا دی تھیں اور اب کیتھی کا فون آیا تھا کہ اس نے پاکیشیائی ایجنٹوں کو تلاش کر لیا ہے۔ ڈومیری سوچ رہی تھی کہ اگر واقعی کیتھی نے ان لوگوں کا درست طور پر سراغ لگا لیا ہے تو اس بار وہ انہیں ایک لمحے کی بھی مہلت نہ دے گی۔ پہلی بار تو وہ غفلت میں مار کھا گئی تھی لیکن اب وہ پوری طرح چوکنا تھی۔ چند لمحوں بعد دروازہ کھلا اور ایک درمیانے قد اور چھریرے بدن کا نوجوان اندر داخل ہوا۔ اس نے جینز کی پتلون اور سیاہ چمڑے کی جیکٹ پہنی ہوئی تھی۔ اس کا چہرہ لمبوترا سا تھا اور آنکھوں میں تیز چمک

تھی۔ ویسے وہ چہرے سے خاصا سخت گیر قسم کا انسان لگتا تھا۔

"یس مادام"—— آنے والے نے کہا۔

"بیٹھو ڈیوک"—— ڈومیری نے ایک کرسی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا اور آنے والا جو ڈیوک تھا۔ اس کرسی پر بیٹھ گیا جس کی طرف ڈومیری نے اشارہ کیا تھا جبکہ ڈومیری بڑی میز کے پیچھے موجود بڑی کرسی پر بیٹھی ہوئی تھی۔

"کیتھی کا ابھی فون آیا ہے کہ اس نے عمران اور اس کے ساتھیوں کا سراغ لگا لیا ہے"—— ڈومیری نے کہا تو ڈیوک بے اختیار اچھل پڑا۔

"اوہ۔ گڈ۔ ویری گڈ۔ ہم بھی یہاں پہنچ کر بے کار بیٹھے بیٹھے بور ہو گئے تھے"—— ڈیوک نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"میں نے تمہیں اس لئے بلایا ہے کہ میں اس بار ان لوگوں کو کسی قسم کی کوئی مہلت نہیں دینا چاہتی اور ان سب کو پلک جھپکنے میں لاشوں میں تبدیل کر دینا چاہتی ہوں"—— ڈومیری نے کہا۔

"ایسے ہی ہو گا مادام۔ آپ جانتی تو ہیں کہ میں اور میرا گروپ کس انداز میں کام کرتا ہے"—— ڈیوک نے کہا۔

"ٹھیک ہے تم جا کر اپنے ساتھیوں کو تیار کرو۔ میں کیتھی کا انتظار کر رہی ہوں"—— ڈومیری نے کہا تو ڈیوک نے اثبات میں سر ہلایا اور اٹھ کر دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ پھر تقریباً بیس منٹ بعد دروازہ ایک بار پھر کھلا اور نوجوان کیتھی اندر داخل ہوئی۔ اس کے چہرے کی

Scanned & PDF Copy by RFI

چمک بتا رہی تھی کہ وہ اپنی کامیابی پر بیحد خوش ہے۔

"آؤ کیتھی۔ کافی دیر لگا دی تم نے آنے میں"۔۔۔۔ ڈومیری نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"میں نے سوچا کہ تمہارے پاس پہنچنے سے پہلے اس اطلاع کو کنفرم کر لوں۔ اس لئے دیر ہو گئی ہے"۔۔۔۔ کیتھی نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے مسکرا کر کہا۔

"تو اب بتاؤ کہاں ہیں وہ لوگ۔ اور کس طرح تم نے ان کا پتہ چلایا ہے"۔۔۔۔ ڈومیری نے کہا۔

"میرے مخبر پورے تل ابیب میں مسلسل کام کر رہے تھے کہ اچانک میرے ایک مخبر نے اطلاع دی کہ لارڈ ریستوران میں اس نے ایک عورت اور تین مردوں کے ایک گروپ کو سپیشل کیبن سے نکلتے ہوئے دیکھا ہے جن کے قدو قامت اور چال ڈھال ان لوگوں سے ملتی جلتی تھی۔ وہ سب ایک کار میں بیٹھ کر آگے بڑھ گئے تو میرے آدمیوں نے انتہائی محتاط انداز میں ان کی نگرانی شروع کر دی۔ کار کافی آگے جا کر ایک سائیڈ پر رک گئی اور عورت اور ایک مرد نیچے اترے جبکہ دو مرد کار لے کر آگے چلے گئے۔ میرے آدمی بھی دو حصوں میں بٹ گئے۔ ان میں سے ایک گروپ نے کار کا تعاقب جاری رکھا جبکہ دوسرا گروپ اس عورت اور مرد کی نگرانی کرتا رہا۔ یہ دونوں ایک ٹیکسی میں بیٹھ کر فال ہلز پارک پہنچے۔ میرے آدمی وہاں پہنچ گئے۔ یہ دونوں پارک میں موجود فوجی بیس میں چل گئے۔ وہاں سے میرے آدمیوں کو معلوم

ہوا کہ وہ وہاں کے انچارج کرنل کلارک کے مہمان ہیں۔ بہرحال میرے آدمی باہر نگرانی کرتے رہے۔ ادھر جو دو آدمی کار میں گئے تھے وہ تل ابیب کی خفیہ اسلحہ مارکیٹ میں گئے اور انہوں نے وہاں سے انتہائی کثیر رقم خرچ کر کے انتہائی طاقتور ڈائنامیٹ وائرلیس چارجر خریدا اور پھر یہ دونوں کار لے کر فال ہلز پارک پہنچ گئے۔ وہاں وہ دونوں یعنی مرد اور عورت فوجی کیبن سے نکل کر پارکنگ میں پہنچ چکے تھے۔ یہ چاروں کار میں بیٹھے اور ایک بار پھر لارڈ ریستوران پہنچ گئے۔ پھر وہ سب اسی کیبن میں جا کر بیٹھے اور انہوں نے وہاں کافی پی اور اس کے بعد وہ دوبارہ کار میں بیٹھے اور پراجیکٹ کالونی کی ایک کوٹھی میں پہنچ گئے۔ میرے آدمیوں نے انتہائی طاقتور ٹیلی ویو سے اندر کا جائزہ لیا تو وہاں ایک آدمی موجود تھا اور یہی سب کچھ تم نے بتایا تھا۔ میرے آدمی اس کوٹھی کی نگرانی کر رہے ہیں"۔ کیتھی نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"ان کے درمیان ہونے والی گفتگو تمہارے آدمیوں نے سنی ہے"۔۔۔۔ ڈومیری نے پوچھا۔

"نہیں۔ میں نے انہیں وائس لنک کرنے سے منع کر دیا تھا کیونکہ تم نے بتایا تھا کہ یہ انتہائی خطرناک لوگ ہیں اور وائس لنک کو بہرحال آسانی سے ٹریس کیا جا سکتا ہے"۔۔۔۔ کیتھی نے جواب دیا۔

"پھر تم نے کنفرمیشن کیسے کی"۔۔۔۔ ڈومیری نے پوچھا۔

"میں خود اس کوٹھی پر پہنچی اور میں نے خود ٹیلی ویو پر انہیں چیک

Scanned & PDF Copy by RFI

کیا ہے۔ اس طرح میں کنفرم ہو گئی کہ یہی ہمارے مطلوبہ لوگ ہیں"۔ کیتھی نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے۔ چلو اس کوٹھی کو ہی میزائلوں سے اڑا دیتے ہیں"۔ ڈومیری نے اٹھتے ہوئے کہا۔

"ارے نہیں۔ اس طرح تو وہاں زبردست تباہی پھیل جائے گی پہلے کوٹھی کے اندر بے ہوش کر دینے والی گیس فائر کر دی جائے پھر اندر جا کر انہیں فائر کر کے ہلاک کر دیا جائے۔ ورنہ تو وہ کالونی خاصی گنجان آباد ہے"۔۔۔۔ کیتھی نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ وہاں جا کر حالات دیکھ کر فیصلہ کریں گے اٹھو"۔ ڈومیری نے کہا اور کرسی سے اٹھ کھڑی ہوئی اس کے ساتھ ہی کیتھی بھی اٹھ کھڑی ہوئی۔

کرنل ڈیوڈ کیپٹن رینڈل کے ساتھ جب ٹرتھ روم میں پہنچا تو اس نے وہاں پہلے سے موجود روشن کے علاوہ ایک لمبے قد اور بھاری جسم والے آدمی کو راڈز والی کرسی پر جکڑا ہوا بیٹھا دیکھا۔ اس کی گردن ڈھلکی ہوئی تھی۔

"کیا یہی عاطف ہے"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے روشن سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ہاں یہ عاطف ہے"۔۔۔۔ روشن نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے جواب دیا۔

"اسے ہوش میں لے آؤ"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے کہا تو ٹرتھ روم کا ایک آدمی تیزی سے آگے بڑھا اور پھر چند لمحوں بعد وہ آدمی ہوش میں آچکا تھا اس کے چہرے پر انتہائی حیرت تھی وہ اس طرح ادھر ادھر دیکھ رہا تھا جیسے اسے سمجھ نہ آ رہی ہو کہ وہ کہاں پہنچ گیا ہے۔

Scanned & PDF Copy by RFI

"تمہارا نام عاطف ہے اور تم ریڈ ایگل کے خاص آدمی ہو"۔ کرنل ڈیوڈ نے عاطف سے مخاطب ہو کر کہا تو عاطف بے اختیار چونک پڑا۔ اس کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"تم کون ہو۔ اور میں کہاں ہوں"—— عاطف نے کرنل ڈیوڈ کے سوال کا جواب دینے کی بجائے الٹا اس سے سوال کر دیا۔

"تم۔ تمہاری یہ جرات کہ تم کرنل ڈیوڈ کے سوال کا جواب دینے کی بجائے الٹا اس سے سوال کرو"—— کرنل ڈیوڈ نے یکلخت غصے سے چیختے ہوئے کہا تو عاطف ایک بار پھر چونک پڑا۔

"کرنل ڈیوڈ۔ اوہ تو تم کرنل ڈیوڈ ہو۔ جی پی فائیو کے چیف۔ لیکن میرا کسی ریڈ ایگل سے کیا تعلق۔ میں تو ٹرانسپورٹ کمپنی کا مینجر ہوں"۔ عاطف نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"کیپٹن"—— کرنل ڈیوڈ نے ساتھ کھڑے ہوئے پوائنٹ تھرٹی کے انچارج کیپٹن ڈیوس سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یس سر"—— کیپٹن ڈیوس نے انتہائی مودبانہ لہجے میں کہا۔

"خاردار کوڑا نکالو اور اس کی بوٹیاں اڑا دو"—— کرنل ڈیوڈ نے غصے سے چیختے ہوئے کہا۔

"یس سر"—— کیپٹن ڈیوس نے کہا اور اپنے ساتھیوں کو اشارہ کیا تو ان میں سے ایک پہلوان نما آدمی نے دوڑ کر دیوار سے لٹکا ہوا ایک خاردار کوڑا اتارا اور تیزی سے واپس مڑا۔

"میں سچ کہہ رہا ہوں۔ میرا ریڈ ایگل سے کوئی تعلق نہیں ہے"۔

عاطف نے کوڑا بردار کو اپنی طرف بڑھتے ہوئے دیکھ کر کہا۔

"ابھی تم سچ بولو گے۔ ابھی"—— کرنل ڈیوڈ نے چیختے ہوئے کہا اور دوسرے لمحے اس پہلوان نما آدمی نے انتہائی بیدردی سے عاطف پر کوڑے برسانے شروع کر دیئے۔ تہہ خانہ عاطف کی چیخوں سے گونجنے لگا۔ اس کا پورا جسم لہولہان ہو رہا تھا لیکن وہ مسلسل اپنے ریڈ ایگل سے تعلق سے انکار کئے جا رہا تھا اور پھر اس کی گردن ڈھلک گئی۔

"سر یہ آدمی انتہائی ڈھیٹ ہے۔ یہ اس طرح زبان نہیں کھولے گا"۔ کیپٹن ڈیوس نے کرنل ڈیوڈ سے مخاطب ہو کر کہا جو اب ہونٹ بھینچے حیرت بھری نظروں سے عاطف کو دیکھ رہا تھا جیسے اسے یقین نہ آ رہا ہو کہ اس قدر زخمی ہونے کے باوجود بھی کوئی آدمی اپنی زبان بند رکھ سکتا ہے۔

"تو پھر کس طرح کھولے گا زبان"—— کرنل ڈیوڈ نے غراتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"ایسے لوگوں پر ہم ایک خاص تکنیک استعمال کرتے ہیں"۔ کیپٹن ڈیوس نے جواب دیا۔

"کون سی"—— کرنل ڈیوڈ نے پوچھا۔

"آپ اجازت دیں تو یہ تکنیک استعمال کی جائے یہ دیکھنے سے تعلق رکھتی ہے بظاہر انتہائی سادہ ہے"—— کیپٹن ڈیوس نے کہا۔

"ٹھیک ہے کرو"—— کرنل ڈیوڈ نے کہا تو کیپٹن ڈیوس نے اپنے

Scanned & PDF Copy by RFI

ان پہلوانوں کو اشارہ کیا اور دو پہلوان حرکت میں آگئے ان میں سے ایک پہلوان نے عاطف کے زخموں پر پانی ڈالنا شروع کر دیا جبکہ دوسرا پہلوان ایک الماری کی طرف بڑھ گیا اس نے الماری میں سے ایک رسی کا بنا ہوا کھلونا سا نکالا جس میں دو سرخ رنگ کی گیندیں پروئی ہوئی تھیں اور ساتھ ہی ایک ڈنڈا بھی موجود تھا اس پہلوان نے عاطف کے سر کے گرد رسی کو اس طرح لپیٹ دیا کہ ایک گیند اس کی ایک کنپٹی پر اور دوسری گیند دوسری کنپٹی پر فکس ہو گئی جبکہ ڈنڈا جس کے دونوں سروں سے رسی نکل رہی تھی اس کے سر کے اوپر تھا اور پھر اس پہلوان نما آدمی نے اس ڈنڈے کو گھمانا شروع کر دیا ڈنڈے کے گھومتے ہی رسی کے بل کسنا شروع ہو گئے اور عاطف کی دونوں کنپٹیوں پر موجود گیندوں نے اس کی کنپٹیوں پر دباؤ ڈالنا شروع کر دیا چند لمحوں بعد عاطف چیختا ہوا ہوش میں آگیا اس کا چہرے تکلیف کی شدت سے بری طرح بگڑ گیا تھا پہلوان نما آدمی ڈنڈے کو مسلسل گھمائے چلا جا رہا تھا چند لمحوں بعد عاطف کی انتہائی کربناک چیخوں سے ایک بار پھر تہہ خانہ گونجنے لگا۔

"بولو۔ سچ بول دو۔ ورنہ"۔۔۔۔ کیپٹن ڈیوس نے جو عاطف کے سامنے کھڑا تھا اس سے مخاطب ہو کر انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

"بتاتا ہوں۔ بتاتا ہوں۔ خدا کے لئے یہ عذاب روک دو"۔ عاطف نے چیختے ہوئے کہا اس کا پورا جسم اس طرح کانپ رہا تھا جیسے اسے جاڑے کا تیز بخار چڑھ آیا ہو چہرہ اس حد تک بگڑ گیا تھا کہ اس کی شکل

تک نہ پہچانی جا رہی تھی۔

"بولتے جاؤ۔ ورنہ"۔۔۔۔ کیپٹن ڈیوس نے کہا۔

"میں ریڈ ایگل کا آدمی ہوں۔ میں ریڈ ایگل کا آدمی ہوں"۔ عاطف نے چیخ چیخ کر کہنا شروع کر دیا۔

"کس گروپ سے تعلق ہے"۔ اس بار کرنل ڈیوڈ نے پوچھا۔

"ریڈ ہاک سے"۔۔۔۔ عاطف نے جواب دیا۔

"پاکیشیائی ایجنٹ کہاں ہیں"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے پوچھا۔

"پراجیکٹ کالونی کی کوٹھی نمبر ایک سو ایک بی بلاک میں"۔ عاطف نے جواب دیا تو کرنل ڈیوڈ بے اختیار اچھل پڑا۔

"کیا تم سچ کہہ رہے ہو"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ میں سچ کہہ رہا ہوں۔ وہ کوٹھی میری تحویل میں رہتی ہے ہمارے گروپ کے چیف صالح نے انہیں وہاں رکھا ہے"۔ عاطف نے جواب دیا۔

"اوہ۔ اوہ۔ چلو کیپٹن رینڈل چلو۔ جلدی کرو"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے چیختے ہوئے کہا اور تیزی سے مڑ کر تہہ خانے کے دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

"سر ان لوگوں کا کیا کرنا ہے"۔۔۔۔ کرنل ڈیوس نے کہا۔

"گولی مار دو انہیں"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے مڑے بغیر کہا اور تیزی سے تہہ خانے سے نکل کر وہ راہداری میں تقریباً دوڑتا ہوا دفتر کی

Scanned & PDF Copy by RFI

طرف بڑھ گیا۔ دفتر پہنچ کر اس نے جلدی سے فون کا رسیور اٹھایا اور انتہائی تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"کرنل ڈیوڈ بول رہا ہوں۔ فوراً ایکشن گروپ کو ساتھ لے کر پراجیکٹ کالونی پہنچو۔ اس کالونی کی کوٹھی نمبر ایک سو ایک بی بلاک میں عمران اور اس کے ساتھی موجود ہیں اس کوٹھی کو گھیر لو کسی کو باہر نہ نکلنے دینا۔ میں کیپٹن رینڈل کے ساتھ وہاں پہنچ رہا ہوں"۔ کرنل ڈیوڈ نے تیز تیز انداز میں بولتے ہوئے کہا۔

"یس کرنل"۔۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا تو کرنل ڈیوڈ نے رسیور کریڈل پر پٹخا اور مڑ کر دفتر سے نکلا اور تیز سے پورچ کی طرف بڑھتا چلا گیا جہاں ان کی کار موجود تھی اس کی آنکھیں چمک رہی تھیں اور چہرے پر ایسے تاثرات ابھر آئے تھے جیسے اسے یقین ہو گیا ہو کہ اب عمران اور اس کے ساتھیوں کی موت یقینی ہے۔

عمران نے فون کا رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"حسن لبیب بول رہا ہوں"۔۔۔۔ چند لمحوں بعد حسن لبیب کی آواز سنائی دی۔

"کیا رپورٹ ہے لبیب۔ کچھ پتہ چلا"۔۔۔۔ عمران نے اپنا نام لئے بغیر کہا۔

"اوہ نہیں پرنس۔ آئی ایم سوری وہاں سے کچھ پتہ نہیں چل سکا پریذیڈنٹ کی سیکرٹری کو اس بارے میں سرے سے کوئی علم نہیں ہے اس کے علاوہ ریکارڈ روم کی انچارج ایک لڑکی ہے میں نے اس سے بھی معلومات حاصل کی ہیں وہ بھی بے خبر ہے"۔۔۔۔ دوسری طرف سے حسن لبیب نے معذرت بھرے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اچھا پھر کوئی ایسی ٹپ دے سکتے ہو جس سے اس بارے میں کوئی

Scanned & PDF Copy by RFI

حتمی معلومات حاصل کی جا سکیں"۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"تمہارے فون آنے سے پہلے میں خود اس بارے میں سوچتا رہا ہوں اور میرا خیال ہے کہ اسرائیل کے ڈاکٹر ہارنگ کو یقیناً اس بارے میں حتمی معلومات حاصل ہوں گی"۔۔۔۔ حسن لبیب نے جواب دیا۔

"ڈاکٹر ہارنگ۔ وہ کون ہے"۔۔۔۔ عمران نے چونک کر پوچھا۔

"چند سال پہلے ڈاکٹر ہارنگ اسرائیل کا سب سے بڑا سائنس دان تھا لیکن پھر ایک حادثے کے دوران اس کی دونوں آنکھیں ضائع ہو گئیں اور سر میں بھی شدید چوٹ آئی جس سے اس کا ذہنی توازن بھی کسی کسی وقت اچانک کچھ دیر کے لئے درہم برہم ہو جاتا ہے اور وہ اب آنکھوں سے دیکھ بھی نہیں سکتا اس لئے حکومت نے اسے ریٹائر کر دیا ہے اب اس سے انتہائی ضروری پراجیکٹ کے سلسلے میں صرف مشورے کئے جاتے ہیں اور یہ بھی بتا دوں کہ ڈاکٹر ہارنگ کا ہمیشہ سے خاص موضوع بھی طیارہ سازی ہی رہا ہے اس لئے ہو سکتا ہے کہ ڈاکٹر ہارنگ کو اس معاملے کے بارے میں کچھ نہ کچھ علم ہو"۔۔۔۔ حسن لبیب نے جواب دیا۔

"یہ ہارنگ رہتا کہاں ہے"۔۔۔۔ عمران نے پوچھا۔

"تل ابیب سے مشرق کی طرف تقریباً دو سو کلو میٹر کے فاصلے پر ایک چھوٹا سا گاؤں ہے جسے الجوف کہا جاتا ہے ڈاکٹر ہارنگ کو حکومت کی طرف سے الجوف میں وسیع قطع اراضی دیا گیا ہے جس کے اندر ایک شاندار کوٹھی تعمیر کرائی گئی ہے یہ پورا علاقہ پھلوں کے باغات

سے بھرا ہوا ہے ڈاکٹر ہارنگ وہیں رہتا ہے۔ ویسے وہ انتہائی دولت مند یہودی ہے اور ایکریمیا میں اس کی کاروباری سرمایہ کاری بھی ہے اس لئے وہ شاہانہ انداز میں رہتا ہے۔ اس نے بے شمار ملازم رکھے ہوئے ہیں"۔۔۔۔ حسن لبیب نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"اس کا کوئی فون نمبر"۔۔۔۔ عمران نے پوچھا۔

"انکوائری سے معلوم ہو سکتا ہے۔ مجھے ذاتی طور پر تو معلوم نہیں ہے"۔ حسن لبیب نے کہا۔

"او کے تمہارا بیحد شکریہ۔ پھر ملاقات ہو گی۔ خدا حافظ"۔ عمران نے کہا اور کریڈل دبا دیا جیسے ہی اس نے کریڈل دبایا فون کی گھنٹی بج اٹھی تو عمران نے چونک کر ہاتھ کریڈل سے اٹھا لیا۔

"یس"۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"صالح بول رہا ہوں پرنس"۔۔۔۔ دوسری طرف سے صالح کی تیز تیز آواز سنائی دی۔

"خیریت۔ تمہارا لہجہ بتا رہا ہے کہ کوئی خاص بات ہو گئی ہے"۔ عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے پوچھا۔

"پرنس ہمارے گروپ کے ایک خاص آدمی عاطف کو جی پی فائیو نے اغوا کر لیا ہے ہم اسے ٹریس کر رہے ہیں لیکن ابھی تک یہ معلوم نہیں ہو سکا کہ اسے کہاں لے جایا گیا ہے ویسے تو عاطف انتہائی مضبوط اعصاب کا مالک ہے لیکن اس کے باوجود ہو سکتا ہے کہ یہودی درندے اس کی زبان کھلوا لیں اور جس کوٹھی میں آپ موجود ہیں اس

Scanned & PDF Copy by RFI

کا انتظام عاطف کے پاس ہی تھا اس لئے عاطف کو معلوم ہے کہ آپ اس کوٹھی میں ہیں آپ ایسا کریں کہ فوری طور پر یہ کوٹھی چھوڑ دیں اس کے اندر موجود سامان وہیں رہنے دیں میرے آدمی وہاں پہنچ کر اسے ایڈ جسٹ کر لیں گے آپ اس کی جگہ بارکلے کالونی کی کوٹھی نمبر سترہ اے بلاک میں شفٹ ہو جائیں اس کوٹھی کے بارے میں صرف مجھے علم ہے اور کسی کو بھی علم نہیں ہے اسے میں نے انتہائی ہنگامی حالات کے لئے اپنے لئے محفوظ کر رکھا ہے وہاں آپ کو آپ کے مطلب کی تمام چیزیں مہیا ہو جائیں گی۔ اس کوٹھی پر میرا ایک آدمی موجود ہے جسے میں ابھی بلوا لیتا ہوں پھاٹک لاک نہیں ہوگا صرف بند ہوگا آپ اسے کھول کر اندر جا سکتے ہیں"۔۔۔۔ دوسری طرف سے صالح نے تیز لہجے میں کہا۔

"کتنا وقت ہو گیا ہے عاطف کو اغوا ہوئے"۔۔۔۔ عمران نے سنجیدہ لہجے میں پوچھا۔

"مجھے ابھی ابھی اطلاع ملی ہے اسے اغوا ہوئے ایک گھنٹہ گزر چکا ہے"۔ صالح نے جواب دیا۔

"اس کوٹھی سے باہر نکلنے کا کوئی خفیہ راستہ بھی ہے"۔۔۔۔ عمران نے پوچھا۔

"ہاں ہے اور اس کے بارے میں آپ کے آدمی صفدر کو میں نے تفصیل بتا دی تھی"۔۔۔۔ صالح نے جواب دیا۔

"اب مجھے بھی بتا دو"۔۔۔۔ عمران نے کہا تو صالح نے اسے

تفصیل بتا دی۔

"او کے شکریہ"۔۔۔۔ عمران نے کہا اور رسیور رکھ کر وہ ابھی کرسی سے اٹھا ہی تھا کہ اسے باہر کوٹھی کا پھاٹک کھلنے کی آواز سنائی دی اور وہ تیزی سے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ جب وہ پورچ میں پہنچا تو اس نے دیکھا کہ تنویر پھاٹک بند کر رہا تھا اور پورچ میں کار رک رہی تھی جس میں صفدر اور دوسرے ساتھی موجود تھے چند لمحوں بعد صفدر اور باقی ساتھی کار سے نیچے اتر آئے جبکہ تنویر بھی پھاٹک بند کر کے واپس پورچ میں پہنچ گیا۔ پھاٹک اندر سے بند نہ کیا گیا تھا اس لئے انہوں نے اسے کھول لیا تھا۔

"عمران صاحب"۔۔۔۔ صفدر نے آگے بڑھ کر عمران سے مخاطب ہو کر کچھ کہنا چاہا۔

"باتیں بعد میں ہوں گی۔ تم لوگ بروقت پہنچے ہو فوری طور پر اپنا سامان اٹھاؤ اور یہاں سے نکلنے کی کرو کیونکہ کسی بھی لمحے جی پی فائیو کا کرنل ڈیوڈ کوٹھی کی اینٹ سے اینٹ بجا سکتا ہے"۔ عمران نے ہاتھ اٹھا کر اس کی بات ٹوکتے ہوئے کہا تو وہ سب بے اختیار چونک پڑے۔

"کیا۔ کیا مطلب۔ لیکن انہیں اس کا علم کیسے ہو گیا"۔۔۔۔ صفدر نے حیران ہو کر پوچھا۔

"جو میں کہہ رہا ہوں وہ کرو۔ باتیں بعد میں ہوں گی"۔۔۔۔ عمران نے سرد لہجے میں کہا اور تیزی سے واپس مڑ گیا اور پھر تقریباً دس منٹ بعد وہ سب کوٹھی کے ایک خفیہ راستے سے کوٹھی سے نکل کر عقبی

Scanned & PDF Copy by RFI

کوٹھی میں پہنچ چکے تھے یہ کوٹھی خالی تھی اور اس پر برائے فروخت کا بورڈ لگا ہوا تھا البتہ اس کے بند گیراج میں ایک سٹیشن ویگن موجود تھی عمران نے ویگن کو چیک کیا تو اس کی ٹینکی بھی پٹرول سے بھری ہوئی تھی اور وہ سٹارٹ بھی تھی شاید اسے ہنگامی حالات کی وجہ سے رکھا گیا تھا چند لمحوں بعد وہ سب اس سٹیشن ویگن میں سوار اس کوٹھی سے نکلے اور تیزی سے آگے بڑھتے چلے گئے ڈرائیونگ سیٹ پر اس وقت عمران تھا جبکہ سائیڈ سیٹ پر جولیا تھی اور عقبی سیٹوں پر صفدر، تنویر اور کیپٹن شکیل موجود تھے۔ عقبی سیٹ کے پیچھے دو سیاہ رنگ کے تھیلے بھی موجود تھے۔ تنویر نے آتے ہوئے کار کی ڈگی میں موجود ڈائنامیٹ وائرلیس چارجر جو ایک سیاہ رنگ کے بڑے تھیلے میں پیک تھا کار سے نکال لیا تھا اور اب یہ ڈائنامیٹ وائرلیس چارجر بھی عقبی طرف دونوں سیاہ رنگ کے تھیلوں کے ساتھ رکھا ہوا تھا سٹیشن ویگن خاصی تیز رفتاری سے آگے بڑھی چلی جا رہی تھی۔

"آخر ہوا کیا ہے"۔۔۔ اچانک جولیا نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"فی الحال خاموش رہو"۔۔۔ عمران نے اسی طرح سرد لہجے میں کہا اور جولیا ہونٹ بھینچ کر خاموش ہو گئی تقریباً چالیس منٹ کی مسلسل ڈرائیونگ کے بعد وہ ایک اور نو تعمیر شدہ رہائشی کالونی میں داخل ہوئے اور چند لمحوں بعد عمران نے سٹیشن ویگن ایک کوٹھی کے بند گیٹ کے سامنے لے جا کر روک دی۔

"تنویر نیچے اتر کر پھاٹک کھول دو۔ یہ اندر سے لاک نہیں ہے"۔ عمران نے تنویر سے کہا اور تنویر سرہلاتا ہوا نیچے اترا اور واقعی جیسے ہی اس نے پھاٹک کو دبایا پھاٹک کھلتا چلا گیا اور عمران سٹیشن ویگن کو اندر لے گیا کوٹھی کا وسیع پورچ خالی تھا عمران نے سٹیشن ویگن پورچ میں روکی اور پھر خاموشی سے دروازہ کھول کر نیچے اتر آیا اس کے باقی ساتھی بھی اس کی طرح خاموشی سے نیچے اتر آئے اسی لمحے پھاٹک بند کر کے تنویر بھی پورچ میں آ گیا۔

"کیپٹن شکیل تم اس سٹیشن ویگن کو واپس اسی کوٹھی میں چھوڑ آؤ۔ لیکن خیال رکھنا اگر وہاں ہنگامی حالات ہوں تو پھر نزدیک جانے کی بجائے سٹیشن ویگن کو کسی بھی سینما یا پبلک پارکنگ میں لے جا کر چھوڑ دینا اور خود واپس آجانا۔ لیکن تعاقب کا تم نے بہرحال خیال رکھنا ہے۔ یہ بارکلے کی کالونی کی کوٹھی نمبر سترہ اے بلاک ہے"۔ عمران نے کیپٹن شکیل سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ٹھیک ہے"۔۔۔ کیپٹن شکیل نے کہا اور پھر ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ گیا۔

"اپنا سامان اتار لو"۔۔۔ عمران نے باقی ساتھیوں سے کہا اور وہ سب تیزی سے مڑے اور انہوں نے ویگن میں موجود دونوں سیاہ تھیلے اور اس کے ساتھ ہی ڈائنامیٹ وائرلیس چارجر والا تھیلا بھی اتارا تو کیپٹن شکیل نے سٹیشن ویگن سٹارٹ کی اور پھر بیک کر کے اسے موڑا اور پھاٹک کی طرف لے گیا۔ تنویر نے ایک بار پھر جا کر پھاٹک کھول

Scanned & PDF Copy by RFI

دیا اور کیپٹن شکیل جب ویگن کو پھاٹک سے باہر لے گیا تو تنویر نے پھاٹک بند کر کے اسے اندر سے لاک کیا اور پھر واپس پورچ کی طرف آ گیا۔

"آؤ اب اطمینان سے باتیں ہوں گی۔ ہم فوری خطرے سے باہر آ گئے ہیں"۔۔۔۔ عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا تو صفدر اور تنویر نے ویگن سے اتارے ہوئے تینوں تھیلے اٹھائے اور پھر وہ سب کوٹھی کی اندرونی طرف بڑھ گئے۔

"یہ اچانک کیسے خطرہ پیدا ہو گیا تھا"۔۔۔۔ صفدر نے سٹنگ روم میں پہنچ کر کرسیوں پر بیٹھتے ہی کہا تو عمران نے اسے صالح کے فون آنے کے بارے میں تفصیل بتا دی۔

"اوہ۔ واقعی یہ تو انتہائی خطرناک مسئلہ تھا۔ بہرحال عمران صاحب۔ ایک اور اہم مسئلہ بھی سامنے آیا ہے کہ جن پہاڑیوں کے نیچے آپ لانگ برڈ کی فیکٹری یا لیبارٹری سمجھ رہے ہیں وہاں کچھ بھی نہیں ہے"۔۔۔۔ صفدر نے کہا تو عمران بے اختیار اچھل پڑا۔ اس کے چہرے پر انتہائی حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"وہ کیسے"۔۔۔۔ عمران نے حیران ہو پوچھا تو صفدر نے تنویر کی پلاننگ سے لے کر جولیا کی اس کرنل کلارک کے ساتھ باتیں اور پھر اس فائل سے اس بات کی تصدیق کی ساری بات بتا دی۔ اس کے ساتھ ہی وہ فائل بھی اس نے عمران کی طرف بڑھا دی۔ عمران نے فائل کھول کر اس میں موجود کاغذات کو پڑھنا شروع کر دیا اور پھر اس

نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے فائل بند کر دی۔

"گڈ شو جولیا۔ تم نے انتہائی ذہانت سے ایک بہت بڑا معرکہ مارا ہے۔ اس بار واقعی اسرائیل کے صدر نے ہمیں احمق بنا دیا ہے"۔ عمران نے جولیا سے مخاطب ہو کر کہا۔

"تنویر تو مجھ سے باقاعدہ ناراض ہو گیا تھا کہ میں نے کرنل کلارک کے سامنے لچکدار کردار کا مظاہرہ کیوں کیا ہے"۔۔۔۔ جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"میں تو اب بھی یہی کہتا ہوں"۔۔۔۔ تنویر نے سپاٹ لہجے میں کہا۔

"تنویر کا مزاج ہی ایسا ہے اسی لئے تو میں اس سے ڈرتا ہوں ورنہ اگر اس کی جگہ کوئی اور ہوتا تو میں اس کی پرواہ کئے بغیر اب تک سر پر سہرا سجا چکا ہوتا"۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو جولیا تو صرف مسکرا دی جبکہ صفدر بے اختیار کھل کھلا کر ہنس پڑا۔

"بس سوچنے تک ہی محدود رہنا۔ ورنہ"۔۔۔۔ تنویر نے بھی مسکراتے ہوئے کہا۔

"چلو شکر ہے کچھ تو لچک آئی تنویر کے مزاج میں۔ ویسے بزرگ کہتے ہیں کہ پتھر میں جونک لگنے کی دیر ہوتی ہے۔ جب لگ جائے تو بیچارہ پتھر بہرحال ایک روز کھوکھلا ہو کر رہ جاتا ہے"۔۔۔۔ عمران نے جواب دیا اور ایک بار پھر صفدر اور جولیا بے اختیار ہنس پڑے جبکہ تنویر بھی بے اختیار مسکرا دیا۔

Scanned & PDF Copy by RFI

"عمران صاحب آپ نے اس حسن لبیب سے بات چیت کی تھی اس کا کوئی جواب ملا"۔۔۔ صفدر نے کہا۔

"ہاں اور یہ جواب معذرت پر مشتمل تھا کیونکہ صدر کی سیکرٹری کو بھی اس کے بارے میں علم نہیں ہے اور نہ ہی وہاں کسی اور کو اس کا علم ہے اس کا مطلب ہے کہ اس بار صدر نے اس بات کو واقعی صرف اپنی ذات تک ہی محدود رکھا ہے یہی وجہ ہے کہ ہم بھی بظاہر دھوکہ کھا گئے اگر تنویر یہ احمقانہ منصوبہ نہ بناتا تو شاید ہمیں آخری لمحے تک اس ڈرامے کا علم نہ ہو سکتا تھا"۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کیا مطلب۔ کیا میرا منصوبہ احمقانہ تھا"۔۔۔ تنویر نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"اگر وہاں لیبارٹری یا فیکٹری موجود ہوتی تو اس سے زیادہ احمقانہ منصوبہ اور نہیں ہو سکتا تھا تم سب پکے ہوئے پھلوں کی طرح ان کی گود میں جا گرتے اور اگر جولیا اپنی ذہانت سے اس کرنل کلارک کو احمق بنا کر اصل بات نہ اگلوا لیتی اور یہ فائل نہ مل جاتی تو یہ بات یقینی تھی کہ تم وہاں دھماکہ کرنے کی کوشش کرتے اور نتیجہ یہ ہوتا کہ تم وہاں سے کسی صورت بھی نہ نکل سکتے"۔۔۔ عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا تو تنویر نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے اس کے چہرے پر غصے کی سرخی ابھر آئی تھی۔

"عمران صاحب۔ جو ہو گیا سو ہو گیا۔ کم از کم تنویر کے اس ڈائریکٹ ایکشن کی وجہ سے ہم ایک بہت بڑے المیے سے دوچار ہونے

سے بچ گئے ہیں"۔۔۔ صفدر نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"ہاں۔ تمہاری یہ بات درست ہے اگر تنویر یہ پلان نہ بناتا تو یقیناً ہم اس پر حملہ آور ہوتے اور پھر ہماری لاشیں ہی پریذیڈنٹ ہاؤس پہنچتیں اس لحاظ سے دیکھا جائے تو تنویر نے واقعی کام دکھایا ہے"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"لیکن اب اصل سپاٹ کا علم کیسے ہو گا"۔۔۔ صفدر نے کہا۔

"کیسے ہونا ہے۔ پریذیڈنٹ ہاؤس میں گھس کر اسرائیل کے صدر کو پکڑ لیتے ہیں وہ خود ہی بتائے گا"۔۔۔ تنویر نے کہا تو عمران کے ساتھ ساتھ باقی ساتھی بھی بے اختیار مسکرا دیئے۔

"کیا میں نے غلط کہا ہے جب صدر کے علاوہ اور کسی کو معلوم ہی نہیں ہے تو پھر صدر سے ہی پوچھا جا سکتا ہے"۔۔۔ تنویر نے سب کو مسکراتے ہوئے دیکھ کر غصیلے لہجے میں کہا۔

"ویسے تنویر کی بات اس حد تک تو درست ہے کہ جب صدر کے علاوہ اور کسی کو اس کا علم نہیں ہے تو پھر صدر سے ہی پوچھا جا سکتا ہے چاہے اس کے لئے کوئی بھی طریقہ استعمال کیا جائے"۔۔۔ جولیا نے کہا تو تنویر کا ستا ہوا چہرہ یکلخت کھل اٹھا جبکہ عمران مسکراتا ہوا کرسی سے اٹھا اور اس نے ایک طرف رکھے ہوئے فون کا رسیور اٹھایا اور انکوائری کے نمبر ڈائل کر دیئے۔

"یس انکوائری پلیز"۔۔۔ رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز

Scanned & PDF Copy by RFI

سنائی دی۔

"ڈاکٹر ہارنگ کا کوئی ذاتی فون نمبر ہو تو بتائیں۔ وہ قصبہ الجوف میں رہتے ہیں"۔۔۔ عمران نے آواز بدل کر بات کرتے ہوئے کہا۔

"ایک منٹ ہولڈ فرمائیں"۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا اور پھر چند لمحوں بعد آپریٹر نے ایک نمبر بتا دیا اور عمران نے اس کا شکریہ ادا کر کے کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر وہی نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے جو آپریٹر نے اسے بتائے تھے۔

"یس"۔۔۔ رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"گریٹ لینڈ سے ڈاکٹر ہوپ نیلسن ڈاکٹر ہارنگ سے بات کرنا چاہتے ہیں"۔ عمران نے کہا۔

"آپ کون بول رہے ہیں"۔۔۔ دوسری طرف سے پوچھا گیا۔

"میں ڈاکٹر ہوپ نیلسن کا سیکرٹری سٹرنگ بول رہا ہوں"۔ عمران نے کہا۔

"ہولڈ کریں میں ڈاکٹر ہارنگ سے معلوم کرتی ہوں"۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا اور پھر لائن پر خاموشی طاری ہو گئی۔

"ہیلو مسٹر سٹرنگ۔ کیا آپ لائن پر ہیں"۔۔۔ چند لمحوں بعد وہی نسوانی آواز سنائی دی۔

"یس مس۔ آپ جیسی خوبصورت اور مترنم آواز والی لائن میں بھلا کیسے چھوڑ سکتا ہوں"۔۔۔ عمران نے کہا۔

"اس تعریف کا شکریہ مسٹر سٹرنگ۔ لیکن ڈاکٹر ہارنگ معذرت خواہ

ہیں کہ وہ بوجہ بیماری کسی سے بات نہیں کر سکتے۔ انہیں ڈاکٹروں نے آرام کا مشورہ دیا ہوا ہے"۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ڈاکٹر ہوپ نیلسن کی بات چاہے آپ کے ڈاکٹر ہارنگ سے ہو نہ ہو کم از کم میری تو آپ سے بات ہو رہی ہے مس"۔۔۔ عمران نے ایک بار پھر ایسے لہجے میں کہا جیسے وہ واقعی دوسری طرف سے بولنے والی کی آواز پر ریشہ خطمی ہو رہا ہو۔

"میرا نام ماریا ہے مسٹر سٹرنگ۔ ویسے مجھے افسوس ہے کہ میں آپ کے ڈاکٹر صاحب کی بات نہیں کرا سکی"۔۔۔ دوسری طرف سے جواب دیا گیا۔

"کوئی بات نہیں۔ بے حد شکریہ۔ اگر میرا اسرائیل آنا ہوا تو آپ سے ملاقات کہاں ہو سکے گی"۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"جب آپ کا آنے کا پروگرام بن جائے تو اسی نمبر پر بات کر لیں"۔ ماریا نے جواب دیا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

"میرا خیال ہے کہ شاید آج رات ہی مجھے آنا پڑ جائے کیونکہ ڈاکٹر ہوپ نیلسن کوئی خاص پیغام ڈاکٹر ہارنگ تک پہنچانے کے شدید خواہشمند ہیں کسی لانگ برڈ کے سلسلے میں۔ ورنہ انہیں تو سر کھجانے کی بھی فرصت نہیں ملتی اس لئے ہو سکتا ہے کہ وہ مجھے پیغام دے کر فوراً بھجوا دیں"۔۔۔ عمران نے کہا۔

"لانگ برڈ۔ یہ کیا چیز ہے"۔۔۔ دوسری طرف سے ماریا نے چونک کر کہا لیکن عمران فوراً ہی سمجھ گیا کہ ماریا کا لہجہ مصنوعی ہے۔

Scanned & PDF Copy by RFI

"مجھے تفصیل کا تو علم نہیں ہے ڈاکٹر ہوپ اپنے کسی ساتھی سے ذکر کر رہے تھے شاید کسی مخصوص ساخت کے طیارے کا نام ہو کیونکہ ڈاکٹر ہوپ کا بھی خاص موضوع ڈاکٹر ہارنگ کی طرح طیارہ سازی ہی رہا ہے"۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ آپ ایک بار پھر ہولڈ کریں میں ڈاکٹر صاحب سے بات کرتی ہوں شاید وہ بات کرنے پر آمادہ ہو جائیں"۔۔۔۔ دوسری طرف سے ماریا نے اس بار بے چین سے لہجے میں کہا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

"ہیلو ہیلو مسٹر سٹرنگ"۔۔۔۔ چند لمحوں کی خاموشی کے بعد ماریا کی آواز دوبارہ سنائی دی۔

"یس مس ماریا۔ کہیں میرا اسرائیل آنے کا سکوپ تو ختم نہیں ہو گیا"۔۔۔۔ عمران نے کہا تو دوسری طرف سے ماریا بے اختیار ہنس پڑی۔

"سوری۔ ڈاکٹر ہارنگ نے کہا ہے کہ وہ کسی لانگ برڈ کے بارے میں نہیں جانتے اور انہوں نے یہ بھی کہا ہے کہ ڈاکٹر ہوپ صاحب سے کہہ دیں کہ اس سلسلے میں اس سے کسی قسم کا رابطہ نہ کیا جائے"۔ ماریا نے جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی دوسری طرف سے رابطہ ختم ہو گیا اور عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔

"یہ کیا سلسلہ ہے عمران صاحب"۔۔۔۔ صفدر نے کہا اور پھر اس

سے پہلے کہ عمران کوئی جواب دیتا باہر سے کسی کے قدموں کی آواز سنائی دی اور وہ سب چونک پڑے۔

"کیپٹن شکیل ہے"۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو سب نے سر ہلا دیئے اور چند لمحوں بعد کیپٹن شکیل کمرے میں داخل ہوا۔

"کیا رپورٹ ہے"۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو کیپٹن شکیل بے اختیار مسکرا دیا۔

"وہاں دو پارٹیاں کوٹھی پر قبضے کے لئے آپس میں ٹکرا چکی ہیں۔ ایک تو جی پی فائیو ہے اور دوسری ڈومیری کا گروپ"۔ کیپٹن شکیل نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا تو عمران چونک پڑا۔

"ڈومیری گروپ۔ وہ بھی وہاں پہنچ گیا"۔۔۔۔ عمران نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ جی پی فائیو سے پہلے وہ گروپ وہاں پہنچا انہوں نے کوٹھی کے اندر بے ہوش کر دینے والی گیس کے کیپسول فائر کئے لیکن اس سے پہلے کہ وہ کوٹھی کے اندر داخل ہوتے کرنل ڈیوڈ بھی جی پی فائیو کے ساتھ وہاں پہنچ گیا۔ کرنل ڈیوڈ وہاں ڈومیری کو دیکھ کر ہتھے سے اکھڑ گیا لیکن جب ڈومیری نے اسے صدر مملکت سے بات کرنے کی دھمکی دی تو وہ خاموش ہو گیا پھر دونوں اکٹھے ہی کوٹھی میں داخل ہوئے لیکن کوٹھی خالی تھی اس لئے دونوں ہی منہ لٹکائے باہر آ گئے"۔ کیپٹن شکیل نے جواب دیا۔

"پوری تفصیل بتاؤ۔ جی پی فائیو والی بات تو ٹھیک ہے کہ وہ کسی

Scanned & PDF Copy by RFI

عاطف کی وجہ سے وہاں پہنچ گئے لیکن ڈومیری وہاں کیسے پہنچ گئی یہ انتہائی اہم معاملہ ہے"۔۔۔۔۔ عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"عمران صاحب۔ یہ گروپ ہماری حماقت کی وجہ سے وہاں پہنچا ہے"۔ کیپٹن شکیل نے کہا تو سب بے اختیار اچھل پڑے۔

"کیا کہہ رہے ہو کیپٹن شکیل"۔۔۔۔۔ صفدر نے حیران ہوتے ہوئے پوچھا۔

"میں درست کہہ رہا ہوں صفدر۔ یہ لوگ لارڈ ریستوران سے ہمارے پیچھے لگے تھے اور ہمارے ساتھ ہی یہ کوٹھی پہنچے ہم اگر خفیہ راستے سے کوٹھی سے باہر نہ آتے تو صورت حال انتہائی مختلف ہوتی"۔ کیپٹن شکیل نے کہا تو صفدر، تنویر اور جولیا تینوں کے چہروں پر حیرت کے شدید تاثرات ابھر آئے۔

"لیکن تمہیں ان باتوں کا علم کیسے ہوا"۔۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"میں جب وہاں پہنچا تو کوٹھی جی پی فائیو کے آدمیوں کے گھیرے میں تھی۔ جی پی فائیو کی گاڑیاں چونکہ دور سے ہی نظر آگئی تھیں اس لئے میں نے سٹیشن ویگن آگے لے جانے کی بجائے دوسری سڑک پر موڑ دی میرے پاس ماسک موجود تھا چنانچہ میں نے ماسک چہرے اور منہ پر چڑھا لیا کوٹ اتار کر ویگن میں ہی رکھا اور نیچے اتر کر آگے بڑھ گیا میں صحیح صورت حال کا تجزیہ کرنا چاہتا تھا۔ وہاں جا کر جب مجھے معلوم ہوا کہ جی پی فائیو سے پہلے ایک پرائیویٹ ٹیم وہاں پہنچی ہے تو میں بیحد حیران ہوا اس کے بعد جب میں نے کرنل ڈیوڈ کے ساتھ

ڈومیری کو کوٹھی سے باہر آتے دیکھا تو پھر میں سمجھ گیا کہ پرائیویٹ ٹیم سے کیا مطلب تھا۔ ڈومیری کے ساتھ ایک اور نوجوان لڑکی بھی تھی پھر میں نے اس کے آدمیوں کو چیک کر لیا میں خود اس بات پر حیران تھا کہ ڈومیری اور اس کے آدمی وہاں کیسے پہنچ گئے ہیں۔ میں واپس آیا اور سٹیشن ویگن میں بیٹھ گیا۔ میں ایک بار پھر وہاں گیا اور پھر میں نے ایک آدمی کو کوٹھی کے سامنے ایک کوڑے کے ڈرم کے عقب میں چھپے ہوئے دیکھ لیا اس کا انداز بتا رہا تھا کہ وہ ہماری ہی ٹائپ کا آدمی ہے لیکن بہرحال اس کا تعلق جی پی فائیو سے نہ تھا۔ میں ویسے ہی ٹہلتے ہوئے وہاں پہنچ گیا ذرا سی سائیڈ تھی پھر میں اچانک اس پر جھپٹ پڑا اور چند لمحوں بعد میں نے اسے بے ہوش کر کے گھسیٹ کر ایک چھوٹی سی دیوار کے عقب میں ڈال دیا اور واپس آگیا۔ تھوڑی دیر بعد جی پی فائیو اور ڈومیری کے ساتھی کاروں میں بیٹھ کر واپس چلے گئے وہ سب اکٹھے گئے تھے چنانچہ میں سٹیشن ویگن لے کر وہاں گیا اور پھر اس بیہوش پڑے ہوئے آدمی کو اٹھا کر خاموشی سے ویگن میں ڈالا اور میں ویگن لے کر واپس اسی کوٹھی میں پہنچ گیا جہاں سے ہم نے ویگن حاصل کی تھی وہیں ویگن کو گیراج میں روکنے کے ساتھ ساتھ اس آدمی سے بھی پوچھ گچھ کی۔ خاصی تگ و دو کے بعد اس نے زبان کھولی تب پتہ چلا کہ اس کا تعلق کسی ڈیوک گروپ سے ہے اور اس ڈیوک گروپ کو ڈومیری نے خصوصی طور پر کارمن سے بلوایا ہے اور اس کا ہیڈ کوارٹر رین بو کالونی کی کوٹھی نمبر تھرٹین اے بلاک میں ہے لیکن

Scanned & PDF Copy by RFI

ریڈ فلیگ ہاؤس میں ڈومیری کی ساتھی کیتھی رہتی ہے جس کا یہاں دھندہ مخبری کرنے کا ہے اس کیتھی کے آدمیوں نے لارڈ ریستوران میں ہمارے قدوقامت سے ہمیں پہچان لیا اور پھر انہوں نے انتہائی محتاط انداز میں ہماری نگرانی کی لیکن ہمیں اس کا علم نہ ہو سکا صفدر اور تنویر اسلحہ مارکیٹ گئے تو ان کی علیحدہ نگرانی کی گئی اور میں اور مس جولیا فال ہلز پارک گئے تو وہاں بھی ہماری نگرانی کی گئی اور اس کے بعد یہ گروپ ہمارا تعاقب کرتا ہوا اس کوٹھی تک پہنچ گیا ہم تو اندر داخل ہو کر خفیہ راستے سے نکل گئے جبکہ یہ یہی سمجھتے رہے کہ ہم اندر موجود ہیں۔ چنانچہ ڈومیری اس ڈیوک گروپ کے ساتھ وہاں پہنچ گئی اور انہوں نے اندر بے ہوش کر دینے والے کیپسول فائر کئے لیکن اس سے پہلے کہ یہ اندر داخل ہوتے جی پی فائیو سمیت کرنل ڈیوڈ وہاں پہنچ گیا"۔۔۔۔ کیپٹن شکیل نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"اب وہ آدمی کہاں ہے"۔۔۔۔ عمران نے پوچھا۔

"میں نے اس کا خاتمہ کر دیا ہے اور اسے وہیں چھوڑ دیا ہے کیونکہ اس حالت میں اسے بغیر سواری کے باہر نہیں نکالا جا سکتا تھا"۔ کیپٹن شکیل نے کہا۔

"ہونہہ۔ لیکن اس طرح تو وہ کوٹھی بھی مشکوک ہو جائے گی بہرحال ٹھیک ہے میں صالح سے بات کر کے اسے کہہ دوں گا کہ وہ وہاں سے اس آدمی کی لاش ہٹا دے"۔ عمران نے کہا۔

"کیپٹن شکیل، جو کچھ تم نے بتایا ہے اس کے بعد تو مجھے اپنے آپ

پر حیرت ہو رہی ہے کہ ہمیں نگرانی اور تعاقب کا معمولی سا احساس بھی نہیں ہو سکا حالانکہ میں اس معاملے میں خاصا چوکنا بھی رہا ہوں"۔ صفدر نے کہا۔

"اسی بات پر مجھے بھی حیرت ہو رہی ہے۔ بہرحال ایسا ہوا ہے۔ اگر عمران صاحب ہمیں فوری طور پر وہاں سے نہ نکال لاتے تو اس بار ہم یقیناً ان کے ہاتھ لگ چکے تھے"۔۔۔۔ کیپٹن شکیل نے کہا۔

"اس کا مطلب ہے کہ ہمیں اب مزید محتاط ہو جانا چاہئے"۔ جولیا نے کہا۔

"لیکن عمران صاحب اب ٹارگٹ کا کیا ہو گا"۔۔۔۔ صفدر نے کہا۔

"مجھے ایک بار پھر کوشش کرنی پڑے گی شاید کوئی ٹپ مل جائے"۔ عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ایک بار پھر فون کا رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"یس"۔۔۔۔ رابطہ قائم ہوتے ہی ماریا کی آواز سنائی دی۔

"سٹرنگ بول رہا ہوں مس ماریا۔ اس وقت سے مسلسل رابطے کی کوشش کر رہا ہوں لیکن رابطہ ہی نہ ہو رہا تھا آپ نے تو اس طرح فون بند کر دیا جیسے آپ کو میری آواز پسند نہ آئی ہو ویسے تو مجھے معلوم ہے کہ آپ جیسی خوبصورت اور مترنم آواز بہت کم سننے میں آتی ہے لیکن اب میری آواز اتنی بھی بھدی نہیں ہے کہ آپ اسے سننا ہی بند کر دیں"۔۔۔۔ عمران نے بڑے لاڈ بھرے لہجے میں کہا۔

Scanned & PDF Copy by RFI

"سوری مسٹر سٹرنگ اس وقت میں ڈیوٹی پر ہوں اور ڈیوٹی کے دوران مجھے ڈیوٹی کے علاوہ بات کرنے کی فرصت نہیں ہے"۔ ماریا کا لہجہ بیحد سرد تھا۔

"چلیے اب وہ وقت بتا دیجئے جب ڈیوٹی آف ہو جائے تاکہ کچھ دیر تو آپ کی آواز سن سکوں"---- عمران نے کہا۔

"آئی ایم سوری"---- دوسری طرف سے پہلے سے زیادہ سرد لہجے میں کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔

"یہ لوگ سیدھے ہاتھ قابو نہیں آئیں گے"---- عمران نے کہا اور کریڈل دبا کر اس نے ایک بار تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"یس"---- ایک بار پھر ماریا کی آواز سنائی دی ابھی تک فون لاؤڈر کا بٹن دبا ہوا تھا اس لئے دوسری طرف سے آنے والی آواز پورے کمرے میں سنائی دے رہی تھی۔

"ملٹری سیکرٹری ٹو پریذیڈنٹ"---- عمران نے آواز اور لہجہ بدل کر کہا۔

"اور یس سر۔ حکم سر"---- ماریا نے اس بار انتہائی مودبانہ لہجے میں کہا۔

"پریذیڈنٹ صاحب کی بات کرائیں ڈاکٹر ہارنگ سے"۔ عمران نے کہا۔

"یس سر"---- دوسری طرف سے ماریا نے کہا۔

"ہیلو ڈاکٹر ہارنگ بول رہا ہوں جناب"---- چند لمحوں بعد ایک اور مودبانہ آواز سنائی دی۔

"ڈاکٹر ہارنگ ہمیں اطلاع ملی ہے کہ گریٹ لینڈ سے کسی ڈاکٹر ہوپ نیلسن نے کال کی ہے اور اس کال میں لانگ برڈ کا ذکر آیا ہے"۔ عمران نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس سر۔ لیکن سر میں نے تو ڈاکٹر ہوپ نیلسن سے بات نہیں کی اس کے سیکرٹری نے فون کیا تھا کہ گریٹ لینڈ کا ڈاکٹر ہوپ نیلسن مجھ سے بات کرنا چاہتا ہے۔ میری سیکرٹری نے مجھ سے پوچھا تو میں نے ہدایات کے مطابق بات کرنے سے انکار کر دیا جس پر ان کے سیکرٹری نے کہا کہ ڈاکٹر ہوپ نیلسن لانگ برڈ کے بارے میں مجھ سے بات کرنا چاہتے ہیں میری سیکرٹری نے مجھ سے بات کی لیکن میں نے پھر بھی انکار کر دیا کیونکہ آپ کی دی ہوئی ہدایات مجھے معلوم ہیں"۔ ڈاکٹر ہورنگ نے مودبانہ لہجے میں جواب دیا۔

"یہ ڈاکٹر ہوپ کون ہے اور اسے لانگ برڈ کے بارے میں کیسے علم ہو گیا"---- عمران نے پوچھا۔

"ڈاکٹر ہوپ نیلسن گریٹ لینڈ کے انتہائی مشہور سائنس دان ہیں۔ طیارہ سازی میں پوری دنیا میں اتھارٹی سمجھے جاتے ہیں لیکن مجھے یہ معلوم نہیں کہ ان تک لانگ برڈ کی بات کیسے پہنچ گئی۔ آپ اگر اجازت دیں تو میں خود بات کر کے ان سے پوچھ لوں"---- ڈاکٹر ہارنگ نے کہا۔

Scanned & PDF Copy by RFI

"نہیں ڈاکٹر ہارنگ۔ آپ نے قطعی اس بارے میں کسی سے کوئی بات نہیں کرنی آپ کی پوزیشن اس وقت بیحد نازک ہے اگر کسی کو اس بارے میں معلوم ہو گیا تو صورت حال خراب ہو سکتی ہے۔ آپ نے اس سلسلے میں قطعی کوئی بات نہیں کرنی اور یہ آپ کی سیکرٹری کہاں رہتی ہے" ---- عمران نے پوچھا۔

"جی اب تو وہ گذشتہ ایک ماہ سے یہیں رہتی ہے ویسے تو تل ابیب کی رہنے والی ہے" ---- ڈاکٹر ہارنگ نے کہا۔

"تل ابیب میں اس کی رہائش گاہ کہاں ہے اس کی کیا تفصیل ہے میں اس لئے پوچھ رہا ہوں کہ تاکہ تسلی کر سکوں کہ وہ وہاں اکیلی رہتی تھی یا اس کے لواحقین بھی اس کے ساتھ رہتے تھے" ---- عمران نے کہا۔

"سر وہ تل ابیب کے پارک پلازہ کے فلیٹ نمبر اٹھارہ میں اکیلی رہتی ہے۔ وہ طویل عرصے سے میری سیکرٹری ہے انتہائی وفادار اور محب وطن ہے میرے ساتھ ہی یہاں آئی ہے آپ اس کی طرف سے قطعی بے فکر رہیں" ---- ڈاکٹر ہارنگ نے کہا۔

"سوری ڈاکٹر ہارنگ۔ اب جبکہ وہ لارنگ برڈ کے سلسلے میں باہر کی کال وصول کر چکی ہے اب اس کا آپ کے ساتھ رہنا ممکن نہیں ہے آپ فوری طور پر اپنی سیکرٹری بدل لیں اور اپنی اس سیکرٹری کو فوری طور پر واپس اس کے فلیٹ بھجوا دیں جب تک لانگ برڈ کا سلسلہ مکمل نہیں ہو جاتا اس وقت تک وہ وہیں رہے گی البتہ اس کی تنخواہ اور

الاؤنسز باقاعدگی سے اسے ملتے رہیں گے اس معاملے میں ایک لمحہ رسک نہیں لیا جا سکتا"۔ عمران نے کہا۔

"یس سر۔ آپ کے حکم کی تعمیل ہو گی سر" ---- ڈاکٹر ہارنگ نے جواب دیا۔

"آپ اپنی سیکرٹری کو فوراً فارغ بھی کر دیں اور اسے اسی وقت واپس بھی بھجوا دیں۔ تھینک یو" ---- عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھ دیا۔

"مجھے اس سیکرٹری کے لانگ برڈ کے نام پر چونکنے پر شک پڑا تھا لیکن اب میں کنفرم ہو گیا ہوں کہ ہمارا ٹارگٹ ڈاکٹر ہارنگ کی لیبارٹری ہے" ---- عمران نے رسیور رکھتے ہوئے کہا۔

"یہ ڈاکٹر ہارنگ کون ہے اور اس کا پتہ آپ کو کیسے چلا"۔ صفدر نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"یہ ٹپ حسن لبیب نے دی تھی" ---- عمران نے جواب دیا۔

"ارے ہاں۔ یہ حسن لبیب کون ہے آج سے پہلے تو اس کا نام کبھی سامنے نہیں آیا لیکن تم اس سے اس طرح باتیں کر رہے تھے جیسے وہ تمہارا پرانا دوست ہو" ---- جولیا نے چونک کر کہا۔

"حسن لبیب فلسطینی ہے اور ساتھ ہی وہ حکومت اسرائیل کے ایک اہم عہدے پر فائز ہے لیکن در پردہ وہ شاکر سرات کا خاص آدمی ہے اور انتہائی اعلیٰ اسرائیلی حکام کی مخبری کرتا ہے حکومت میں اس کا عہدہ صدر مملکت کے مشیر کا ہے فلسطینی امور کا مشیر ہے لیکن بظاہر

Scanned & PDF Copy by RFI

اس نے یہاں ایک نائٹ کلب بنایا ہوا ہے عورتوں سے تعلقات بنا لینے اور ان سے راز حاصل کرنے میں وہ ماہر ہے۔ شاکر سرات صاحب نے ایک بار اس کا ریفرنس دیا تھا اور میری اس سے بات ہوئی تھی خاصا بے تکلف آدمی ہے اس لئے وہ فوراً ہی بے تکلف ہو گیا۔ پہلے مجھے اس سے رابطے کی کبھی ضرورت نہ پڑی تھی لیکن اب میں نے سوچا کہ شاید صدر مملکت کی سیکرٹری کے ذریعے ٹارگٹ کنفرم ہو جائے اس لئے مجھے مجبوراً اس سے رابطہ کرنا پڑا جب اس نے ناکامی کی رپورٹ دی تو میرے پوچھنے پر اس نے ڈاکٹر ہارنگ کی ٹپ دی اس کے کہنے کے مطابق ڈاکٹر ہارنگ اسرائیل کا بڑا مشہور سائنس دان ہے لیکن ایک حادثے میں اس کی آنکھیں ضائع ہو گئیں تو اسے ریٹائر کر دیا گیا لیکن اب بھی اہم معاملات میں اس سے مشورہ لیا جاتا ہے اور وہ تل ابیب کے مشرق کی طرف تقریباً ایک سو کلو میٹر کے فاصلے پر واقع قصبہ الجوف میں رہتا ہے چنانچہ میں نے اس سے بات کی۔ ڈاکٹر ہوپ نیلسن کو میں اچھی طرح جانتا ہوں وہ واقعی انتہائی معروف سائنس دان ہیں اور ان کا تعلق بھی طیارہ سازی سے ہی ہے جبکہ بقول حسن لبیب ڈاکٹر ہارنگ کا تعلق بھی طیارہ سازی سے ہی رہا ہے اس لئے میرا خیال تھا کہ ڈاکٹر ہارنگ، ڈاکٹر ہوپ نیلسن سے بات کرنے پر آمادہ ہو جائے گا اور شاید وہ ڈاکٹر ہوپ نیلسن کو کوئی ٹپ باتوں ہی باتوں میں دے دے لیکن جب ڈاکٹر ہارنگ نے ڈاکٹر ہوپ نیلسن جیسے سائنس دان سے بھی بات کرنے سے انکار کر دیا تو میں

چونک پڑا پھر میں نے جان بوجھ کر سیکرٹری ماریا سے لانگ برڈ کی بات کی اور اس کے رد عمل نے مجھے بتا دیا کہ ڈاکٹر ہارنگ کا تعلق بہرحال لانگ برڈ سے ہے لیکن جب ماریا اور ڈاکٹر ہارنگ کسی طرح بھی بات کرنے پر آمادہ نہ ہوئے تو مجبوراً مجھے اسرائیلی صدر بن کر بات کرنا پڑی"۔۔۔۔ عمران نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"لیکن تم نے اس کی سیکرٹری کی چھٹی کیوں کرا دی اس کا کیا فائدہ"۔۔۔۔ جولیا نے کہا۔

"مجھے واقعی اس کی آواز اور لہجہ بیحد پسند آیا ہے اور مجھے یقین ہے کہ خوبصورت آواز کی مالکہ خود بھی یقیناً خوبصورت ہوگی اور جب تک وہ یہاں نہ آئے گی ظاہر ہے اس سے ملاقات کی کوئی سبیل کیسے پیدا ہو سکتی ہے"۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کیا خوبصورتی ہے اس کی آواز میں۔ بتاؤ مجھے عام سی آواز ہے کیا ہے اس میں جو تم اس طرح مرے جا رہے ہو"۔۔۔۔ جولیا نے ہونٹ چباتے ہوئے غصیلے لہجے میں کہا تو صفدر نے معنی خیز نظروں سے کیپٹن شکیل کی طرف دیکھا اور کیپٹن شکیل بے اختیار مسکرا دیا۔

"تمہیں کسی عورت کی آواز کی خوبصورتی کا کیا پتہ۔ یہ بات ہم مردوں سے پوچھو۔ کیوں تنویر۔ تم بتاؤ کہ ماریا کی آواز میں کیا خوبصورتی ہے کیا اثر ہے۔ کیا حسن ہے۔ کیا سحر ہے"۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"مجھے تو اس میں کوئی خوبصورتی محسوس نہیں ہوئی۔ بھاری سی

Scanned & PDF Copy by RFI

آواز ہے"۔۔۔۔ تنویر نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔

"آواز والی خوبصورت ہے یا نہیں ہے۔ تمہارے دماغ میں کیڑے ضرور پڑ گئے ہیں۔ سمجھے اور میں ان کیڑوں کو جھاڑنا اچھی طرح جانتی ہوں"۔ جولیا نے پھنکارتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"مس جولیا۔ آخر آپ کو کیا ہو جاتا ہے۔ آپ اتنی سمجھدار ہونے کے باوجود جان بوجھ کر ایسی باتیں کرنا شروع کر دیتی ہیں آپ عمران صاحب کی سکیم کو یقیناً سمجھ گئی ہوں گی کہ وہ اس ماریا کی چھٹی کرا کر اسے تل ابیب پہنچانا چاہتے ہیں تاکہ یہاں اسے ٹریس کر کے اس سے وہاں کی معلومات حاصل کی جا سکیں اور آپ اس بات کو سمجھنے کے باوجود غصہ کھا رہی ہیں"۔۔۔۔ اس بار صفدر نے قدرے جھنجھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"لیکن اس کا کیا اعتبار کہ کیا یہ سچ کہہ رہا ہے اور کیا جھوٹ"۔ جولیا نے قدرے خفیف ہوتے ہوئے کہا۔

"عمران صاحب۔ اگر ہارنگ نے صدر سے بات کر لی تب"۔ کیپٹن شکیل نے کہا۔

"تو پھر یہی ہو سکتا ہے کہ وہ ماریا کو واپس نہیں بھجوائے گا ایسی صورت میں مجھے ہی اس سے ملاقات کے لئے وہاں جانا پڑے گا"۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور سب بے اختیار ہنس پڑے۔

"آپ نے ماریا کے سلسلے میں کیا پلان بنایا ہے۔ یہ ضروری تو نہیں

کہ وہ اسی فلیٹ میں ہی واپس آئے"۔۔۔۔ صفدر نے کہا۔

"موجودہ حالات میں تو کوئی چیز بھی ضروری نہیں ہے سب کچھ صرف امکانات پر منحصر ہے"۔۔۔۔ عمران نے جواب دیا۔

"اگر آپ اجازت دیں تو ہم اس فلیٹ میں پہلے سے ہی پہنچ جائیں"۔ صفدر نے کہا۔

"اسے وہاں سے آنے میں کچھ وقت لگے گا یہ بھی ہو سکتا ہے کہ وہ کل تک یہاں پہنچے اور میں چاہتا ہوں کہ ہم زیادہ سے زیادہ چار دیواری کے اندر ہی رہیں کیونکہ اس وقت جی پی فائیو اور ڈومیری گروپ دونوں پاگل کتوں کی طرح ہماری بو سونگھتے پھر رہے ہوں گے"۔۔۔۔ عمران نے اس بار انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا تو سب ساتھیوں نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

Scanned & PDF Copy by RFI

ٹیلیفون کی گھنٹی بجتے ہی کرنل ڈیوڈ نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"---- کرنل ڈیوڈ نے تیز لہجے میں کہا۔

"ملٹری سیکرٹری ٹو پریذیڈنٹ آپ سے بات کرنا چاہتے ہیں"۔ دوسری طرف سے اس کے پی اے کی آواز سنائی دی۔

"بات کراؤ"---- کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

"ہیلو۔ میں ملٹری سیکرٹری ٹو پریذیڈنٹ بول رہا ہوں"---- چند لمحوں بعد دوسری طرف سے ملٹری سیکرٹری کی آواز سنائی دی۔

"یس کرنل ڈیوڈ بول رہا ہوں"---- کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

"کرنل صاحب آپ فوراً پریذیڈنٹ ہاؤس پہنچ جائیں۔ صدر صاحب نے ہنگامی میٹنگ کال کی ہے"---- دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اور کون کون شامل ہو رہا ہے میٹنگ میں"---- کرنل ڈیوڈ نے

پوچھا۔

"ایک کارمن خاتون مس ڈومیری شامل ہو رہی ہیں اور ملٹری انٹیلی جنس کے چیف بھی"---- ملٹری سیکرٹری نے جواب دیا۔

"او کے۔ میں آرہا ہوں"---- کرنل ڈیوڈ نے کہا اور رسیور رکھ کر وہ اٹھا اور عقبی دروازے کی طرف بڑھ گیا چند لمحوں بعد اس کے جسم پر نیا لباس تھا اور اس کی سرکاری کار تیزی سے پریذیڈنٹ ہاؤس کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی۔ پریذیڈنٹ ہاؤس پہنچتے ہی اسے خصوصی میٹنگ ہال میں پہنچا دیا گیا اور کرنل ڈیوڈ نے وہاں ڈومیری اور ملٹری انٹیلی جنس کے چیف کرنل شیفرڈ کو بیٹھے دیکھ کر سر ہلایا۔ پھر وہ ایک خالی کرسی پر بیٹھ گیا۔ چند لمحوں بعد میٹنگ ہال کا دروازہ کھلا جہاں سے صدر اندر داخل ہونے تھے اور وہ تینوں اٹھ کر کھڑے ہو گئے۔ چند لمحوں بعد صدر اندر دخل ہوئے تو ملٹری انٹیلی جنس کے چیف اور کرنل ڈیوڈ دونوں نے انہیں فوجی سیلوٹ کئے جبکہ ڈومیری نے سر جھکا کر سلام کیا۔

"تشریف رکھیں"---- صدر نے کہا اور پھر وہ سامنے رکھی ہوئی میز کے پیچھے موجود اونچی پشت والی کرسی پر بیٹھ گئے۔ ان کے بیٹھنے کے بعد کرنل ڈیوڈ' ڈومیری اور ملٹری انٹیلی جنس کے چیف کرنل شیفرڈ بھی بیٹھ گئے۔

"میں نے یہ خصوصی میٹنگ ایک خاص مقصد کے لئے کال کی ہے کیونکہ میری انتہائی کوشش کے باوجود ہمارا لانگ برڈ کا منصوبہ راز

Scanned & PDF Copy by RFI

نہیں رہ سکا اور پاکیشیا سیکرٹ سروس نہ صرف یہاں تک پہنچ گئی ہے بلکہ وہ اصل منصوبے تک بھی پہنچ گئی اور آپ سب لوگ صرف بھاگ دوڑ ہی کرتے رہ گئے ہیں۔ لانگ برڈ کا یہ منصوبہ اسرائیل کے لئے جس قدر اہم ہے شاید اس کا تصور بھی آپ لوگوں کے ذہن میں نہ ہو گا"۔ صدر نے تلخ لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"جناب۔ ہم اپنی پوری کوشش کر رہے ہیں۔ دو بار ہمارا ان سے ٹکراؤ ہوا ہے اور اتفاق ہے کہ دونوں بار ہی وہ چکنی مچھلی کی طرح ہمارے ہاتھوں سے پھسل جانے میں کامیاب ہو گئے ہیں لیکن بہرحال ایسا کب تک ہو گا۔ ہم اس بار یقیناً انہیں ہلاک کرنے میں کامیاب رہیں گے"۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

"آپ میں سے کسی کو بھی معلوم نہیں ہے کہ لانگ برڈ کمپلیکس کہاں ہے۔ میں نے اس بار شروع سے آخر تک اسے اس طرح راز رکھا کہ میرے سائے تک کو بھی اس کا علم نہ ہو سکے حتیٰ کہ پریذیڈنٹ ہاؤس میں میری پرسنل سیکرٹری کو بھی اس کا علم نہیں ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ پاکیشیا سیکرٹ سروس کو ٹریپ کرنے کی لئے ہم نے تل ابیب کی شمال مشرقی پہاڑیوں پر ملٹری کا باقاعدہ انتہائی سخت پہرہ لگوا دیا اور ظاہر یہ کیا کہ یہ کمپلیکس ان پہاڑیوں کے نیچے ہے لیکن مجھے افسوس ہے کہ ان سب کوششوں کے باوجود عمران کو یہ معلوم ہو گیا ہے کہ اصل کمپلیکس کہاں ہے اور اب یقیناً وہ پوری قوت سے اس پر چڑھ دوڑے گا جبکہ کمپلیکس کو مکمل ہونے میں اب صرف ایک ماہ کا

عرصہ رہ گیا ہے۔ اگر ایک ماہ تک کسی طرح یہ کمپلیکس ان کی دستبرد سے بچ جائے تو ہم کامیاب ہو جائیں گے"۔۔۔ صدر نے کہا۔

"تو کمپلیکس ان پہاڑیوں کے نیچے نہیں ہے جناب"۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا کیونکہ وہ واقعی اب تک یہی سمجھ رہا تھا کہ کمپلیکس ان پہاڑیوں کے نیچے ہی ہے اور اسی لئے اس نے ان پہاڑیوں کے گرد باقاعدہ جی پی فائیو کی خصوصی ٹیمیں نگرانی کے لئے لگائی ہوئی تھیں تاکہ اگر عمران اور اس کے ساتھی وہاں تک پہنچ جائیں تو اسے فوری اطلاع مل سکے۔

"نہیں۔ وہاں نہیں ہے اور ملٹری انٹیلی جنس کے چیف کرنل شیفرڈ سے جو رپورٹ مجھے ملی ہے اس سے مجھے معلوم ہو گیا ہے کہ میرا یہ منصوبہ کس طرح ناکام ہوا ہے"۔۔۔ صدر نے کہا تو کرنل ڈیوڈ اور ڈومیری دونوں کرنل شیفرڈ کی طرف دیکھنے لگے۔

آپ بتائیں کہ یہ سب کیسے ہوا"۔۔۔ صدر نے کرنل شیفرڈ سے مخاطب ہوتے ہوئے کہا۔

"ان پہاڑیوں پر فوج کا پہرہ تھا لیکن ان کا کنٹرول ملٹری انٹیلی جنس کے پاس تھا۔ میں نے اپنے خاص آدمی وہاں تعینات کئے ہوئے تھے تاکہ مجھے مسلسل اور فوری رپورٹیں ملتی رہیں۔ پہاڑیوں پر موجود فوج کا کنٹرول آفس ہم نے فال ہلز پارک میں بنایا ہوا تھا کیونکہ مجھے یقین تھا کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس اس طرح براہ راست پہاڑیوں پر حملہ نہیں کرے گی بلکہ وہ لامحالہ اس کنٹرول آفس سے اپنے مطلب کے آدمی

Scanned & PDF Copy by RFI

تلاش کر کے ان کے میک اپ میں پہاڑیوں میں داخل ہو گی اور اس طرح ہم انہیں آسانی سے ٹریپ کر لیں گے چنانچہ ہم نے اس کنٹرول آفس میں خفیہ کیمرے نصب کر دیئے تھے۔ گذشتہ روز مجھے اطلاع ملی کہ ایک عورت اور ایک مرد اس آفس میں داخل ہوئے اور وہاں کے انچارج کرنل کلارک کو اس کے خصوصی آفس میں بے ہوش کر کے نکل گئے ہیں۔ اس پر میں چونکا اور میں نے ان خصوصی کیمروں کی فلم چیک کی تو انکشاف ہوا کہ ان دونوں کا تعلق پاکیشیا سیکرٹ سروس سے تھا اور اس کرنل کلارک کی حماقت کی وجہ سے انہیں یہ معلوم ہو گیا ہے کہ ان پہاڑیوں کے نیچے لانگ برڈ کمپلیکس نہیں ہے اور یہ سب کچھ ایک ٹریپ ہے۔ ایک جال ہے اس سلسلے میں وہ آفس سے ایک فائل بھی ساتھ لے گئے ہیں اس فائل کے بارے میں مجھے بھی علم نہ تھا کیونکہ اس فائل میں ملٹری ہیڈ کوارٹر کی طرف سے اپنے آفیسرز کو ہدایات جاری کی گئی تھیں جن میں یہ اشارے موجود تھے کہ یہاں کچھ نہیں ہے۔ چنانچہ میں نے وہ فلم اور رپورٹ فوری طور پر صدر صاحب کو پیش کر دی"۔۔۔۔ ملٹری انٹیلی جنس کے چیف کرنل شیفرڈ نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"اس فلم کو دیکھنے کے بعد یہ بات حتمی طور پر ثابت ہو گئی ہے کہ واقعی یہ ٹریپ ناکام ہو گیا ہے اور کرنل کلارک کا کورٹ مارشل کیا گیا ہے اور اسے اس کی سزا دے دی گئی ہے۔ لیکن بہرحال یہ ہمارے مسئلے کا حل نہیں ہے۔ اس کے باوجود میں اپنی جگہ مطمئن تھا کہ عمران

اور اس کے ساتھی بہرحال اصل ٹارگٹ تک نہ پہنچ سکیں گے۔ پھر اچانک ایک اور اطلاع آئی اور میں سر پکڑ کر رہ گیا"۔۔۔۔ صدر نے کہا۔

"کیسی اطلاع جناب"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

"اب جبکہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کو اصل ٹارگٹ کا علم ہو گیا ہے تو اب اسے آپ سے چھپانا حماقت ہے۔ اسی لئے میں نے یہ ہنگامی میٹنگ کال کی ہے تاکہ نئی صورت حال کے مطابق نئی منصوبہ بندی کی جا سکے۔ اصل بات یہ ہے کہ لانگ برڈ کمپلیکس تل ابیب سے تقریباً ایک سو کلو میٹر دور ایک قصبے الجوف میں انڈر گراؤنڈ بنایا گیا ہے۔ بظاہر اوپر پھلوں کے درخت ہیں لیکن نیچے یہ کمپلیکس موجود ہے۔ وہاں پہلے سے ایک انڈر گراؤنڈ لیبارٹری موجود تھی جسے استعمال میں لایا گیا اور کمپلیکس کے انچارج اسرائیل کے مشہور سائنس دان ڈاکٹر ہارنگ ہیں اور لانگ برڈ انہی کی نگرانی میں تیار ہو رہا ہے۔ ڈاکٹر ہارنگ اور اس منصوبے کو خفیہ رکھنے کے لئے یہ ظاہر کیا گیا ہے کہ ڈاکٹر ہارنگ ایک روڈ ایکسیڈنٹ میں زخمی ہو گئے ہیں اور ان کی بینائی چلی گئی ہے۔ اس لئے انہیں ریٹائر کر دیا گیا ہے۔ اور انہیں الجوف میں اراضی دے کر وہاں سیٹل کر دیا گیا ہے اور وہ اب ریٹائرمنٹ لائف گزار رہے ہیں تاکہ ہارنگ کی طرف سے سب مطمئن رہیں کہ وہ وہاں واقعی ایک ریٹائر لائف گزار رہے ہیں لیکن وہ نابینا نہیں ہیں

Scanned & PDF Copy by RFI

اور وہ کمپلیکس پر انتہائی تیزی سے کام کر رہے ہیں ان کا رابطہ صرف میرے ساتھ ہے آج اچانک انہوں نے مجھے فون کیا اور مجھے کہا کہ میں ان کی سیکرٹری ماریا کی واپسی کا حکم واپس لے لوں کیونکہ ماریا ان کے تمام امور کی دیکھ بھال کرتی ہے اور ماریا کے بغیر وہ سکون سے کام نہ کر سکیں گے میں یہ بات سن کے بیحد حیران ہوا۔ کیونکہ مجھے تو یہ بھی معلوم نہ تھا کہ ان کی کوئی سیکرٹری ماریا بھی ہے اور نہ ہی میں نے انہیں ماریا کی واپسی کا کوئی حکم دیا تھا میرے یہ بات کہنے پر انہوں نے بتایا کہ میں انہیں خود کال کر کے کہا تھا کہ ماریا کو سیکورٹی مقاصد کے تحت واپس تل ابیب بھجوا دیا جائے۔ جب میں نے انہیں بتایا کہ پریذیڈنٹ ہاؤس سے تو انہیں سرے سے کال ہی نہیں کیا گیا تو پھر انہوں نے بتایا کہ پہلے ان کی سیکرٹری ماریا کو ایک کال گریٹ لینڈ سے موصول ہوئی اس کال کے مطابق گریٹ لینڈ کے مشہور سائنس دان ڈاکٹر ہوپ نیلسن کا سیکرٹری سٹرنگ بات کر رہا تھا اور اس نے ماریا سے کہا کہ ڈاکٹر ہوپ نیلسن ڈاکٹر ہارنگ سے بات کرنا چاہتے ہیں لیکن ڈاکٹر ہارنگ نے ہدایات کے مطابق بات کرنے سے ہی انکار کر دیا اور کہا کہ وہ بیمار ہیں اور آرام کر رہے ہیں اور ڈاکٹروں نے انہیں بات کرنے سے منع کر رکھا ہے اس پر اس سیکرٹری نے ان سے بات کی پھر میں نے ان سے بات کی اور ڈاکٹر ہوپ نیلسن کی کال کے متعلق ہی بات تھی اس پر میں بیحد پریشان ہوا میں نے ڈاکٹر ہارنگ کی بات سننے کے بعد اپنے سیکرٹری سے کہا کہ وہ گریٹ لینڈ کے ڈاکٹر ہوپ نیلسن کا

نمبر ٹریس کر کے انہیں کال کریں اور ان سے پوچھیں کہ کیا انہوں نے ڈاکٹر ہارنگ کو کال کی تھی اور کیا ان کا سیکرٹری سٹرنگ ہے۔ میرے سیکرٹری نے جب ڈاکٹر ہوپ نیلسن کو کال کیا تو وہاں سے بتایا گیا کہ ڈاکٹر ہوپ نیلسن تو ایک بین الاقوامی سائنس کانفرنس میں شرکت کے لئے یورپ کے کسی ملک میں گئے ہوئے ہیں اور ان کا پہلے ایک سیکرٹری سٹرنگ ہوتا تھا لیکن آج کل وہ ان کے ساتھ نہیں ہے اور نہ ہی انہوں نے ڈاکٹر ہارنگ کو کال کی ہے۔ اس سے مجھے اس نتیجے پر پہنچ گیا کہ ڈاکٹر ہوپ نیلسن اور میری طرف سے تمام کالیں اس علی عمران کی طرف سے کی گئی ہیں اور اسے یہ بات معلوم ہو چکی ہے کہ لانگ برڈ کمپلیکس الجوف میں ہے اور ڈاکٹر ہارنگ اس کا انچارج ہے اور ہم نے اسے راز رکھنے کے لئے جو بھی کوششیں کی ہیں وہ سب فضول ثابت ہوئی ہیں۔ چنانچہ میں نے فوری طور پر ڈاکٹر ہارنگ کو احکامات دے دیئے ہیں کہ وہ لانگ برڈ کمپلیکس کو مکمل طور پر سیل کر دیں اور خود بھی باہر رہنے کی بجائے کمپلیکس کے اندر رہیں اور جب تک لانگ برڈ مکمل نہیں ہو جاتا' تب تک کسی بھی صورت میں اور کسی بھی قیمت پر اسے اوپن نہ کیا جائے چاہے میں خود بھی اسے اوپن کرنے کے احکامات دوں۔ انہوں نے کسی کے احکامات نہیں ماننے اور مجھ سمیت انہوں نے باہر کی دنیا سے ہر قسم کا رابطہ ختم کر دینا ہے۔ میں بھی ان سے کوڈ کے تحت بات کیا کروں گا۔ اس کے بعد میں نے یہ ہنگامی میٹنگ کال کی ہے کہ ان نئے حالات میں نئے انداز کی منصوبہ

Scanned & PDF Copy by RFI

بندی کی جا سکے"---- صدر نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"لیکن جناب۔ عمران اس سیکرٹری ماریا کو واپس تل ابیب کیوں بھجوانا چاہتا تھا"---- کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

"یہ بات تو اب بچے کی سمجھ میں بھی آسکتی ہے کہ وہ ماریا سے لانگ برڈ کمپلیکس کی مکمل تفصیلات حاصل کرنا چاہتا تھا"---- صدر نے برا سا منہ بناتے ہوئے کہا تو کرنل ڈیوڈ کے چہرے پر شرمندگی کے تاثرات ابھر آئے۔ اسے شاید خود ہی احساس ہوگیا تھا کہ اس کا سوال انتہائی احمقانہ ہے جبکہ ڈومیری، کرنل ڈیوڈ کی شرمندگی پر طنزیہ انداز میں مسکرا دی۔

"جناب صدر۔ لانگ برڈ کمپلیکس کے حفاظتی انتظامات کی تفصیل کیا ہے"---- ڈومیری نے چند لمحوں بعد کہا۔

"سوری۔ یہ ٹاپ سیکرٹ ہیں"---- صدر نے سرد لہجے میں جواب دیا تو اس بار کرنل ڈیوڈ، ڈومیری کے چہرے پر ابھر آنے والے کھسیانہ پن کے تاثرات پر بے اختیار مسکرا دیا۔

"جناب صدر۔ آپ نے جو کچھ بتایا ہے اس سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ اب عمران اور اس کے ساتھی قصبہ الجوف کو نشانہ بنانے کی کوشش کریں گے۔ اس لئے میرا خیال ہے کہ آپ قصبہ الجوف کو ملٹری اور بلیک ماسک کے حوالے کر دیں"---- ملٹری انٹیلی جنس کے چیف نے کہا۔

"ملٹری نے کرنل کلارک کی وجہ سے ہمارا انتہائی کامیاب ٹریپ

ناکام ہو گیا ہے۔ اس لئے ویری سوری۔ اب ملٹری کو وہاں تعینات نہیں کیا جا سکتا۔ جہاں تک بلیک ماسک کا تعلق ہے اسے اس سیٹ اپ سے یکسر علیحدہ کر دیا گیا ہے اس کے چیف کرنل رچرڈ نے کرنل ڈیوڈ کو ناکام کرنے اور الجھانے کے لئے باقاعدہ سازش کی جس کا ثبوت کرنل ڈیوڈ نے میرے سامنے پیش کر دیا۔ یہ سازش ایسی تھی جس سے عمران فائدہ اٹھا سکتا تھا اس لئے کرنل رچرڈ کا کورٹ مارشل کر دیا گیا اور انہیں سزا دے دی گئی اور بلیک ماسک کو بھی علیحدہ کر دیا گیا اس لئے بلیک ماسک کا نیا چیف اس میٹنگ میں شامل نہیں ہے"۔ صدر نے ملٹری انٹیلی جنس کے چیف کو بھی صاف جواب دیتے ہوئے کہا تو وہ بھی ہونٹ بھینچ کر خاموش ہو گیا۔

"آپ لوگوں کو یہاں اس لئے کال کیا گیا ہے کہ میں چاہتا ہوں کہ عمران اور اس کے ساتھیوں کے خلاف کوئی جامع اور فول پروف منصوبہ بندی کی جائے۔ اس سلسلے میں آپ کیا تجاویز پیش کرتے ہیں"---- صدر نے چند لمحوں کی خاموشی کے بعد کہا۔

"سر۔ یقیناً آپ کے ذہن میں بھی کوئی خاص پلان ہو گا اور مجھے یقین ہے کہ یہ انتہائی کامیاب پلان ہو گا"---- کرنل ڈیوڈ نے انتہائی خوشامدانہ لہجے میں کہا۔

"ہاں میرے ذہن میں ایک پلان ہے اور وہ پلان یہ ہے کہ قصبہ الجوف کی باقاعدہ ناکہ بندی کر دی جائے۔ وہاں کے تمام باشندوں کو جن کی تعداد زیادہ سے زیادہ دس ہزار ہو گی۔ فوری طور پر وہاں سے

Scanned & PDF Copy by RFI

نکال کر کسی فوجی چھاؤنی میں شفٹ کر دیا جائے اور پورے قصبہ الجوف میں کسی بھی انسان کا کسی بھی ذریعے سے داخلہ بند کر دیا جائے اور یہ سب کچھ اس وقت تک قائم رکھا جائے' جب تک لانگ برڈ مکمل نہیں ہو جاتا۔ اس میں زیادہ سے زیادہ ایک ماہ لگ جائے گا اور ہم ایک ماہ تک اس سیٹ اپ کو آسانی سے قائم رکھ سکتے ہیں"۔ صدر نے کہا۔

"جناب صدر۔ گستاخی معاف۔ اس سیٹ اپ میں الٹا عمران اور اس کے ساتھیوں کو حفاظتی کور مہیا ہو جائے گا"۔۔۔۔ ڈومیری نے کہا تو صدر مملکت بے اختیار چونک پڑے۔

"وہ کیسے۔ آپ اپنی بات کی مکمل وضاحت کریں"۔۔۔۔ صدر نے ڈومیری سے مخاطب ہو کر کہا۔

"عمران اور اس کے ساتھی میک اپ میں بھی ماہر ہیں اور آواز اور لہجے کی نقل کرنے میں بھی۔ انہیں یہ بھی معلوم ہو گیا ہے کہ وہاں ان کا ٹارگٹ ہے۔ اس لئے وہاں اگر ناکہ بندی کی گئی تو لامحالہ وہ اپنے قدوقامت کے افراد کو اغوا کر کے ان کی جگہ لے لیں گے اور ناکہ بندی کرنے والے یہی سمجھتے رہیں گے کہ عمران اور اس کے ساتھی اندر داخل نہیں ہو سکے جبکہ وہ اندر کے لوگوں کے میک اپ میں قصبے میں موجود رہیں گے اور اس طرح الٹا انہیں مکمل حفاظتی کور مل جائے گا اور وہ انتہائی آسانی اور اطمینان سے کمپلیکس کو تباہ کرنے کی پلاننگ کرتے رہے گے"۔۔۔۔ ڈومیری نے کہا۔

"ہاں۔ تمہاری بات واقعی معقول ہے۔ لیکن پھر کیا کیا جائے"۔ صدر نے کہا۔

"جناب میرا خیال ہے کہ آپ وہاں جیسے بھی حالات ہیں انہیں ویسے ہی رہنے دیں البتہ جس رہائش گاہ میں ڈاکٹر ہارنگ رہتے تھے' میرے اور میرے گروپ کے حوالے کر دیں۔ ڈاکٹر ہارنگ کا فوٹو ہمیں مہیا کر دیا جائے تو میرے گروپ کا ایک آدمی ڈاکٹر ہارنگ بن جائے گا جبکہ میں اور میرے گروپ کے آدمی اس رہائش گاہ کے دوسرے ملازمین کی جگہ لے لیں گے۔ عمران کو یقیناً معلوم نہ ہو گا کہ ڈاکٹر ہارنگ نے آپ سے بات کی ہے اور اس کی تمام پلاننگ سامنے آ گئی ہے۔ میری ساتھی عورت ماریا بن کر تل ابیب میں اپنے فلیٹ میں پہنچ جائے گی۔ اس طرح عمران یہی سمجھتا رہے گا کہ اس کی بات ٹیپ چیک نہیں ہو سکی۔ وہ لازماً میری ساتھی عورت سے اس کمپلیکس کے بارے میں معلومات حاصل کرنے کی کوشش کرے گا تو میری ساتھی عورت اسے بتا دے گی کہ ایسا کوئی کمپلیکس وہاں موجود نہیں ہے اس کے باوجود بھی اگر وہ ڈاکٹر ہارنگ سے ملنے وہاں آیا تو ہم اسے سنبھال لیں گے جبکہ جی پی فائیو تل ابیب میں اسے تلاش کر کے اس کا خاتمہ کرنے کی کوشش کرے"۔۔۔۔ ڈومیری نے کہا۔

"عمران کو تم ابھی پوری طرح نہیں جانتی۔ چونکہ وہ ماریا سے بات کر چکا ہے۔ اس لئے تمہاری ساتھی عورت کے بولتے ہی وہ سمجھ جائے گا کہ یہ ماریا نہیں ہے۔ اس طرح سارا سیٹ اپ بے کار ہو کر

Scanned & PDF Copy by RFI

رہ جائے گا"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

"کرنل ڈیوڈ درست کہہ رہے ہیں۔ عمران واقعی انتہائی شاطر ذہن کا آدمی ہے ویسے مس ڈومیری کی تجویز مجھے پسند آئی ہے اس طرح عمران کو واقعی ٹریپ کیا جاسکتا ہے۔ اگر اصل ماریا کو واپس بھجوا دیا جائے تو وہ ٹریپ ہو جائے گی جبکہ ماریا کے متعلق مجھے یہ معلوم ہے کہ اسے صرف اتنا معلوم ہے لانگ برڈ کمپلیکس الجوف میں ہے لیکن کہاں ہے اور اس کی کیا تفصیلات ہیں۔ اس بارے میں وہ کچھ نہیں جانتی اور ڈاکٹر ہارنگ کے کمپلیکس میں مستقل طور پر شفٹ ہو جانے کی وجہ سے اب ماریا وہاں واقعی بے کار ہو چکی ہے۔ اسے واپس بھجوایا جاسکتا ہے"۔۔۔۔ صدر نے کہا۔

"جناب۔ ماریا کی رہائش گاہ کو اگر گھیر لیا جائے تو اس عمران اور اس کے ساتھیوں کو پکڑا جا سکتا ہے"۔۔۔۔ ملٹری انٹیلی جنس کے چیف نے کہا۔

"نہیں۔ وہ سارے وہاں نہیں آئیں گے جیسے ہی اسے یہ احساس ہوا کہ اسے پکڑنے کی کوشش کی جارہی ہے اسے معلوم ہو جائے گا کہ اس کی بات چیت کا علم ہو چکا ہے۔ میں یہ چاہتا ہوں کہ اسے قطعاً اس بات کا علم نہ ہو اور وہ یہی سمجھ کر الجوف پہنچے کہ وہاں ڈاکٹر ہارنگ سے مل کر وہ لانگ برڈ کو تباہ کر سکتا ہے۔ وہاں چونکہ وہ اپنے سارے ساتھیوں سمیت پہنچے گا اس لئے اسے آسانی سے موت کے گھاٹ اتارا جاسکتا ہے"۔۔۔۔ صدر نے کہا۔

"لیکن جناب۔ اس کی بات ڈاکٹر ہارنگ سے بھی تو ہو چکی ہے اس لئے ڈاکٹر ہارنگ کے روپ میں وہ دوسرے کی آواز سنتے ہی سمجھ جائے گا کہ اسے ٹریپ کیا جا رہا ہے"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

"وہاں ان کی رہائش گاہ میں پہنچنے کے بعد یہ کوئی مسئلہ نہیں ہے۔ وہاں نقلی ڈاکٹر ہارنگ سے ملاقات کے بعد وہ پھنس جائے گا۔ پھر اسے آسانی سے گرفتار کیا جاسکتا ہے"۔۔۔۔ صدر نے کہا۔

"یس سر۔ ایک بار وہ وہاں پہنچ جائے۔ پھر اس کی زندہ واپسی نہیں ہو سکتی"۔۔۔۔ ڈومیری نے کہا۔

"جناب۔ اگر مس ڈومیری وہاں ہوئی تو وہ آسانی سے انہیں یرغمال بنا کر وہاں سے نکل جائے گا۔ وہ ایسے کاموں میں ماہر ہے"۔۔ کرنل ڈیوڈ نے کہا تو صدر چونک پڑے۔

"ہاں۔ کرنل ڈیوڈ واقعی اس عمران سے کافی واقف ہیں اور ان کی بات درست ہے لیکن اس کا کیا حل کیا جائے"۔۔۔۔ صدر نے کہا۔

"جناب۔ میری تجویز کے مطابق جس کمرے میں عمران کی ڈاکٹر ہارنگ سے ملاقات کرائی جائے وہاں ایسا سسٹم ایڈجسٹ کیا جائے کہ وہ وہاں سے باہر نہ نکل سکے اس کے لئے اگر ہمیں اس نقلی ڈاکٹر ہارنگ کی قربانی بھی دینا پڑے تو کوئی حرج نہیں ہے"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

"آپ بے فکر رہیں جناب۔ ایک بار اسے یا اس کے ساتھیوں کو پہنچنے تو دیں پھر دیکھیں میں کیا کرتی ہوں۔ میں وہاں ایسا سسٹم نصب

Scanned & PDF Copy by RFI

کروں گی کہ وہ سب ایک لمحے میں جل کر راکھ ہو جائیں گے"۔ ڈومیری نے کہا۔

"اوکے۔ ٹھیک ہے۔ پھر مس ڈومیری اپنے ساتھیوں سمیت وہاں رہائش گاہ پر منتقل ہو جائیں ماریا کو واپس اس کے فلیٹ پر بھجوا دیا جاتا ہے اور اسے کسی قسم کی کوئی ہدایت نہیں کی جائے گی جبکہ ملٹری انٹیلی جنس کے آدمی ڈاکٹر ہارنگ کی رہائش گاہ کے گرد عام لوگوں کے روپ میں پہرہ دیں گے اور وہ ڈومیری کی ماتحتی میں کام کریں گے جبکہ کرنل ڈیوڈ قصبے سے باہر تل ابیب میں یا قصبے کے گرد جہاں بھی وہ چاہیں آزادی سے عمران اور اس کے ساتھیوں کو ٹریس کریں اور ان کا خاتمہ کریں"۔۔۔۔ صدر نے کہا۔

"جناب۔ سیکرٹری ماریا تو اس عمران کو بتا دے گی کہ ڈاکٹر ہارنگ کمپلیکس میں شفٹ ہو چکے ہیں پھر وہ ساری صورت حال سمجھ جائے گا"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

"ہاں۔ اسے ہدایات دینی ہوں گی کہ وہ صرف یہی بتائے کہ صدر کے حکم پر اسے واپس بھجوایا گیا ہے اور بس۔ اس کے علاوہ وہ جو کچھ جانتی ہے بے شک بتا دے"۔۔۔۔ صدر نے کہا۔

"جناب۔ اس ماریا کی رہائش کہاں ہے"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

"سوری کرنل ڈیوڈ۔ اس بارے میں آپ کو کچھ نہیں بتایا جا سکتا۔ کیوں کہ اس طرح لازماً آپ عمران کو یا اس کے ساتھی کو جو ماریا سے

ملنے جائے گا وہاں گھیرنے کی کوشش کریں گے اور اس طرح سارا سیٹ اپ ختم ہو کر رہ جائے گا۔ آپ اپنے طور پر عمران کو تلاش کر کے ختم کریں"۔۔۔۔ صدر نے کہا اور کرنل ڈیوڈ ہونٹ بھینچ کر خاموش ہو گیا۔

Scanned & PDF Copy by RFI

شام کے اندھیرے گہرے ہو رہے تھے جب عمران نے چار منزلہ رہائشی پارک پلازہ کی پارکنگ میں کار روکی اور پھر وہ دروازہ کھول کر نیچے اتر آیا سائیڈ سیٹ پر بیٹھی ہوئی جولیا بھی نیچے اتر گئی۔ عمران نے کار لاک کی اور پھر وہ دونوں لفٹ کی طرف بڑھ گئے۔ وہ دونوں ہی اس وقت مقامی میک اپ میں تھے عمران نے ماریا کے فلیٹ کا فون نمبر معلوم کر کے اسے فون کیا تھا گو اس کی کوئی بات نہ ہوئی تھی کیونکہ دوسری طرف سے ماریا نے جیسے ہی ہیلو کہا عمران نے رسیور رکھ دیا تھا کیونکہ وہ صرف یہ معلوم کرنا چاہتا تھا کہ ماریا واپس فلیٹ پہنچ گئی ہے یا نہیں اور ماریا کی آواز سن کر وہ کنفرم ہو گیا تھا کہ ماریا واپس آچکی ہے۔ لفٹ کے ذریعے تیسری منزل پر پہنچنے کے بعد وہ فلیٹ نمبر اٹھارہ کی طرف بڑھنے لگے۔ فلیٹ نمبر اٹھارہ کا دروازہ بند تھا اور باہر لگی ہوئی نیم پلیٹ پر ماریا کا نام بھی موجود تھا۔ عمران نے نیم پلیٹ کے نیچے موجود

ڈور فون کا کال بٹن پریس کر دیا۔

"کون ہے"—— ڈور مائیک سے ماریا کی آواز سنائی دی۔

"ہمارا تعلق پریذیڈنٹ ہاؤس کی سیکورٹی سے ہے مائیکل اور مس فلورا"—— عمران نے مقامی لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ اچھا"—— دوسری طرف سے کہا گیا اور چند لمحوں بعد دروازہ کھلا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا کیونکہ دروازے پر واقعی ایک خوبصورت مقامی لڑکی کھڑی ہوئی تھی لیکن اس کے جسم پر انتہائی مختصر سا لباس تھا۔ جولیا کا چہرہ اسے اور اس کے لباس کو دیکھ کر بے اختیار بگڑ گیا۔

"میرا نام مائیکل ہے اور یہ مس فلورا ہیں"—— عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اندر آجائیے۔ میں باتھ روم جا رہی تھی"—— ماریا نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور ایک طرف کو ہٹ گئی تو عمران نے جولیا کو آگے بڑھنے کا اشارہ کیا اور پھر پہلے جولیا اور اس کے بعد عمران فلیٹ میں داخل ہو گئے۔ ماریا نے فلیٹ کا دروازہ بند کر دیا یہ لگژری فلیٹ تھا۔ اس میں باقاعدہ ڈرائینگ روم بھی موجود تھا اور فلیٹ کی ساخت ساؤنڈ پروف تھی۔ ماریا دروازہ بند کر کے انہیں ڈرائینگ روم میں لے گئی۔

"تشریف رکھیں۔ میں گاؤن پہن کر آتی ہوں"—— ماریا نے کہا اور واپس چلی گئی۔

Scanned & PDF Copy by RFI

"خاصی سمجھدار اور شریف لڑکی ہے"۔۔۔۔ عمران نے بڑے تعریف بھرے انداز میں کہا۔

"اگر اتنی ہی شریف ہوتی تو گاؤن پہن کر بھی دروازہ کھول سکتی تھی میں جانتی ہوں ایسی لڑکیوں کی شرافت کو"۔۔۔۔ جولیا نے پھنکارتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"پھر شاید تمہیں دیکھ کر اسے اپنی اوقات معلوم ہو گئی ہے"۔ عمران نے کہا۔

"کیا مطلب۔ کیسی اوقات"۔۔۔۔ جولیا نے چونک کر حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ وہ شاید عمران کی بات کا مطلب نہ سمجھ سکی تھی۔

"یہی کہ جو تمہارے ساتھ آرہا ہے وہ بھلا اس سے کیسے متاثر ہو سکتا ہے"۔۔۔۔ عمران نے کہا تو جولیا کا چہرہ بے اختیار کھل اٹھا۔

"یو نانسنس۔ فضول باتیں مت کیا کرو"۔۔۔۔ جولیا نے مصنوعی غصے سے کہا۔ ظاہر ہے اب وہ سمجھ گئی تھی کہ عمران نے درپردہ اس کی تعریف کی ہے اور ظاہر ہے عمران کے منہ سے یہ تعریف سننے کے بعد اس کا ردعمل یہی ہو سکتا تھا اور عمران بے اختیار مسکرا دیا اسی لمحے ماریا اندر داخل ہوئی اس نے اب گاؤن پہنا ہوا تھا اس کے ہاتھ میں ایک ٹرے تھی جس میں شراب کی ایک بوتل اور تین جام رکھے ہوئے تھے۔

"اوہ۔ مس ماریا۔ ویری سوری۔ آپ کو تکلیف ہوئی ہم ڈیوٹی کے دوران کوئی چیز نہیں پیتے"۔۔۔۔ عمران نے کہا تو ماریا اس طرح حیران

ہو کر عمران اور جولیا کو دیکھنے لگی جیسے اسے اپنے کانوں پر یقین نہ آرہا ہو۔

"حیرت ہے۔ شراب پینے میں ڈیوٹی کیسے حارج ہو سکتی ہے"۔ ماریا نے ٹرے میز پر رکھتے ہوئے کہا۔

"حارج ہونے کی بات نہیں۔ اصول کی بات ہے"۔۔۔۔ عمران نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے۔ بہرحال فرمائیے"۔۔۔۔ ماریا نے سامنے والی کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"ہم یہ کنفرم کرنے آئے ہیں کہ صدر صاحب کے حکم کی تعمیل ہوئی ہے کہ نہیں"۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"آپ فون پر بھی پوچھ سکتے تھے"۔۔۔۔ ماریا نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔ اس کے ساتھ ہی اس نے بوتل کھولی اور ایک جام آدھا شراب سے بھر کر اس نے بوتل بند کی اور پھر جام اٹھا کر چسکیاں لینی شروع کر دیں۔

"کل سے آج شام تک ہم فون کرتے رہے لیکن یہاں سے کسی نے فون اٹنڈ نہیں کیا تھا اس لئے اب ہمیں خود آنا پڑا"۔ عمران نے کہا۔

"ابھی آدھا گھنٹہ پہلے واپس آئی ہوں۔ سامان وغیرہ بھی تو پیک کرنا تھا۔ ویسے صدر صاحب نے میرے ساتھ بیحد زیادتی کی ہے کہ مجھے واپس بھجوا دیا ہے لیکن میں بہرحال کیا کر سکتی ہوں"۔۔۔۔ ماریا نے

Scanned & PDF Copy by RFI

شراب کی چسکی لیتے ہوئے کہا۔

"یہ سب کچھ سیکورٹی کی وجہ سے ہو رہا ہے مس ماریا۔ آپ کو تو معلوم ہے کہ وہاں اسرائیل کے کس قدر اہم پراجیکٹ پر کام ہو رہا ہے"۔ عمران نے کہا۔

"جی ہاں۔ آپ کی بات درست ہے۔ واقعی وہاں انتہائی اہم کمپلیکس ہے"۔۔۔۔ ماریا نے اثبات میں سرہلاتے ہوئے کہا۔

"کس چیز کا کمپلیکس ہے مس ماریا۔ آپ کو تو علم ہو گا"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"مجھے تفصیل کا تو علم نہیں ہے کیونکہ میں تو ڈاکٹر ہارنگ کے ساتھ ہی رہتی تھی۔ ڈاکٹر ہارنگ ریٹائر ہو چکے ہیں ویسے ڈاکٹر ہارنگ نے ہی مجھے بتایا تھا کہ کوئی خاص قسم کا طیارہ تیار کیا جا رہا ہے جس کا نام لانگ برڈ رکھا گیا ہے اور اس لئے اسے لانگ برڈ کمپلیکس کہتے ہیں"۔ ماریا نے شراب کی چسکی لیتے ہوئے کہا۔

"میں نے تو سنا ہے کہ ڈاکٹر ہارنگ ہی اس کمپلیکس کے انچارج ہیں"۔ عمران نے کہا۔

"جی نہیں۔ ڈاکٹر ہارنگ تو آنکھوں سے معذور ہیں اور ویسے بھی بیمار رہتے ہیں البتہ وہ کبھی کبھی اس کمپلیکس میں جاتے ضرور ہیں کیونکہ وہاں کے سائنس دان بعض اوقات انہیں مشورے کے لئے بلا لیتے ہیں لیکن ڈاکٹر ہارنگ کا براہ راست کوئی تعلق نہیں ہے"۔ ماریا نے جواب دیا تو عمران نے اثبات میں سرہلا دیا۔

"پھر تو اس کمپلیکس کا کوئی خصوصی راستہ ڈاکٹر ہارنگ کی رہائش گاہ سے جاتا ہوگا کیونکہ معذور آدمی کو باہر سے جاتے ہوئے تکلیف ہوتی ہوگی"۔۔۔۔ عمران نے بات کو آگے بڑھاتے ہوئے کہا۔

"جی نہیں۔ جب بھی ڈاکٹر ہارنگ جاتے تھے تو ایک سیاہ رنگ کی کار آتی تھی جس کے شیشے بھی سیاہ رنگ کے ہوتے تھے۔ ڈاکٹر ہارنگ اس کار میں بیٹھ کر رہائش گاہ سے چلے جاتے تھے اور پھر یہی کار انہیں چھوڑ جاتی تھی"۔۔۔۔ ماریا نے جواب دیا۔

"آپ کتنے عرصے سے ڈاکٹر ہارنگ کے ساتھ کام کر رہی ہیں"۔ عمران نے پوچھا۔

"جی مجھے چار سال ہو گئے ہیں جب ڈاکٹر ہارنگ ٹھیک تھے تب بھی میں ان کی سیکرٹری تھی"۔۔۔۔ ماریا نے جواب دیا۔

"اور اس سے پہلے وہ کہاں کام کرتے تھے"۔۔۔۔ عمران نے پوچھا۔

"اسرائیل کی نیشنل لیبارٹری میں"۔۔۔۔ ماریا نے جواب دیا۔

"وہاں ڈاکٹر ہارنگ کی رہائش گاہ پر کتنے ملازم ہیں"۔۔۔۔ عمران نے پوچھا۔

"لیکن یہ باتیں آپ کیوں پوچھ رہے ہیں"۔۔۔۔ ماریا نے چونک کر پوچھا۔

"ویسے ہی مجھے دراصل یہ خیال آ رہا ہے کہ آپ کی عدم موجودگی میں ڈاکٹر ہارنگ کو پریشانی ہوگی اس لئے میرا خیال ہے کہ میں اپنی

Scanned & PDF Copy by RFI

رپورٹ میں یہ سفارش بھی کر دوں آپ کو دوبارہ وہاں بھیج دیا جائے"۔ عمران نے کہا۔

"اوہ۔ اگر ایسا ہو جائے تو یہ آپ کی بیحد مہربانی ہوگی کیونکہ یہاں بغیر کسی کام کے میں یقیناً مرجانے کی حد تک بور ہو جاؤں گی اور ویسے بھی اب مجھے ڈاکٹر ہارنگ کے ساتھ کام کرنے کی عادت سی پڑ گئی ہے"۔۔۔۔ ماریا نے کہا تو عمران نے اثبات میں سرہلا دیا۔

"تو پھر بتائیں کہ وہاں کتنے ملازم ہیں"۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔

"جی میرے علاوہ چار مرد اور دو عورتیں ہیں۔ چار مرد مالی' ڈرائیور' خانساماں اور بٹلر ہے جبکہ دو عورتوں میں سے ایک صفائی وغیرہ کا انتظام کرتی ہے اور دوسری ڈاکٹر ہارنگ کی لائبریری سنبھالتی ہے اور ان کے نوٹس وغیرہ ٹائپ کرتی ہے وہ سائنس میں ماسٹر ڈگری رکھتی ہے اور ڈاکٹر ہارنگ کی اسسٹنٹ ہے"۔۔۔۔ ماریا نے جواب دیا۔

"اس کا کیا نام ہے"۔۔۔۔ عمران نے پوچھا۔

"گریسی نام ہے اس کا۔ نوجوان لڑکی ہے"۔۔۔۔ ماریا نے جواب دیا۔

"او کے۔ مس ماریا اب اجازت دیں۔ آپ کا بہت سا وقت لیا ہے"۔ عمران نے اٹھتے ہوئے کہا۔

"کوئی بات نہیں جناب۔ میں بھی تو یہاں اکیلے رہ کر بور ہی ہوتی۔ آپ سے باتوں میں کچھ وقت گزر گیا"۔۔۔۔ ماریا نے اٹھ کر

مسکراتے ہوئے کہا اور عمران اور جولیا اسے گڈ بائی کہہ کر اس کے فلیٹ سے باہر آگئے اور تیز تیز قدم اٹھاتے لفٹ کی طرف بڑھ گئے۔

"تمہارا کیا خیال ہے اس ماریا کے متعلق"۔۔۔۔ جولیا نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا تو عمران چونک پڑا۔

"کیا مطلب۔ کیسا خیال"۔۔۔۔ عمران نے چونک کر کہا۔

"کیا یہ اصل ماریا ہے"۔۔۔۔ جولیا نے کہا۔

"ہاں۔ یہ اصل ہے۔ میں اس سے فون پر بات کر چکا ہوں۔ اگر یہ اصل نہ ہوتی تو میں فوراً پہچان جاتا لیکن تمہارے ذہن میں یہ خیال کیوں آیا"۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"اس لئے کہ جس طرح اطمینان سے وہ سب کچھ بتائے چلی جا رہی تھی اس سے لگتا تھا کہ معاملات مشکوک ہیں"۔۔۔۔ جولیا نے کہا۔

"تو تمہارا کیا خیال تھا کہ اس پر تشدد کرنا پڑتا۔ تب وہ یہ سب کچھ بتاتی"۔ عمران نے لفٹ میں داخل ہوتے ہوئے کہا۔

"ظاہر ہے اس قدر اہم پراجیکٹ کے بارے میں جو اس قدر خفیہ رکھا جا رہا ہو اجنبیوں کو کون اس طرح اطمینان سے بتاتا ہے"۔ جولیا نے کہا۔

"تمہاری بات درست ہے میرے ذہن میں بھی یہ خیال آیا تھا لیکن پھر دو باتوں کی وجہ سے میں نے یہ خیال ترک کر دیا ایک تو یہ کہ ماریا نے سوائے اس پراجیکٹ کے درست نام کے کہ اس کا نام اا گ۔ برڈ پراجیکٹ نہیں بلکہ لانگ برڈ کمپلیکس ہے اس بارے میں اور کیا

Scanned & PDF Copy by RFI

بتایا ہے زیادہ سے زیادہ یہی کہ ڈاکٹر ہارنگ کار میں بیٹھ کر وہاں جاتا ہے اس کا مطلب ہے کہ یہ پراجیکٹ اسی قصبے سے کچھ فاصلے پر ہو گا اور دوسری بات یہ کہ ڈاکٹر ہارنگ وہاں جاتا رہتا ہے لیکن یہ معمولی باتیں ہیں اس بارے میں کوئی تفصیل نہ وہ جانتی ہے اور نہ اس نے بتائی اور تیسری بات یہ کہ ہمارا تعلق پریذیڈنٹ ہاؤس سے ہے اس کا مطلب ہے کہ ہم سرکاری آدمی ہیں۔ دشمن یا اجنبی نہیں ہیں"۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"تم ٹھیک کہہ رہے ہو۔ لیکن میرے ذہن میں بہرحال خلش موجود ہے تمہارا دعویٰ ہے کہ تم سچ جھوٹ کو پرکھ لیتے ہو تمہارا کیا خیال ہے کہ ماریا نے جو کچھ بتایا ہے وہ حرف بحرف سچ ہے"۔۔۔۔ جولیا نے لفٹ کے نیچے پہنچنے پر باہر آتے ہوئے کہا۔

"صرف دو تین مرحلوں پر اس کی زبان معمولی سی لڑکھڑائی ہے یا اس کے جواب میں برجستگی نہیں تھی جس سے معلوم ہوتا تھا کہ وہ شاید سو فیصد سچ نہیں بول رہی باقی جو کچھ اس نے بتایا ہے وہ سچ ہی ہے"۔ عمران نے جواب دیا۔

"کون سے مرحلے"۔۔۔۔ جولیا نے چونک کر پوچھا۔

"ایک تو اس کار کے رنگ اور شیشوں کی بات کرتے ہوئے اس کے جواب میں روانی اور برجستگی نہیں تھی' دوسرا ڈاکٹر ہارنگ کے ملازموں کے بارے میں اس نے محتاط اور سوچ کر بتایا تھا اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ان دونوں باتوں میں اس نے یا تو جھوٹ بولا ہے یا

عمران کو ان سوالوں کی توقع نہ تھی اس لئے اسے سوچنا پڑا"۔ عمران نے پارکنگ میں پہنچ کر کار کا دروازہ کھولتے ہوئے کہا۔

"تو اب تمہارا کیا پروگرام ہے"۔۔۔۔ جولیا نے کار کی سائیڈ سیٹ پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"اب باقی گفتگو ڈاکٹر ہارنگ سے ہو گی"۔۔۔۔ عمران نے جواب دیا اور کار سٹارٹ کر کے وہ پلازہ کے کمپاؤنڈ گیٹ سے باہر لے آیا اور اس نے کچھ آگے بڑھنے کے بعد کار کو ایک پبلک فون بوتھ کے قریب روکا اور پھر دروازہ کھول کر نیچے اتر آیا اس نے جیب سے سکے نکال کر بوتھ میں ڈالے اور رسیور اٹھا کر نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"یس"۔۔۔۔ دوسری طرف سے صفدر کی آواز سنائی دی۔

"مائیکل بول رہا ہوں"۔۔۔۔ عمران نے بدلے ہوئے لہجے میں کہا۔

"اوہ یس۔ جیکب بول رہا ہوں"۔۔۔۔ دوسری طرف سے صفدر نے جواب دیا۔

"مال پوائنٹ کراس پر پہنچا دو۔ لیکن مال کو ہر صورت میں مکمل اور صحیح طریقے سے پیک ہونا چاہئے"۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"کس وقت ڈلیوری دینی ہے"۔ دوسری طرف سے پوچھا گیا۔

"ابھی رات کو لیکن احتیاط کرنا۔ مخالف بزنس مین چیکنگ بھی کر سکتا ہے"۔۔۔۔ عمران نے کہا اور رسیور رکھ کر وہ واپس آ کر ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ گیا اور اس نے کار سٹارٹ کر کے آگے بڑھا

Scanned & PDF Copy by RFI

دی۔

"کیا ہوا"۔۔۔۔ جولیا نے چونک کر پوچھا۔

"صفدر کو کہہ دیا ہے وہ لوگ تیار ہو کر اس چوک پر پہنچ جائیں گے جہاں سے الجوف جانے والی سڑک نکلتی ہے۔ ہم وہاں ان کا انتظار کریں گے"۔۔۔۔ عمران نے کہا اور جولیا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

کرنل ڈیوڈ درختوں میں گھرے ہوئے ایک خاصے بڑے کیبن کے اندر کرسی پر بیٹھا ہوا تھا ساتھ ہی میز پر اس نے ٹرانسمیٹر رکھا ہوا تھا اور وہ بار بار ٹرانسمیٹر کی طرف دیکھتا اور پھر ہونٹ بھینچ لیتا۔ چند لمحوں بعد یکلخت ٹرانسمیٹر سے سیٹی کی آواز نکلی تو کرنل ڈیوڈ بے اختیار اچھل پڑا۔ اس نے جلدی سے ہاتھ بڑھا کر ٹرانسمیٹر اٹھایا اور اسے گود میں رکھ کر اس کا بٹن دبا دیا۔

"ہیلو ہیلو۔ میجر براؤن کالنگ۔ اوور"۔۔۔۔ ٹرانسمیٹر آن ہوتے ہی میجر براؤن کی تیز آواز سنائی دی۔

"یس۔ کیا رپورٹ ہے۔ اوور"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے بھی تیز لہجے میں کہا۔

"جناب۔ ایک مرد اور ایک عورت ماریا سے ملنے کے لئے اس کے فلیٹ میں داخل ہوئے ہیں انہوں نے اپنے آپ کو پریذیڈنٹ ہاؤس کی

Scanned & PDF Copy by RFI

سیکورٹی سے متعلق بتایا ہے۔ اوور"۔۔۔۔ دوسری طرف سے میجر براؤن کی آواز سنائی دی۔ اس کا لہجہ اسی طرح خوشامدانہ تھا شاید کرنل ڈیوڈ سے بات کرتے ہوئے اسے خوشامدانہ لہجے میں بات کرنے کی عادت سی ہو گئی تھی۔

"کیا باتیں ہو رہی ہیں ان کے درمیان۔ اوور"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"معلوم نہیں جناب۔ یہ فلیٹ ساؤنڈ پروف ہے۔ اوور"۔ میجر براؤن نے جواب دیا۔

"اور ویری سیڈ۔ کیا ضرورت ہے فلیٹوں کو ساؤنڈ پروف بنانے کی۔ احمق لوگ۔ نانسنس۔ بہرحال تم ان کا خیال رکھو اور پلازہ سے باہر اپنے آدمیوں کو کال کر کے کہہ دو کہ وہ جس کار میں آئے ہیں اس کار کے بمپر کے نیچے کاشن پوائنٹ فکس کر دیں تاکہ معلوم ہو سکے کہ وہ لوگ واپس پریذیڈنٹ ہاؤس جاتے ہیں یا نہیں اور پھر مجھے ان کے متعلق ساتھ ساتھ رپورٹ دیتے رہو لیکن ہر لحاظ سے محتاط رہنا۔ انہیں معمولی سا بھی شک نہیں ہونا چاہئے اگر وہ تمہارے یا تمہارے آدمیوں کے ہاتھوں سے نکل گئے تو میں تم سب کو زندہ زمین میں دفن کر دوں گا سمجھے۔ اوور"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے چیختے ہوئے کہا۔

"یس باس۔ آپ کو شکایت نہ ہو گی۔ اوور"۔۔۔۔ میجر براؤن نے اسی طرح خوشامدانہ لہجے میں کہا۔

"شکایت ہوئی تو گولی مار دوں گا۔ اوور اینڈ آل"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ

نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ٹرانسمیٹر آف کر کے اسے دوبارہ میز پر رکھ دیا اس نے اپنے طور پر ماریا کے متعلق معلومات حاصل کی تھیں اور اس طرح اس نے اس پلازہ کا کھوج لگایا تھا جہاں ماریا کا فلیٹ تھا۔ اس کا تو دل چاہ رہا تھا کہ وہ ماریا کی جگہ جی پی فائیو کی عورت کو بھیج دیتا لیکن اسے معلوم تھا کہ صدر مملکت کی سخت ترین ہدایت تھی کہ عمران اور اس کے ساتھیوں کو ماریا پر کسی طرح بھی شک نہ پڑنا چاہئے اس لئے وہ خاموش ہو گیا تھا البتہ اس نے میجر براؤن کی ڈیوٹی لگا دی تھی کہ وہ ماریا کے ساتھ والا فلیٹ لے کر وہاں رہے اور ماریا سے ملنے کے لئے آنے والوں کی نگرانی کر کے اسے رپورٹ دے اور پھر جیسے ہی اسے اطلاع ملی کہ ماریا واپس فلیٹ پر پہنچ گئی ہے تو وہ اپنے پلان کے مطابق یہاں اس کیبن میں آ گیا تھا اور اب میجر براؤن کی طرف سے پہلی رپورٹ آئی تھی۔ کرنل ڈیوڈ کو یقین تھا کہ ماریا سے ملنے والا مرد لازماً عمران ہو گا اور اس کی ساتھی عورت جولیا ہو گی اس کا دل تو چاہ رہا تھا کہ وہ میجر براؤن کو حکم دے دے کہ یہ پورا پلازہ ہی بموں سے اڑا دے لیکن ظاہر ہے کہ وہ صدر مملکت کی وجہ سے مجبور تھا اور اس کے ساتھ ساتھ کیپٹن رینڈل اپنے گروپ کے ساتھ اس سڑک کے پاس موجود تھا جو مین روڈ سے نکل کر قصبہ الجوف کی طرف جاتی تھی اس کے علاوہ جی پی فائیو کا ایک خصوصی گروپ جس کا انچارج کیپٹن پال تھا۔ الجوف قصبے میں ڈاکٹر ہارنک کی رہائش گاہ کے قریب بھی موجود تھا کرنل ڈیوڈ نے فیصلہ کر لیا تھا کہ وہ عمران اور اس

Scanned & PDF Copy by RFI

کے ساتھیوں کو ہر قیمت پر ڈاکٹر ہارنگ کی رہائش گاہ میں داخل ہونے سے پہلے ہی ہلاک کر دے گا کیونکہ اس کے بعد ظاہر ہے کریڈٹ ڈومیری کو شفٹ ہو جانا تھا جس نے رہائش گاہ پر قبضہ کر رکھا تھا وہ خود اس وقت الجوف قصبے کے قریب ایک کیبن میں موجود تھا تاکہ صورت حال کو موقع پر کنٹرول بھی کر سکے۔ پھر تقریباً پندرہ منٹ بعد ایک بار پھر ٹرانسمیٹر کی تیز سیٹی کی آواز سنائی دی تو اس نے جلدی سے ٹرانسمیٹر اٹھا کر دوبارہ گود میں رکھا اور اس کا بٹن آن کر دیا۔

"ہیلو ہیلو۔ میجر براؤن کالنگ۔ اوور"۔۔۔۔ میجر براؤن کی خوشامدانہ آواز سنائی دی۔

"یس۔ کرنل ڈیوڈ اٹنڈنگ یو۔ کیا رپورٹ ہے۔ اوور"۔ کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

"سر وہ مرد اور عورت اس پلازہ سے نکل کر اب اس سڑک کی طرف بڑھ رہے ہیں جو شہر سے باہر جاتی ہے۔ میرا گروپ ان کا تعاقب کر رہا ہے۔ اوور"۔۔۔۔ میجر براؤن نے کہا۔

"احمق آدمی۔ شہر سے تو ہر سمت میں سڑکیں جاتی ہیں کونسی سمت کو وہ جا رہے ہیں۔ اوور"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا۔

"سر اس سمت میں جہاں سے الجوف کی طرف جانے والی سڑک نکلتی ہے۔ اوور"۔۔۔۔ میجر براؤن نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے۔ تعاقب جاری رکھو۔ انتہائی احتیاط کے ساتھ۔ اگر تم

نے ذرا سی بھی غفلت دکھائی تو گولی مار دوں گا۔ سمجھے اور جب یہ لوگ اس سڑک پر پہنچیں جہاں سے الجوف کو سڑک نکلتی ہے تو مجھے فوراً رپورٹ دینا تاکہ میں کیپٹن رینڈل کو بروقت الرٹ کر سکوں۔ اوور"۔ کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

"یس سر۔ اوور"۔۔۔۔ دوسری طرف سے میجر براؤن نے کہا اور کرنل ڈیوڈ نے اوور اینڈ آل کہہ کر ٹرانسمیٹر آف کیا اور اسے دوبارہ میز پر رکھ دیا۔ پھر وہ کرسی سے اٹھا اور بیرونی دروازے کی طرف بڑھنے لگا۔ کیبن سے باہر اس کا ڈرائیور موجود تھا۔

"ہیرسن"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے اس سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یس کرنل"۔۔۔۔ ہیرسن نے یکلخت اٹن شن ہو کر جواب دیتے ہوئے کہا۔

"گاڑی تیار رکھو ہم کسی بھی لمحے روانہ ہو سکتے ہیں"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"یس سر۔ گاڑی تیار ہے سر۔ بالکل او کے ہے سر"۔ ڈرائیور نے انتہائی مودبانہ لہجے میں کہا تو کرنل ڈیوڈ سر ہلاتا ہوا واپس مڑ گیا اور پھر تقریباً دس منٹ بعد ایک بار پھر کال آنا شروع ہوگی تو اس نے جلدی سے آگے بڑھ کر ٹرانسمیٹر کا بٹن آن کر دیا اس بار چونکہ وہ کھڑا تھا اس لئے اس نے ٹرانسمیٹر اٹھا کر گود میں نہ رکھا تھا۔

"ہیلو ہیلو۔ میجر براؤن کالنگ۔ اوور"۔۔۔۔ میجر براؤن کی آواز سنائی دی۔

Scanned & PDF Copy by RFI

"یس سر۔ کرنل ڈیوڈ اٹنڈنگ یو کیا رپورٹ ہے۔ اوور"۔ کرنل ڈیوڈ نے انتہائی اشتیاق بھرے لہجے میں کہا۔

"سر۔ ان کی کار اس چوک کے قریب سڑک کے کنارے رک گئی ہے شاید انہیں کسی کا انتظار ہے۔ اوور"——— میجر براؤن نے کہا۔

"کس چوک کے کنارے۔ تفصیل سے بتاؤ احمق آدمی۔ اوور" کرنل ڈیوڈ نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"یس سر۔ اس چوک کے قریب جناب جہاں سے الجوف کو سڑک جاتی ہے۔ اوور"——— میجر براؤن نے جواب دیا۔

"ہونہہ۔ اس کا مطلب ہے کہ اس کے ساتھی وہاں پہنچیں گے۔ تم پوری طرح محتاط رہنا جیسے ہی اس کے ساتھی وہاں پہنچیں تم نے مجھے فوری رپورٹ دینی ہے اس کے بعد میں تمہیں مزید ہدایات دوں گا۔ ہر لحاظ سے محتاط رہنا سمجھے۔ اوور"——— کرنل ڈیوڈ نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس سر۔ اوور"——— میجر براؤن نے کہا۔

"اوور اینڈ آل"——— کرنل ڈیوڈ نے کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر کے اس نے ٹہلنا شروع کر دیا اور پھر ٹہلتے ٹہلتے اچانک وہ چونک کر رکا اور اس نے تیزی سے ٹرانسمیٹر پر ایک فریکونسی ایڈ جسٹ کرنی شروع کر دی فریکونسی ایڈ جسٹ کر کے اس نے بٹن آن کر دیا۔

"ہیلو ہیلو۔ کرنل ڈیوڈ کالنگ۔ اوور"——— کرنل ڈیوڈ نے بٹن آن کر کے تیز لہجے میں بار بار کال دینا شروع کر دی۔

"یس سر۔ کیپٹن رینڈل اٹنڈنگ یو سر۔ اوور"——— چند لمحوں بعد کیپٹن رینڈل کی آواز سنائی دی۔

"تیار ہو جاؤ۔ عمران اور اس کے ساتھی تھوڑی دیر بعد الجوف جانے والی سڑک پر پہنچنے ہی والے ہیں ابھی میجر براؤن کی کال آئی ہے اس نے بتایا ہے کہ عمران اور اس کی ساتھی عورت ایک کار میں سوار اس چوک کے قریب پہنچ کر رک گئے ہیں جہاں سے سڑک الجوف کو نکلتی ہے یقیناً اب اسے اپنے ساتھیوں کا انتظار ہو گا اس کے ساتھی جیسے ہی آئیں گے وہ الجوف کی طرف روانہ ہو جائیں گے اس وقت میجر براؤن مجھے کال کرے گا اور میں تمہیں اطلاع کر دوں گا۔ اوور"——— کرنل ڈیوڈ نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس سر۔ ہم تیار ہیں سر۔ اوور"——— کیپٹن رینڈل نے جواب دیا۔

"او کے۔ اوور اینڈ آل"——— کرنل ڈیوڈ نے کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر کے اس نے ایک بار پھر نئی فریکونسی ایڈ جسٹ کرنی شروع کر دی۔ نئی فریکونسی ایڈ جسٹ کر کے اس نے ٹرانسمیٹر کا بٹن آن کیا اور اپنے نام کی کال دینی شروع کر دی۔

"یس سر۔ کیپٹن پال اٹنڈنگ یو سر۔ اوور"——— ایک مردانہ آواز سنائی دی۔ لہجہ بیحد مودبانہ تھا۔

"پوری طرح ہوشیار ہو جاؤ۔ عمران اور اس کے ساتھی الجوف کی طرف آنے والے ہیں۔ اگر وہ کسی بھی طرح کیپٹن رینڈل گروپ سے

Scanned & PDF Copy by RFI

بچ نکلے تو پھر تمہیں انہیں سنبھالنا پڑے گا۔ انہیں کسی صورت بھی ڈاکٹر ہارنگ ہاؤس میں داخل نہیں ہونا چاہئے۔ اوور"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

"یس سر۔ ہم تیار ہیں۔ اوور"۔۔۔۔ کیپٹن پال نے جواب دیا۔

"او کے۔ میں تمہیں مزید اطلاع دوں گا۔ اوور اینڈ آل"۔ کرنل ڈیوڈ نے کہا اور پھر ٹرانسمیٹر پر اپنی مخصوص فریکونسی ایڈ جسٹ کرنی شروع کر دی۔ فریکونسی ایڈ جسٹ کر کے اس نے انتہائی بے چینی اور اضطراب کے عالم میں کیبن میں ٹہلنا شروع کر دیا پھر تقریباً دس بارہ منٹ ہی گزرے ہوں گے کہ ٹرانسمیٹر کی کال آنا شروع ہو گئی اور کرنل ڈیوڈ نے تیزی سے آگے بڑھ کر بٹن آن کر دیا۔

"ہیلو ہیلو۔ میجر براؤن کالنگ۔ اوور"۔۔۔۔ میجر براؤن کی تیز اور پرجوش آواز سنائی دی۔

"یس۔ کیا رپورٹ ہے۔ جلدی بتاؤ۔ اوور"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے انتہائی بے چین سے لہجے میں پوچھا۔

"ایک کار شہر کی طرف سے آکران کے قریب رکی ہے اس کار کے رکتے ہی پہلے والی کار میں موجود مرد اور عورت دونوں کار سے اتر آئے۔ دوسری کار سے تین آدمی اترے ہیں اور وہ سب اس وقت آپس میں باتیں کر رہے ہیں۔ اوور"۔۔۔۔ میجر براؤن نے کہا۔

"کاروں کے رنگ۔ ماڈل اور نمبر بتاؤ۔ اوور"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے تیز لہجے میں کہا اور میجر براؤن نے بتایا کہ دونوں کاروں کے رنگ

نیلے ہیں اور اس کے ساتھ ہی اس نے ماڈل' کمپنی اور نمبر بھی بتا دیئے۔

"تمہارے ساتھ کتنے آدمی ہیں۔ اوور"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے پوچھا۔

"چار آدمی ہیں کرنل۔ اوور"۔۔۔۔ میجر براؤن نے جواب دیا۔

"تم سب ایک ہی کار میں ہو۔ اوور"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے پوچھا۔

"یس سر۔ اوور"۔۔۔۔ میجر براؤن نے کہا۔

"جب یہ لوگ الجوف کی طرف بڑھیں تو مجھے رپورٹ دینا اور تم نے ان سے کافی پیچھے رہنا ہے۔ اوور"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

"یس سر۔ اوور"۔۔۔۔ میجر براؤن نے کہا تو کرنل ڈیوڈ نے اوور اینڈ آل کہہ کر ٹرانسمیٹر آف کر دیا پھر تقریباً دس منٹ بعد دوبارہ کال آ گئی تو کرنل ڈیوڈ نے جلدی سے بٹن آن کر دیا۔

"ہیلو ہیلو۔ میجر براؤن کالنگ۔ اوور"۔۔۔۔ میجر براؤن کی تیز اور پرجوش آواز سنائی دی۔

"یس۔ کیا رپورٹ ہے۔ اوور"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا۔

"سر۔ دونوں کاریں الجوف کی طرف بڑھ گئی ہیں۔ اوور"۔ میجر براؤن نے کہا۔

"او کے۔ اوور اینڈ آل"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر کے اس نے بجلی کی سی تیزی سے فریکونسی ایڈ جسٹ کرنا شروع کر

Scanned & PDF Copy by RFI

دی۔ فریکونسی ایڈ جسٹ کر کے اس نے ٹرانسمیٹر کا بٹن آن کر دیا۔

"ہیلو ہیلو۔ کرنل ڈیوڈ کالنگ۔ اوور"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے تیز تیز لہجے میں کال دیتے ہوئے کہا۔

"یس سر۔ کیپٹن رینڈل اٹنڈنگ یو سر۔ اوور"۔۔۔۔ دوسرے لمحے کیپٹن رینڈل کی آواز سنائی دی۔

"ہوشیار ہو جاؤ۔ عمران اور اس کے ساتھی جن کی تعداد عمران سمیت پانچ ہے دو کاروں میں الجوف کی طرف آ رہے ہیں۔ اوور"۔ کرنل ڈیوڈ نے چیخ کر کہا اور ساتھ ہی اس نے کاروں کے رنگ' ماڈل اور نمبر بھی بتا دیئے۔

"یس سر۔ ہم تیار ہیں۔ اوور"۔۔۔۔ کیپٹن رینڈل نے کہا۔

"ان دونوں کاروں پر اکٹھے میزائل فائر کر دو۔ انہیں سنبھلنے کا موقع ہی نہ دو اور کاریں میزائلوں سے اڑا دو۔ اس کے بعد بھی اگر ان میں سے کوئی بچ نکلنے اور بھاگنے کی کوشش کرے تو اسے گولیوں سے اڑا دو پوری احتیاط اور ذمہ داری سے یہ آپریشن مکمل کرنا۔ خبردار انہیں معمولی سا بھی شبہ نہیں پڑنا چاہئے اور جب آپریشن مکمل ہو جائے تو مجھے فوراً رپورٹ دینا۔ اوور"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے تیز تیز لہجے میں ہدایات دیتے ہوئے کہا۔

"یس سر۔ اوور"۔۔۔۔ دوسری طرف سے کیپٹن رینڈل نے جواب دیا اور کرنل ڈیوڈ نے اوور اینڈ آل کہہ کر ٹرانسمیٹر آف کیا اور اس کے ساتھ ہی اس نے انتہائی تیزی سے دوبارہ اپنی مخصوص

فریکونسی ایڈ جسٹ کر دی۔ اس کے چہرے کے اعصاب جوش اور اضطراب کی وجہ سے تھرتھرا رہے تھے آنکھوں میں تیز چمک ابھر آئی تھی۔ اس کی نظریں اس طرح ٹرانسمیٹر پر جمی ہوئی تھیں جیسے یہ ٹرانسمیٹر ٹی وی سکرین ہو اور اس پر ایکشن سے پر ایڈونچر فلم دکھائی جا رہی ہو۔ وہ تصور ہی تصور میں عمران اور اس کے ساتھیوں کی کاروں کو الجوف کی طرف بڑھتے ہوئے دیکھ رہا تھا۔ اسے کیپٹن رینڈل اور اس کے ساتھی بھی تصور کی آنکھ سے [illegible] دونوں اطراف میں میزائل گنیں اٹھائے ان کاروں کی تاک میں تھے جبکہ عقب میں میجر براؤن کی کار آ رہی تھی۔ تمام تصور اس کے ذہن میں روز روشن کی طرح واضح نظر آ رہا تھا۔ پھر اس حالت میں نجانے کتنی دیر ہو گئی کہ اچانک ٹرانسمیٹر سے تیز سیٹی کی آواز نکلی اور کرنل ڈیوڈ کو یوں محسوس ہوا جیسے اس کے پیروں میں اچانک خوفناک بم پھٹ پڑا ہو اس نے بجلی کی سی تیزی سے ٹرانسمیٹر کا بٹن پریس کر دیا۔

"ہیلو ہیلو۔ کیپٹن رینڈل کالنگ۔ اوور"۔۔۔۔ کیپٹن رینڈل کی تیز اور چیختی ہوئی آواز سنائی دی۔

"یس۔ بولو کیا رپورٹ ہے۔ جلدی بولو۔ مارے گئے یہ شیطان۔ اوور"۔ کرنل ڈیوڈ نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا۔

"یس سر۔ دونوں کاریں ہٹ ہو گئی ہیں دونوں کاروں کے پرخچے اڑ گئے ہیں اور ان میں سوار افراد کے بھی ٹکڑے اڑ گئے ہیں ان کے جسموں کے ٹکڑے دور دور تک پھیلے ہوئے نظر آ رہے ہیں۔ یہ سب

Scanned & PDF Copy by RFI

ختم ہو گئے ہیں۔ اوور"۔۔۔۔۔ کیپٹن رینڈل نے انتہائی پرجوش لہجے میں کہا۔

"کوئی بچ تو نہیں سکا۔ اوور"۔۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے پوچھا۔

"نہیں سر۔ بچ نکلنے کا کوئی امکان ہی نہ تھا ہم نے دونوں کاروں پر بارہ میزائل اکٹھے فائر کر دیئے تھے۔ اوور"۔۔۔۔۔ کیپٹن رینڈل نے اسی طرح پرجوش لہجے میں کہا۔

"اوہ۔ ویری گڈ۔ ویری گڈ نیوز۔ اوہ۔ اوہ۔ اس کا مطلب ہے کہ آخر کار یہ کارنامہ جی پی فائیو کے حصے میں ہی آیا۔ ویری گڈ۔ میں آ رہا ہوں۔ اوور اینڈ آل"۔۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے مسرت کی شدت سے کپکپاتے ہوئے لہجے میں کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر کے وہ تیزی سے مڑا اور دوڑتا ہوا دروازے سے باہر نکل گیا یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے وہ ہوا میں اڑ رہا ہو۔

"جلدی چلو ہیرسن۔ جلدی چلو۔ ہم جیت گئے ہیں۔ ہم کامیاب ہو گئے ہیں۔ جلدی چلو"۔۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے کار کے قریب پہنچ کر چیختے ہوئے کہا اور بجلی کی سی تیزی سے کار کا دروازہ کھول کر عقبی سیٹ پر بیٹھ گیا دوسرے لمحے کار ایک جھٹکے سے آگے بڑھی اور پھر گھوم کر انتہائی تیزی سے قصبہ الجوف جانے والی سڑک کی طرف بڑھتی چلی گئی۔ کرنل ڈیوڈ کا انگ انگ مسرت سے کانپ رہا تھا۔ وہ تصور ہی تصور میں صدر مملکت سے اسرائیل کا سب سے بڑا ایوارڈ لے رہا تھا مسرت سے اس کی باچھیں اس طرح کھلی ہوئی تھی کہ

پورے چہرے پر دانت اور ہونٹ پھیلے ہوئے نظر آ رہے تھے۔ اس وقت اس کی حالت واقعی قابل دید تھی کار انتہائی تیز رفتاری سے کھیتوں کے درمیان کچی سڑک پر دھول اڑاتی ہوئی آگے بڑھی چلی جا رہی تھی۔

"جہاں کیپٹن رینڈل موجود ہے وہاں جانا ہے"۔۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے ڈرائیور سے کہا۔

"یس سر"۔۔۔۔۔ ڈرائیور نے جواب دیا اور پھر تھوڑی دیر بعد کار سڑک پر پہنچ کر بائیں طرف مڑ گئی۔ تقریباً دس منٹ بعد کرنل ڈیوڈ کو دور سے سرچ لائٹوں کی تیز روشنی نظر آنے لگ گئی اور کرنل ڈیوڈ حالانکہ پہلے بھی سیدھا اور اکڑا ہوا بیٹھا تھا لیکن ان روشنیوں کو دیکھ کر وہ اور زیادہ اکڑ کر بیٹھ گیا تھوڑی دیر بعد وہ اس جگہ پہنچ گئے جہاں کیپٹن رینڈل اور اس کے آدمی موجود تھے درختوں پر اس طرح سرچ لائٹیں نصب کر دی گئی تھیں کہ ہر طرف تیز روشنی پھیل گئی تھی سامنے سڑک سے ہٹ کر کھیتوں میں دو کاروں کے جلے ہوئے اور ٹیڑھے میڑھے ڈھانچے پڑے ہوئے تھے۔ دور دور تک کاروں کے پرزے اور انسانی جسموں کے حصے بھی پڑے ہوئے نظر آ رہے تھے۔ کار رکتے ہی کرنل ڈیوڈ بجلی کی سی تیزی سے نیچے اترا تو سامنے کھڑے کیپٹن رینڈل نے فوجی انداز میں سیلوٹ کیا۔ کیپٹن رینڈل کے چہرے پر بھی مسرت اور اطمینان کے تاثرات نمایاں تھے۔

"ویل ڈن کیپٹن رینڈل۔ ویل ڈن۔ تم نے واقعی کارنامہ سرانجام

Scanned & PDF Copy by RFI

دیا ہے۔ ویل ڈن۔ تمہیں تمہارے اس کارنامے کا یقیناً انعام ملے گا"۔ کرنل ڈیوڈ نے باقاعدہ آگے بڑھ کر کیپٹن رینڈل کی پیٹھ تھپکتے ہوئے کہا تو کیپٹن رینڈل کا سینہ خوشی سے پھول گیا۔

"تھینک یو سر۔ یہ سب کچھ آپ کی بہترین پلاننگ اور ہدایات کے مطابق ہی ہوا ہے اصل کریڈٹ تو آپ کا ہے سر"۔۔۔۔ کیپٹن رینڈل نے کہا تو کرنل ڈیوڈ نے اس طرح سر ہلا دیا جیسے کیپٹن رینڈل نے جو کچھ کہا ہے وہ سو فیصد درست ہے۔

"ان کی لاشوں کو اکٹھا کراؤ تاکہ ان کی پہچان ہو سکے"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

"یس سر۔ میں صرف آپ کے انتظار میں تھا تاکہ آپ سچویشن کو دیکھ سکیں۔ اس لئے میں نے سرچ لائٹیں بھی لگوا دی تھیں"۔ کیپٹن رینڈل نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے اپنے آدمیوں کو حکم دیا کہ لاشوں کے بکھرے ہوئے ٹکڑے اکٹھے کر کے سڑک پر رکھے جائیں اور پھر اس کے حکم پر اس کے گروپ کے آدمی تیزی سے آگے بڑھ گئے تقریباً ایک گھنٹے کی محنت کے بعد لاشوں کے دور دور تک بکھرے ہوئے ٹکڑے اکٹھے کئے گئے اور پھر کرنل ڈیوڈ کے حکم پر انہیں اس طرح رکھا گیا کہ کسی حد تک لاشیں نظر آنے لگ جائیں عمران کا آدھا جلا ہوا چہرہ صاف نظر آ رہا تھا اور کرنل ڈیوڈ کی نظریں اس پر جمی ہوئی تھیں۔

"تم شیطان۔ تم آخر کار ہلاک ہو ہی گئے۔ تم ناقابل تسخیر سمجھے

جاتے تھے لیکن دیکھو کرنل ڈیوڈ نے آخر کار تمہیں تسخیر کر ہی لیا تم مسلمان یہ سمجھتے تھے کہ یہودی تمہارا کچھ نہ بگاڑ سکیں گے لیکن دیکھو۔ آج تم کس طرح یہودیوں کے ہاتھوں اپنے انجام کو پہنچ گئے ہو"۔ کرنل ڈیوڈ نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

"یہی عمران ہے جناب"۔۔۔۔ کیپٹن رینڈل نے کرنل ڈیوڈ کی بڑبڑاہٹ سن کر قریب آتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ یہی عمران ہے جس کی دہشت سے دنیا کانپتی رہتی تھی جس کی ذہانت کا کوئی جواب نہ تھا اور جو ہمیشہ کامیاب رہتا تھا لیکن دیکھو آج یہ کیسے بے بس پڑا ہوا ہے کہاں گئی اس کی ذہانت۔ کہاں گئی اس کی دہشت۔ کرنل ڈیوڈ نے بوٹ سے عمران کے سر کو ہلکی سے ٹھوکر مارتے ہوئے کہا۔

"لیکن سر۔ عمران اصل چہرے میں تو نہ ہو گا۔ وہ لازماً میک اپ میں ہو گا۔ مگر یہ تو اصل چہرہ ہے"۔۔۔۔ کیپٹن رینڈل نے آہستہ سے ڈرتے ڈرتے کہا تو کرنل ڈیوڈ بے اختیار اچھل پڑا۔

"اوہ۔ اوہ۔ کیا مطلب۔ کیا مطلب۔ اوہ۔ پھر واقعی۔ یہ کیسے ممکن ہے"۔ کرنل ڈیوڈ کے چہرے کا رنگ اور کیفیات کیپٹن رینڈل کا فقرہ سنتے ہی اس قدر تیزی سے بدلی تھیں کہ شاید گرگٹ بھی اس قدر تیزی سے رنگ نہ بدل سکتا ہو گا۔

"لیکن جناب۔ میرا خیال ہے کہ ماسک میک اپ تھا جو جل گیا ہے۔ یہ دیکھیں۔ یہ ماسک کے جلنے کے نشانات"۔۔۔۔ کیپٹن رینڈل

Scanned & PDF Copy by RFI

نے کرنل ڈیوڈ کی کیفیت بدلتے دیکھ کر بوکھلائے ہوئے انداز میں اسے مطمئن کرنے کی کوشش کرتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ نشان تو ہے لیکن پھر بھی۔ یہ۔ یہ تو گڑبڑ ہو سکتی ہے وہ۔ وہ۔ میجر براؤن کہاں ہے۔ میں نے اسے کہا تھا کہ وہ پیچھے پیچھے آجائے وہ کہاں ہے۔ ابھی تک کیوں نہیں پہنچا۔ کہاں ہے ٹرانسمیٹر"۔ کرنل ڈیوڈ کی حالت واقعی پہلے سے مختلف ہو گئی تھی پہلے اس کے چہرے پر انتہائی مسرت، کامیابی اور اطمینان کے تاثرات تھے لیکن اب اس کا چہرہ ستا ہوا نظر آ رہا تھا۔ اس کے ذہن پر شک کی گرہ پڑ گئی تھی اور ظاہر ہے اب اس گرہ نے آکاش بیل کی طرح پھیلتے ہی چلے جانا تھا۔

"ادھر جناب۔ ادھر کار میں نصب ہے جناب۔ ادھر وہ کار کھڑی ہے"۔۔۔۔ کیپٹن رینڈل نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا اور پھر خود بھی وہ کار کی طرف تیزی سے دوڑ پڑا۔ جیسے اس کا ارادہ ہو کر وہ کار چلا کر یہاں کرنل ڈیوڈ کے پاس لے آئے گا لیکن کرنل ڈیوڈ بھی اس کے پیچھے دوڑتا ہوا کار کی طرف بڑھ گیا۔

"جلدی کرو۔ میجر براؤن کی فریکونسی ملاؤ"۔۔۔۔ کار کا دروازہ کھول کر کرنل ڈیوڈ نے سائیڈ سیٹ پر بیٹھتے ہوئے کہا تو کیپٹن رینڈل جلدی سے ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ گیا اور اس نے ہاتھ بڑھا کر ڈیش بورڈ کے نیچے لگے ہوئے ٹرانسمیٹر پر فریکونسی ایڈجسٹ کرنی شروع کر دی۔ فریکونسی ایڈجسٹ کر کے اس نے بٹن آن کر دیا اور پھر ہاتھ پیچھے کھینچ لیا۔

"یس سر۔ میجر براؤن اٹنڈنگ یو سر۔ اوور"۔۔۔۔ چند لمحوں بعد براؤن کی آواز سنائی دی تو کرنل ڈیوڈ کے ستے ہوئے چہرے پر قدرے اطمینان کے تاثرات ابھر آئے۔

"کہاں ہو تم۔ تمہیں میں نے کہا تھا کہ تم عمران اور اس کے ساتھیوں کی کاروں کے پیچھے یہاں کیپٹن رینڈل والے سپاٹ پر آؤ۔ لیکن تم ابھی تک یہاں کیوں نہیں پہنچے۔ جواب دو۔ کیوں نہیں پہنچے۔ کیا ہو گیا ہے تمہیں۔ اوور"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"سر۔ کار اچانک خراب ہو گئی ہے۔ اسے ٹھیک کرنے کی کوشش کر رہا ہوں۔ عمران اور اس کے ساتھیوں کا کیا ہوا سر۔ اوور"۔ میجر براؤن نے کہا۔

"وہ تو مارے جا چکے ہیں لیکن عمران کا آدھا جلا ہوا چہرہ دستیاب ہوا ہے۔ لیکن اس کا باقی آدھی چہرہ بتا رہا ہے کہ وہ میک اپ میں نہیں تھا۔ اوور"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے تیز لہجے میں کہا۔

"وہ سب مقامی میک اپ میں تھے لیکن سر وہ ماسک میک اپ میں تھے۔ میں نے خود چیک کیا تھا۔ اوور"۔۔۔۔ میجر براؤن نے کہا۔

"کیا تمہیں یقین ہے۔ اوور"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے ایسے لہجے میں کہا جیسے اسے اندھیرے میں اچانک روشنی کی کرن نظر آ گئی ہو۔

"یس سر۔ میں نے خود قریب سے دیکھا تھا سر۔ اوور"۔۔۔۔ میجر براؤن نے بااعتماد لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

Scanned & PDF Copy by RFI

"اوہ۔ پھر ٹھیک ہے۔ پھر کیپٹن رینڈل کی بات درست ہے اس کا ماسک جل گیا ہو گا۔ ٹھیک ہے۔ او کے۔ جلدی کرو کار ٹھیک کر کے آؤ۔ اوور"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے انتہائی اطمینان بھرے لہجے میں کہا۔

"یس سر۔ کوشش کر رہا ہوں سر۔ اوور"۔۔۔۔ میجر براؤن نے کہا تو کرنل ڈیوڈ نے اوور اینڈ آل کہہ کر ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

"ٹھیک ہے۔ یہ واقعی ماسک میک اپ میں تھے اور میزائل کی وجہ سے ماسک جل گیا۔ اس لئے اس کا اصل چہرہ نظر آنے لگ گیا ہے۔ او کے۔ اٹھاؤ ان لاشوں کو اور گاڑی میں ڈالو۔ ہم نے فوری طور پر ہیڈ کوارٹر پہنچنا ہے تاکہ وہاں انہیں اچھی طرح جوڑ کر اس کے بعد صدر صاحب کو کال کر کے اس عظیم کامیابی کی اطلاع دوں"۔ کرنل ڈیوڈ کے لہجے میں دوبارہ مسرت عود کر آئی تھی۔

"یس سر۔ یس سر۔ لیکن پھر میجر براؤن کو یہاں بلانے کی کیا ضرورت ہے سر۔ اسے بھی ہیڈ کوارٹر پہنچنے کا حکم دے دیں اور وہ کیپٹن پال بھی شاید انتظار کر رہا ہو گا"۔۔۔۔ کیپٹن رینڈل نے کہا۔

"ہاں واقعی ٹھیک ہے۔ تم ہدایات کی تکمیل کرو۔ میں انہیں کال کرتا ہوں"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے کہا اور ایک بار پھر ٹرانسمیٹر کا بٹن آن کر دیا۔ اس بار چونکہ میجر براؤن کی فریکونسی ایڈجسٹ تھی اس لئے اس نے صرف بٹن آن کیا تھا۔

"ہیلو ہیلو۔ کرنل ڈیوڈ کالنگ۔ اوور"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے کال دیتے ہوئے کہا۔

"یس سر۔ میجر براؤن اٹنڈنگ یو سر۔ اوور"۔۔۔۔ میجر براؤن کے لہجے میں حیرت تھی۔ شاید اتنی جلدی اسے دوبارہ کال آنے پر حیرت ہو رہی تھی۔

"تمہاری کار ٹھیک ہو گئی ہے یا نہیں۔ اوور"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس سر۔ تقریباً ٹھیک ہو گئی ہے سر۔ اوور"۔۔۔۔ میجر براؤن نے گول مول سا جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تم ایسا کرو کہ کار ٹھیک کر کے ہیڈ کوارٹر پہنچ جاؤ۔ ہم سب وہیں پہنچ رہے ہیں۔ اوور اینڈ آل"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے تیز لہجے میں کہا اور پھر ٹرانسمیٹر آف کر کے اس نے تیزی سے اس پر کیپٹن پال کی فریکونسی ایڈجسٹ کرنی شروع کر دی۔

"ہیلو ہیلو۔ کرنل ڈیوڈ کالنگ یو اوور"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے تیز اور تحکمانہ لہجے میں کال دیتے ہوئے کہا۔

"یس سر۔ کیپٹن پال اٹنڈنگ یو۔ اوور"۔۔۔۔ چند لمحوں بعد پال کی آواز سنائی دی۔

"کیپٹن پال۔ ہمارا مشن کامیاب ہو گیا ہے اور اس شیطان اور اس کی پوری ٹیم کے جسموں کے ٹکڑے اڑ گئے ہیں۔ اب ہم لاشوں سمیت واپس ہیڈ کوارٹر جا رہے ہیں۔ تم بھی اپنے ساتھیوں سمیت وہیں پہنچ جاؤ۔ اب تمہارے وہاں رکنے کا کوئی فائدہ نہیں ہے۔ اوور"۔ کرنل ڈیوڈ نے بڑے فاخرانہ لہجے میں کہا۔

Scanned & PDF Copy by RFI

"یس سر۔ کامیابی مبارک ہو سر۔ اوور"۔۔۔۔ کیپٹن پال نے خوشامدانہ لہجے میں کہا۔

"تھینک یو۔ اوور اینڈ آل"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے مسرت بھرے لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ٹرانسمیٹر آف کر دیا اور کار سے باہر نکل آیا۔ پھر کچھ دیر بعد وہ اپنی کار میں بیٹھا واپس ہیڈ کوارٹر کی طرف بڑھا چلا جا رہا تھا۔ اس کے عقب میں کیپٹن رینڈل اور اس کے ساتھی اپنی اپنی کاروں اور جیپوں میں آ رہے تھے جبکہ ان کے پیچھے کیپٹن پال اور اس کے ساتھی تھے کیونکہ ان کی روانگی سے پہلے ہی وہ وہاں پہنچ گئے تھے۔ دو جیپوں میں عمران اور اس کے ساتھیوں کی لاشیں رکھی ہوئی تھیں اور یہ قافلہ اس طرح ہیڈ کوارٹر کی طرف بڑھا چلا جا رہا تھا جیسے فاتحین کسی بڑی سلطنت کو فتح کرنے کے بعد واپس اپنے ملک جاتے ہیں۔ کرنل ڈیوڈ اپنی کار کی عقبی سیٹ پر اکڑا ہوا بیٹھا تھا۔ اس کا بس نہیں چل رہا تھا کہ وہ اڑ کر ہیڈ کوارٹر پہنچ جائے اور پھر صدر کو کال کر کے اپنی اس عظیم کامیابی کی خبر سنائے۔ اسے معلوم تھا کہ اس وقت رات کافی پڑ چکی تھی اور ہو سکتا ہے کہ صدر صاحب اپنی خوابگاہ میں چلے گئے ہوں لیکن اسے یہ بھی معلوم تھا کہ یہ اتنی بڑی اور دھماکہ خیز خبر ہے کہ صدر صاحب ننگے پاؤں دوڑتے ہوئے آئیں گے۔ آخر کار یہ قافلہ جی پی فائیو کے ہیڈ کوارٹر پہنچ گیا۔ کرنل ڈیوڈ نے لاشوں کو بڑے ہال میں جوڑ کر رکھنے کے احکامات دیئے اور خود وہ تیزی سے اپنے دفتر کی طرف دوڑ پڑا۔ دفتر پہنچ کر وہ اپنی بڑی سی

دفتری میز کے پیچھے رکھی ہوئی اونچی نشست کی ریوالونگ کرسی پر بیٹھا اور اس نے ٹیلیفون کا رسیور اٹھا کر اس کے نیچے لگا ہوا بٹن پریس کر کے اسے ڈائریکٹ کیا اور پھر تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"یس۔ پرسنل سیکرٹری ٹو پریذیڈنٹ"۔۔۔۔ رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے نسوانی آواز سنائی دی۔ شاید ملٹری سیکرٹری ڈیوٹی ختم کر کے واپس چلا گیا تھا اور اب اس کی جگہ پرسنل سیکرٹری نے لے لی تھی۔

"کرنل ڈیوڈ بول رہا ہوں۔ چیف آف جی پی فائیو"۔ کرنل ڈیوڈ نے بڑے فاخرانہ لہجے میں کہا۔

"یس سر"۔۔۔۔ دوسری طرف سے صدر صاحب کی پرسنل سیکرٹری نے سپاٹ لہجے میں کہا۔

"صدر صاحب سے بات کرائیں۔ میں انہیں تاریخ کی سب سے بڑی خوشخبری سنانا چاہتا ہوں"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

"صاحب تو اپنی خوابگاہ میں جا چکے ہیں جناب۔ آپ صبح فون کر لیں"۔ پرسنل سیکرٹری نے اسی طرح سپاٹ لہجے میں کہا۔

"اوہ۔ یو نانسنس۔ احمق لڑکی۔ تم کیا سمجھ رہی ہو کہ میں بکواس کر رہا ہوں۔ فوراً بات کراؤ میری صدر صاحب سے۔ انہیں کہو کہ کرنل ڈیوڈ پاکیشیائی ایجنٹوں کے بارے میں بات کرنا چاہتا ہے۔ جلدی بات کراؤ"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا۔

Scanned & PDF Copy by RFI

"یس سر۔ یس سر۔ میں معلوم کرتی ہوں سر"——— کرنل ڈیوڈ کے اس بری طرح چیخنے کی وجہ سے شاید پرسنل سیکرٹری گھبرا گئی تھی۔

"ہیلو"——— چند لمحوں بعد صدر صاحب کی باوقار آواز سنائی دی۔

"کرنل ڈیوڈ بول رہا ہوں سر۔ مبارک ہو سر۔ عمران اور اس کے ساتھیوں کا خاتمہ ہو گیا ہے سر۔ ان کی لاشیں اس وقت میرے ہیڈکوارٹر میں موجود ہیں سر۔ آپ انہیں دیکھ سکتے ہیں سر"۔ کرنل ڈیوڈ نے انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ کیا واقعی۔ کیا تم نے تصدیق کر لی ہے"——— صدر کے لہجے میں بھی حیرت کے ساتھ ساتھ یقین نہ آنے والی کیفیت نمایاں تھی۔

"یس سر۔ میں نے مکمل تصدیق کر لی سر"——— کرنل ڈیوڈ نے فوراً ہی جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ یہ سب کیسے ہوا۔ مجھے تفصیل بتاؤ"——— صدر نے کہا تو کرنل ڈیوڈ نے ماریا کے فلیٹ کی نگرانی سے لے کر الجوف میں عمران اور اس کے ساتھیوں کے لئے چیکنگ کی پوری تفصیل بتائی اور پھر میجر براؤن کی نگرانی اور اس کے بعد عمران اور اس کے ساتھیوں کے کیپٹن رینڈل والے سپاٹ پر پہنچنے کے بعد ان پر میزائل فائرنگ اور پھر ان کی لاشوں کی پہچان سے لے کر ہیڈکوارٹر تک واپس پہنچنے کے پوری تفصیل بتا دی۔

"اوہ۔ اوہ۔ اگر واقعی ایسا ہے تو تم نے دنیا کا سب سے بڑا کارنامہ سرانجام دیا ہے۔ تم پوری دنیا کے یہودیوں کے ہیرو بن گئے ہو۔ تمہیں اسرائیل کا سب سے بڑا ایوارڈ دیا جائے گا۔ یہ میرا وعدہ۔ میں آرہا ہوں۔ ابھی اور اسی وقت میں ہیلی کاپٹر میں آرہا ہوں"۔ دوسری طرف سے صدر کے لہجے میں بھی یکلخت بے پناہ مسرت ابھر آئی تھی اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو کرنل ڈیوڈ نے جلدی سے رسیور رکھا اور پھر انٹرکام کا رسیور اٹھا کر اس نے دو نمبر پریس کر دیئے۔

"یس سر"——— اس کے پی اے کی آواز سنائی دی۔

"صدر صاحب اپنے خصوصی ہیلی کاپٹر پر یہاں ہیڈکوارٹر پہنچ رہے ہیں۔ جیسے ہی ان کا ہیلی کاپٹر پہنچے فوراً مجھے اطلاع دو"——— کرنل ڈیوڈ نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس سر"۔ دوسری طرف سے کہا گیا اور کرنل ڈیوڈ نے رسیور رکھا اور پھر کرسی سے اٹھ کر تیزی سے عقبی کمرے کی طرف بڑھ گیا۔ وہ صدر صاحب کی آمد سے پہلے اپنا لباس تبدیل کر لینا چاہتا تھا کیونکہ اس لباس پر شکنیں بھی پڑ گئی تھیں اور مٹی بھی۔ تھوڑی دیر بعد وہ لباس تبدیل کر کے کمرے سے باہر آیا تو انٹرکام کی گھنٹی بج اٹھی۔

"یس"——— کرنل ڈیوڈ نے تیز لہجے میں کہا۔

"ہیلی کاپٹر ہیڈکوارٹر میں اترنے والا ہے جناب"——— دوسری طرف سے کہا گیا اور کرنل ڈیوڈ نے جلدی سے رسیور رکھا اور تیزی

Scanned & PDF Copy by RFI

سے دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ وہ جب ہیڈ کوارٹر میں بنے ہوئے ہیلی پیڈ پر پہنچا تو اسی لمحے صدر صاحب کا ہیلی کاپٹر بھی ہیلی پیڈ پر اترا اور پھر صدر صاحب ہیلی کاپٹر سے باہر آئے تو کرنل ڈیوڈ اور اس کے پیچھے موجود اس کے ہیڈ کوارٹر کے افراد نے مل کر فوجی سیلوٹ کیا۔

"ویل ڈن کرنل ڈیوڈ۔ ویل ڈن"۔۔۔۔ صدر صاحب نے سلام کا جواب دے کر مسکراتے ہوئے کہا۔

"یہ سب آپ کا کریڈٹ ہے جناب۔ اگر آپ عمران کو قصبہ الجوف کی طرف جانے والے راستے پر ٹریپ کرنے کی انتہائی کامیاب پلاننگ نہ بناتے تو یہ کبھی نہ مارے جا سکتے ہیں جناب"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے باچھیں پھاڑتے ہوئے انتہائی خوشامدانہ لہجے میں کہا تو صدر صاحب کے چہرے پر مسرت کے تاثرات مزید بڑھ گئے۔ چند لمحوں بعد کرنل ڈیوڈ صدر صاحب کو ساتھ لے کر اس بڑے ہال میں پہنچ گیا۔ جہاں لاشیں پڑی ہوئی تھیں۔

"اوہ۔ ٹکڑے اکٹھے کر رکھے ہیں"۔۔۔۔ صدر نے غور سے لاشوں کو دیکھتے ہوئے کہا۔

"یس سر۔ میزائلوں سے ان سب کے ٹکڑے اڑ گئے تھے۔ یہ دیکھئے صاحب۔ یہ ہے عمران کی لاش اور اس کا جلا ہوا چہرہ"۔ کرنل ڈیوڈ نے ایک لاش کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

"ہونہہ۔ لیکن کرنل ڈیوڈ۔ یہ سب مردوں کی لاشیں ہیں جبکہ عمران کے ساتھ ایک عورت بھی تھی۔ اس کی لاش نہیں ملی"۔ صدر

نے کہا تو کرنل ڈیوڈ چونک پڑا۔

"نہیں سر۔ شاید وہ پیچھے رہ گئی ہوگی"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا لیکن اس کے ذہن میں اچانک دھماکے سے ہونے لگ گئے تھے کیونکہ میجر براؤن نے پہلے رپورٹ دیتے ہوئے بھی بتایا تھا کہ عمران جب ماریا سے ملنے گیا تھا تو اس کے ساتھ عورت بھی تھی اور وہ دونوں قصبہ الجوف کی طرف نکلنے والی سڑک کے چوک پر آئے تھے لیکن انہیں واقعی نہ ہی کسی عورت کی لاش ملی تھی اور نہ ہی عورت کی لاش کا کوئی ٹکڑا ملا تھا۔

"کرنل ڈیوڈ۔ یہ جوتے آپ نے دیکھے ہیں۔ یہ تو جی پی فائیو کے سرکاری جوتے ہیں۔ یہ دیکھیں۔ ان کے تلووں کے نیچے جی پی فائیو کی مخصوص مہر"۔۔۔۔ صدر نے ایک سالم جوتے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا کیونکہ ایک ہی لاش کے پیروں میں سالم جوتے تھے۔

"اوہ۔ اوہ۔ واقعی۔ یہ تو۔ یہ تو واقعی جی پی فائیو کے سرکاری جوتے ہیں۔ یہ۔ یہ کیسے ہو گیا ہے"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ کی حالت واقعی دیکھنے والی ہو گئی تھی کیونکہ جوتے کے تلووں میں جی پی فائیو کی مہر موجود تھی۔ کرنل ڈیوڈ شروع سے ہی جی پی فائیو کے لئے مخصوص یونیفارم اور جوتے خصوصی طور پر تیار کرا رہا تھا اور ان پر باقاعدہ جی پی فائیو کی مہریں لگی ہوئی تھیں اور اس وقت یہی مہریں اس کی نظروں کے سامنے تھیں۔

"ہونہہ۔ اس کا مطلب ہے کرنل ڈیوڈ کہ تمہارے ساتھ دھوکہ

Scanned & PDF Copy by RFI

ہوا ہے۔ یہ عمران اور اس کے ساتھیوں کی لاشیں نہیں ہیں بلکہ یہ تمہارے اپنے آدمیوں کی لاشیں ہیں"۔۔۔۔ صدر صاحب کے لہجے میں غصے کے ساتھ ساتھ تلخی تھی۔

"میجر براؤن کہاں ہے۔ کہاں ہے میجر براؤن"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے یکلخت مڑ کر پیچھے کھڑے ہوئے اپنے آدمیوں سے مخاطب ہو کر کہا۔ کیپٹن رینڈل کا چہرہ بھی بری طرح لٹکا ہوا تھا۔

"وہ تو نہیں پہنچے جناب"۔۔۔۔ ہیڈکوارٹر انچارج نے کہا۔

"نہیں پہنچے۔ کیا مطلب۔ وہ راستے میں بھی نہیں ملے۔ ان کی کار خراب ہوتی تو وہ راستے میں مل جاتے"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے غصے سے چیختے ہوئے کہا۔

"راستے میں تو وہ نہیں تھے جناب اور یہاں بھی نہیں پہنچے"۔ اس بار کیپٹن رینڈل نے کہا۔

"پھر یہ عمران اور اس کے ساتھیوں کی لاشیں نہیں ہیں کرنل ڈیوڈ۔ بلکہ تمہارے میجر براؤن اور اس کے ساتھیوں کی ہیں۔ عمران اور اس کے ساتھیوں کو یقیناً اپنی نگرانی کا علم ہو گیا ہو گا اور انہوں نے تمہارے اس میجر براؤن کو پکڑ کر اس سے سب کچھ اگلوا لیا ہو گا۔ اس کے بعد تم خود سمجھ سکتے ہو کہ کیا ہوا ہو گا۔ نانسنس۔ کیا یہ کارنامہ سر انجام دیا ہے تم نے۔ یہ کارنامہ ہے تمہارا کہ اپنے ہی آدمیوں کی لاشوں کی نمائش لگا رکھی ہے"۔۔۔۔ صدر صاحب نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ تیزی سے واپس اپنے ہیلی کاپٹر کی

طرف مڑ گئے۔ کرنل ڈیوڈ کی حالت اس وقت بھی قابل دید تھی۔ اس کا چہرہ بری طرح لٹکا ہوا تھا اور آنکھوں کے آگے دھند سی چھائی ہوئی تھی۔ ہونٹ بھینچے ہوئے تھے اور جسم برف کی طرح سرد ہو رہا تھا۔

"تمہارے اس کارنامے کی وجہ سے اب واقعی لانگ برڈ کمپلیکس شدید خطرے میں آگیا ہے۔ اب اس عمران کو معلوم ہو گیا ہو گا کہ ماریا جھوٹ بول رہی ہے اور یہ سب ٹریپ ہے نانسنس۔ احمق آدمی"۔ صدر نے کہا۔ وہ اپنا وقار اور مرتبہ بھول کر باقاعدہ گالیاں دینے پر اتر آئے تھے۔ کرنل ڈیوڈ خاموش رہا اور پھر صدر تیزی سے اپنے ہیلی کاپٹر میں سوار ہو گئے۔ ان کا چہرہ غصے کی شدت سے سرخ ہو رہا تھا۔ چند لمحوں بعد ان کا ہیلی کاپٹر فضا میں بلند ہوا اور پھر تیزی سے مڑ کر آگے بڑھ گیا۔ کرنل ڈیوڈ ویسے ہی کسی بت کی طرح کھڑا ہوا تھا۔ اور اس کے ساتھی بھی دم سادھے خاموش کھڑے تھے۔

"لعنت ہے مجھ پر۔ لعنت ہے تم سب پر۔ کہاں مر گیا ہے وہ میجر براؤن۔ وہ خوشامدی۔ احمق میجر پورا پورا نانسنس"۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے اچانک چیختے ہوئے کہا اور تیزی سے واپس مڑ کر اپنے دفتر کی طرف بڑھ گیا۔ اس کا دل چاہ رہا تھا کہ وہ دفتر میں جا کر بلک بلک کر روئے۔ اس قدر بے عزتی اور توہین اس کی پہلے کبھی نہیں ہوئی تھی اور اسے معلوم تھا کہ جس قدر غصہ صدر کو آیا ہوا ہے شاید اب اس کا کورٹ مارشل ہو جائے لیکن وہ کیا کر سکتا تھا۔ چوٹ تو بہرحال ہو ہی گئی تھی۔ اب وہ سوچ رہا تھا کہ کاش یہ بات اسے صدر کے آنے سے پہلے سمجھ

Scanned & PDF Copy by RFI

آجاتی تو وہ اس قدر بے عزت نہ ہوتا۔ اس نے خوشی میں نہ ہی جوتے دیکھے تھے اور نہ ہی اس بات کا خیال کیا تھا کہ ان لاشوں میں کسی عورت کی لاش نہیں ہے اور پھر دفتر میں پہنچتے ہی اسے کیپٹن رینڈل پر غصہ آگیا۔ اس نے کرسی پر بیٹھتے ہی انٹرکام کا رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر پریس کر دیئے۔

"یس سر" ---- دوسری طرف سے اس کے سیکرٹری کی سہمی ہوئی آواز سنائی دی۔

"اس نانسنس۔ احمق کیپٹن رینڈل کو بھیجو میرے پاس۔ ابھی اور اسی وقت" ---- کرنل ڈیوڈ نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا اور رسیور کریڈل پر اس طرح زور سے پٹخا کہ رسیور اچھل کر میز پر جا گرا۔

"نانسنس۔ احمق" ---- کرنل ڈیوڈ نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھایا اور اسے ایک بار پھر کریڈل پر پٹخ دیا۔ چند لمحوں بعد دروازہ کھلا اور کیپٹن رینڈل اندر داخل ہوا اس کے چہرے پر خوف نمایاں تھا۔ وہ اندر داخل ہو کر سر جھکا کر کھڑا ہو گیا۔

"آؤ۔ آؤ۔ میزائلوں سے کاروں کو اڑانے والے۔ تمہارے گلے میں تو پھولوں کا ہار ہونا چاہئے' تمہارے سینے پر بہادری کا تمغہ ہونا چاہئے۔ تم چیک نہیں کر سکتے تھے کہ کون آ رہا ہے کاروں میں احمق آدمی" ---- کرنل ڈیوڈ نے انتہائی طنزیہ لہجے میں بات کا آغاز کیا اور بات کا اختتام غصے کی شدت سے میز پر مکہ مارتے ہوئے کیا۔

"جناب۔ یہ غلطی میجر براؤن کی ہے۔ وہ انہی کاروں میں کیوں اپنے ساتھیوں کے ساتھ آ رہا تھا۔ اب اندھیرے میں تو یہی سمجھا جا سکتا تھا کہ یہ عمران اور اس کے ساتھی ہی ہوں گے" ---- کیپٹن رینڈل نے سہمے ہوئے لہجے میں کہا۔

"غلطی تو واقعی اس کی ہے لیکن یہ ہوا کیسے۔ یہ تو پتہ چلے۔ وہ تو آخر تک بات کرتا رہا" ---- کرنل ڈیوڈ کا غصہ قدرے کم ہو گیا تھا۔

"اس کی جگہ وہ عمران بات کرتا رہا ہو گا سر" ---- کیپٹن رینڈل نے کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ ہاں۔ ہاں واقعی وہی بات کرتا رہا ہو گا۔ ویری سیڈ۔ یہ تو بڑا مسئلہ ہے۔ یہ تو واقعی پرابلم ہے کیسے پہچانا جائے کہ کون بات کر رہا ہے۔ ویری سیڈ۔ یہ تو واقعی مسئلہ ہے۔ لیکن اب کیا ہو گا اب تو وہ شیطان وہاں پہنچ بھی گیا ہو گا" ---- کرنل ڈیوڈ نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"جناب۔ الجوف جا کر اس نے جدوجہد تو کرنی ہے۔ اگر ہم پورے الجوف کو گھیر لیں اور فل آپریشن شروع کر دیں تو لازماً وہ پھنس جائے گا"۔ کیپٹن رینڈل نے کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ ہاں ایسا ہو سکتا ہے۔ ویری گڈ۔ یہ تم نے عقل مندی والی بات کی ہے۔ ویری گڈ۔ تم واقعی ذہین آدمی ہو۔ ویری گڈ۔ لیکن وہ تو یقیناً ڈاکٹر ہارنگ کی رہائش گاہ میں داخل ہوا ہو گا اور وہاں ڈومیری نے اسے قابو کر لیا ہو گا" ---- کرنل ڈیوڈ کا لہجہ آخر میں پھر

Scanned & PDF Copy by RFI

ڈھیلا پڑ گیا تھا۔

"جناب۔ اب وہ سمجھ گیا ہو گا کہ اس کے خلاف جال بچھایا گیا ہے۔ اب وہ آسانی سے کسی کے قابو میں نہیں آسکتا ہے۔ اس لئے اسے گھیرا جا سکتا ہے"۔۔۔۔۔ کیپٹن رینڈل نے کہا۔

"ہاں۔ ٹھیک ہے۔ واقعی یہ ٹھیک ہے۔ یہاں ہاتھ پیر چھوڑ کر بیٹھنے کی بجائے اسے پکڑنا چاہئے اور اب میں نے اسے لازماً پکڑنا ہے۔ اب میں اسے پکڑ کر زندہ صدر صاحب کے سامنے پیش کروں گا زندہ۔ تاکہ صدر صاحب کو معلوم ہو سکے کہ کرنل ڈیوڈ احمق نہیں ہے۔ وقتی طور پر غلطی ہو جانا اور بات ہے لیکن اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ صدر صاحب اس طرح سب کے سامنے مجھے گالیاں دینا شروع کر دیا۔ مجھے احمق اور نانسنس کہیں۔ میں ان پر ثابت کر دوں گا کہ کرنل ڈیوڈ احمق نہیں ہے"۔۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا اور بات کے آخر میں اس نے زور سے میز پر مکہ مارا اور پھر کرسی سے اٹھ کر وہ میز کی سائیڈ سے نکل کر دروازے کی طرف بڑھا۔

"آؤ میرے ساتھ۔ میں دیکھتا ہوں کہ یہ کیسے میرے ہاتھ سے بچ کر نکلتا ہے"۔۔۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے دروازے کی طرف بڑھتے ہوئے کہا اور کیپٹن رینڈل اطمینان کا ایک طویل سانس لیتا ہوا مڑا اور پھر دروازے کی طرف بڑھ گیا کیونکہ اس نے کرنل ڈیوڈ کی ذہنی رو بدل دی تھی اور یہی بات اس کے لئے باعث اطمینان تھی۔ کیونکہ وہ کرنل ڈیوڈ کی طبیعت سے اچھی طرح واقف تھا۔ کرنل ڈیوڈ کی ذہنی رو نہ

بدلتی تو وہ اسے گولی بھی مار سکتا تھا اور اسی وجہ سے اب اس کے چہرے پر گہرے اطمینان کے تاثرات نمایاں ہو گئے تھے۔

ختم شد

Scanned & PDF Copy by RFI

عمران سیریز میں لانگ برڈ کمپلیکس کے سلسلے کا انتہائی شاندار اور یادگار ایڈونچر

لانگ برڈ کمپلیکس
سیلڈ پیپیں

مصنف ——— مظہر کلیم ایم۔ اے

- لانگ برڈ کمپلیکس کو اس طرح سیلڈ کر دیا گیا تھا کہ عمران اور اس کے ساتھی اس سیلڈ کمپلیکس میں داخلے کیلئے ٹکریں مارتے رہ گئے لیکن ——؟
- عمران اور اس کے ساتھیوں کی مسلسل اور جان توڑ جدوجہد ——— مگر اس جدوجہد کا انجام کیا ہوا ———؟
- کرنل ڈیوڈ۔ مادام ڈومیری اور عمران کے درمیان سیلڈ کمپلیکس میں داخلے اور اُسے تباہ کرنے کیلئے ہونے والی خوفناک اور بھیانک جنگ۔ ایک ایسی جنگ جس میں عمران اور اس کے ساتھیوں کی زندگیاں ہر لمحے موت کے بھیانک جبڑوں میں پھنسی رہیں۔
- کیا عمران اور اس کے ساتھی لانگ برڈ سیلڈ کمپلیکس میں داخل ہونے اور اُسے تباہ کرنے میں کامیاب ہوئے ——— یا ——— آخرکار خود ان پر زندگی کے دروازے سیلڈ کر دیئے گئے۔

بے پناہ مسلسل اور تیز ایکشن۔ خون کو منجمد کر دینے والا سسپنس

انتہائی جان لیوا، تیز اور خوفناک جدوجہد سے بھرپور۔

یوسف برادرز۔ پاک گیٹ ملتان

www.urdufans.com or www.allurdu.com For sharing Purpose only